

قرب قیامت کے فتنے اور جنگیں قیامت کے بعد کے احوال



ترجمہ
انصاف اللہ علیہ

ما قبلہ امام الدین ابوالحسن اسماعیل بن کثیر رحمہ اللہ

مترجم
مفتی شمس الدین محمد
ابن عبدالحق بن عبدالمطلب

دارالافتاء اسلامیہ

قُرْبُ قِيَامَتِ کے فتنے اور جنگیں

قِيَامَتِ کے بعد کے احوال

ترجمہ
النهاية للبداية

حافظ عماد الدین ابوالفدا اسماعیل ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ

مترجمین
مفتی شمس الدین محمد
مولانا ابوظہیر محمد اصغر علی

دارالافتاء
اردو بازار کراچی

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ۲۰۰۳ء
صفحات : ۳۸۸

فہرست مضامین
قرب قیامت کے فتنے اور جنگیں
مع قیامت کے بعد کے مفصل احوال
حصہ ۱۵ و ۱۶ تاریخ ابن کثیر
النهاية للبداية

صفحہ نمبر	عنوان
۵	بسم اللہ الرحمن الرحیم
۲۷	فہرست مضامین
۲۹	مقدمہ از مترجم
۳۰	اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ ﷺ پر رحمت و شفقت کا بیان
۳۱	نبی کریم ﷺ کی مستقبل کی چشمن گوئیاں
۳۱	خلافت ابی بکر صدیقؓ کی طرف اشارہ نبوی ﷺ
۳۱	فتح مصر سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی
۳۱	روم و فارس کی فتح سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی
۳۱	عمر فاروقؓ کی شہادت سے متعلق پیشگوئی
۳۲	حضرت عثمانؓ پر آنے والی مصیبت کا اشارہ نبوی ﷺ
۳۲	حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت کا اشارہ نبوی ﷺ
۳۲	نبی کریم ﷺ کا خلافت کو تیس سال تک محدود بنانا اس کے بعد مظالم ملکیت کا ہونا
۳۲	حضرت حسن کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کا اشارہ
۳۲	بحری جہاد میں ام حرام بنت ملحان کی شہادت کا اشارہ نبوی ﷺ
۳۲	امت مسلمہ کے لشکر کے سندھ اور ہند تک پہنچنے کا اشارہ نبوی ﷺ
۳۲	ترکوں سے جنگ کا اشارہ نبوی ﷺ
۳۵	مسلمانوں کی حکومت نو جوانوں کے ہاتھ میں آنے اور اسکے نتیجے میں ہونے والے فساد کی طرف اشارہ نبوی ﷺ
۳۶	بارہ قریشی خلفاء امت مسلمہ کے حکمران ہونگے
۳۷	بارہ قریشی خلفاء بھی مراد نہیں جو کہ نبی کریم ﷺ کے بعد مسلسل خلیفہ بنے

..... ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ B-437 ویب روڈ لیبیل کراچی
بیت الکتب بالقابل اشرف المدارس کاشن اقبال کراچی
ادارۃ اسلامیات مولوی چوک اردو بازار کراچی
ادارۃ اسلامیات ۱۹۰-۱۸۸ گلی لاہور
بیت العلوم 20 ناچہ روڈ لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ اہادیہ لی بی اسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی پبلیکیشنز فیہر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ حدیث مارکیٹ رجب بازار اور الینڈی
مکتبہ اسلامیات من پور بازار فیصل آباد
مکتبہ اسلامیہ گائیڈ ایٹ آباد
مکتبۃ المعارف محلہ چنگی - پشاور

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

۱	بہترین زمانہ "زمانہ رسول" ہے اور اسکے بعد اس سے متصل زمانہ اور پھر اس سے متصل زمانہ اس کے بعد فسادات پھیل جائیں گے
۳۸	حدیث میں پانچ سو سال کا ذکر
۱	قیامت سے ایک ہزار سال پہلے ہی نبی کریم ﷺ زمین پر نہ رہیں گے "یہ حدیث صحیح نہیں نہ ہی آپ نے قیامت کا وقت متعین فرمایا۔
۱	ارض حجاز میں آگ کی پیشگوئی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں بھی روشن ہو جائیں گی
۱	واقعہ
۱	۶۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں آگ کا ظہور
۳۹	نبی کریم ﷺ کا آنے والے واقعات کی خبر دینا
۱	قیامت تک آنے والے اور گزشتہ واقعات کی طرف اشارہ نبوی ﷺ
۱	دنیا تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے، ارشاد نبوی ﷺ
۴۰	قیامت کی تعیین اور دنیا کی تحدید پر مشتمل اسرائیلی روایات بے بنیاد ہیں
۱	قیامت کی نزدیکی
۴۱	مسلمان کا مشرا اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ ہوگا
۱	جو مر گیا اس کی قیامت آگئی
۱	پانچ چیزوں کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں
۱	رسول اللہ ﷺ کو بھی یہ علم نہیں تھا کہ قیامت کب آئے گی؟
۴۲	فتنوں کا اجمالی ذکر اور پھر اس کی تفصیل
۱	ابتداء کی طرح اسلام کے اجنبی حالت میں دوبارہ لوٹنے کا ذکر
۱	امت کا تفرقہ
۱	فتنوں سے امت کے تقسیم ہونے اور تجارت کے لیے مسلمانوں کی جماعت سے جڑے رہنے کا اشارہ نبوی ﷺ
۴۳	امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی
۱	خواہشات اور فتنوں کے دور میں لوگوں سے الگ ہو جانے کا حکم
۴۴	موت کی تمنا کرنے کی ممانعت
۱	علماء کی وفات سے علم کا اٹھایا جانا
۴۵	ایک جماعت قیامت تک حق کو قائم رکھنے والی موجود رہے گی
۱	ہر سو سال بعد تجدید کرنے والے شخص کی پیدائش کی پیشگوئی
۱	قیامت کی بعض نشانیاں
۴۶	آخری زمانے میں لوگوں سے علم اٹھ جائے گا

۴۷	آخری زمانے کی چند برائیوں کی طرف اشارہ نبوی ﷺ اگرچہ بعض ہمارے زمانے میں بھی پائے جاتی ہے
۴۹	جنت میں امیروں سے پہلے غریبوں کے داخل ہونے کی پیشگوئی
۵۰	فصل
۱	آخری زمانے میں "مہدی" کی پیشگوئی
۵۱	حضرت مہدی کی آمد کی احادیث
۵۳	اہل بیت پر ہونے والے مظالم کی پیشگوئی
۵۵	فتنوں کی مختلف اقسام
۱	اسلام کے درمیانی دنوں میں فتنوں کی سرکشی کی پیشگوئی
۵۶	جو زمانہ گزرتا ہے وہ آنے والے سے بہتر ہوتا ہے
۱	آنے والے فتنے اور اس سے بچنے کی تلقین نبوی ﷺ
۱	دلوں سے امانت اٹھ جانے کی پیشگوئی
۵۷	مشرق کی سمت سے فتنہ ظاہر ہوگا
۱	عرب کے بعض کناروں سے بت پرستی لوٹ آئے گی
۱	عرب میں دولت ظاہر ہونے اور اس کے نتیجے میں قتل و قمار کی پیشگوئی
۵۸	بہت سے دجال نکلنے اور قیامت کے اچانک آنے کا اشارہ نبوی
۵۹	اہل جہنم کی دو قسموں کے ظہور کا اشارہ نبوی ﷺ
۱	بڑوں میں فحاشی اور چھوٹے لوگوں کے قبضے میں حکومت کی پیشگوئی
۱	دین سے بڑی تعداد میں لوگوں کے نکل جانے کی پیشگوئی
۶۰	ایسا فتنہ کہ دین کو تھامنے والے کو انگارے کو پکڑنے والے جیسا بنادے گا
۱	مسلمانوں کو کمزور کرنے کے یا دوسری لالچ کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف دوسری قوموں کے متحد ہونے کی پیشگوئی
۱	بلاکت خیر فتنہ کی پیشگوئی جس سے نجات علیحدگی میں ہوگی
۶۱	ایسا فتنہ جس میں اپنے ہم نشین بھی خطرہ ہو گئے
۱	فتنوں کی کثرت اور ان سے نجات کا طریقہ علیحدگی میں ہونے کا اشارہ نبوی ﷺ
۶۲	فتنوں کے وقت تکلیف برداشت کرنے اور برائی میں شرکت نہ کرنے کی نصیحت
۱	بعض مسلمانوں کے بت پرست بن جانے کی پیشگوئی
۶۳	ختہ الاحلاس
۶۴	ایسا فتنہ جس میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت ہوگا
۶۵	روم سے پہلے قسطنطنیہ فتح ہونے کی پیشگوئی

۶۶	مختلف علاقوں کی تباہی کی پیشگوئی جو نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہے (یعنی حدیث مستند نہیں ہے)
۶۷	قیامت کی بہت سی نشانیاں ہونے کا بیان
۶۸	قیامت سے پہلے دس نشانیاں
۶۹	عدن کی سرزمین سے آگ کا ٹھکانا
۷۰	رومیوں کے ساتھ جنگ اور اس کے آخر میں فتح قسطنطنیہ کی پیشگوئی
۷۱	قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ حضرت عیسیٰ دجال کو قتل نہ کر دیں
۷۲	کچے عزم اور سچے ایمان سے "لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" کہنا۔ قلعوں کو گرا دے گا اور شہروں کو فتح کر لے گا
۷۳	رومی علاقوں کی فتح اور مسلمانوں کے قبضے کی پیشگوئی
۷۴	بعض بحری جزیروں، روم و فارس کے علاقوں اور دجال کے خلاف جنگ کی پیشگوئی
۷۵	اہل روم کے بعض اچھے خصائل
۷۶	قیامت کے وقت اہل روم کثرت میں ہونگے
۷۷	بیت المقدس کی مضبوط تعمیر مدینہ کی خرابی کا سبب ہوگی
۷۸	مدینہ منورہ کی طاعون اور دجال سے حفاظت کی پیشن گوئی
۷۹	مدینہ منورہ کی حدود بڑھنے کی پیشن گوئی
۸۰	اہل مدینہ کے مدینے سے نکل جانے کی پیشن گوئی
۸۱	قیامت سے پہلے کئی کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے
۸۲	امت مسلمہ میں جہنم کی طرف بلانے والے بھی آئیں گے
۸۳	ابن صیاد کے بارے میں احادیث کا تذکرہ
۸۴	دجال کے بعض اوصاف کا ذکر بزبان رسول ﷺ
۸۵	دجال کی آگ جنت اور اسکی جنت آگ (جہنم) ہوگی
۸۶	دجال کی قوت اور فتنے سے مرعوب ہو کر اس کا ساتھ نہ دینا (ارشاد نبوی)
۸۷	ابن صیاد اصل دجال ہے یا نہیں
۸۸	فاطرہ بنت قیس کی حدیث
۸۹	حدیث کا ایک اور طریق
۹۰	ابن صیاد مدینہ کے یہودیوں میں سے تھا
۹۱	بعض دو احادیث جن کی سچائی کو عقل تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے ایسی باتیں کی ہوگی
۹۲	نواس بن سمان مہلبی کی روایت

۹۱	بعض وہ روایات جن کی نسبت آپ کی طرف کی گئی ہے
۹۲	وہ روایت جس کی تاویل کرنا ضروری ہے
۹۳	رجال کے بارے میں مروی چند روایات
۹۴	حضرت ابوبکر صدیق کی روایت
۹۵	حضرت علی کی روایت
۹۶	حضرت سعد بن ابی وقاص کی روایت
۹۷	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کی روایت
۹۸	حضرت ابی بن کعب کی ہدایت
۹۹	حضرت ابوسعید خدری کی روایت
۱۰۰	حضرت انس بن مالک کی روایات
۱۰۱	پہلا طریق
۱۰۲	دوسرا طریق
۱۰۳	تیسرا طریق
۱۰۴	چوتھا طریق
۱۰۵	پانچواں طریق
۱۰۶	چھٹا طریق
۱۰۷	حضرت سفینہ کی روایت
۱۰۸	حضرت معاذ بن جبل کی روایت
۱۰۹	حضرت سمرہ بن جنادہ بن جندب کی روایت
۱۱۰	حضرت سمرہ سے ایک اور روایت
۱۱۱	حضرت جابر کی روایت
۱۱۲	حضرت جابر کی ایک اور روایت
۱۱۳	حضرت جابر کی ایک اور روایت
۱۱۴	حضرت ابن عباس کی روایت
۱۱۵	دنیا میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں
۱۱۶	حضرت ابن عمر کی روایت
۱۱۷	سالم کے طریق سے
۱۱۸	یہودیوں سے جنگ اور مسلمانوں کی مدد کا اشارہ
۱۱۹	حضرت ابن عمر کا ایک اور طریق
۱۲۰	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت

۱۰۱	سند و متن کے لحاظ سے ایک غریب حدیث
۱۰۲	حضرت اسماء بنت یزید بن سکین الانصاریہؓ کی روایت
۱۰۳	حضرت عائشہؓ کی روایات
۱۰۴	دجال حرمین میں داخل نہ ہو سکے گا
۱۰۵	ام المؤمنین ام سلمہؓ کی روایت
۱۰۶	حضرت عثمان بن ابی وقاصؓ کی روایت
۱۰۷	عبداللہ بن بشرؓ کی روایت
۱۰۸	حضرت سلمہ بن الاکوعؓ کی روایت
۱۰۹	حضرت مجن بن الادریجؓ کی حدیث
۱۱۰	بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو
۱۱۱	حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت
۱۱۲	ایک اور روایت
۱۱۳	اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے حرمین کی نگرانی کر رہے ہوں گے
۱۱۴	حضرت عبادہؓ کی روایت
۱۱۵	بنو قیس کی فضیلت
۱۱۶	حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت
۱۱۷	حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت
۱۱۸	دجال کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے
۱۱۹	سبق
۱۲۰	دجال کے بارے میں تصریح قرآن کریم میں کیوں نہیں ہے؟
۱۲۱	ایک شیعہ کا ازالہ
۱۲۲	دجال سے حفاظت کے لیے بیان کیے گئے اور اواز کار کا بیان
۱۲۳	سورۃ کہف کی آخری دس آیات
۱۲۴	حرمین کے رہائشی بھی دجال کے فتنے سے محفوظ رہیں گے
۱۲۵	دجال کی سیرت
۱۲۶	کنیت
۱۲۷	دجال کی علامات
۱۲۸	ایک عجیب و غریب روایت
۱۲۹	ایک متروک روایت
۱۳۰	قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

۱۳۱	کیا حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں یا زندہ آسمانوں پر اٹھالیے گئے ہیں
۱۳۲	تنبیہ
۱۳۳	بعض دیگر احادیث
۱۳۴	قیامت سے پہلے کے بعض عجائبات
۱۳۵	قیامت سے پہلے عبادت کم اور مال زیادہ ہو جائے گا
۱۳۶	انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام آپس میں علانی بھائی ہیں
۱۳۷	نبی کریمؐ کی حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام سے قربت
۱۳۸	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت
۱۳۹	حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی علامات
۱۴۰	ایک اشکال اور اس کا حل
۱۴۱	یاجوج ماجوج کے نکلنے کا تذکرہ
۱۴۲	عرب کے قریب آچکنے والے ایک شرکی طرف اشارہ نبویؐ
۱۴۳	یاجوج ماجوج کا نکلنا
۱۴۴	یاجوج ماجوج کی پیدائش
۱۴۵	یاجوج ماجوج انسان ہیں
۱۴۶	ذوالسوقین کے ہاتھوں کعبہ شریف کی بربادی کی پیش گوئی
۱۴۷	حج و عمرہ کرنے والے یاجوج ماجوج کے بعد بھی ہوں گے
۱۴۸	قیامت سے پہلے حج کرنا ختم ہو جائے گا
۱۴۹	کعبہ کی تباہی کی پیش گوئی
۱۵۰	قیامت سے پہلے قحطان سے ایک ظالم کے ظہور کی پیش گوئی
۱۵۱	فصل
۱۵۲	دجال کے مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہونے کی پیش گوئی
۱۵۳	فصل: زمین سے ایک دابہ نکلنے کا ذکر
۱۵۴	قیامت سے پہلے کی دس نشانیاں
۱۵۵	فصل: طلوع شمس کا مغرب سے ہونا
۱۵۶	مغرب سے سورج کے طلوع ہونے کے بعد کسی کی توبہ فائدہ مند نہیں
۱۵۷	جس کو ظلم ہو وہ بات کرے، جسے نہ ہو وہ چپ رہے
۱۵۸	مسلمانوں میں رات کو عبادت کرنے والے مغرب سے طلوع شمس
۱۵۹	تک باقی ہوں گے
۱۶۰	مہاجرین کی ہجرت دشمن سے لڑائی کے دوران قبول نہیں ہوگی

۱۳۵	قیامت سے پہلے دھوئیں کا ذکر
۱۳۷	قرب قیامت بجلیاں گرنے کی کثرت ہوگی
۱۳۸	قیامت سے پہلے شدید بارش کا ذکر
۱۳۹	ان امور کا ذکر جن سے پہلے قیامت نہیں آسکتی
۱۴۰	بلند و بالا عمارات کی تعمیر بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے
۱۴۱	قیامت کی نشانیوں میں سے علم کی کمی اور جہالت کی زیادتی بھی ہے
۱۴۲	عرب سرزمین کا مال و دولت، خیر و برکت سے بھر جانا بھی قیامت کی نشانی ہے
۱۴۳	قیامت سے پہلے بعض عربوں کے مرتد ہونے کی طرف اشارہ نبویہ ﷺ
۱۴۴	قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ امانتوں کو ضائع کیا جانے لگے گا
۱۴۵	قرب قیامت میں وقت سے برکت کے خاتمے کی طرف اشارہ نبویہ ﷺ
۱۴۶	نہایت معمولی چیزوں کا بولنا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے
۱۴۷	آخری زمانے والوں کی علامات
۱۴۸	بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں
۱۴۹	قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی
۱۵۰	قیامت سے کچھ ہی دیر پہلے انسانیت ختم ہو جائے گی
۱۵۱	قیامت موحّد پر قائم نہ ہوگی
۱۵۲	قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو نیکی کا حکم نہیں دیتے ہوئے اور نہ ہی کسی گناہ سے پرہیز کرتے ہوئے
۱۵۳	بدترین لوگ وہ ہونگے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی
۱۵۴	حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ”مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے“
۱۵۵	حضرت انسؓ کی روایت
۱۵۶	دوسرا طریق
۱۵۷	چوتھا طریق
۱۵۸	پانچواں طریق
۱۵۹	چھٹا طریق
۱۶۰	حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی روایت
۱۶۱	پہلا طریق
۱۶۲	حضرت سہل بن سعدؓ کی روایات
۱۶۳	حضرت ابو ہریرہؓ کی روایات
۱۶۴	باقی گذرے ہوئے زمانوں کی نسبت قرب قیامت کے بارے میں حدیث

۱۶۵	حضرت ابن عمرؓ سے ایک اور طریق
۱۶۶	ایک اور طریق
۱۶۷	تیسرا طریق
۱۶۸	اپنے زمانے کے لوگوں کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد کہ ”موسال کے بعد اس زمانے کا کوئی فرد موجود نہیں رہے گا“
۱۶۹	حضرت جابرؓ کی ایک اور روایت
۱۷۰	حضرت جابرؓ کی ایک اور روایت
۱۷۱	قیامت کا بیان
۱۷۲	قرب قیامت کا تذکرہ قرآن کریم میں
۱۷۳	قرآن کریم میں بعض علامات قیامت کا ذکر
۱۷۴	دنیا کے جانے اور آخرت کے آنے کا بیان
۱۷۵	قیامت کالحوں میں آ جانا
۱۷۶	تفصیلی روایت
۱۷۷	فصل
۱۷۸	صور کا پھونکا جانا
۱۷۹	قیامت کی ہولناکی
۱۸۰	لوگوں کو دھکیلتے والی
۱۸۱	میدان شتر میں لوگوں کو تین گروپوں میں جمع کیا جائے گا
۱۸۲	قیامت کے روز ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر محتون ہوں گے
۱۸۳	فصل
۱۸۴	فصل
۱۸۵	فصل
۱۸۶	تیسری اور آخری مرتبہ (تھی البعث) صور پھونکا جانا
۱۸۷	دوبارہ زندہ ہونے سے متعلق احادیث
۱۸۸	قیامت جمعہ کے دن آئے گی
۱۸۹	قیامت کس وقت آئے گی
۱۹۰	انبیاء اکرام کے اجسام مبارکہ کو زمین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی
۱۹۱	قیامت کے دن سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کھڑے ہونگے
۱۹۲	قیامت کے دن لوگ ننگے پیر، ننگے بدن ہونگے
۱۹۳	قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عمدہ لباس پہنایا جائے گا

۲۱۰	قیامت کے دن انسان اپنے عمل خیر یا عمل شر کے لباس میں اٹھایا جائے گا
۲۱۲	قیامت کے بعض ہولناک واقعات جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے
۲۲۱	فصل
۲۲۲	قیامت کی ہولناکیوں اور اس کے بڑے واقعات پر دلالت کرنے والی آیات اور احادیث کا ذکر
۲۲۳	بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے سائے میں ہوں گے
۲۲۴	قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سائے میں پہلے کون آئے گا
۲۲۵	مصنف کہتے ہیں
۲۲۶	مومنوں کے لیے عظیم بشارت
۲۲۷	قیامت میں بعض متکبرین کی سزا
۲۲۸	فصل
۲۲۹	روز قیامت کی طوالت کا ذکر
۲۳۰	زکوٰۃ نہ دینے والوں کو عذاب
۲۳۱	قیامت کا دن گناہگاروں کے لیے مشکل اور طویل ہوگا اور تقویٰ والوں کے لیے طویل اور مشکل نہ ہوگا
۲۳۲	شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود کا ذکر جو رسول اکرم ﷺ کا خاص دولت کدہ ہے
۲۳۳	شفاعت نبیؐ مقام محمود ہے
۲۳۴	وہ پانچ انعامات جو نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئے
۲۳۵	نبی کریم ﷺ قیامت کے دن بنی آدم علیہ السلام کے سردار ہوں گے
۲۳۶	روز قیامت رسول اکرم ﷺ امام الانبیاء ہوں گے
۲۳۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت
۲۳۸	بھکاری کے چہرے سے قیامت کے دن گوشت اتار لیا جائے گا
۲۳۹	اس حوض محمدی کا ذکر جس سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں سیراب فرمائیں گے
۲۴۰	سب صحابہ حوض کوثر کی تصدیق کرتے اور اس کے وجود پر ایمان رکھتے تھے
۲۴۱	حضرت ابی بن کعب کی حدیث
۲۴۲	حضرت انس بن مالک کی حدیث
۲۴۳	حضرت انس کی دوسری روایت
۲۴۴	حضرت انس کی چوتھی روایت
۲۴۵	حضرت انس کی پانچویں روایت
۲۴۶	حضرت انس کی چھٹی روایت
۲۴۷	حضرت انس کی ساتویں روایت

۲۴۸	حضرت انس کی آٹھویں روایت
۲۴۹	حضرت انس کی نویں روایت
۲۵۰	حضرت بریدہ بن حبیبؓ کی روایت
۲۵۱	حضرت ثوبانؓ کی روایت
۲۵۲	حضرت ثوبانؓ کی روایت کا ایک اور طریق
۲۵۳	حضرت جابر بن سرہؓ کی روایت
۲۵۴	حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی روایت
۲۵۵	روایت جابرؓ، رسول اکرم ﷺ امت کی کثرت پر فخر کریں گے
۲۵۶	حضرت جندب بن عبد اللہ الجلیؓ کی روایت
۲۵۷	حضرت جابر بن وہبؓ کی حدیث
۲۵۸	حضرت حذیفہ بن اسیدؓ کی حدیث
۲۵۹	حضرت حذیفہ بن یمانؓ کی حدیث
۲۶۰	حضرت زید بن ارقمؓ کی حدیث
۲۶۱	حدیث حضرت زیدؓ کی روایت نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے والا جہنمی ہے
۲۶۲	حضرت سلمان فارسیؓ کی حدیث
۲۶۳	فصل: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور آنے والوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے
۲۶۴	حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ کی روایت
۲۶۵	حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم مدنیؓ کی روایت
۲۶۶	حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی روایت
۲۶۷	حضرت ابن عباسؓ کی دوسری روایت
۲۶۸	حضرت ابن عباسؓ کی تیسری روایت
۲۶۹	حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت
۲۷۰	حضرت ابن عمرؓ کی ایک اور روایت
۲۷۱	حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت
۲۷۲	حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت
۲۷۳	حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت
۲۷۴	حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت
۲۷۵	حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت

۲۵۰	حضرت ابن مسعودؓ کی دوسری روایت
۲۵۱	حضرت عقبہ بن عامر کی روایت
۲۵۲	حضرت عمر بن الخطابؓ کی حدیث
۲۵۳	حضرت نواس بن سمعان کی حدیث
۲۵۴	حضرت ابو امامہ باہلی کی روایت
۲۵۵	حضرت ابو امامہ کی ایک اور روایت
۲۵۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۵۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۵۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۵۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۶۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۶۱	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۶۲	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۶۳	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۶۴	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۶۵	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۶۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۶۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۶۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۶۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۷۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۷۱	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۷۲	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۷۳	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۷۴	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۷۵	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۷۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۷۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۷۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۷۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۸۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۸۱	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۸۲	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۸۳	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۸۴	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۸۵	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۸۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۸۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۸۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۸۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۹۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۹۱	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۹۲	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۹۳	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۹۴	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۹۵	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۹۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۹۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۹۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۲۹۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
۳۰۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث

۲۵۹	بہ زمین فیصلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزول کے لیے پاک کی جائے گی
۲۶۰	فصل: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کرنے کے لیے تشریف لانا
۲۶۱	انصاف فی القتل والملاحم قرب قیامت کے نئے اور جنگیں
۲۶۲	النهاية للبدایة معروف بتاریخ ابن کثیر حصہ پانزدہم ۱۵
۲۶۳	پروردگار عز وجل کا قیامت کے دن لوگوں سے کلام فرمانا
۲۶۴	قیامت کے دن امت محمدیہ کی دوسری امتوں پر شہادت
۲۶۵	قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ کا آدم سے کلام فرمانا
۲۶۶	دیگر امتوں کے مقابلہ میں امت محمدیہ کی تعداد
۲۶۷	قیامت کے دن سب پہلے پیش ہونے والے شخص
۲۶۸	رسول اللہ ﷺ کا خیال کہ میری امت اہل جنت میں نصف تعداد میں ہوگی
۲۶۹	قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ کا نوح سے کلام فرمانا
۲۷۰	قیامت کے دن امت محمدیہ کی دوسری امتوں پر شہادت
۲۷۱	(اس امت کیلئے یہ عدالت اور شرافت کا پروانہ ہے)
۲۷۲	یوم حشر کو ابراہیمؑ کی حاضرین پر فضیلت اور برتری
۲۷۳	قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالیٰ کا عیسیٰ سے کلام فرمانا
۲۷۴	قیامت کے روز خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا مقام
۲۷۵	جس تک کسی اول و آخر پیغمبر کی رسائی نہ ہوگی
۲۷۶	مقام محمود
۲۷۷	فیصلہ کے وقت اللہ عز وجل کا اہل علم سے کلام فرمانا
۲۷۸	اور اہل علم کا اکرام
۲۷۹	اللہ عز وجل کا مؤمنین سے پہلا کلام
۲۸۰	فصل
۲۸۱	جس نے اللہ کی امانت اور عہد میں خیانت کی اس کا
۲۸۲	آخرت میں کوئی حصہ نہیں
۲۸۳	گناہ گار مسلمان کے ساتھ اللہ کا معاملہ
۲۸۴	فصل
۲۸۵	جنت و جہنم کا ظاہر ہونا، میزان عدل کا قائم ہونا اور حساب کتاب کا شروع ہونا
۲۸۶	میدان حشر میں جہنم کا لایا جانا اور لوگوں پر ظاہر ہونا
۲۸۷	جہنم سے ایک گردن کا لٹکنا اور اس کا کلام کرنا اور سرکش، مشرکین
۲۸۸	اور منافق جان لیوا قاتلین کو جہنم رسید کرنا

کیا جہنم کی آنکھیں ہونگی؟

میزانِ عدل کا قائم ہونا

حساب اور فیصلے کے بعد اعمال کا وزن

میزان کے دو مجسم پلائے ہونے کا بیان

”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پر کوئی شے بھاری نہیں ہو سکتی

کیا قیامت کے دن عمل کے ساتھ عامل کا وزن بھی کیا جائے گا؟

قیامت کے دن ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی

شہادۃ میزان میں گناہوں پر بھاری ہو جائے گی

قیامت کے دن بندے کے اعمال میں حسن اخلاق سب سے بھاری شے ہوگی

جامع روایت

عائشہ بنت ابی بکر الصدیق سے روایت کا دوسرا طریق

قیامت کے روز حضور ﷺ کہاں کہاں ہو گئے؟

شق یا سعید؟

فصل

میزان کے متعلق علماء کے اقوال

میزان ہر شخص کیلئے قائم نہیں ہوگی

کیا آخرت میں کافر سے عذاب کی تخفیف ہوگی؟

فصل

اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی، سچائی اعمال کا اڑنا اور اللہ تعالیٰ کا حساب کتاب لینا

جس سے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی وہ ہلاک ہو گیا

فصل

فصل

فصل

قیامت کے دن (بندوں کے اعمال میں) پہلی شے

جس کا حساب کیا جائے گا وہ خون (ناحق) ہوگا

قیامت کے روز تمام امتوں میں سب سے پہلے امت محمدیہ کا حساب کتاب ہوگا

قیامت کے دن جن چیزوں کا پہلے حساب کیا جائے گا

اور کس سے حساب میں احتساب کیا جائے گا اور کس سے چشم پوشی سے کام لیا جائے گا

جس نے زمین کا ٹکڑا غصب کیا اسے سات زمینوں

تک وہ ٹکڑا گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا

۳۹۸

قیامت کے روز مصورین اور مجسمہ گروں کو عذاب

وہ پانچ باتیں جن کا جواب دیئے بغیر قیامت کے دن

بندے کے قدم زمین سے مل نہ سکیں گے

قیامت کے روز (اعمال میں) پہلے نماز کی پرکش ہوگی

قیامت کے دن ظالمین سے قصاص

خدا کے ساتھ شرک معاف نہیں ہوگا

بندوں پر ظلم کا بدلہ ضرور لیا جائے گا

خدا کی راہ میں جہاد ہر چیز کو بخش دیتا ہے سوائے امانت کے

قیامت کے دن بندے سے نعمتوں کا سوال کیا جانا

اللہ تعالیٰ کا بندہ کی جانب سے مصالحت کرنا

فصل

فصل

حوض کوثر سے کچھ لوگوں کا دفع کیا جانا

اسماء بنت ابی بکر الصدیق کی روایت

نومولود کو دودھ پلانے والی ماں سے زیادہ اللہ پاک اپنے بندے پر رحم فرماتے ہیں

امت محمدیہ میں سے بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہونے والے

ستر ہزار سے متعلق ایک اور حدیث

میدان حساب سے لوگوں کے منتشر ہونے کی کیفیت

ایک فریق جنت میں اور ایک فریق جہنم میں

جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص

ملی سرای کا ذکر

فصل

فصل

جہنم پر سے ہر شخص کو، مومن ہو یا کافر، گزرنا ہوگا

فصل

اہل جنت کی بعض صفات اور بعض نعمتوں کا ذکر

اہل جنت کی عمر کے بارے میں احادیث

جہنم کی صفات

ایک انصاری کا واقعہ جسے جہنم کے خوف نے ہلاک کر ڈالا

حضرت سلمان فارسی کا جہنم سے خوف

۳۵۱

۳۵۲	جہنم کا ذکر اور شدت پیش
	جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا تیز ہوگی
۳۵۳	جہنم کی آگ تین ہزار سال جلائی گئی حتیٰ کہ سیاہ تاریک ہوگی
	جہنم کی آگ کی پیش کنجی کم نہ ہوگی اور نہ اس کے شعلے بھڑکنا بند ہو گئے
۳۵۴	اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والے حضرت ابوطالب ہو گئے
	جہنم کی ہولناکی
۳۵۵	جہنم کی شکایت
	گرمی کی شدت جہنم کے سانس کی لپٹ سے ہے
	دنیا میں سب سے زیادہ عیش و عشرت والا جہنم میں جاتے ہی سب نعمتیں بھول جائے گا
	دنیا میں سب سے زیادہ مصائب میں گھر اٹھیں جنت میں جاتے ہی سب تکالیف بھول جائے گا
۳۵۶	اگر کافر کے پاس زمین بھر سونا ہو اور وہ اپنی جان کے عوض اس کو فدیہ کرے تو وہ قبول نہ کیا جائے گا
	دوسرا طریق
	قیامت کے روز مؤمن کی تمنا کہ دنیا کو لوٹے اور راہ خدا میں جہاد کرے اور شہید ہو
۳۵۷	جہنم کی صفات، وسعت اور اس کے اہل کی جسامت (اللہ محفوظ فرمائے)
۳۵۸	بغیر سوچے سمجھے کہے جانے والی بری بات کا قائل جہنم میں مشرق و مغرب جتنی گہرائی میں پھینک دیا جاتا ہے
	جہنم کی گہرائی
۳۵۹	جہنمیوں کے لمبے چوڑے جسموں کا بیان
۳۶۰	توجیہ و تطبیق
۳۶۱	سمندر کے جہنم بن جانے کا ذکر
	جہنم کے دروازوں، اس کی صفات اور اس کے داروگوں کا ذکر
	پل صراط کی صفت اور اسے پار کرنے میں لوگوں کی تفاوت و رفتار
۳۶۲	جہنم کے دروازوں کے نام
	جہنم کے فرشتوں کی تعداد
۳۶۳	جہنم کی حدود
۳۶۴	جہنم کے عذابوں کی چند انواع و اقسام
۳۶۵	اہل جہنم کا کھانا پینا
۳۶۶	جہنم کے ناموں سے متعلق روایات اور ان کی وضاحت
۳۶۷	جب الحزن یعنی غم کی وادی
۳۶۸	جہنم کی نہر کا ذکر جس میں جہنمیوں کے میل کچیل اور لبو پیپ وغیرہ جمع ہو گئے

	جنت میں شراب کا عادی، رشتہ ناطق کرنے والا اور جادوگر کی تصدیق کرنے والا داخل نہیں ہو سکتے
۳۷۰	وادی لملم کا ذکر
	ایک وادی اور کنوئیں کا ذکر
	ویل اور معبود کا ذکر
۳۷۱	صعود کے معنی
۳۷۲	جہنم کے سانپ بچھوؤں کا ذکر، اللہ اپنی پناہ میں رکھے
۳۷۳	عبرت انگیز خطبہ
	جس نے غلو میں دل کے ساتھ جہنم کی گرمی و سردی سے خدا کی پناہ مانگی خدا کی رحمت اس کے قریب ہے
	فصل
	جہنم کے درجات اللہ اپنی پناہ میں رکھے
۳۷۴	جہنم کے فقی نامی اثر و صوں کا ذکر
	اہل جہنم کا روٹا دھونا اور چیخ و پکار
۳۷۵	جہنم کی صفت سے متعلق مختلف احادیث
۳۷۶	ایک غریب روایت
۳۷۷	غریب روایات میں سے ایک روایت
۳۷۸	باب
	قیامت میں رسول خدا ﷺ
	کی شفاعت اور اس کی انواع و تعداد کا بیان
	شفاعت عظمیٰ کا بیان
	دیگر انبیاء و مرسلین کے مقابلہ میں حضور کی خصوصیات
۳۸۰	شفاعت کی دوسری اور تیسری قسم، عام مسلمان لوگوں کیلئے حضور ﷺ کی شفاعت ہے، جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی تاکہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں اور ان لوگوں کے واسطے جن کیلئے دخول جہنم کا حکم ہو چکا ہوگا تاکہ وہ دخول جہنم سے بچ جائیں۔
۳۸۱	شفاعت کی چوتھی قسم
۳۸۲	جنت میں بغیر حساب داخل کرنے والی اور گنہگار کے
۳۸۳	عذاب میں تخفیف کرنے والی شفاعت کا بیان
	شفاعت کی پانچویں قسم
	شفاعت کی چھٹی قسم
	شفاعت کی ساتویں قسم

۳۸۳	شفاعت کی آٹھویں قسم
.	مختلف شفاعتوں سے متعلق مختلف احادیث
.	ابی بن کعب کی روایت
۳۸۵	انس بن مالک کی روایت
.	قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ان لوگوں کیلئے جنہوں نے اپنی جان ہلاکت میں ڈالی
۳۸۶	دیگر انبیاء کی شفاعت
.	عبادۃ بن الصامت کی حدیث
۳۸۷	حضرت جابر کا شفاعت کے منکر کو جواب
.	شفاعت سے متعلق ایک طویل روایت
۳۸۹	شفاعت اور نصف امت کے جنت میں داخلہ کے درمیان حضور ﷺ کا اختیار
.	اسے محمد ہم تجھے خوش کر دیں گے
.	ایک وفد کا قصہ
۳۹۰	شفاعت کے اہل انبیاء پھر علماء اور پھر شہداء ہونگے
.	حضرت علی کی روایت
.	حضرت عوف بن مالک کی روایت
۳۹۱	حضرت ابو بکر صدیق کی روایت
.	اس حدیث پر مسند الصدیق میں طویل کلام ہو چکا ہے۔ از مصنف۔
۳۹۳	حضرت البوسعید خدری کی روایت
.	جہنم میں مؤمنین کے ساتھ عظیم رعایت
.	حضرت ابو ہریرہ کی روایت
۳۹۵	قیامت کے دن مؤمنین شفاعت کریں گے سوائے لعنت کرنے والوں کے
۳۹۶	مؤمنین کی اپنے اہل و عیال کیلئے شفاعت
۳۹۷	پانی کے بدل شفاعت کا قصہ
۳۹۸	اعمال کی شفاعت صاحب اعمال کیلئے اللہ عیث
.	ایک واقعہ
۴۰۰	فصل
.	اصحاب اعراف کا بیان
۴۰۱	سب سے پہلے جو جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوگا
۴۰۲	سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والا شخص
۴۰۳	فصل

۴۰۵	مسلمانوں کے نکلنے کے بعد کافرین کے ساتھ پیش آنے والے احوال
۴۰۹	جنت کے دروازوں کے نام
.	جنت کی چابی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت ہے
.	اعمال صالحہ اس چابی کے دہانے ہیں
۴۱۰	جنت کے محلات، ان کی بلندی اور فراخی و کشادگی کا بیان
۴۱۱	فی سبیل اللہ قتیل العمل اور جنت کی کترین شی دونوں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں
.	فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ اور بلند درجہ ہے۔ نماز اور روزہ اللہ کی مغفرت کا سبب ہیں
۴۱۲	جنت کی نہریں فردوس سے پھوٹی ہیں
.	جنت کے درجات متفاوت ہیں لیکن ان کے تفاوت کی مقدار کا اللہ ہی کو علم ہے
۴۱۳	اہل جنت میں سے ادنیٰ اور اعلیٰ جنتی کیلئے نعمتوں کا بیان
۴۱۴	جنت کے بالا خانوں، ان کی بلندی، کشادگی اور فراخی کا ذکر
۴۱۵	اللہ کیلئے آپس میں محبت رکھنے والوں کے محلات
.	جنت میں سب سے اعلیٰ ترین مرتبہ "وسیلہ" جس میں حضور ﷺ کھڑے ہونگے
.	وسیلہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے جس کو محمد رسول اللہ کے سوا کوئی نہیں پاسکتا
۴۱۶	جنت کی بنیادوں کا ذکر کہ کس چیز سے ان کی تعمیر ہوئی؟
۴۱۸	قیام اللیل، کھانا کھانا اور کثرت صیام کی فضیلت
۴۲۰	جنت کے خیموں کا ذکر
.	جنت کی مٹی کا ذکر
۴۲۱	جنت کی نہروں اور درختوں کا بیان
۴۲۲	جنت کی مشہور ترین نہر کوثر کا ذکر
۴۲۳	ابن عباس کی روایت اور کوثر کی ایک اور تفسیر
۴۲۴	حضرت عائشہ کی روایت
.	جنت میں نہر بیدخ کا ذکر
.	ایک صحابیہ کے بچے خواب کا ذکر
۴۲۵	جنت کے دروازے پر جاری نہر باریق کا ذکر
.	اور جنت کی نہروں کے نام
.	بہت سی چیزوں کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر
۴۲۶	جنت کے درختوں کا بیان
۴۲۷	جنت کے ایسے درخت کا ذکر جس کے سائے تین سو سال تک تیز رفتار گھوڑا بھاگتا رہے
۴۲۸	شجرہ طوبی

سدرۃ المنتہی

جنت کے پھلوں کا ذکر

اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ ہمیں بھی ان سے کھلایگا

فصل

اہل جنت کے کھانے پانی کا ذکر

مذکورہ حدیث کی مؤید ایک دوسری روایت

بعض جنتیوں کی خواہش کہ وہ بھیٹی باڑی کریں، ایک دیہاتی کا واقعہ

جنتیوں کے سب سے پہلے کھانے کا ذکر

ایک یہودی کا آپ ﷺ سے مکالمہ

اہل جنت کے لباس، زیورات اور حسن و جمال کا ذکر

اہل جنت کے بچھونوں کا ذکر

حور عین کی تعداد اور ان کے زیورات اور بناات آدم کی ان پر فضیلت

حوروں کی تخلیق کس چیز سے ہوئی

ام سلمہ کے سوالات اور آنحضرت ﷺ کے جوابات

جنت میں حوروں کے گانے کا بیان

اہل جنت کے ہم بستر ہونے کا بیان

اہل جنت کیلئے بچوں کا ہونا نہ ہونا

جنت میں صغریٰ موت آئے گی اور نہ کبریٰ موت

اہل جنت کو کبھی نیند نہ آئے گی

جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہونے سے متعلق فرمان الہی

اللہ تعالیٰ کے اہل جنت سے ہمیشہ کیلئے راضی ہونے سے متعلق فرمان نبوی

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت کو اور اہل جنت کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا

اس بات کا بیان کہ اہل جنت جمعہ کے دنوں میں حق تعالیٰ کا دیدار ایسی جگہوں میں کریں گے جو خالص

اس مقصد کے لئے تیار کی گئی ہوں گی

جمعہ کا دن یوم المزیہ ہے

جنت کے بازار کا ذکر

جنت کی زمین اور جنت کی خوشبو کی مہک

جنت کی ہوا، اس کی خوشبو، اس کا پھیلنا، یہاں تک کہ وہ خوشبو کئی سال کی مسافت تک سنکھی جاسکے

جنت کی روشنی اس کا حسن اس کے صحن کی خوبی اور صبح و شام اس کا خوبصورت منظر

جنت کی چاشت کا حکم، اللہ کا اپنے بندوں کو اس کی ترغیب دینا اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے

کا حکم فرمانا

جو آگ سے اللہ کی پناہ مانگے گا اللہ اس کو پناہ دیں گے اور جو جنت کا طلبگار ہوگا اللہ اس کو جنت میں

داخل فرمائیں گے بشرطیکہ نیت صادق اور عمل صحیح ہو

جنت اور دوزخ ایسے شفاعت کرنے والے ہیں جن کی شفاعت قبول کی گئی ہے

اپنی طاقت بھر جنت کی طلب کرو اور اپنی طاقت بھر دوزخ سے بھاگو

جنت کو ناگوار یوں نے گھیرا ہے اور دوزخ کو شہوات نے گھیرا ہے

اللہ کی جنت میں حور کا گیت

جنت کے گھوڑے

احل جنت کا ایک جگہ جمع ہونا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرنا اور اچھے و برے اعمال کا تذکرہ کرنا

جنت کے متعلق ایک جامع باب اور مختلف احادیث

آباء پر اللہ تعالیٰ کا فضل اولاد کے نیک اعمال کی وجہ سے

جنت اور دوزخ موجود ہیں

جنت والوں کی بعض صفات اور دوزخ والوں کی بعض صفات

فصل

فقیر امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے

جنت میں جانے کے لئے اول جن کو پکارا جائے گا وہ اللہ کی تعریف بیان کرنے والے ہوں گے غنی

دخوشی میں

امت محمدیہ کی جنت میں اکثریت اور بلند درجے اور مرتبے

سماء کی پہلی جماعت اس امت کی بہترین جماعت ہے

اس امت کی ایک بڑی تعداد بغیر حساب کے جنت میں جائیگی

جنت اور دوزخ موجود ہیں ان کو پیدا کیا جا چکا ہے نہ یہ کہ وہ تا بنوز وجود میں نہیں آئے جیسا کہ بعض

اہل باطل کا خیال ہے

کئی شہروں والی بیوی جنت میں اس کے ساتھ ہوگی جس کے اخلاق اچھے تھے

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

والیہ المرجع والمآب

مقدمہ از مترجمین

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنی نعمتوں سے انسان کو نوازا ہے۔ ایسی تمام تعریفیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے جلال اور عظمت کے شایان شان ہیں، ہم ان سب سے رب تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔ اور درود و سلام اس ذات گرامی پر جو خیر الخلائق اور خاتم الرسل و مولاے کل ہیں، ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل اور تمام صحابہ پر۔

اما بعد: زیر نظر جو کتاب ہمارے سامنے ہے یہ آخری زمانے کے فتنوں اور آثار قیامت کے بارے میں انتہائی اعلیٰ درجے کی کتاب ہے اور اس کا پایہ مراتب مؤلف قدس سرہ کے ذم سے بنی ظاہر ہو جاتا ہے۔

مؤلف علامہ ابن کثیرؒ نے اس کتاب میں ان قرآنی آیات اور احادیث کو ذکر کیا ہے جو آخری زمانے کے فتنوں اور علامات قیامت سے متعلق ہیں کہ قیامت سے پہلے کون کون سے بڑے واقعات رونما ہو گئے۔ چھوٹی بڑی نشانیاں کون سی ہیں؟ اس دار فانی سے جانے کے بعد صبح دوام زندگی تک کیا ہوگا؟ میدان حشر میں کیا ہوگا؟ شفاعت اور حساب کتاب اور دیدار جل جلالہ سے متعلق بہترین گفتگو کی ہے۔

یہ کتاب حافظ ابو الفداء اسماعیل ابن کثیر قرشی دمشقی رحمہ اللہ علیہ نے تالیف کی ہے۔ اس کتاب کی احادیث کی تخریج جناب "خلیل مامون شجاع" نے کی اور اس پر تعلیق کا کام یعنی آیات قرآنیہ کی تخریج بعض مشکل الفاظ کے معانی وغیرہ کا بیان جناب "محمد خیر طبع حلبی" نے کیا ہے۔

اور اس جلد کے پہلے حصہ کے ترجمے کی سعادت اس ناکارہ ثناء اللہ محمود کو حاصل ہوئی ہے اور دوسرا حصہ ہمارے دوست مولانا ابو طلحہ محمد اعظمی صاحب مغل نے ترجمہ فرمایا ہے۔ غفر اللہ لہما والوالدین و مغلطنا و اصل بیتنا کلہم اجمعین اس کتاب کی تعریف میں اس سے زیادہ کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا کہ کتاب کو کھولنے اور باسند اور باحوالہ اسے پڑھتے چاہیے وہ کچھ اس کتاب میں ملے گا جو نہ پہلے کسی نے لکھا اور نہ بعد میں کوئی لکھ پایا ہے۔

اب مؤلف کتاب کا کچھ سوانحی خاکہ پیش خدمت ہے۔

مؤلف کا نام عماد الدین؟ بن عمر بن کثیر بن انصواء بن کثیر قرشی دمشقی ہے۔ اور ان کا لقب ابو الفداء ہے۔ ولادت مؤلف کی ولادت ۷۷۷ھ میں شہر اصری کے قریب واقع ایک قصبہ مجدل میں ہوئی۔ یہ سوریہ کا

جنوب میں واقع ہے۔

مصنف کے شیوخ: مصنف نے جن شیوخ سے تعلیم حاصل کی۔ ان میں سے چند مشہور حضرات کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

- ۱۔ عبد الوہاب بن عمر بن کثیر (یہ ان کے سگے بھائی تھے)
- ۲۔ شیخ برہان الدین افزاری (ان سے مؤلف نے فقہ کی تعلیم حاصل کی)
- ۳۔ شیخ کمال الدین بن قاضی شہبہ (یہ بھی فقہ کے استاد تھے)
- ۴۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

مقام و مرتبہ: مؤلف کے مقام و مرتبہ کا تذکرہ حافظ ابن حجر کی اس تعریف سے لگایا جاسکتا ہے۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ:

”احادیث کے فن میں حدیث کے متن اور رجال حدیث سے واقف اور اسکے ماہر تھے۔ اور استحضار میں اللہ نے بڑی صلاحیت دی تھی۔ ان کی تصانیف دنیا بھر میں ان کی زندگی میں ہی پھیل گئی تھیں۔ لوگوں نے ان کی وفات کے بعد ان کی کتب سے زیادہ استفادہ کیا۔

یہ عام محدثین کی طرح محض عالی اور نازل سند بتانے والے محدث نہ تھے بلکہ محدثین فقہاء میں سے تھے جو فقہ اور حدیث دونوں میں مہارت رکھتے تھے۔ (دیکھئے الدرر الكامنة از حافظ ابن حجر، صفحہ ۳۷۳)

تصانیف: مؤلف کی مشہور تصنیفات یہ ہیں

- ۱۔ تفسیر قرآن
- ۲۔ البدایہ والنہایہ جو تاریخ ابن کثیر کے نام سے مشہور ہے
- ۳۔ اختصار علوم الحدیث
- ۴۔ الفصول فی اختصار سیرۃ الرسول
- ۵۔ التامیل فی معرفۃ الثقات والضعف والحجج
- ۶۔ طبقات شافعیہ ومعناقب الشافعی
- ۷۔ کتاب ابن الصلاح فی علوم الحدیث (مختصر)
- ۸۔ شرح صحیح بخاری
- ۹۔ الاحکام
- ۱۰۔ تخریج احادیث اولیۃ التبئید
- ۱۱۔ تخریج احادیث مختصر ابن الحاجب

وفات: مؤلف کی وفات جمعرات کے دن ۲۶ شعبان ۷۲۷ھ میں ہوئی اور آپ کو مقبرہ صوفیہ میں دفن کیا گیا جو کہ دمشق میں باب النصر کے باہر واقع ہے

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مرتجعین، ناشراور ان کے اہل خانہ والدین اور برادران کو طویل عمر اور نیکی عطا فرمائے آمین۔

شیخ زادہ ثناء اللہ محمود

گورنمنٹ اسلامیہ آرٹس اینڈ کامرس کالج

کراچی

مولانا ابو طلحہ محمد اصغر مغل صاحب

فاضل: جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تر تعریف اور حمد و ثناء اس خلاق عالم و رب کائنات کیلئے جسکا اسم ذات و جلال اللہ ہے اللہ تعالیٰ رحمت و سلامتی نازل فرمائے ہمارے سردار محمد ﷺ اور انکی آل و اصحاب پر۔

اللہ تعالیٰ رحمت و سلامتی نازل فرمائے ہمارے سردار محمد ﷺ اور انکی آل و اصحاب پر۔
ابا بعد یہ کتاب آخری زمانے میں ظاہر ہونے والے فتنوں، پیش آنے والی بڑی بڑی جنگوں، قیامت کی نشانیوں اور قیامت سے پہلے رونما ہونے والے ان حوادث عظیمہ و واقعات جلیلہ کے بیان میں ہے، جن پر ایمان رکھنا واجب ہے۔ اس لیے کہ ان کی خبر اس مخبر صادق و صدوق ﷺ نے دی ہے جو اپنی ذاتی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے جو کچھ فرماتے تھے وحی الہی کی بنیاد پر ارشاد فرماتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ ﷺ پر رحمت و شفقت کا بیان

ابوموسیٰ اشعرئ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری یہ امت مرحومہ (رحم کی ہوگی) ہے۔ اس پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا۔ البتہ دنیا میں فتنوں، حوادث اور قتل و غارت کی صورت میں آزمائشیں آئیں گی۔ (ابوداؤد شریف کتاب الغل والملاحم)

نبی کریم ﷺ کی مستقبل کی پیشن گوئیاں

پہلے ان احادیث کا ذکر ہوا تھا جو نبی کریم ﷺ نے گزشتہ زمانے سے متعلق ارشاد فرمائیں تھیں۔ اور ہم نے انتہائی شرح و بسط کے ساتھ ابتدائے خلق، انبیائے کرام علیہ السلام کے واقعات اور نبی کریم ﷺ کے زمانے تک کے لوگوں کے حالات اور ان کی جنگیں ذکر کی تھیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ، غزوات، شمائل و خصائل اور معجزات کا ذکر ہوا اور اب ہم ان اخبار و احادیث کا تذکرہ کریں گے جو نبی کریم ﷺ نے زمانہ مستقبل سے متعلق ارشاد فرمائیں اور وہ ان کے حالات و واقعات پر صادق و منطبق بھی ہو گئیں۔ جیسا کہ ہم سے پہلے ان کا عیاں مشاہدہ ہو چکا ہے۔ آخر کتاب میں ہم تمام تر دلائل نبوت جمع کریں گے۔ اور حوادث و جنگوں کے ذکر سے وقت اس پیرائے میں جو خاص حدیث وارد ہوئی ہے۔ اس کا ذکر بھی ہوگا جیسا کہ ہم نے انتہائی تفصیل کے ساتھ سالوں کی ترتیب سے ان باتوں کو جو خلفاء، وزراء، امراء، فقہاء، صلحاء، شعراء، تجار، ادباء، متکلمین، اصحاب دانش اور دیگر عقلاء علم کے متعلق ظاہر ہوئیں تھیں۔ اور ہم گزشتہ احادیث کا اعادہ کریں تو کتاب بہت طویل اور مسبوٹ ہو جائے گی۔ البتہ ان کی طرف ہلکا سا اشارہ کریں گے اور پھر اپنے مقصود کی طرف لوٹ آئیں گے۔ اور ظاہر ہے یہ سب اللہ کی مدد و توفیق سے ہوگا۔

خلافت ابی بکر صدیقؓ کی طرف اشارہ نبوی ﷺ

اس موضوع پر احادیث میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی لوٹ جاؤ پھر آنا۔ اس نے عرض کیا کہ اگر میں اس وقت آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر صدیقؓ کے پاس چلی آنا۔ اس فرمان کے بعد خلافت گویا ابوبکر کے لیے طے ہو گئی۔

اور اسی طرح جب نبی کریم ﷺ نے ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے لیے باقاعدہ کچھ لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو اس خیال سے اس کو ترک فرمایا کہ آپ کے اصحاب ابوبکر کے علم و فضل اور ان کی سبقت فی الاسلام والدین کی وجہ سے ان سے حرف نظر نہ کریں گے۔ اور آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی اسکا شاہد و دلیل ہے ”یایسی اللہ والمؤمنون الا ابابکر“ (ترجمہ: اللہ اور مومن ابوبکر کے سوا کسی پر راضی نہ ہونگے) جو کہ صحیح بخاری میں ہے اور یہ فرمان ”بالذین من بعدی ابی بکر و عمر“ (ترجمہ: میرے بعد ان دونوں ابوبکر اور عمر کی اتباع کرنا)

جس کو احمد، ابن جابر اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کو حسن قرار دیا ہے۔ ابن یمن نے بھی اس روایت کی تصحیح کی ہے اور ابن مسعود، ابن عمر اور ابوالدرداء سے بھی اس باب میں روایات منقول ہیں۔ اور ہم نے ”فضائل صحیحین“ میں اس تفصیل سے کام لیا ہے۔ جس کا حاصل مقصود یہ ہے کہ اسی ارشاد نبوی کے مطابق رسول اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے اور ان کے بعد عمر فاروقؓ خلیفہ بنے اور ارشاد نبوی ﷺ حرف بہ حرف ان واقعات میں آیا۔

فتح مصر سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی

کعب بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مصر کو فتح کرو تو قطبی قوم کے متعلق میری نصیحت پر عمل کرنا ان کے ساتھ بہتر سلوک کرنا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اہل مصر کے حق میں خیر و بھلائی کو قبول کرو اس لیے کہ ہم پر ان کی ذمہ داری اور ان کے ساتھ قربت کا تعلق ہے۔

۱۔ بخاری شریف باب الاستخاف، مسلم شریف باب فضائل ابی بکر صدیقؓ۔

۲۔ پورا جملہ اس طرح ہے ویسقول قالنا لہ اولی و یایسی اللہ والمؤمنون الا ابابکر۔ یہ اصل میں ایک تلویث حدیث کا ٹکڑا ہے اور وہ یہ ہے کہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اپنے والد ابوبکر اور بھائی (عبدالرحمن بن ابی بکر) کو بلاؤ تا کہ میں انھیں (خلافت کے بارے میں) کچھ لکھوادوں۔ اس لیے کہ مجھے خوف ہے کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ میں (اس خلافت کا) زیادہ مستحق ہوں۔ لیکن یایسی اللہ والمؤمنون الا ابابکر یعنی اللہ اور مومنین اس کا انکار کریں گے اور ابوبکر کے سوا کسی پر راضی نہ ہونگے۔ (بخاری شریف باب الاستخاف، مسلم شریف باب فضائل ابی بکر صدیقؓ)

۳۔ مکمل حدیث یہ ہے اقتصدوا بالذین من بعدی ایسی بکرو و عمرو یعنی میرے بعد ان دونوں یعنی ابوبکر و عمر کی اقتداء کرو (ترمذی شریف باب مناقب ابی بکر و عمر)

۴۔ صحیحین سے مراد درج بالا بخاری و مسلم کی دو روایتیں ہیں۔

۵۔ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت باجرہ علیہ السلام چونکہ قوم مصر سے متعلق تھیں۔ اس طرح گویا کہ عربوں کی مصریوں کے ساتھ قربت و رشتہ داری قائم ہوگی۔ اسکے علاوہ رسول اکرم ﷺ کے صاحبزادہ ابراہیم کی والدہ ماجدہ نصرت ماریہ قبلیہ بھی قوم مصر سے تعلق رکھتی تھیں۔

روم و فارس کی فتح سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی

بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا قیصر نہ بن سکے گا اور عنقریب تم ان کے خزانے راہ خدا میں نکل کر تقسیم کرو گے۔

یہ ارشاد نبوی بھی حرف بہ حرف پورا ہوا۔ اور ابوبکر و عمر و عثمانؓ کے زمانوں میں بتدریج ملک شام اور جزیرہ کے تمام علاقے قیصر روم (جرقل) کے ہاتھ سے نکل گئے اور انکی حکومت صرف روم کے بعض علاقوں تک محدود ہو گئی۔ حالانکہ اہل عرب اس بادشاہ کو قیصر کا لقب دیتے تھے (اور انکی حکومت روم کے ساتھ ساتھ شام اور جزیرہ پر بھی قائم تھی۔ اس حدیث مبارکہ میں اہل شام کے لیے بشارت عظمیٰ ہے کہ شاہ روم کا وہ بارہ شام پر قبضہ اید آقا بادشاہت تک بھی نہ ہوگا۔ اور یہ حدیث ہم انشاء اللہ عنقریب سند و متن کے ساتھ ذکر کریں گے۔ اور ہا کسریٰ تو انکی مملکت کا اکثر حصہ تو دور فاروقی ہی میں اسکے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور بقیہ دور عثمانی میں مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تمام ترفوحات ۲۳ تک پایہ تکمیل تک پہنچ گئیں۔ اور کسریٰ سے متعلق ہم کلام انتہائی شرح و بسط کے ساتھ اس سے پہلے کر چکے ہیں کہ جب رسول اکرم ﷺ کا خط مبارک اسکے پاس پہنچا تو اس نے اُسے چاک کر دیا۔ آپ ﷺ نے اطلاع پانے پر اسکے لیے بد دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تیرا ملک بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

عمر فاروقؓ کی شہادت سے متعلق پیشگوئی

شفیق بن مسلمہ حدیفہ بن یمنؓ سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروقؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی فتنوں سے متعلق احادیث تم میں سے سب سے زیادہ کس کو یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم بڑے دلیر شخص ہو! وہ احادیث بیان کرو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی آزمائش ہوتی ہے اسکے اہل و عیال اس کے مال، اسکی جان، اسکی اولاد اور اسکے پڑوسی میں (یعنی آدمی ان کے حقوق ادا کرتا ہے یا نہیں اور جو کچھ غفلت و کوتاہی ہوتی ہے تو) نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسکا کفارہ بن جاتے ہیں۔ عمر فاروقؓ نے یہ سن کر فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں بلکہ میں وہ فتنے مراد لے رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح یکے بعد دیگرے اور ہلاک کرنے والے ہونگے۔ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ۲۲ حائل ہے (آپ کو ان سے کیا اندیشہ؟) عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم فرمائے، یہ بتاؤ کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے

۱۔ یہ جملہ ذومعنی ہے اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ دیگر اصحاب کے برخلاف تم بڑے دلیر و جری ثابت ہوئے کہ بڑے وثوق سے احادیث فتن کو جاننے کا دعویٰ کر رہے ہو۔ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے فتنوں سے متعلق سوالات و احادیث پوچھتے رہنے کے اعتبار سے دلیر و جری ہو کہ دیگر اصحاب ایسی جرات نہ کرتے تھے۔

۲۔ بند دروازے سے مراد خود عمر فاروقؓ کی ذات گرامی ہے کہ جب تک حیات تھے، فتنے سر نہ اٹھا سکے لیکن شہادت کے فوراً بعد فتنوں کا اٹھنا ہی سلسلہ شروع ہو گیا۔

گا۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر تو وہ کبھی بھی زندہ ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہ سے پوچھا کہ کیا عمر فاروق اس دروازے کو جانتے تھے؟ حذیفہ نے کہا کہ ہاں۔ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی ہے جس میں کچھ غلطی نہیں ہے۔ شفیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم حذیفہ سے اس دروازے سے متعلق پوچھتے ہوئے ڈر رہے تھے۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ اس بارے میں سوال کریں۔ چنانچہ مسروق نے سوال کیا۔ حذیفہ نے فرمایا کہ دروازے سے مراد حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ۲۳ھ میں حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد لوگوں کے درمیان فتنے پڑے اور یہ شہادت لوگوں میں انتشار و اختراق کا سبب بن گئی۔

حضرت عثمانؓ پر آنے والی مصیبت کا اشارہ نبوی ﷺ

نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں جنتی ہونے اور ان پر مصیبت آنے کی خبر دے دی تھی۔ چنانچہ ان پر سخت مصیبت آئی اور وہ گھر میں محصور کر دیے گئے۔ جیسا کہ ہم ان کے حالات میں پہلے ذکر کر چکے ہیں اور وہ انتہائی صبر اور اللہ پر اپنا معاملہ چھوڑ کر شہادت پا گئے۔ اس بارے میں ہم وہ احادیث ذکر کر چکے ہیں جو حرف بحرف سچي ہوئیں۔ اسی طرح ہم نے جنگ فمل اور جنگ صفین کے بارے میں بھی آنے والی احادیث کو ذکر کیا جن میں اس فتنے اور ان واقعات کی طرف اشارہ موجود تھا۔

حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت کا اشارہ نبوی ﷺ

اسی طرح نبی کریم ﷺ کی وہ احادیث جن میں حضرت عمارؓ کی شہادت کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ سے حضرت علیؓ کے خلاف خوارج کے خروج اور حضرت علیؓ کے ہاتھوں ان کے قتل کے بارے میں احادیث ذکر ہوئیں۔ (جو کہ تمام تاریخ ابن کثیر میں ذکر ہو چکی ہیں) اور حضرت علیؓ کی شہادت کا بھی ذکر احادیث میں آیا ہے جو ہم اس حدیث کے مختلف طرق اور الفاظ کے ساتھ وہاں بیان کر چکے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا خلافت کو تیس سال تک محدود بنانا اس کے بعد مظالم ملوکیت کا ہونا

اس سے پہلے حدیث گذر چکی ہے جسے احمد ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے سعید بن جہان کے طریق سے روایت کیا ہے۔ حضرت سفینہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے ”خلافت میرے بعد تیس سال ہوگی اور اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔“

یہ تیس سال چاروں خلفاء حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ اور چھ ماہ حضرت حسنؓ کے ملا کر پورے ہو جاتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر سب نے بیعت کر لی اور اس سال کو عام الماتۃ (اتحاد کا سال) کہا جاتا ہے۔ اس بارے میں بحث گذر چکی ہے۔

حضرت حسن کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کا اشارہ

بخاری میں حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، اس وقت حضرت

حسن بن علیؓ نے ان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا:

یہ میرا سردار بیٹا ہے امت کے دو بڑے گروہوں میں اللہ اس کے ذریعے صلح کروائے گا۔ اور بالکل اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔

بحری جہاد میں ام حرام بنت ملحان کی شہادت کا اشارہ نبوی ﷺ

صحیحین میں ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بحری جہاد دو مرتبہ ہوگا اور پہلے گروپ میں ام حرام شریک ہوگی۔ ۲۷ھ میں حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کو بحری جہاد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ انہوں نے مجاہدین کو جہازوں میں سوار کرایا اور قبرص پر چڑھائی کر کے اسے فتح کر لیا۔ حضرت ام حرام، حضرت معاویہؓ کی زوجہ فاختہ بنت قرضہ کے ہمراہ تھیں۔

دوسرا غزوہ بحری ۵۲ھ میں حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں ہوا جس میں انہوں نے اپنے بیٹے یزید بن معاویہؓ کو امیر بنا کر قسطنطنیہ پر چڑھائی کے لیے بھیجا تھا۔ اس معرکہ میں کبار صحابہ میں سے حضرت ابویوب انصاریؓ، حضرت خالد بن یزیدؓ بھی شامل تھے، وہاں حضرت ابویوبؓ انصاریؓ کی وفات ہوئی اور انہوں نے وصیت فرمائی کہ یہاں سے جتنا دور لے جاسکتے ہو لے جاؤ اور وہاں گھوڑوں کے پاؤں کے نیچے (گڈرنے کی جگہ) دفن کرنا۔ چنانچہ یزید نے ان کی وصیت پر عمل کیا۔

بخاری نے ام حرام سے یہ روایت تفرہ اثور بن یزید بن خالد بن معدان کے طریق سے نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے میری امت کا جو پہلا گروہ مسند کے راستے جہاد کرے گا، ان پر جنت واجب ہے۔ ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان میں شامل ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تم شامل ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا میری امت کا وہ پہلا گروہ جو قبرص کے شہر میں حملہ کرے گا اس کی مغفرت کر دی گئی ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا میں ان میں شامل ہوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں؟ ۲

امت مسلمہ کے لشکر کے سندھ اور ہند تک پہنچنے کا اشارہ نبوی ﷺ

مسند احمد میں یحییٰ بن اسحاق کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میرے سچے دوست رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

”اس امت کے لشکر سندھ اور ہند کی طرف بھیجے جائیں گے۔“ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اگر میں نے اس جہاد کو پالیا اور اس میں شہید ہو گیا تو یہ تو (سعادت) ہے ہی اور اگر لوٹ آیا تو میں آزاد ابو ہریرہؓ ہوں گا مجھے رب تعالیٰ جہنم سے نجات دے چکا ہوگا“ ۳

مسند احمد میں ہی ہشیم کی سند سے سیار جبر بن ابوعبیدہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ

۱۔ بخاری کتاب الصحاح حدیث (۲۷۴) مسند احمد صفحہ ۴۹/۵، بیہقی دلائل النبوة (صفحہ ۴۳۲/۶)

۲۔ بخاری کتاب المجاہد حدیث نمبر ۲۹۲۳، مسند رک حاکم صفحہ ۵۵۶/۴، بیہقی دلائل النبوة (صفحہ ۴۳۲/۶)

۳۔ ترکوں سے مراد ان کی نسل ہے جو روس، چین، کوریا، ترکی وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ ضرب لگی ڈھال کا مطلب دشمنی ہوئی ہے۔

ہم سے نبی کریم ﷺ نے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں خیر الشہداء میں سے ہوں گا۔ اور اگر زندہ لوٹ آیا تو میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔

نسائی میں بھی ہشام اور زید بن ابی امیہ کی سند سے سیارہ جابر سے حضرت ابو ہریرہ کی یہی حدیث مروی ہے۔ مسلمانوں نے ہند پر حضرت معاویہ کے دور ۳۴ھ میں جہاد کیا تھا جسے ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

ان کے علاوہ غزنی کے عظیم بادشاہ محمود بن بکتکین نے بھی ہند پر جہاد کیا تھا اور وہاں عظیم الشان کارنامے انجام دیے۔ سومات جیسا بڑا مندر اور ریت توڑا وہاں کے سونے اور تلوکاروں کو لے کر حج سلامت غزنی پہنچا۔

بنو امیہ کے نائبین نے سندھ اور چین کے آخری حصوں میں ترکوں سے جنگیں لڑیں اور ”قال افظم“ نامی بادشاہ کو زیر کیا اس کی افواج کو تھکس نہیں کیا ان کے اموال اور وسائل پر قبضہ کیا۔ اس بارے میں بھی احادیث نبویہ مروی ہیں جن میں کچھ کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

ترکوں سے جنگ کا اشارہ نبوی ﷺ

بخاری میں ابو ایمان، ابو شعیب، ابو الزناد، اعرج کی سند سے حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم نے ارشاد فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم بالوں کی جوتیاں پہننے والی قوم سے جنگ نہ کرو اور جب تک تم چھوٹی ناک لال چہرے اور چھوٹی آنکھوں والے ترکوں سے جنگ نہ لڑو۔ گویا کہ ان کے چہرے ضرب لگی ہوئی ڈھال کی طرح ہیں۔ اور تم اچھے لوگوں کو اس بات کے شدید مخالف پاؤ گے۔ حتیٰ کہ وہ اس میں داخل ہو جائے۔ اور لوگوں کی مختلف اقسام ہیں۔ ان کے جاہلیت کے اچھے لوگ، اسلام کے بھی اچھے لوگ ہو گئے۔

بخاری نے اس کو تفرد و بیان کیا ہے پھر یحییٰ، عبد الرزاق، معمر، ہمام بن منہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہ کی حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجم سے غزوہ اور کرمان سے جنگ نہ کرو جن کے چہرے لال، ناکیں چھوٹی، جوتیاں بالوں کی ہوگی اور گویا ان کے چہرے دھجی ہوئی ڈھال کی طرح ہو گئے۔

اس حدیث کو نسائی کے علاوہ بے شمار لوگوں نے سفیان بن عیینہ کی حدیث سے اور مسلم نے اسماعیل بن ابی خالد سے نقل کیا ہے اور یہ دونوں قیس بن ابی حازم سے حضرت ابو ہریرہ کی یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

مسند احمد میں عثمان کی سند سے حضرت عمر بن ثعلب سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم جوڑے چہرے والوں سے قتال کرو گے گویا کہ ان کے چہرے بہت زیادہ دھجی ہوئی ڈھال ہیں۔“ بخاری میں جریر بن حازم

اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ صحابہ کرام ترکوں سے لڑیں گے اور ان پر فتح حاصل کر کے مال غنیمت اور قیدی حاصل کریں گے۔ حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب نشانی ہے تو اسے قیامت کے قریب واقع ہونا چاہیئے اور یہ ایک مرتبہ پھر ہوگا اور اس کے آخر میں یا جوج ماجوج کا خروج ہوگا (جن کا تذکرہ آنے والا

ہے) اور اگر صرف نشان ہی ہے تو پھر صرف واقع ہونا ضروری ہے چاہے پہلے ہو یا بعد میں۔ یہی بات احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ تفصیلی تذکرہ بعد میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ہم خلفاء بنو امیہ اور بنو عبد المطلب کے نوجوانوں کے بارے میں وارد شدہ احادیث کے ذیل میں حضرت حسین بن علیؑ کی کربلا میں شہادت کا ذکر کر چکے ہیں۔

مسلمانوں کی حکومت نوجوانوں کے ہاتھ میں آنے اور اسکے نتیجے میں ہونے

والے فساد کی طرف اشارہ نبوی ﷺ

امام احمد نے روح کی سند سے حضرت ابو ہریرہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ مجھ سے رسول اکرم نے فرمایا ”میری امت کی ہلاکت نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔“

راوی کہتا ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ بنی مروان کے پاس جاتا تھا ان کو اقتدار مل چکا تھا اور وہ بعض نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں پر بیعت کر رہے ہوتے تھے تو میں ان سے کہتا کہ کیا تمہارے یہ دوست اس قول کے مطابق نہیں ہو گئے جو میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا تھا کہ یہ بادشاہان ایک دوسرے کے مشابہہ ہیں۔

اس موضوع پر بخاری کے علاوہ اور بھی روایات ہیں جو ہم دلائل النبوة میں لکھ چکے ہیں۔ ایک حدیث کذاب ثقیف اور مسیر (برباد کرنے والے) کے بارے میں گزری ہے، ثقیف کا کذاب تو مختار بن ابی عبید ثقیفی تھا اور مسیر حجاج بن یوسف تھا جس نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا تھا، جیسا کہ گذرا۔

اسی طرح ایک حدیث کا لے جھنڈوں کے بارے میں آئی، یہ جھنڈے بنو عباس لے کر آئے تھے جب انہوں نے مروان بن محمد بن مراد بن حکم بن ابی العاص سے خلافت چھین کر بنو امیہ کی خلافت کا ۳۰۲ھ میں خاتمہ کر دیا تھا۔ یہ مروان، مروان حمار اور مروان معدی سے بھی مشہور تھا، اس لیے کہ یہ (بے وقوف اور) جعد بن درہم معتزلی کا شاگرد تھا۔ اسی طرح سفاح کے بارے میں بھی ایک واضح حدیث آئی ہے جسے مسند احمد میں نقل کیا گیا ہے۔ سفاح، ابو العباس عبد اللہ بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب تھا جو بنو عباس کا پہلا خلیفہ تھا۔ جیسا کہ گذرا۔

ابوداؤد طیاسی نے جریر بن حازم کی سند سے حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبل سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

”اللہ تعالیٰ نے اس کام (دین اسلام) کو نبوت اور رحمت سے شروع فرمایا ہے اور عنقریب خلافت اور رحمت ہوگی اور عزت و حرمت بھی، اور ظلم و فساد والی ملوکیت بھی، امت میں فساد ہوگا اور لوگ شرمگاہوں، شراب اور ریشم کو حلال کر لیں گے اور اس پر ان کی مدد ہوگی اور انہیں (ان فحاشیوں کی سہولت کے ساتھ) رزق بھی دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ وقت پورا کر کے اپنے رب سے جا ملیں گے“

بخاری نے عبد اللہ بن حارث کی سند سے حضرت ابو ہریرہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرمایا کہ ”انبیاء کرام کے بعد خلفاء ہونگے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کریں گے اور اللہ کے بندوں میں انصاف کریں گے۔ پھر

ان کے بعد بادشاہ ہو گئے جو انتقام پرست ہو گئے لوگوں کو قتل کریں گے اور اموال پسند کر کے چلیں گے۔ لہذا لوگ اپنے ہاتھ سے تبدیلی لانے والے ہو گئے کچھ لوگ زبان سے اور کچھ دل سے مکران (تین درجات) کے عالم کچھ ایمان نہ ہو گا۔

بخاری شریف میں امام شعبہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”نبی اسرائیل کے انبیاء مسلسل آتے رہے، اگر ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اس کے بعد بنادیا جاتا۔ اور پھر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا البتہ خلفاء بہت سے ہوں گے۔“

صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پھر ہمارے لیے آپ کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ پہلی بیعت سے وفات کرنا اور ان کا حق ادا کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے رعیت کے بارے میں پوچھے گا۔

صحیح مسلم میں ابورافع کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں جو ان کی سنت اور طریقے پر چلتے ہیں پھر ان حواریوں کے بعد تا خلف لوگ آ جاتے ہیں جو قول کے مطابق عمل نہیں کرتے اور وہ عمل کرتے ہیں جسے جانتے نہیں۔“

بارہ قریشی خلفاء امت مسلمہ کے حکمران ہوں گے

حجین میں حضرت جابر بن سرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب قریشی ہوں گے۔“ یہی روایت ابوداؤد میں دوسری سند سے حضرت جابر سے ہی مروی ہے فرمایا

”یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ بارہ خلیفہ ہوں۔“ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ”یہ امت اپنی حالت پر اس وقت تک برقرار رہے گی اور دشمنوں پر غالب رہے گی جب تک ان میں بارہ خلیفہ نہ گذر جائیں جو سب قریشی ہوں گے۔“ صحابہ نے عرض کیا کہ پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد ”فرج“ ہوگا (یعنی فرقہ بندی کے عوامل اور نفوس میں کمزوری آ جائے گی)

ان دونوں حدیثوں میں جن میں بارہ خلفاء کا تذکرہ ہے یہ وہ بارہ امام نہیں جنہیں روافض نے گمان کر رکھا ہے۔ ان کے بارے میں وہ جھوٹ اور بہتان سے کام لیتے ہیں اور ان کے بارے میں معصوم ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان بارہ بزرگوں میں سوائے حضرت علیؓ اور ان کے صاحبزادے حضرت حسنؓ کے علاوہ کوئی اور بزرگ نہ تو خلیفہ بنے اور نہ ہی کسی علاقے یا شہر کے سربراہ بنے (اور حدیث میں لفظ خلفاء آیا ہے)۔

۱۔ دلائل النبوة: صفحہ ۳۳۰/۶، البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۲۵/۷

۲۔ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۵، مسلم کتاب الامارۃ حدیث نمبر ۴۷۵

۳۔ مسلم، کتاب الایمان حدیث نمبر ۱۷۸، طبرانی کبیر صفحہ ۱۱۰/۱۲، البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۲۳/۶

۴۔ بخاری کتاب الاحکام، باب نمبر ۵۲، حدیث نمبر ۳۲۲۶، مسلم کتاب الامارۃ، حدیث نمبر ۳۶۸۶، ابوداؤد کتاب المہدی باب نمبر ۱۰، حدیث نمبر ۳۲۸۰

۵۔ ابوداؤد کتاب المہدی (حدیث نمبر ۳۲۷۹)، مسند احمد صفحہ ۹۲، دلائل النبوة: صفحہ ۵۲۰

بارہ قریشی خلفاء بھی مراد نہیں جو کہ نبی کریم ﷺ کے بعد مسلسل خلیفہ بنے

ان سے وہ بارہ خلفاء بھی مراد نہیں جو نبی کریم کے بعد سے مسلسل آئے اور بنو امیہ کے دور میں بارہ مکمل ہوتے ہیں کیونکہ حضرت سفینہؓ کی حدیث میں ہے کہ ”میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی۔“ وہ اس کی تردید کرتی ہے اگرچہ پہلی اس کو راجح قرار دیتے ہیں۔ ہم نے ان کے بارے میں ”دلائل النبوة“ میں خوب بحث کی ہے اسم دہرانے کی ضرورت نہیں۔

یہ جو بارہ خلفاء ہیں ان میں سے چار تو خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت حسنؓ بن علیؓ بھی ہیں۔ ان میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ بھی ہیں۔ جیسا کہ اکثر ائمہ اور جمہور امت کا موقف ہے۔ اسی طرح چند خلفاء، خلفاء بنو عباس میں پائے جاتے ہیں اور باقی آئندہ زمانوں سے متعلق ہیں۔ یہاں تک ان میں حضرت مہدیؑ بھی ہوں گے۔ جن کی بشارت احادیث میں آئی ہے جن کا ذکر آنے والا ہے۔ اور اس بات کو ہمارے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگوں نے بیان کیا ہے۔

۱۔ سن دوسو کے بعد نشانیاں (مصائب) ظاہر ہوں گی۔“

۲۔ سن دوسو کے بعد وہ لوگ اچھے ہوں گے جن کے نہ بچے ہوں نہ گھروالے۔“ مگر یہ دونوں احادیث صحیح نہیں۔

ابن ماجہ میں حسن بن علی بن خالد کی سند سے عون بن عمارہ، عبداللہ بن شعیب بن ثمامہ بن عبداللہ بن انس مالک (من ابیہ عن جدہ) کے حوالے سے یہ روایت ہے کہ حضرت ابوقحافہؓ کہتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سن دوسو کے بعد نشانیاں ظاہر ہوں گی۔“

یہ روایت ابن ماجہ میں مزید دو طریق سے روایت کی ہے جو کہ صحیح روایت نہیں اور اگر صحیح ہو بھی تو وہ ان واقعات پر محمول ہے جو مصائب ”مسئلہ خلق قرآن“ کے فتنے میں حضرت امام احمد بن حنبلؓ اور ان کے رفقاء پر آئے۔ رواد بن جراح نے (یہ رواد منکر الروایۃ ہے) سفیان ثوری، ربیع اور حذیفہ کے حوالے سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ

”سن دوسو کے بعد تم میں بہتر شخص وہ ہوگا جو ”خفیف الحاذ“ ہو۔ صحابہ نے پوچھا ”خفیف الحاذ“ کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس کے اہل و عیال نہیں ہوں، یہ حدیث منکر ہے۔“

بہترین زمانہ ”زمانہ رسول“ ہے اور اسکے بعد اس سے متصل زمانہ اور پھر اس سے متصل زمانہ، اس کے بعد فسادات پھیل جائیں گے

حجین میں حضرت شعبہ کی سند سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اکرم ﷺ

۱۔ ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۰۵۷

۲۔ کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۳۰۲، الدر المنثور حدیث نمبر ۷۸، البدایہ والنہایہ (صفحہ ۲۸۵)

ہونے میں اتنا وقت باقی ہے جتنا سورج غروب ہونے میں باقی ہے۔

قیامت کی تعیین اور دنیا کی تحدید پر مشتمل اسرائیلی روایات بے بنیاد ہیں

اس طرح دنیا کے گزشتہ ایام کی مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور بعض اسرائیلی روایات جن میں گزشتہ ایام کی تحدید چند ہزار اور چند سو سالوں کے ساتھ کی گئی ہے، وہ سب بے بنیاد ہیں بے شمار علماء نے ان روایات کے بے بنیاد ہونے پر بحث کی ہے اور ایسی روایات غلط کہلائے جانے کی لائق بھی ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ”دنیا کے قصوں میں سے ایک جمعہ ہے“۔ اسی حدیث کی سند صحیح نہیں ہے اور اسی طرح قیامت کے وقت کی تعیین والی احادیث بھی صحیح نہیں ہیں۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

”یہ لوگ آپ سے قیامت کے وقوع کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ انہیں کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو بس میرے پروردگار کے ہی پاس ہے اسے اس کے وقت پر سوائے اللہ کے کوئی ظاہر نہیں کریگا۔ بھاری حادثہ ہے وہ آسمانوں اور زمین میں، وہ تم پر محض اچانک آئے گی یہ لوگ تو آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے کہ گویا آپ کو اس کی پوری تحقیق ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ (یہ بھی) نہیں جانتے۔ (الاعراف آیت نمبر ۱۸۷)

قیامت کے قرب کے بارے میں آیات قرآن بکثرت وارد ہوئی ہیں مثلاً:

سورۃ قمر میں ہے۔ قیامت نزدیک آگئی اور چاند شق ہو گیا۔ اس طرح صحیح حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ”میں اور قیامت اس طرح (اس فاصلے سے) بھیجے گئے ہیں (یہ کہہ کر آپ نے اپنی دو انگلیوں کو کھول کر اشارہ فرمایا)۔“

قیامت کی نزدیکی

ایک روایت میں ہے کہ ”قریب تھا کہ قیامت مجھ سے پہلے ہی آجاتی“ اس ارشاد سے گزشتہ ایام کی بہ نسبت آنے والے وقت کی کمی کا اشارہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لوگوں کے حساب کا وقت قریب آگیا اور وہ منہ موڑے غفلت میں پڑے ہیں (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱)

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اللہ کا حکم آنے ہی والا ہے لہذا اُسے جلدی مت مانگو (النحل آیت نمبر ۱)

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”قیامت کو لوگ جلدی مانتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ حق ہے (الشوریٰ آیت ۱۸)

مسلمان کا حشر اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ ہوگا

صحیح حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا ”وہ آنے والی ہے تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی؟ تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے بہت سی نمازوں اور اعمال کے ذریعے تو تیاری نہیں کر رکھی مگر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، چنانچہ آپ نے فرمایا ”جن کو تو پسند کرتا ہے ان کے ساتھ ہوگا۔ مسلمان جتنے خوش یہ ارشاد سن کر ہوئے اتنے کسی چیز سے نہیں ہوئے۔

جو مر گیا اس کی قیامت آگئی

بعض احادیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کسی مرنے والے کو پکڑتی ہے تو تمہاری قیامت تم تک پہنچ جاتی ہے۔ اس حدیث کا مطلب دنیاوی دور ختم ہونا اور عالم آخرت میں داخل ہونا ہے۔ یعنی جو شخص مر گیا وہ آخرت کے حکم میں داخل ہو گیا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو مر گیا اس کی قیامت آگئی۔ یہ بات اس معنی میں درست ہے۔ مگر بعض محدثین یہ الفاظ کہتے ہیں اور اس سے دوسرا باطل مطلب لیتے ہیں۔ لیکن مساعت عظمیٰ یعنی قیامت پہلے اور بعد والے تمام لوگوں کے ایک جگہ اجتماع کا وقت ہے۔ بس اتنی بات اللہ تعالیٰ نے قیامت کے وقت کے بارے میں فرمائی ہے۔

پانچ چیزوں کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں

جیسا کہ حدیث میں ہے فرمایا پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہ ہی بارش نازل کرتا ہے اور پیٹ کے اندر موجود بچے کے بارے میں جانتا ہے، کسی نفس کو یہ علم نہیں کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نفس یہ نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ مرے گا۔ یشک اللہ تعالیٰ جاننے والے باخبر ہیں۔“ (لقمان آیت نمبر ۲۴)

رسول اللہ ﷺ کو بھی یہ علم نہیں تھا کہ قیامت کب آئے گی؟

جب جبریلؑ نے ایک دیہاتی کی شکل میں آکر آپ ﷺ سے اسلام، ایمان اور پھر احسان کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ”جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔“ تو اس پر انہوں نے سوال کیا کہ پھر مجھے اس کی نشانیاں بتائیے؟ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا جو کہ تفصیل سے آگے آ رہا ہے۔

۱۔ بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۷۱، مسلم حدیث نمبر ۶۶۵

۲۔ بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۶۷، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۳۸، مسند احمد صفحہ ۱۹۲/۳

۳۔ بخاری کتاب الاستسقاء، مسند احمد صفحہ ۳۵۳/۴

۴۔ بخاری: ۵۰۰۔ مسلم: ۹۷

۱۔ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۱۹۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۰۰، مسند احمد نمبر ۳/۱۹ صفحہ ۱۹

۲۔ طبری صفحہ ۱/۱۰

۳۔ بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۰۴، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۳۰، ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۲

فتنوں کا اجمالی ذکر اور پھر اس کی تفصیل

بخاری میں ابوذرؓ میں، خولانی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت حذیفہؓ یمانی کو یہ کہتے سنا کہ: لوگ رسول اکرم ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے اور میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ میں خوف تھا کہ کہیں میں شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے خدمت نبویؐ میں عرض کیا۔

یا رسول اللہ! ہم لوگ پہلے جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے، اللہ تعالیٰ نے یہ خبر (اسلام) عطا فرمادی۔ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر آئے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا پھر اس شر کے بعد خیر آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ ہاں مگر اس میں دُخن (اخلاص کی کمی) ہوگی۔ پوچھا کہ دُخن کیسا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا کہ قوم میرے راستے اختیار کئے بغیر چلے گی اور جانے انجانے پر عمل کرے گی۔ میں نے پوچھا کیا پھر اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ جہنم کے دروازے پر کھڑے لوگ دوسروں کو اپنی طرف بلائیں گے اور جب کوئی ان کے پاس جائے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے ان کی نشانی بتا دیجئے؟ آپؐ نے فرمایا وہ ہمارے قبیلے میں سے ہونگے اور ہماری زبان بولیں گے۔ پوچھا کہ میں اگر ان کو پالوں تو کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ جڑے رہنا۔ میں نے پوچھا اگر مسلمانوں کی جماعت اور ان کا امام نہ ہو تو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے الگ رہنا اور اگر کسی درخت کی جڑ میں بھی پناہ مل سکے تو وہیں رہنا حتیٰ کہ تجھے موت آ جائے۔ اور اسی حال پر ہو۔

بخاری و مسلم میں یہ روایت محمد بن شعیب کی سند سے بھی آئی ہے۔

ابتداء کی طرح اسلام کے اجنبی حالت میں دوبارہ لوٹنے کا ذکر

صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام اجنبی حالت میں شروع ہوا تھا اور دوبارہ اجنبی حالت میں لوٹنے کا جیسا کہ شروع میں تھا لہذا ”غرباء“ اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔ آپؐ نے فرمایا مختلف قوموں سے اسلام آہستہ آہستہ یوں ختم ہو جائے گا جیسے کنوؤں سے پانی ختم ہوتا ہے۔

امت کا تفرقہ

ابن ماجہ میں، میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہود اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ یہ روایت ابو داؤد میں بھی ہے۔

فتنوں سے امت کے تقسیم ہونے اور تجارت کے لیے مسلمانوں کی جماعت سے

جڑے رہنے کا اشارہ نبوی ﷺ

ابن ماجہ میں حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

”یہود اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے ان کا ایک فرقہ جنگ اور باقی ستر جہنم میں گئے۔ نصاریٰ اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ اکہتر جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں گیا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری

امت یقیناً تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی ایک فرقہ جنت میں اور باقی بہتر جہنم میں جائیں گے۔ پوچھا کیا یا رسول اللہ جنتی فرقہ آپ کے سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا (مسلمانوں کی) جماعت کو۔ اس حدیث کی سند مناسب ہے۔ اگر ابن ماجہ اس میں منفرد ہیں

ابن جماعہ کی سند سے حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی اور ایک کہ سوائے سب جہنم میں جائیں گے اور وہ ایک فرقہ جماعت ہوگی۔“

اس روایت کی اسناد بھی قوی اور شرط صحیح پر ہیں ابن ماجہ اس میں منفرد ہیں۔ امام ابو داؤد نے امام احمد بن حنبل کی سند سے نقل کیا ہے کہ

حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے ایک دن خطبے میں فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطاب فرمایا کہ:

تم سے پہلے اہل کتاب بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور یہ ملت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، بہتر جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور وہ ”جماعت“ ہے۔

مندرجہ حاکم میں یوں ہے کہ جب صحابہ نے پوچھا کہ جنتی فرقہ کون لوگ ہوں گے؟ تو آپؐ نے فرمایا ”وہ اس طریقے پر ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں“

اس سے پہلے حضرت حذیفہؓ کی حدیث گزر چکی ہے کہ فتنوں سے بچنے کا راستہ جماعت کی اتباع اور فرمانبرداری کا التزام ہے۔

امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی

ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ”میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ اگر تم کوئی اختلاف دیکھو تو تم پر سواد اعظم کی اتباع لازم ہے۔“ لیکن یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ معاذ بن رفاعہ سلامی کو بہت سے ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ بعض روایات میں ”السواد الاعظم الحق والصلح“ کے الفاظ آئے ہیں اور اہل حق امت کی اکثریت کا نام ہے۔ پہلے زمانے میں تو ایسا کوئی گروہ نہیں ہوتا تھا جو بدعت پر قائم ہو۔ مگر بعد کے زمانوں میں ہے اور ایک جماعت حق کو قائم رکھے گی منہدم ہونے نہ دے گی۔

خواہشات اور فتنوں کے دور میں لوگوں سے الگ ہو جانے کا حکم

حضرت حذیفہؓ کی حدیث میں یہ الفاظ گزرے کہ ”اگر ان کا امام اور جماعت نہ ہو تو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جاؤ اور اگر تجھے کسی درخت کی کھوہ میں بھی پناہ ملے تو لے لینا حتیٰ کہ اسی حالت میں موت آ جائے۔“

۱۔ ترمذی کتاب الایمان، ابن ماجہ کتاب الفتن، مسند احمد صفحہ ۱۴۵/۳۔

۲۔ ابو داؤد حدیث نمبر ۴۵۹۹، سنن دارمی صفحہ ۲۴۱/۲، کتاب السیر۔

۳۔ ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۹۵، کنز العمال حدیث نمبر ۹۰۹۔

ایک حدیث صحیح بھی گزری کہ اسلام اجنبی حالت میں شروع ہوا تھا اور غریب اجنبی ہو کر لوٹ جائے گا۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ روئے زمین پر ایک بھی شخص اللہ اللہ کہنے والا باقی ہے۔

مقصود یہ ہے کہ جب فتنے ظاہر ہوں تو لوگوں سے الگ ہونا ہی بہتر ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں بھی ہے کہ:

جب کینوں کو حاکم، خواہشات پر عمل ہوتے، اور ہر شخص کو اپنی رائے پر ناز کرتے دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ اپنی فکر کرو اور عوام کے معاملے کو چھوڑ دو۔

بخاری میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غریب مسلمان کا بہترین مال بکریوں کا روڑ ہوگا جسے لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلا جائے جہاں بارش کا پانی میسر ہوتا کہ وہ اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھ سکے۔

ایسے وقت میں فتنوں سے بچنے کے لئے موت کی دعا بھی مانگی جاسکتی ہے اگرچہ عام حالات میں منع ہے۔

موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے، موت آنے سے پہلے نہ مانگے کیونکہ اگر وہ مر گیا تو اعمال منقطع ہو جائیں گے اور مومن کی عمر کا زیادہ ہونا بھلائی ہی بڑھائے گا۔

فتنوں کے وقت موت مانگنے کے جواز کی دلیل مسند احمد کی حدیث ہے جو حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ میں نے "اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیک اعمال کا۔ اور یہ کہ، مجھ پر رحم کر دے، اور یہ کہ جب تو کسی قوم پر فتنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا نہ کرے" (موت دے دے) اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت سے قریب کرنے والے ہر عمل کی محبت۔

یہ احادیث اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ ایک سخت زمانہ آئے گا جس میں حق قائم کرنے والی جماعت نہ ہوگی یا تو پوری زمین پر کہیں نہ ہوگی یا کچھ علاقوں میں نہ ہوگی۔

علماء کی وفات سے علم کا اٹھایا جانا

حدیث صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ علم کو اچانک یونہی نہیں اٹھائے گا کہ وہ لوگوں کے اندر سے علم کو کھینچ لے بلکہ علم کو موت کی صورت میں اٹھائے گا حتیٰ کہ کوئی عالم باقی نہ رہے گا اور لوگ اپنا پیشوا جابلوں کو بنالیں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور خود بھی گمراہ ہو گئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

ایک جماعت قیامت تک حق کو قائم رکھنے والی موجود رہے گی

ایک اور حدیث میں ہے

میری امت میں ایک ایسی جماعت موجود رہے گی جو حق پر قائم ہوگی، ان کو رسوا کرنے والے ان کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے اور نہ مخالفت کرنے والے۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حالت پر موجود ہوگی۔ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں کہ وہ لوگ (اسی حق) پڑھ لے ہو گئے۔

ہر سو سال بعد تجدید کرنے والے شخص کی پیدائش کی پیشن گوئی

عبداللہ بن مبارک اور دیگر سند سے نیز ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یشک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے بعد اس شخص کو بھیجے گا جو اس دین کے کام کی تجدید کرے گا۔ ہر قوم یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ان کا سردار (یا بڑا عالم) مجدد ہے ظاہری بات یہ ہے (اور اللہ ہی کو اس کا صحیح علم ہے) کہ حدیث اس طرح عام ہے کہ ہر جماعت کے اہل علم، ہر صنف کے علماء، مفسرین، محدثین، فقہاء، نحوین وغیرہ مراد ہو سکتے ہیں۔

قبض علم کی حدیث میں یہ جو کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے سینوں سے نہیں کھینچے گا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ علم صہ کرنے کے بعد واپس نہیں لے گا۔

قیامت کی بعض نشانیاں

ابن ماجہ میں حضرت انسؓ کا ارشاد منقول ہے کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میرے بعد تمہیں کوئی اور بیان نہ کرے گا۔

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قیامت کی نشانیاں میں سے چند یہ ہیں کہ علم اٹھ جائے گا جہالت ظاہر ہوگی، ہر عام ہو جائے گا، شراب پی جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی کفالت ایک مرد کرے گا۔ صحیحین میں یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے آئی ہے۔

۱۔ مسلم شریف کتاب الامارۃ۔ حدیث نمبر ۶۱۷۷

۲۔ تفسیر طبری صفحہ ۶۳/۳۔ مستدرک حاکم صفحہ ۴۹۵/۴، اتحاف سادۃ السامعین صفحہ ۴۰۸/۴

۳۔ بخاری کتاب الایمان۔ ابوداؤد کتاب الملاحم۔ نسائی کتاب الایمان۔ ابن ماجہ، المغنی

۴۔ مسلم شریف کتاب الذکر والدعاء۔ مسند احمد صفحہ ۳۵/۲۔ مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۲۳۶

۵۔ ترمذی کتاب التفسیر (سورۃ ص) مؤطا مالک کتاب القرآن۔ مسند احمد صفحہ ۳۳۳/۵

۱۔ بخاری کتاب العلم، مسلم حدیث نمبر ۶۷۳۷

۲۔ بخاری (کتاب الاعتصام بالکتاب النہ) مستدرک حاکم صفحہ ۵۲۲/۴

۳۔ ابوداؤد کتاب الملاحم، مستدرک حاکم صفحہ ۳۲۲/۴

۴۔ بخاری کتاب العلم حدیث نمبر ۸۱، مسلم حدیث نمبر ۶۷۳۷

آخری زمانے میں لوگوں سے علم اٹھ جائے گا

سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،
”قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا، جہالت پھیل جائے گی اور ہرج و مرج قتل کی کثرت ہوگی اور ہرج و مرج“ قتل“ ہے۔ (بخاری و مسلم عن الأعمش ایضاً)

نیز سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن یمان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اسلام کا اثر اس طرح (آہستہ آہستہ) ختم ہوتا چلا جائے گا جیسا کہ کپڑوں (سے تیل یونوں) کے نشانات۔ حتیٰ کہ کسی کو روزہ نماز اور عبادات کا پتہ نہ ہوگا اور نہ صدقے کا۔ کتاب اللہ کو ایک رات میں بھلا دیا جائے گا۔ چنانچہ زمین پر ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی لوگوں کے بہت سے گروہ بوڑھوں اور بوڑھیوں کے ہوں گے جو کہیں گے کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھتے دیکھا تھا، اور انھیں پتہ نہ ہوگا کہ نماز، روزہ عبادت اور صدقہ کیا ہے؟ اس پر حضرت حذیفہ نے تین مرتبہ سوال کرنے کی کوشش کی مگر آپ نے یہی جواب دیا مگر تیسری مرتبہ فرمایا کہ (یہی چیز) ان کو جہنم سے نجات دلا دے گی۔ (یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنے سے بچالے گی) (کلمہ کی پہچان) تین مرتبہ فرمایا۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آخری زمانے میں علم اٹھ جائے گا حتیٰ کہ قرآن کو سینوں اور مصاحف سے بھلا دیا جائے گا اور لوگ بغیر علم کے رہ جائیں گے اور کچھ بوڑھے لوگ کہیں گے کہ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا تھا جو ”لا الہ الا اللہ“ اللہ کے قرب کے لئے پڑھتے تھے یہی کہنا ان کو فائدہ دے جائے گا حالانکہ ان کے پاس کوئی نیک عمل یا علم نہ تھا۔

حدیث میں جو نجات کا ذکر ہے اس سے یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ جہنم ان سے بالکل دور کر دی جائے گی کیونکہ وہ علم نہ ہونے کے باعث مکلف نہیں رہے۔ واللہ اعلم۔ اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ دخول جہنم کے بعد نجات مل جائے۔ یہ قول اس حدیث قدسی کے مطابق ہے جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”میری عزت و جلال کی قسم میں ہر اس شخص کو جہنم سے نکال دوں گا جس نے کبھی بھی ”لا الہ الا اللہ“ کہا ہو۔

اس کا ذکر شفاعت کے بیان میں تفصیل سے آئے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی دوسری قوم ہو۔ واللہ اعلم۔ بہر حال مقصود یہ ہے کہ آخر زمانہ میں جہل کی کثرت ہوگی اور علم اٹھ جائے گا۔ اس حدیث میں اس بات کی اطلاع ہے کہ جہل پھیل جائے گا یعنی اس زمانے کے لوگوں میں جہل ڈال دیا جائے گا اور یہ رسوائی کی بات ہے (نعوذ باللہ منہ) اور یہ لوگ اسی حالت میں رہیں گے حتیٰ کہ دنیا ختم ہو جائے گی۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک اللہ اللہ کہنے والا بھی زندہ ہے اور یہ برے لوگوں پر قائم ہوگی۔

۱۔ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۶۰۶۲، مسلم حدیث نمبر ۲۹۶۷، ترمذی کتاب الفتن

۲۔ حلیۃ الاولیاء صفحہ ۱۲۶/۱، اسامہ وصفات تہذیبی صفحہ ۱۰۵

۳۔ دیکھئے ابوالعاصم کی ”الزینہ“ ص ۳۹۶، اسامہ وصفات تہذیبی صفحہ ۱۳۵

۴۔ مسلم شریف کتاب الایمان۔ مسند احمد ۱۶۲/۳۔ مستدرک ۳۹۵/۳

آخری زمانے کی چند برائیوں کی طرف اشارہ نبوی ﷺ اگرچہ بعض ہمارے زمانے میں بھی پائے جاتی ہے

۱۔ ابن ماجہ کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔

اے مہاجرین کی جماعت! پانچ خصلتیں اگر تم اس میں مبتلا ہو گئے تو ”اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم اس میں مبتلا ہو جاؤ“ کوئی فاشی کسی قوم میں اس وقت تک پھیلے گی کہ وہ اسے علانیہ نہ کریں (جب ایسا ہوگا) تو ان میں ایسے ظالموں اور قحط واقع ہو گئے جو پہلے ان کے اسلاف میں واقع نہ ہوئے ہوں گے۔ جب لوگ تپ تول میں کمی کریں گے تو ان پر آفات قحط، سختی، اور بادشاہوں کے ظلم کے عذاب واقع ہوں گے۔ جب لوگ زکوٰۃ ادا نہ کریں گے تو آسمان سے بارشیں بند ہو جائیں گی اور اگر زمین پر جانور نہ ہوتے تو کبھی بارش نہ ہوتی۔ اور لوگ جب اللہ کے عہد کو توڑیں گے تو اللہ ان پر ان کے غیر میں سے دشمن مسلط کر دے گا جو ان کے اموال چھین لے گا۔ اور جب حکمران حکم کے مطابق فیصلے نہ کریں اور اللہ کے نازل کردہ احکام کا مذاق اڑائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو خانہ جنگی میں مبتلا فرما دے گا۔

۲۔ ترمذی میں محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی م نے فرمایا۔

جب میری امت چند خصلتیں اختیار کر لے گی تو ان پر مصائب آئیں گے پوچھا گیا ”یا رسول اللہ“ وہ خصلتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔

جب غنیمت چند ہاتھوں میں رہ جائے، امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائے، زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا، مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کی نافرمانی کرے، دوست سے نیکی کرے باپ سے جفا کرے، مسجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں، قوم کا سردار سب سے برا انسان ہو اور اس کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے۔ شراب پی جانے لگے، ہر شتم پینا جائے، گانے بجانے والیاں اور گانا آلات رکھے جائیں اس امت کے بعد والے، پہلے زمانے کے بزرگوں پر لعن طعن کریں تو اس وقت لال آندھی یا دھنسنے کے عذاب یا چھروں کے مسخ ہونے کا انتظار کرو۔ (ہذا حدیث غریب)

۳۔ ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۰۱۹

۴۔ ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۰

قیامت اس وقت آئے گی جب حکمرانوں کے ظلم و ستم بڑھ جائیں، ستاروں کی تصدیق کی جائے اور تقدیر

کو جھٹلایا جائے، امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائے، صدقہ کو ٹیکس سمجھا جائے، فحاشی بڑھ جائے تو اس وقت تیری قوم بیکار ہو جائے گی!

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب غنیمت چند ہاتھوں میں جائے، امانت غنیمت سمجھی جائے، زکوٰۃ کو ٹیکس جانا جائے، دین کے ماسوا کی تعلیم حاصل کی جائے، مرد بیوی کا مطیع اور ماں کا نافرمان ہو جائے، دوست سے نیکی کرے باپ سے سختی کرے، قبیلہ کی قیادت ان کے فاسق کے ہاتھ میں ہو، قوم کا سردار سب سے نیچے شخص ہو اور آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جائے، لگانے والیں اور لگانے کے آلات عام ہو جائیں، شرابیں پی جائیں، اس زمانے کے لوگ پہلے زمانے کے بزرگوں پر لعن طعن کریں تو اس وقت لال آندھی، دھنسنے کے عذاب، چہروں کے مسخ ہونے یا پتھروں کی بارش کا انتظار کرو اور ان مصائب کا جو اس طرح پے درپے آئیں جیسے لڑکا دھاکہ لٹوٹے سے موتی پے درپے گرتے ہیں“ (ہذا حدیث غریب)

ترمذی ہی میں حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”اس امت پر دھنسنے کا عذاب، مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے عذاب آئیں گے۔“

ایک مسلمان نے پوچھا یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ جب گانے بجانے والیوں اور گانے کے آلات کی کثرت ہو اور شرابیوں کی جائیں (ہذا حدیث غریب)

ترمذی ہی میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جب میری امت متکبرین کی چال پلے لگے اور ان کا انداز فارس و روم کے شہزادوں جیسا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ برے لوگوں کو اچھے لوگوں پر مسلط کر دے گا جس

صحیحین اور نسائی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہم قیامت کے دن پہلے لوگوں میں آخری لوگ ہو گئے اور جنت میں لوگوں سے پہلے داخل ہونے والے ہو گئے۔“

صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم وہ پہلے ہو گئے جو جنت میں داخل ہو گئے۔“

حافظ ضیاء نے حضرت عمرؓ بن خطاب سے ارشاد نبوی نقل کیا ہے کہ ”جنت تمام امتیاء پر میرے داخل ہونے سے پہلے حرام ہے، اور تمام امتوں پر میری امت کے داخل ہونے سے پہلے حرام ہے۔“

ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ ”میرے پاس جبریل آئے اور مجھے جنت کا دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔“

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوں تاکہ اسے دیکھ لوں، تو آپؐ نے فرمایا اے ابو بکر میری امت کے تم پہلے شخص ہو گئے جو جنت میں داخل ہو گئے (بخاری میں اس جگہ یہ الفاظ ہیں) کہ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تیری امت کے جن لوگوں کا حساب کتاب نہیں ہوگا انہیں دائیں دروازے سے داخل کر دو۔ اور دوسرے باقی دروازوں میں وہ لوگوں کے شریک ہو گئے۔“

۱۔ مسند بزار حدیث نمبر ۳۳۰۹، مجمع الزوائد صفحہ ۳۲۸/۷، کنز العمال حدیث ۳۸۵۹۰

۲۔ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۱ ج ۲ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۲

۳۔ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۶۱ ج ۵ بخاری کتاب الجمعہ حدیث نمبر ۲۱۲۲، مسلم حدیث نمبر ۱۹۷۷

۴۔ الادوی للفقہاء ”سیوطی“ صفحہ ۱۲۹ ج ۱ ابوداؤد، کتاب السنۃ حدیث نمبر ۳۶۵۲

۵۔ بخاری۔ احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۶۱، مسلم شریف حدیث نمبر ۲۳۳۳

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرے گا اور جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ جنت کے کئی دروازے ہیں، نماز کی کثرت کرنے والوں کو باب الصلوٰۃ سے نکارا جائے گا۔ اہل صدقہ کو باب الصدقہ سے اور اہل جہاد کو باب الجہاد سے۔ اور روزہ داروں کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ ضروری ہے کہ ہر ایک کو اس کے دروازے سے بلایا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو گے جنہیں ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔“

صحیحین میں حضرت بکھل بن سعد سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک باب الریان ہے جس میں کثرت سے روزے رکھنے والے داخل ہونگے اور ان کے داخل ہونے کے بعد دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی اس سے داخل نہ ہوگا۔“

جنت میں امیروں سے پہلے غریبوں کے داخل ہونے کی پیشگوئی

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”غریب مسلمان جنت میں امیروں سے آدھے دن پہلے داخل ہو گئے۔ اور آدھا دن پانچ سو سال کا ہے (یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی ہے)

”غریب مومن، امیروں سے آدھے دن پہلے جنت میں جائیں گے اور (آدھا دن) پانچ سو سال کا ہوگا (مطلّح)“

مسند احمد میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ ”غریب مہاجرین، قیامت کے دن مالداروں سے سبقت لے جائیں گے (یعنی جنت میں) چالیس سال پہلے (جائیں گے)۔“

مسلم شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ جنت کے دروازے پر دو مومنوں کی ملاقات ہوگی۔ ایک غریب اور ایک مالدار کی۔ غریب تو جنت میں داخل ہو جائے گا مگر امیر کو روک لیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ مرضی کے مطابق جتنے بھی عرصے کے بعد وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر وہاں اس غریب سے ملے گا تو غریب پوچھے گا کہ بھائی تم کہاں رہ گئے تھے میں تمہارے بارے میں ڈرنے لگا تھا۔ وہ کہے گا کہ تمہارے جانے کے بعد مجھے روک لیا گیا اور اندر داخل ہونے تک کے زمانے میں میرا اتنا پسینہ بہا کہ اگر ایک ہزار اونٹ کھٹے پودے اور گھاس کھا کر پانی پیتے تو ان کی کھٹاس کو وہ پانی دور کر دیتا۔“

صحیحین میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ میں نے جنت کے دروازے پر کھڑا ہو کر دیکھا تو جنت میں زیادہ مساکین (غریب لوگ) تھے اور پھر جہنم کے دروازے کھڑے ہو کر دیکھا تو اکثریت عورتوں کی تھی۔“

بخاری میں حضرت عمران بن حصینؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ میں نے جنت میں دیکھا تو زیادہ تر مساکین کو پایا اور جہنم میں دیکھا تو زیادہ تر عورتوں کو پایا۔“

مسلم شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی انہی الفاظ سے ارشاد نبوی مروی ہے ”مؤطا امام مالک میں

۱۔ بخاری حدیث نمبر ۱۸۹۷، مسلم حدیث نمبر ۲۳۶۸ ج ۲ بخاری حدیث نمبر ۱۷۹۶، مسلم حدیث نمبر ۲۷۰۳

۲۔ ترمذی کتاب الزہد حدیث نمبر ۲۳۵۲، مسند احمد صفحہ ۲/۲۲۳ ج ۲، مسلم کتاب الزہد حدیث نمبر ۳۸۸، مسند احمد صفحہ ۳/۱۶۹ ج ۵، مسند احمد صفحہ ۱/۳۰۳ ج ۱ بخاری کتاب الکناح حدیث نمبر ۵۱۹۶، مسلم حدیث نمبر ۶۸۷۷ ج ۱

۳۔ بخاری۔ احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۶۱، مسلم شریف حدیث نمبر ۲۳۳۳

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

”جب تمہارے امراء تمہارے اچھے لوگوں میں سے ہوں، نقباء بنی ہوں اور معاملات مشورے سے ہوتے ہیں تو زمین کے اوپر کا حصہ اس کے اندر سے اچھا ہے اور جب امراء برے لوگوں میں سے ہوں، مالدار بنیں ہوں اور معاملات غورتوں کے حوالے ہو جائیں تو زمین کا پیٹ اس کے اوپر سے بہتر ہے۔“

مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ:

”مضر (قبیلہ) اللہ کے بندوں کو ضرور ماریں گے حتیٰ کہ اللہ کی عبادت نہ کریں گے اور پھر مومنین کو پٹائی کریں گے حتیٰ کہ وہ انہیں روک نہیں سکیں گے۔“

مسند احمد ہی میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مساجد میں فخر نہ کرنے لگیں۔“

یہ حدیث ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں حماد بن سلمہ کی سند سے مروی ہے ابوداؤد میں قتادہ کی سند سے بات زیادہ منقول ہے کہ ”صحرا یوں کو سجایا جائے اور دل فخر و تکبر سے بھر جائیں۔“

مسند احمد میں عظیم نامی راوی سے مروی ہے کہ ہم کسی جگہ بیٹھے تھے وہاں ایک صحابی (راوی یزید بن مرداس) کہتے ہیں کہ وہ میرا خیال ہے کہ غس (غفاری ہیں) بھی تھے لوگ طاعون کی وجہ سے جا رہے تھے تو غس کہنے لگے اے طاعون مجھے پکڑ لے (تین مرتبہ کہا) تو عظیم نے کہا ایسا مت کہو کیا تم نے رسول اکرم کی وہ حدیث نہیں سنی؟ کہ کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ موت کے بعد عمل منقطع ہو جاتے ہیں تو حضرت غس نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ:

”جلد موت کو ترجیح دو جب بے وقوفوں کی حکومت ہو، پولیس کی کثرت ہو، حکموں کی خرید و فروخت ہو، برائی کو ملکا سمجھا جائے، قطع رحمی کی جائے اور ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو قرآن کریم کو گانے بجانے کے آلات کی طرح بنالیں اور لوگوں کے سامنے اس سے کھیل کود کے لیے لائیں۔ اگرچہ یہ لوگ ان سے سمجھ میں کم ہوں۔“

فصل

آخری زمانے میں ”مہدی“ کی پیشنگوئی

یہ مہدی خلفاء راشدین اور ائمہ مہدیین میں سے ہیں۔ یہ وہ منتظر مہدی نہیں جسے وافض نے گھڑ رکھا ہے جو ان کے خیال میں سامرا کے ایک غار سے برآمد ہوگا۔ اس عقیدے کی کوئی حقیقت اور کوئی نقلی آثار موجود نہیں۔ البتہ جسے ہم بیان کر رہے ہیں اس کا ذکر بے شمار احادیث میں موجود ہے۔

کہہ آہری زمانے میں ہوگا اور غالب یہ ہے کہ اس کا ظہور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔

حضرت مہدی کی آمد کی احادیث

مسند احمد میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

(آخری زمانے میں) اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس دنیا کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جیسے اس سے پہلے ظلم سے بھری ہوگی۔

ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور امام ابوداؤد نے سنن میں اور امام احمد نے مسند میں محمد ابن الحنفیہ کے حوالے سے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

”مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں اس لائق بنادیں گے۔“

ابن ماجہ اور مسند احمد وغیرہ میں ابواسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے اور پھر حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ”میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ اے نبی کریم ﷺ نے سردار فرمایا ہے۔ اس کی طلب سے ایک شخص جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا جو اخلاق میں نبی کریم کے مشابہ ہوگا۔ البتہ صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔“ (پھر آپ نے زمین کو عدل سے بھر دینے والا ارشاد فرمایا)

امام ابوداؤد جستانی نے باقاعدہ اس موضوع پر الگ باب قائم کر کے اس کے شروع میں حضرت جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ تم پر بارہ خلیفہ نہ آجائیں۔ ان میں سے ہر ایک امت کو جمع کر کے رکھے گا۔“

ایک اور روایت میں قائم کے بجائے عزیز حادی کے الفاظ آئے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر لوگوں نے تکبر کبھی اور شور مچانے لگے۔ پھر آپ نے بہت جگہ الفاظ ادا کئے تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ نے فرمایا تھا ”وہ سب قریش سے ہونگے۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ گھر تشریف لے گئے تو قریش کے لوگ آپ کی خدمت میں آئے اور پوچھا کہ پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ پھر لوگوں میں صنف آجائے گا۔“

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ

”اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل فرما کر اس میں ایک شخص کو جو مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ہوگا“ مبعوث فرمائیں گے اس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا (قطر کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ) وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

حضرت سفیان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جت تک کہ میرے اہل بیت

۱۔ ابوداؤد کتاب المہدی حدیث نمبر ۳۲۸۲، مسند احمد صفحہ ۹۹/۱، ترمذی ماجہ فی المہدی حدیث نمبر ۲۲۳

۲۔ ابن ماجہ کتاب المغتن حدیث نمبر ۳۰۵۸، الدر المنثور صفحہ ۸۵/۶

۳۔ سنن ابوداؤد کتاب المہدی حدیث نمبر ۳۱۱۰، تہذیبی دلائل النبوۃ صفحہ ۵۲۰/۶

۱۔ ترمذی کتاب المغتن حدیث نمبر ۲۲۶۶ ۲۔ مسند احمد صفحہ ۸۷/۳

۳۔ ابوداؤد کتاب الصلوۃ حدیث نمبر ۳۳۹ ۴۔ مسند احمد صفحہ ۲۹۹/۳

میں سے ایک شخص عرب کا مالک بن جائے۔ جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔
اسی طرح مسند احمد اور ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ ارشاد نبوی مروی ہے کہ ”میرے
اہل بیت میں سے ایک شخص والی ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔“
عاصم کہتے ہیں کہ ابو عاصم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی نقل کیا ہے کہ ”اگر دنیا کا صرف ایک دانہ
باقی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دیں گے۔ حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص والی بنے جس کا نام میرے
نام کے موافق ہوگا۔“ (ہذا حدیث حسن صحیح)

ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ

”مہدی مجھ میں سے ہوگا، چوڑی پیشانی، اونچی ناک والا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا
جیسا کہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ وہ سات سال تک زمین کا مالک رہے گا۔
سنن ابوداؤد میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”مہدی میری
نسل میں سے فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔“

ابن ماجہ اور ابوداؤد میں حضرت ام سلمہؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ

”خلیفہ کی وفات کی وجہ سے اختلاف ہو جائے گا تو ایک شخص اہل مدینہ میں سے بھاگ کر مکہ آ جائے گا۔
پھر کچھ مکہ والے اسے زبردستی نکال کر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کر لیں گے۔ پھر ایک
خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جسے ”بیداء“ نامی مقام پر جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے، زمین میں دھنسا دیا
جائے گا۔ جب لوگ یہ صورتحال دیکھیں گے تو شام سے ابدال اور اہل عراق سے جماعتیں آ کر اس سے بیعت کر دیں
گی۔ پھر قریش کا ایک شخص جو ان کا لشکر ہوگا جس کا خصال قبیلہ کلب ہوگا۔ یہ ان لوگوں کے خلاف لشکر بھیجے گا جو ان پر غالب
آ جائے گا اور یہ کلب والوں کا لشکر ہوگا اس شخص کے لیے ناکامی ہے جو کلب والوں کی بیعت میں شامل نہ ہو۔ پھر مال
تقسیم کرے گا اور لوگوں میں اپنے نبی کی سنت والے کام کرے گا اور اسلام کو مضبوط کرے گا، وہ سات سال وہ
کرائش کر جائے گا پھر مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“

ابوداؤد میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وراۃ النہر سے حارث بن حران نامی شخص
ایک شخص منصور نامی کے لشکر کے مقدمے پر متعین نکلے گا اور آل محمد کے موافق ہوگا۔ یا فرمایا ان کو بھائے گا جیسا کہ
قریش نے رسول اللہ ﷺ کی موافقت کی، ہر مومن پر اس کی مدد کرنا (یا فرمایا اس کی تابعداری کرنا) واجب ہے۔
ابن ماجہ میں عبد اللہ بن حارث بن جزء البزیدی سے ارشاد نبوی ہے کہ ”مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے اور

سنن ابوداؤد کتاب المہدی حدیث نمبر ۳۲۸۲، ترمذی، مسند احمد صفحہ ۱/۹۹

کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۶۶۱، شرح السنۃ حدیث نمبر ۱/۳۸۶

ترمذی کتاب المغن حدیث نمبر ۲۲۳۱، کنز العمال الحدیث نمبر ۳۸۶۷

ابوداؤد کتاب المہدی، ابن ماجہ کتاب المغن، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۶۶۲

ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۹۰، کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۷۸۰

مہدی کی حکومت کی موافقت کریں گے

اہل بیت پر ہونے والے مظالم کی پیشن گوئی

ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ کی آنکھیں
آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں اور چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے کہ ہم آپ
کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ

”ہم وہ اہل بیت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آخرت کو دنیا پر (ترجیحاً) چن لیا ہے اور میرے اہل
بیت کو میرے بعد بڑے مصائب اور آلام کا سامنا کرنا ہوگا۔ حتیٰ کہ مشرق کی جانب سے ایک جماعت کا لے جھنڈوں
کے ساتھ آئے گی۔ وہ (راستے میں) روٹی مانگیں گے مگر لوگ نہیں دیں گے۔ لہذا وہ لڑیں گے اور فتح پائیں گے پھر
انہیں مطالبہ کی چیز دی جائے گی مگر وہ قبول نہ کریں گے حتیٰ کہ وہ اسے میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے حوالے
کر دیں۔ چنانچہ اس (زمین) کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی اگر تم میں سے کوئی اسے
پائے تو اسے چاہیے وہ ان کے پاس آ جائے چاہے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔“

اس سیاق میں بنی عباس کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ پہلے تنبیہ گذر چکی اور اس حدیث میں اس بات پر بھی
دالالت ہے کہ مہدی بنو عباس کی حکومت کے بعد آئے گا اور اہل بیت سے حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوگا اور پھر
حضرت حسن اور حسینؓ کی اولاد میں سے ہوگا۔ جیسا کہ حضرت علیؓ سے مروی سابق حدیث میں گذر چکا ہے۔ (واللہ اعلم)
ابن ماجہ میں حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے خزانے کے پاس تین
افراد قتل ہو سکتے۔ تینوں خلیفہ کے بیٹے ہونگے اور حکومت کسی کو بھی نہ ملے گی پھر ایک کا لے جھنڈوں والی جماعت
آئے گی۔ مشرق سے اور وہ تم سے ایسے لڑے گی جیسے پہلے کوئی بھی نہ لڑا ہوگا۔ (راوی کہتا ہے کہ پھر آپ نے کچھ فرمایا
جو مجھے یاد نہیں) پھر فرمایا کہ اگر تم انہیں دیکھو تو ان سے بیعت کر لینا چاہے برف پر گھسنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ
مہدی ہے۔“

اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔ ظاہر یہ ہے کہ اس خزانے سے مراد کعبہ کا خزانہ ہے جہاں خلفاء کے تین بیٹے
مارے جائیں گے حتیٰ کہ آخری زمانہ آ جائے گا اور مہدی نکل آئے گا اس کا ظہور مشرقی علاقوں سے ہوگا نہ کہ سامرا
کے غاروں سے جیسا کہ جاہل رافضیوں نے خیال گھڑ رکھا ہے کہ وہ اب بھی ان غاروں میں موجود ہے اور وہ آخر
زمانے تک اس کے خروج کے منتظر ہیں۔ یہ عقیدہ ہذیان کی اقسام سے اور رسوائی کا بڑا سرمایہ اور شیطانی شدید ہوس
ہے کیونکہ اس عقیدے پر کوئی دلیل و برہان موجود نہیں، نہ قرآن سے نہ سنت سے اور نہ عقل صحیح کے اعتبار سے اور نہ ہی
اتحسان کے اعتبار سے درست ہے۔

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا خراسان سے کالے لے جھنڈے نکلیں

ابن ماجہ کتاب المغن حدیث نمبر ۳۰۸۸، کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۲۳۳

ابن ماجہ خروج المہدی حدیث نمبر ۳۰۸۲

ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۰۸۳، الابانی سلسلۃ الصحیح حدیث نمبر ۸۵

گے تو انھیں کوئی ندر وک سکے گا حتیٰ کہ انھیں ایلیاء پر نصب کر دیا جائے گا۔

ان کا لے جھنڈوں سے ابو مسلم خراسانی کے جھنڈے مروا نہیں جو وہ ۱۳۲ھ میں لایا تھا اور بنو امیہ حکومت گرا دی تھی بلکہ یہ دوسرے جھنڈے میں جو مہدی کی مصاحبت میں لائے جائیں گے یہ مہدی محمد بن عبد اللہ المصطفیٰ الفاطمی الحسنی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ایک رات میں اس لائق بنائے گا اور وہ پہلے اس لائق نہیں ہوگا اور اہل مشرق کے کچھ لوگوں کے ذریعے اس کی تائید ہوگی جو اسکی حکومت قائم کر کے اس کے پاؤں مضبوط کریں گے ان کے جھنڈے بھی کالے ہونگے اور ان کا حلیہ باوقار ہوگا۔

نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ بھی کالا تھا اور اسے عقاب کہا جاتا تھا اور اسے پہلے حضرت خالد بن ولیدؓ نے دمشق کی مشرقی چوٹی پر لہرایا تھا اور آن بھی وہ پہلی "مئیہ العقاب" کے نام سے مشہور ہے اور یہ کافروں اور عرب و روم کے نصاریٰ پر عذاب تھا اور اسکے بعد مہاجرین اور انصاری عاقبت انھیں ہوئی اور ان کے ساتھ بعد و انوں کی بھی قیامت تک عاقبت خیر ہوگی۔ پھر جب نبی کریم ﷺ مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جو کہ کالا تھا بعض روایات میں ہے آپ نے خود پر کالا عمامہ پہنا ہوا تھا۔

اس تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ مہدی جس کا آخری زمانے میں وعدہ کیا گیا ہے، اس کا اصل خروج و ظہور بلاد مشرق سے ہوگا اور بیت اللہ کے نزدیک اس کی بیعت کی جائے گی جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔

ترمذی میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ "میری امت میں مہدی نکلے گا جو پانچ سات یا نو سال رہے گا اس کے پاس ایک شخص آکر کہے گا کہ اے مہدی مجھے کچھ دے؟ تو وہ اس کے کپڑے میں آدھا کچھ دے گا جو وہ اٹھا سکے۔"

یہ حدیث بتاتی ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت نو سال اور کم از کم پانچ سال ہوگی یا سات سال۔ شاید وہ خلیفہ ہے جو مال و دیروں دے گا (واللہ اعلم)۔ اور اس کے زمانے میں پھل بھیتی بہت زیادہ اور مال وافر ہوگا بادشاہ زور آور اور دین قائم ہوگا، دشمن منہ کی کھائے گا اور اس کے زمانے میں خیر داعی ہوگی۔

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے عرض کیا کہ جو بھی امیر ہم پر آیا ہے وہ ماضی میں برا ہوتا ہے تو حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ اگر میں کچھ رسول اکرم ﷺ سے سنتا تو میں بتا دیتا جیسا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا کہ:

"تمہارے امیروں میں ایک امیر مال خوب دے گا اور واپس نہیں لے گا۔ ایک شخص اس کے پاس آکر مانگے گا تو وہ کہے گا لو اور اپنا کپڑا بچھا کر اس میں بھر دے گا (یہ فرما کر آپؐ نے اپنا مونٹا کپڑا بچھایا اور اسے چاروں کونوں سے لپیٹ کر فرمایا) اور وہ پیاسے اٹھائے گئے اور چلا جائے گا۔"

ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم کو یہ فرماتے سنا کہ "ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں۔ میں حمزہ علی، جعفر، حسن حسین اور مہدی ہیں۔"

۱۔ ترمذی کتاب الفتن باب نمبر ۷، مسند احمد صفحہ ۳۶۵، ۱۲۲، البدایہ والنہایہ صفحہ ۶/۲۷

۲۔ ترمذی، الفتن حدیث نمبر ۲۳۳۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۸۳، مسند احمد صفحہ ۳/۹۸

۳۔ ابن ماجہ، خروج المہدی حدیث نمبر ۴۰۸۷، کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۱۶۲

اس سند میں علی بن زیاد یمنی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ عبد اللہ بن زیاد حبشی ہے میں کہتا ہوں کہ اس طرح بخاری نے تاریخ میں ذکر کیا ہے، ابن حاتم نے الجرح والتعديل میں کہا ہے کہ یہ "مجهول شخص" ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "مجاہل میں صرف شدت ہی آئے گی اور دنیا میں زوال، لوگوں میں بے صبری ہی بڑھے گی اور قیامت صرف برے لوگوں پر آئے گی اور مہدی صرف ابن مریم ہیں۔"

یہ حدیب مشہور ہے محمد بن خالد جندی صنعانی سے جو شیخ شافعی کے مؤذن ہیں اور بے شمار لوگوں نے ان سے روایت کی ہے، لہذا یہ مجہول نہیں جیسا کہ حاکم کا خیال ہے بلکہ ابن حسین نے اسے ثقہ کہا ہے۔ اور اس حدیث کا ظاہر ان روایات کی خلاف معلوم ہوتا ہے کہ جن میں مہدی کا حضرت عیسیٰ کے سوا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ بہر حال نزول عیسیٰ سے پہلے تو ظاہر ہے کہ مہدی وہی ہیں البتہ نزول عیسیٰ کے بعد غور کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ انہیں کوئی منافقت نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ مہدی نے ایک اور مہدی کو جاہلیت کر دیا جو کہ عیسیٰ بن مریم ہیں اور اس سے یہ نفی نہیں ہوتی کہ محمد مہدی کے علاوہ کوئی اور مہدی نہ ہو۔

فتنوں کی مختلف اقسام

بخاری میں حضرت زینب بنت جحشؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خیمہ سے بیدار ہوئے ان کی آنکھیں لال تھیں اور وہ فرما رہے تھے:

"لا الہ الا اللہ، عرب کے لیے ہلاکت ہے نزدیک آ جانے والے شر سے آج یا جوع یا جوع کی دیوار میں سوراخ کھل گیا ہے۔ یہ کہہ کر آپؐ نے نوے یا سو کا اشارہ فرمایا۔ بعض صحابہ نے سوال کیا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہونگے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ہاں جب فساد و شر زیادہ ہو جائے گا (تو ایسا ہوگا)۔"

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ آج کے دن یا جوع یا جوع کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے (اور آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کیا) جس سے نوے کا عدد مراد ہوتا ہے۔"

بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ گھبرا کر بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ۔ آج کی رات کیا خزاں نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فتنے نازل فرمائے ہیں؟ کون ہے جو حجروں میں رہنے والیوں کو بیدار کرے کہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی کپڑے پہننے والیاں آخرت میں تنگی ہوگی۔"

اسلام کے درمیانی دنوں میں فتنوں کی سرکشی کی پیشنگوئی

بخاری و مسلم میں حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینے کے ایک قلعے پر آئے اور فرمایا کہ: "کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں۔"

۱۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۳۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۶۵۶

۲۔ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۳۶، مسلم اشراط الساعۃ حدیث نمبر ۷۱۶۳

۳۔ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۳۷، مسلم اقترب الفتن حدیث نمبر ۷۱۶۸

۴۔ مشکوٰۃ معرفۃ السنن و الاثر ج ۵، کنز العمال حدیث نمبر ۱۳۲۱

ہوں جو تمہارے گھروں پر بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں!

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ:

”قیامت کے نزدیک علم کم ہو جائے گا، شور شرابہ رہ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج زیادہ ہو جائے گا، پوچھا گیا یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا قتل۔“

جو زمانہ گذرتا ہے وہ آنے والے سے بہتر ہوتا ہے

بخاری میں عدی سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت انسؓ کی خدمت میں جا کر حجاج کے مظالم کا شکوہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ لوگوں پر جو زمانہ آتا ہے اس کے بعد والا زمانہ اس سے بھی برا ہوتا ہے (اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا) حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ یہ بات میں نے تمہارے نبیؐ سے سنی تھی۔

ترمذی نے یہ حدیث بیان کر کے کہا ہے کہ عوام اس حدیث کو دوسرے الفاظ سے بیان کرتے ہیں کہ آنے والا شخص بد سے بدتر ہوتا جائے گا۔

آنے والے فتنے اور اس سے بچنے کی تلقین نبوی ﷺ

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ سے مروی ہے کہ

”مغتریب بہت سے فتنے ہوں گے جن میں بیٹھے والا کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا اور کھڑے ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا اس دروازے والے سے جو اس مقابلے کے لیے کھڑا رہے، بہتر ہوگا۔ جس کو بھی ان فتنوں کے دوران کوئی پناہ گاہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہاں چلا جائے۔“

مسلم میں روایت حضرت ابو بکرؓ کے حوالے سے کچھ تفصیل سے آئی ہے۔

دلوں سے امانت اٹھ جانے کی پیشنگوئی

بخاری میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دو باتوں کے وقوع کے بارے میں ارشاد فرمایا جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”یشک امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتاری گئی اور پھر قرآن نازل کیا گیا، چنانچہ انہوں نے قرآن سیکھا اور پھر سنت کی تعلیم حاصل کی۔ اور آپ ﷺ نے ان کے اٹھائے جانے کی بابت ارشاد فرمایا کہ ”ایک شخص سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھائی جائے گی اور اس کا اثر شخص کچھ سیاسی کی طرح رہ جائے گا۔ پھر وہ سوئے گا تو اس کے دل سے پھر اٹھائے جائے گی کہ اس کا اثر شخص آبلے کی طرح رہ جائے جیسے کہ کوئی انگارہ تیرے پاؤں میں لگ جائے اور پھول جائے تجھے لگے تو پھولا ہو مگر اس میں کچھ نہ ہو۔ چنانچہ لوگ ایسے ہو جائیں گے کہ معاملات کریں گے مگر ان میں سے کوئی امانت کا حق ادا کرنے والا نہ ہوگا۔ کہا جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک امانتدار موجود ہے یا فلاں بڑا ہی عقلمند، وسیع

۱۔ البخاری آطام المدینہ حدیث نمبر ۱۸۷۸، مسلم حدیث نمبر ۷۱۷۳

۲۔ بخاری کتاب العلم حدیث نمبر ۸۵، مسلم شریف حدیث نمبر ۷۱۸۶

۳۔ بخاری فضائل المدینہ حدیث نمبر ۱۸۷۸، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۷۳

النهابة للنهابة تاريخ ابن كثير حصہ ۱۵

بظرف اور بہادر ہے۔ مگر اس کے دل میں رائی کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ مجھ پر ایسا زمانہ آیا تھا کہ مجھے یہ پروا نہیں ہوئی تھی کہ میں کس سے خرید و فروخت کر رہا ہوں..... اور اب وہ زمانہ ہے کہ میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

مشرق کی سمت سے فتنہ ظاہر ہوگا

بخاری میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر کے برابر میں کھڑے ہوئے اور آپ کا رخ مشرق کی جانب تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ خبردار فتنہ وہاں سے اٹھے گا جہاں سے شیطان کا سیگ (یا فرمایا کہ) سورج کی کرن طلوع ہوتی ہے!

فساد اتنا زیادہ ہوگا کہ زندہ لوگ مرنے والوں پر رشک کریں گے

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش اس (صاحب قبر) کی جگہ میں ہوتا۔“

عرب کے بعض کناروں سے بت پرستی لوٹ آئے گی

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کی سرین ذی الخلصت (نامی بت) کے گرد حرکت (طواف) کریں۔ ذو الخلصت جاہلیت میں دوس قبیلہ کا بت تھا جسے وہ پوجتے تھے۔“

عرب میں دولت ظاہر ہونے اور اس کے نتیجے میں قتل و قتال کی پیشن گوئی

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ

فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا اور جو بھی وہاں جائے گا کچھ حاصل نہ کر سکے گا۔ ایک اور روایت میں ”جو عقبہ، عبد اللہ، الواترنا و ادعراج عن ابی ہریرہ کی سند سے ہے“ آیا ہے کہ سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔

مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ فرات ایک سونے کا پہاڑ نہ ظاہر کر دے جس پر لوگ قتل و قتال کریں گے سو میں سے نواے قتل ہو گے اور ہر شخص امید کرے گا کہ شاید وہ کامیاب ہو جائے۔“ ۵۔

مسلم ہی میں عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ میں حضرت ابی ابن کعبؓ کے ہمراہ ایک اونچی

۱۔ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۹۳، مسلم حدیث نمبر ۲۲۱، مستدرک صحیح ۲/۹۲

۲۔ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۵، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۳۰

۳۔ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۲، مستدرک صحیح ۲/۲۷

۴۔ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۹، مسلم حدیث نمبر ۷۲۰۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۳

۵۔ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۰، مستدرک صحیح ۲/۲۳۲

جگہ کے سائے میں کھڑا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ ”لوگ دنیا کی طلب میں اپنی گردنیں ہلاتے رہیں گے۔“ میں نے عرض کیا جی ہاں بالکل اتودہ کہنے لگے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ”مغتریب فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کرے گا جب لوگ اس کے بارے میں شیئیں گے تو اس طرف جائیں گے تو جو اس کے پاس موجود ہوں گے وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے لوگوں کو یہاں سے سونالے جانے دیا تو وہ سارا کامرا بجا لیں گے چنانچہ وہ قتل کریں گے اور ہر سو میں سے نادرے افراد قتل ہو جائیں گے۔“

بہت سے دجال نکلنے اور قیامت کے اچانک آنے کا اشارہ نبویؐ

بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایک تہی دعویٰ کرنے والے دو بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں یہ بڑی زبردست خونریزی ہوگی۔ اور جب تک تیس کے قریب بڑے دجال جو کہ خود کو اللہ کا رسول سمجھتے ہوں گے“ نہ آجائیں۔ اور جب تک کہ علم نہ اٹھا لیا جائے، زلزلوں کی کثرت ہو جائے، زمانہ قریب آ جائے، فتنہ ظاہر ہو جائے اور ہرجن جو کہ قتل ہے، زیادہ ہو جائے، اور جب تک کہ مال کی اتنی کثرت نہ ہو جائے کہ صدقہ لینے والا ڈھونڈے سے نہ ملے اور ملے تو وہ کہدے کہ مجھے مال کی ضرورت نہیں۔ لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں اور جب تک قبر کے قریب سے گزرنے والا شخص مردے کی جگہ ہونے کی تمنا نہ کرے، سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہو جائے۔ اور جب مغرب سے طلوع ہوگا تو لوگ اسے دیکھ کر ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کسی ایسے نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے مومن نہ ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کمائی ہو۔“

جب قیامت قائم ہوگی تو کپڑا کھول کر بیٹھے ہوئے دو شخص خرید و فروخت نہ کر سکیں گے (یعنی اتنی مہلت نہ ملے گی) اونٹنی کا دودھ لیجانے والا شخص دودھ بھی نہ پی سکے گا حوض سے پانی لینے والا پلی نہ سکے گا اور منہ کے قریب لقمہ لیجانے والا اسے کھانہ سکے گا۔

مسلم میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے میں قیامت تک آنے والے تمام فتنوں کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں اور نبی کریم ﷺ جب مجھے کوئی بات راز رکھنے کے لئے بتاتے تو اور کسی کو نہ بتاتے تھے لیکن ایک مجلس میں جہاں میں بھی موجود تھا آپ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”ان میں سے تین فتنے ایسے ہوں گے کہ یوں لگے گا کہ جیسے وہ کچھ باقی نہ چھوڑیں گے۔ اور بعض فتنے گرم ہوا کے (بعض چھوٹے اور بعض بڑے) ہونگے۔ یہ کہہ کر حضرت حذیفہ نے کہا کہ وہ سب لوگ گزر گئے جس میں باقی رہ گیا ہوں۔“

مسلم ہی میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ

عراق اپنے درہم اور قنیز سے روک دیا جائے گا، شام کو اس کے مد (ناپنے کا آلہ) سے مصر کو اس کے

اردب (ناپنے کا آلہ) سے اور تم وہیں لوٹ آؤ گے جہاں سے چلے تھے (یہ تین بار فرمایا) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اس پر ابوہریرہؓ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

مسند احمد میں ابونصرہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت جابرؓ کے ہاں تھے وہ فرمانے لگے اہل عراق پر ایسا وقت آئے گا کہ ان تک نہ دینار پہنچے گا نہ مد (ناپنے کا برتن) لوگوں نے پوچھا یہ کہاں ہوگا؟ فرمایا روم والوں کی طرف سے دو یہ روک دیں گے۔ (پھر تھوڑی دیر وہ چپ رہ کر فرمانے لگے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو بحر کرمال عطا کرے گا۔ اور اسے گئے گا نہیں۔“ راوی حریری کہتے ہیں کہ میں نے ابونصرہ سے کہا کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالمعزؓ تھے انھوں نے کہا نہیں۔“ (مسلم میں یہ روایت حریری کے حوالے سے بھی آئی ہے)۔

مسند احمد میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ اگر تم لوگ لمبی زندگی پاؤ تو ایک قوم کو پاؤ گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و نافرمانگی میں دن رات بسر کریں گے اور فتنہ ان کے ہاتھوں گائے کی دم (کوڑے) کی طرح ہوگا۔

اہل جہنم کی دو قسموں کے ظہور کا اشارہ نبویؐ

مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ اہل جہنم کی دو قسمیں ہوں گی جو بعد میں نظر نہ آئیں گی۔ ایک قوم کے پاس کوڑے گائے کی دم کی طرح ہوں گے اور وہ لوگوں کو اس سے ماریں گے۔ اور (دوسری قوم) وہ عورتیں جو کپڑے پہنے ہوئے (مگر) نگلی ہوں گی خود (لوگوں کی طرف) مائل ہوں گی اور مائل کریں گی ان کے سر (کے بال) سختی اونٹ کے کوبان کی طرح ہوں گے یہ عورتیں نہ جنت میں جائیں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنے اتنے (کوئی بڑی مقدار) قاصطے سے سونگھی جاسکتی ہے۔

بڑوں میں فحاشی اور چھوٹے لوگوں کے قبضے میں حکومت کی پیشن گوئی

مسند احمد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ سوال کیا گیا کہ ”یا رسول اللہ“ ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب چھوڑ دیں؟ تو آپؐ نے جواب دیا جب تمہارے درمیان وہ کیفیت ظاہر ہو جائے جو بنی اسرائیل کی تھی اور جب تمہارے بڑوں میں فحاشی آ جائے علم ذلیل لوگوں کے پاس ہو اور حکومت چھوٹے لوگوں کے قبضے میں ہو۔

دین سے بڑی تعداد میں لوگوں کے نکل جانے کی پیشن گوئی

مسند احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہ کے ایک پڑوسی سے منقول ہے کہ میں ایک سفر سے واپس آیا

۱۔ مسلم حدیث نمبر ۷۲۰۶، مسند احمد صفحہ ۲/۲۶۲

۲۔ مسلم کتاب المغن حدیث نمبر ۷۲۳۳، مسند احمد صفحہ ۳/۳۱

۳۔ مسلم کتاب الجہاد حدیث نمبر ۷۱۲۵، مسند احمد صفحہ ۲/۳۰۸

۴۔ مسند احمد صفحہ ۲/۳۵۶، مسلم کتاب الملباس حدیث نمبر ۵۵۴۷

۵۔ مسند احمد صفحہ ۳/۱۸، فتح الباری صفحہ ۱۳/۳۰۱

۱۔ مسلم حدیث نمبر ۷۲۰۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۳۱۳، ترمذی حدیث نمبر ۲۵۶۹

۲۔ بخاری مناقب حدیث نمبر ۳۶۰۹، مسلم حدیث نمبر ۷۱۸۵، مسند احمد صفحہ ۲/۳۱۳

۳۔ مسلم کتاب المغن حدیث نمبر ۷۱۹۱، مسند احمد صفحہ ۵/۳۰۸، دلائل النبوة صفحہ ۶/۲۰۶

میرے لئے ایسے وقت میں آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا "اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ کو روک رکھنا اور گھر میں رہنا" میں نے عرض کیا اگر کوئی میرے گھر میں آنے لگے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنا دروازہ بند کر لینا "میں نے عرض کیا کہ گھر میں کس کیا تو آپ نے فرمایا گھر کی مسجد میں داخل ہو کر اس طرح کرنا (یہ کہہ کر آپ نے اپنے دایاں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لی) "اور یہ کہنا کہ میرا رب اللہ ہے" حتیٰ کہ اس حالت میں تجھے موت آ جائے"

ایسا فتنہ جس میں اپنے ہم نشین بھی خطرہ ہونگے

سنن ابوداؤد میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ (اس کے بعد حضرت ابوبکرہ دہلی حدیث کا کچھ حصہ بیان فرمایا اور کہا) اس فتنہ کے سب مقتول جہنمی ہوں گے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعودؓ سے پوچھا کہ یہ کب ہوگا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ہرج کے دنوں جب اپنے ہم نشین سے بھی کوئی محفوظ نہ ہوگا۔ "میں (راوی) نے پھر پوچھا کہ میرے لئے اس وقت کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو روک کر رکھنا اور گھر میں رہنا۔ راوی یعنی عمرو بن وابصہ کہتے ہیں حضرت عثمان کی شہادت سے میرا دل اچھا ہو گیا اور میں سوار ہو کر دمشق آ گیا وہاں میں حضرت حذیم بن قانک اسدیؓ سے ملا تو انھوں نے فرمایا۔ ہم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے یہی حدیث رسول اکرمؐ سے سنی تھی۔

فتنوں کی کثرت اور ان سے نجات کا طریقہ علیحدگی میں ہونے کا اشارہ نبوی ﷺ

ابوداؤد میں (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کی طرح) ایک حدیث اور ہے کہ مسلم بن ابی بکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں لینے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ مجھے اس وقت کے لئے کیا حکم دیتے ہیں؟) آپ نے فرمایا جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اونٹوں کے ساتھ رہے، جس کے پاس بکریاں ہوں وہ ان کے ساتھ رہیں اور جس کی کوئی زمین ہو وہ اس میں لگ جائے۔۔۔ اور جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ اپنی تلوار کی دھار پتھر سے خراب کر دے اور اپنی استطاعت کے مطابق فتنہ سے بچنے کی کوشش کرے۔

ابوداؤد ہی میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے اسی حدیث میں یہ مروی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے بتائیے اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو کر مجھے قتل کرنے لگے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا حضرت آدمؑ کے اس بیٹے کی طرح ہو جانا جس نے دوسرے بھائی کی طرح کہا تھا کہ "اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تب بھی قتل کرنے کو ہاتھ بڑھانے والا نہیں۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں" (المائدہ آیت ۲۸)

مسند احمد میں بشر بن سعید سے منقول ہے کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا تھا

عنقریب ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ "میں نے پوچھا کہ مجھے بتائیے اگر کوئی شخص میرے گھر میں داخل ہو کر

تو حضرت جابرؓ میرے گھر ملنے آئے تو میں نے انہیں لوگوں کے تفرقے اور ان کی ٹی ٹی باتوں کے بارے میں بتایا حضرت جابرؓ رونے لگے پھر فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ "لوگ دین میں جوق در جوق داخل ہوئے تھے اور جوق در جوق نکل بھی جائیں گے"

ایسا فتنہ کہ دین کو تھامنے والے کو انگارے کو پکڑنے والے جیسا بنادے گا

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "عرب کے لئے قریب آ جانے والے فتنہ ہلاکت ہے جو اندھیری رات کی طرح ہے صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہوگا" بہت سے لوگ معمولی سی دنیا کے لئے اپنا دین بیچ دیں گے ان دنوں دین پر عمل کرنے والا انگارے ہاتھ میں لینے والے کے مترادف ہوگا (یا فرمایا کہ کائنات ہاتھ میں لینے والے کے مترادف ہوگا) ۲۱ ایک حدیث میں کائناتوں پہ چلنے والے کے مشابہہ کہا گیا ہے۔

مسلمانوں کو کمزور کرنے کے یا دوسری لالچ کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف

دوسری قوموں کے متحد ہونے کی پیشن گوئی

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت ثوبانؓ سے یہ فرماتے سنا کہ "ثوبان حتم کیسا محسوس کرو گے جب تمہارے خلاف قومیں ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسا کہ کھانے والے پلیٹ پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں" حضرت ثوبانؓ نے عرض کی "یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا ہم اس وقت قلت میں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ اس وقت کثرت میں ہو گے مگر تمہارے دلوں پر "وجن طاری ہوگا۔" پوچھا کہ وجن کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا "دنیا کی محبت اور جنگ سے نفرت"۔ ۲۲

ہلاکت خیز فتنہ کی پیشن گوئی جس سے نجات علیحدگی میں ہوگی

مسند احمد میں ہے کہ عمرو بن وابصہؓ رہنے والا سے نقل کرتے ہیں کہ میں کوفہ میں تھا کہ دروازے سے کسی نے مجھے سلام کیا، میں نے وعلیکم السلام کہا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اندر داخل ہوئے۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمن اس وقت آپ کی زیارت کیسے ہوگئی؟ یہ وقت انتہائی گرم دوپہر کا تھا۔ فرمایا کہ دن بڑا لمبا لگ رہا تھا لہذا میں نے سوچا کہ کسی سے بات چیت ہی کر لی جائے۔ پھر وہ مجھے ارشاد نبویؐ بیان کرنے لگے کہ نبوی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا کہ اس میں سونے والا لینے والے سے بہتر ہوگا اور لینے والا بیٹھنے والے سے اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے کھڑے ہونے والا سے چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے اور سوار دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں مرنے والے سب تھنم میں جائیں گے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا آپ نے فرمایا کہ ہرج کے دنوں میں جب کوئی شخص اپنے ہم نشین سے بھی امن میں نہ ہوگا" میں نے عرض کیا

۱۔ مسند احمد صفحہ ۳۳۳/۳، مجمع الزوائد صفحہ ۲۸۱/۷

۲۔ بخاری احادیث نمبر ۵۳، الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۳۶، مسلم حدیث نمبر ۷۱۶۳

۳۔ مسند احمد صفحہ ۳۵۹/۲، کنز العمال حدیث نمبر ۶۳۱۹

مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے تو میں کیا کروں؟ فرمایا کہ آدم کے بیٹے کی طرح ہو جانا "اللہ ریثا"
فتنوں کے وقت تکلیف برداشت کرنے اور برائی میں شرکت نہ کرنے کی نصیحت
ابوداؤد میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ

قیامت کے قریب اندھیری رات کی طرح فتنہ ہوگا صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا۔ اس وقت چلنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑے ہونے والا چلتے ہوئے شخص سے اور چلتا ہوا شخص دوڑنے والے سے بڑا ہوگا۔ اس وقت اپنی کمائیں توڑ دینا اپنی کاٹ دینا اور تلواریں (کی دھار) کو پتھر پر مار کر (کنڈ کر) دینا اور اگر تمہیں کوئی قتل کرنے گھر میں داخل ہو جائے تو آدم کے دونوں بیٹوں میں اچھے بیٹے کا طرز عمل اختیار کرنا۔

مسند احمد میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر مجھے اپنے پیچے بٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر، ذرا بتاؤ جب لوگ شدید بھوک کا شکار ہوں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد بھی نہ آ سکو گے تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اگر وہ (یعنی نبی و رسول) اے ابوذر یہ بتاؤ تم کہ جب لوگ سخت موت کا شکار ہوں تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا صبر کرو (بتاتا ہوں) اے ابوذر جب لوگ آپس میں ایک دوسرے کا قتل کر رہے ہوں گے (حتیٰ کے گھر کے پتھر خون سے بھر جائیں گے) تو تم کیا کرو گے؟ تو میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اپنے گھر بیٹھ جانا اور دروازہ بند کر لینا۔ میں نے پوچھا کہ اگر مجھے نہ چھوڑا جائے تو کیا میں ہتھیار اٹھاؤں؟ آپ نے فرمایا "ایسے تو تم بھی ان کے ساتھ فتنے میں شریک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تمہیں تلوار کی چمک ہیبت زدہ نہ کر دے اس لئے اپنی چادر کا ایک کونا اپنے منہ پر ڈال لینا تا کہ تیرا اس شخص کا گناہ لوٹ جائے۔"

اس طرح ابوداؤد میں حضرت موسیٰ اشعریؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ

تمہارے سامنے اندھیری رات کی طرح فتنہ ہوگا صبح آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا۔ اس میں چلنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑے ہونے والا چلتے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (ابوموسیٰ اشعریؓ نے پوچھا) کہ آپ ﷺ میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مستقل اپنے گھر میں رہنا۔

بعض مسلمانوں کے بت پرست بن جانے کی پیشن گوئی

مسند احمد میں حضرت ثوبانؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے زمین میرے لیے سطا دی چنانچہ میں نے مشرق سے مغرب تک نظارہ دیکھا اور مسلمانوں کی مملکت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک کی زمین سیٹی گئی اور مجھے سونے چاندی کے خزانے عطا کیے گئے۔ میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ میری امت کے لوگ خطہ سے نہ

۱۔ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۶، ترمذی حدیث نمبر ۲۱۹۴، مسلم حوالہ بالا

۲۔ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۹۶۱، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۰

۳۔ مسند احمد صفحہ ۵/۱۴۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۸۳۲، تفسیر ابن کثیر صفحہ ۸/۸۰

۴۔ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۶۲، مسند احمد صفحہ ۴/۴۴۲، مستدرک حاکم صفحہ ۴/۴۴۰

میں اور یہ کہ ان پر کوئی دشمن مسلط نہ ہو (سوائے انہوں کے) جو ان سے ان کی عزت حکومت چھین لے "تو میرے رب نے فرمایا "اے محمد میں نے فیصلہ کر دیا جو تبدیلی نہیں ہوگا اور میں نے تیری امت کے لیے (یہ اعزاز) تجھے عطا کر دیا کہ انہیں قتل میں ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر کوئی دشمن اپنوں کے سوا مسلط نہیں کروں گا چاہے وہ ان کے خلاف جمع ہو کر آجائیں حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے لڑیں اور ایک دوسرے کو قیدی بنالیں۔ (رسول اکرم ﷺ نے مزید فرمایا) اور مجھے اپنی امت پر گمراہ پیشواؤں سے خوف ہے اور جب میری امت میں تلوار آپس میں نکل پڑے گی وہ قیامت تک واپس نہیں جائے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ میری امت کے بغض قابل مشرکوں سے نہ مل جائیں۔ حتیٰ کہ وہ بتوں کی عبادت کریں گے اور میری امت میں تیس کذاب ہونگے، ہر ایک خود کو نبی کہتا ہوگا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور میری امت میں سے ایک جماعت حق پر ہمیشہ قائم رہے گی۔ جسے کسی کی مخالفت نقصان نہیں پہنچائے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) واقع ہو جائے۔"

مسلم ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی یہ روایت آئی ہے۔

فتنۃ الاحلاس

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ انہوں بہت سے فتنوں کے بارے میں بتایا اور فتنۃ احلاس کا بھی ذکر کیا۔ تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ فتنۃ احلاس کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جنگ اور افراتفری ہے اور پھر ایک چھپا فتنہ ہے جس کا دھواں میرے اہل بیت کے ایک شخص کے قدموں سے اٹھے گا جو خود کو مجھ میں سے سمجھے گا حالانکہ وہ مجھ میں سے نہیں ہوگا (کیونکہ) میرے (اولیاء) دوست تو متقی ہی ہوتے ہیں۔ پھر لوگ اس شخص کے پیچھے اٹھائیں گے جیسے پھر ایک مصیبت کی طرح فتنہ ہوگا۔ کوئی شخص ایسا نہ بچے گا جو فتنے سے متاثر نہ ہو حتیٰ کہ یوں کہا جائے گا کہ گذر گیا لوٹ آیا۔ "صبح آدمی مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے دو گروپ بن جائیں گے ایک گروپ ایمان والوں کا جن میں نفاق نہ ہوگا۔ دوسرا نفاق والوں کا جن میں ایمان نہ ہوگا اگر تم اسے پاؤ تو اس دن سے یا دوسرے دن سے دجال کا انتظار کرنا۔"

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ تمہارا کیا حال ہوگا اور ایسا نہ مانے والا ہے جس میں لوگ گلے گلے ہو جائیں گے اور ان کے معاہدے خالص نہ رہیں گے اور ان میں اختلاف ہو جائے گا اور وہ اس طرح ہو جائیں گے (یہ فرما کر آپ نے انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کر لیا) صحابہ نے عرض کیا ہم اس وقت کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "جس چیز کو تم جانتے ہو اسے لینا اور جسے نہیں جانتے چھوڑ دینا اور اپنے خواص کے حکم پر آنا عام کے حکم کو چھوڑ دینا۔"

ابوداؤد کے علاوہ یہ روایت ابن ماجہ میں ہشام بن عمار کی سند سے اور مسند احمد میں حسین بن محمد کی سند سے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے منقول ہے۔

ابوداؤد میں ہارون بن عبداللہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے منقول ہے کہ ہم نبی کریم

۱۔ مسلم حدیث نمبر ۴۱۸۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۲، مسند احمد صفحہ ۴/۱۴۳ ج ۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۴۲

۲۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۹۵۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۴۲

کے گرد بیٹھے تھے کہ آپ کے سامنے فتنوں کا ذکر چھڑ گیا یا آپ نے خود بیان کیا کہ

اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ ان کے معاہدے (وعدے) خالص نہیں رہے امانت ان کی بے وزن ہوگئی اور وہ اس طرح ہو جائیں گے (یہ کہہ کر آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست فرمایا) میں نے اٹھ کر اللہ مجھے آپ پر قربان ہونے والا بنائے۔ بتائیے ہم اس وقت میں کیا کریں؟ آپ نے فرمایا اپنے گھر کو چکڑنا، زبان پر قاف بورکنا جس بات کو جانتے ہو اسے لینا انجانی کو چھوڑ دینا خاص اپنے معاملات کو دیکھنا دوسرے معاملے کو چھوڑ دینا

مسند احمد اور نسائی میں بھی یہ روایت آئی ہے۔

ایسا فتنہ جس میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت ہوگا

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ عنقریب ایک فتنہ اٹھے گا جس میں عرب جتلا ہونگے اور اسکے مقتولین جہنمی ہیں۔ اس میں زبان کھولنا اٹھانے سے زیادہ سخت (گناہ) ہوگا۔

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ جو کعبۃ اللہ کے سائے میں بیٹھے لوگوں کو حدیث سنار رہے تھے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں جاتے ہوئے کسی جگہ پڑاؤ کیا۔ اتنے میں منادی آواز لگائی کہ نماز تیار ہے۔ چنانچہ میں نماز کی جگہ پہنچا تو نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے۔ اے لوگو! مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ پر یہ ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے علم کے مطابق خیر کی طرف رہنمائی کرے اور اپنے علم کے مطابق شر سے ان کو خبردار کرے۔ سنو، اس امت کی عافیت ابتدائی دور میں ہے، آخری دور میں بلائیں اور فتنے ہونگے جو ایک دوسرے کے ساتھ آئیں گے ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا کہ یہ بے ہلاک کرنے والا فتنہ ہے۔ پھر وہ ختم ہوگا تو دوسرا آجائے گا اور مومن کہے گا کہ یہ فتنہ مجھے ہلاک کرنے والا ہے۔ یہ بھی ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ جو چاہتا ہے کہ وہ آگ سے بچ کر جنت میں چلا جائے تو وہ اس کو اس حال میں لوٹ آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اور لوگوں کو وہ دے جو وہ خود اپنے لیے چاہتا ہے۔ اور جس نے مکی امام (بادشاہ) سے بیعت کی اور اپنا ہاتھ اور دل کا شمرہ اسے دے دیا تو اسے چاہیے کہ اگر ممکن ہو سکے تو اس کی اطاعت کرے۔ اور ایک مرتبہ فرمایا کہ جتنی استطاعت ہو اطاعت کرے۔

عبدالرحمن روای کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اپنا سراپا اپنی ناگوں میں دے دیا اور کہا کہ تمہارا یہ بیچا زاد بھائی تو ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ابن عمر نے دونوں ہاتھ جمع کر کے اپنی پیشانی پر رکھے اور پھر سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا "اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس کی اطاعت کرو اور اللہ کی

نافرمانی میں اس کی اطاعت نہ کر۔ میں نے عرض کیا کہ تم نے یہ اللہ کے رسول ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے کانوں نے اسے سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا۔

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ "جب میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو یہ کہنے سے ڈرنے لگی ہے کہ "تو ظالم ہے" تو ان کو الوداع کہہ دو" (یعنی اب ان کی اصلاح سے مایوس ہو کر ان سے دور ہو جاؤ)

ایک اور ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "میری امت میں پتھروں کی بارش، زمین میں دھنسائے جانے اور چبرے بکڑے جانے کے عذاب ہونگے۔"

سنن ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ عنقریب ایک اندھا گونا گونا بہرہ فتنہ اٹھے گا جو اس کے قریب جائے گا وہ اسے لپیٹ میں لے لے گا اور اس میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت (برا) ہوگا۔

روم سے پہلے قسطنطنیہ فتح ہونے کی پیش گوئی

مسند احمد میں ابوقیس سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر کی خدمت میں حاضر تھے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ کونسا شہر فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ یا روم؟ چنانچہ انہوں نے ایک صندوق نکلوایا اور اس میں سے ایک کتاب نکالی اور پھر فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ارد گرد بیٹھے لکھ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ پہلے کون سا شہر فتح ہوگا؟ قسطنطنیہ؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ برقل کا شہر پہلے فتح ہوگا۔ (یعنی قسطنطنیہ)

مختلف علاقوں کی تباہی کی پیش گوئی جو نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہے (یعنی

حدیث مستند نہیں ہے)

قرطبہ نے تذکرہ میں حضرت حذیفہ بن یمان سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ

"زمین کے اطراف میں بربادی کا آغاز ہوگا حتیٰ کہ مصر تباہ و برباد ہو جائے گا اور مصر بربادی سے مامون ہے حتیٰ کہ بصرہ غرق ہو کر تباہ ہو جائے گا اور مصر نیل کے سوکھنے سے تباہ ہوگا، مکہ مکرمہ اور مدینہ کی تباہی بھوک سے ہوگی اور یمن کی خرابی بڑی دلی سے اور "ابلہ" (بصرہ کا ایک علاقہ) کی تباہی حصار سے ہوگی۔

فارس کی تباہی گنجنوں سے ترک کی تباہی و یلم کے ہاتھوں اور ارمن کی تباہی خزر سے اور خزر کی تباہی ترک سے اور ترک کی تباہی آسمانی بجلی سے اور سندھ کی تباہی ہند سے اور ہند کی تباہی چین کے ہاتھوں اور چین کی تباہی رمل سے ہوگی۔ حبشہ کی تباہی زلزلے سے اور زوراء (مدینہ کا علاقہ) کی تباہی

۱ مسند احمد صفحہ ۱۹۰/۲، مستدرک حاکم صفحہ ۹۶/۴

۲ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۶۱۳، ترمذی حدیث نمبر ۲۱۵۲

۳ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۶۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۸۸۳

۴ مسند احمد صفحہ ۱۷۶/۲، مستدرک حاکم صفحہ ۲۲۲/۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۵۵۳

۱ مسند احمد صفحہ ۲۱۲/۲ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۶۵، ترمذی حدیث نمبر ۲۱۷۸

۲ مسند احمد صفحہ ۲/۲، صفحہ ۱۹۰/۲، عقلی نے الضعفاء میں ذکر کیا ہے صفحہ ۲۹۱/۴، سی طرح علامہ البانی نے سلسلہ الضعیفہ میں نقل کی ہے صفحہ ۷۷

اور عراق کی تباہی قتل و قتل سے ہوگی۔

قرطبی کہتے ہیں کہ امام جوزی نے اس کو نقل کر کے لکھا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ اندلس کی تباہی آنحضرت سے ہوگی

فصل

قیامت کی بہت سی نشانیاں ہونے کا بیان

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہاں گیا وہ اس وقت جھکائے وضو میں مصروف تھے انہوں نے سراٹھا کر مجھے دیکھا اور فرمایا اے امت! قیامت کی چھ نشانیاں تم میں ظاہر ہوں گی جن میں ایک تمہارے نبی کی موت ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ سن کر مجھے لگا جیسے میرا دل اچھل کر باہر آ جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک تو یہ نشانی بتائی اور فرمایا کہ اور تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا کہ اگر ایک شخص (دس ہزار بھی) دیئے جائیں تو وہ اسے کم سمجھے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دو ہونئیں۔ اور فتنہ اموات بکریوں کے گھنے والوں کے گرنے کی طرح واقع ہوگی۔ فرمایا یہ چار ہونئیں۔ اور تمہارے اور بنی اسرائیل (روم والے) کے درمیان ہوگا وہ تمہارے لیے نو مہینے عورت کی مدت حمل کے برابر فوج جمع کر رکھیں گے۔ اور پھر وہ تم سے زیادہ انصاف والے ہو جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ دو نشانیاں ملا کر پانچ ہونئیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تفسطیہ پہلے فتح ہوگا یا روم؟ آپ ﷺ نے فرمایا تفسطیہ پہلے

اس حدیث کی سند میں راویوں کی وجہ سے کچھ اختلاف ہے لیکن اس حدیث کا ایک شاہد دوسری حدیث ہے جو کہ صحیح ہے چنانچہ بخاری شریف میں شیخ حمید الساعدی کی سند سے حضرت عوف بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اس وقت آپؐ غزوہ تبوک کے دوران چنڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ”قیامت کی چھ نشانیاں تمھیں گنواتا ہوں (۱) میری وفات (۲) بیت المقدس کی فتح (۳) وہاں جو شخصیں بکریوں کے بالوں کے کٹنے وقت گرنے کی طرح پکڑے گی (۴) مال کا زیادہ ہو جانا حتیٰ کہ ایک شخص کو سودینار دیئے جائیں گے اور وہ ناراض ہوگا (۵) فتنہ جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہوگا (۶) جو تمھارے اور بنی اسرائیل کے مابین ہوگی اور وہ اسی جھنڈوں کے ماتحت تم پر حملہ آور ہونگے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہونگے۔“ پھر روایت ابو داؤد، ابن ماجہ اور طبرانی میں بھی ہے۔

قیامت کی نشانیاں

مسند احمد میں حضرت عوف بن مالک الشجعی سے مروی ہے کہ میں نے خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے پوچھا عوف ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا پورا یا کچھ؟ آپؐ نے فرمایا ہاں مکمل آ جاؤ۔ پھر فرمایا

اے عوف قیامت کی چھ نشانیاں سن لو۔ ان میں سے پہلی نشانی میری وفات ہے (ﷺ) یہ سن کر میں رونے

النهاية للبدایة تاریخ ابن کثیر حصہ ۱۵

آپ نے مجھے چپ کرایا اور فرمایا کہ بوا ایک "میں نے کہا ایک" (ہوگی) فرمایا دوسری نشانی بیت المقدس کی فتح ہے۔ کہو دو۔ (میں نے کہا دو) پھر فرمایا تیسری نشانی "وہا" ہے جو میری امت کو اس طرح پکڑے گی جیسے بکریوں کے بال بال کٹتے ہوئے گرتے ہیں۔ کہو تین (میں نے کہا تین)۔ چوتھی نشانی یہ کہ بہت بوا افتدہ ہوگا کہو چار (میں نے کہا چار)۔ پھر فرمایا پانچویں نشانی تمہارے پاس مال بہت زیادہ ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص کو سود نیار دیے جائیں گے کہو پانچ (میں نے کہا پانچ) پھر فرمایا چھٹی نشانی یہ ہے کہ تمہارے اور بنی اسعصر کے مابین سے مکر وہ اس پر ناراض ہوگا۔ کہو پانچ (۸۰) جہنموں کے ماتحت تم پر حملہ کریں گے اور ہر جہنم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ ایک بجے ہوگی وہ اسی (۸۰) جہنموں کے ماتحت تم پر حملہ کریں گے اور ہر جہنم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

اور مسلمانوں کی جماعت اس وقت غوطہ نامی جگہ پر بورس باغ میں آ رہی ہے۔ اس جنگ کے دن مسلمانوں
 ابو داؤد میں یہ روایت حضرت ابو درداء سے مروی ہے اور اسمیں یوں ہے کہ ”اس جنگ کے دن مسلمانوں
 کی جماعت ”غوطہ“ نامی جگہ میں ہوگی جو کہ شام کے اچھے شہر دمشق کے ایک طرف واقع ہے۔
 مسند احمد میں یہی روایت حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ اور اس میں نبی الصغر کے بجائے ”روم“ کا
 نام مہرات سے آیا ہے۔

چھ باتوں کے ظہور سے پہلے مومنین نیک اعمال کرنے میں جلدی کریں۔ ارشاد نبویؐ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ

چھ باتوں کے وقوع سے پہلے جلدی جلدی نیک اعمال کرلو (۱) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے (۲) دو جال کی آمد (۳) دھویں کے ظہور سے پہلے (۴) ایک خاص جانور کے نکلنے سے پہلے (۵) اپنی موت سے پہلے (۶) قیامت سے پہلے۔

قادر کہتے ہیں کہ حدیث میں "امر العامہ" (کالفظ ہے اس) سے مراد قیامت ہے۔

مسلم اور مسند احمد میں یہ روایت موجود ہے

منہ احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ چھ چیزوں سے پہلے جلدی جلدی نیک اعمال کرلو (اس سے پہلے کہ) معرب سے سورج طلوع ہو وبال آئے، دھواں (ظاہر ہو) جانور (نفل) تم میں سے کسی کو موت آئے اور قیامت آجائے (مسلم میں بھی اسمعیل بن جعفر سے یہ حدیث مروی ہے)

نشانی یہ ہے کہ ایک آگ مشرق سے نکلے گی جو لوگوں کو ان کے معشر (جمع ہونے کی جگہ) تک لے آئے گی۔

عدن کی سرزمین سے آگ کا نکلنا

مسند احمد میں یہی مذکورہ روایت نقل کرتے ہوئے (سفیان ثوری اور شعبہ کے طریق والی روایت میں) آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک آگ جو عدن کی سرزمین سے نکلے گی اور لوگوں کو لے جائے گی، ان کے ساتھ راہ گزارے گی جہاں وہ رات رہیں گے اور جہاں وہ قیلولہ کریں گے وہ قیلولہ کرے گی۔^۱
شعبہ کہتے ہیں مجھے ایک اور شخص نے یہ روایت غیر مرفوع بیان کی اور ان دونوں میں سے ایک نے نہایت عیسیٰ کو نشانی بتایا۔ دوسرے نے مسند میں ایک آندھی اٹھنے کا ذکر کیا۔ یہ روایت مسلم، اور سنن اربعہ میں مختلف طرق سے آئی ہے۔

رومیوں کے ساتھ جنگ اور اس کے آخر میں فتح قسطنطنیہ کی پیشنگوئی

اس واقعے کے بعد دجال نکل آئے گا اور حضرت عیسیٰ آسمان دنیا سے زمین پر اتر آئیں گے۔ ان کا نزول دمشق میں نماز فجر کے وقت مشرقی سفید مینارے پر ہوگا جیسا کہ آگے صحیح احادیث کی روشنی میں اس کا بیان آ رہا ہے۔ مسند احمد میں ذی تحریر سے ارشاد نبوی ﷺ سے مروی ہے کہ تم لوگ روم سے امن کی صلح کرو گے اور تم غالب ہو گے اور وہ اس کے بعد بھی دشمن ہو گئے تم صلح کر کے غنیمت لے کر ٹیلوں والی چراگاہ میں پڑاؤ کرو گے پھر روم کا ایک شخص کھڑا ہو کر صلیب کے غالب ہونے کا اعلان کرے گا۔ اور مسلمانوں میں ایک شخص جا کر اسے قتل کر دے گا اس کے بعد روم حملہ کرے گا اور جنگیں ہوں گی چنانچہ وہ لوگ اسی جہنم کے ماتحت فوج لائیں گے ہر جہنم کے نیچے دس ہزار دشمن ہو گئے۔^۲

مسند احمد کی ایک روایت کے الفاظ ”یجمعون الملحمة“ کے ہیں اور ابن ماجہ اور ابوداؤد میں بھی اوزاعی سے یہ الفاظ مروی ہیں۔ اسی طرح عوف بن مالک کی روایت میں نمایہ (جہنم) کے الفاظ اور شداد کی روایت ”بند“ کے الفاظ آئے ہیں جو کہ جہنم کو کہا جاتا ہے۔

مسند احمد میں اسیر بن جابر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کوفہ میں سخت لال آندھی چلی ایک شخص آندھی سے بے پرواہ حضرت عبداللہ بن مسعود کو پکارتا ہوا ان کے پاس پہنچا اور کہا کہ اے عبداللہ بن مسعود قیامت آگئی۔ وہ ٹپک لگائے ہوئے تھے، بیٹھ گئے اور فرمانے لگے کہ

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ میراث تقسیم نہ کی جاسکے اور غنیمت کی کوئی خوشی نہ ہو“ (پھر انہوں نے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ) دشمن اہل اسلام کے خلاف جمع ہو جائیں گے اور اہل اسلام بھی جمع ہو جائیں گے (میں نے کہا روم والے مسلمانوں کے خلاف) آئیں گے؟ فرمایا ہاں اس وقت شدید قسم کا فتنہ (اور) ارتداد ہوگا۔

۱۔ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۱۳، ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۱۱

۲۔ مسلم حدیث نمبر ۴۱۵، ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۱۸۳، ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۱۱

۳۔ مسند احمد صفحہ ۹۱/۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۹۲

حضرت عبداللہ بن مسعود نے مزید یہ فرمایا کہ ”چنانچہ مسلمان ایک خدائی لشکر کریں گے جو سوائے فتح کے واپس نہیں آئے گا چنانچہ وہ لڑے گا حتیٰ کہ رات ہو جائے گی اور یہ دونوں لشکر پھر بغیر فتح کے رہ جائیں گے اور یہ لشکر بکھر جائے گا“ مسلمان پھر ایک خدائی لشکر تیار کریں گے جو بغیر لڑے واپس نہ آئے مگر اسے بھی لڑتے لڑتے رات ہو جائے گی اور یہ دونوں (مسلمان اور کافر) فتح کا فیصلہ کئے بغیر رہ جائیں گے اور پھر یہ خدائی لشکر بکھر جائے گا اس کے بعد پھر مسلمان ایک خدائی لشکر بنائیں گے (اور اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا) جب چوتھا دن ہوگا باقی مسلمان ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے اور پھر اللہ ان پر ابتداء نازل فرمادیں گے اور ایسی جنگ ہوگی جو ہم نے پہلے نہیں دیکھی ہوگی (یا فرمایا کہ اس جیسی کبھی دیکھی نہیں گئی ہوگی) حتیٰ کہ جو پرندہ ان کے قریب سے گزرے گا وہ بھی مارا جائے گا اور یوارب جو سوتے ان میں سے صرف ایک شخص باقی بچے گا چنانچہ کس غنیمت پر خوش ہوا جائے یا کون سی میراث تقسیم کی جائے۔

اسی دوران وہ ایک بنگامے کی آواز سنیں گے جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی؟ ایک پکارنے والا ان کے پاس آئے گا کہ دجال ان کے پاس ظاہر ہو کر قبضہ کر چکا ہے چنانچہ وہ سب اپنے ہاتھوں میں موجود اشیاء کو چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس بہترین شہسوار بہادروں کو اس کی طرف روانہ کریں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں ان دس بہادروں کے نام برف کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ تک جانتا ہوں اور وہ اس وقت روئے زمین کے بہترین شہسوار ہوں گے۔^۱

جسیر بن نفیر تفسیر کی سند سے حضرت عوف بن مالک سے مروی ایک روایت قیامت کی نشانیوں کے بارے میں گزری چکی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

”پنجمی نشانی یہ ہے کہ تمھارے اور خواصفر کے درمیان جنگ ہوگی“ اور وہ تمھارے خلاف اسی جہنم کے ماتحت فوج لے کر آئیں گے اور ہر جہنم کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے مسلمانوں کی جماعت اس وقت شام کے شہر دمشق کے علاقے غوطہ (نامی) میں ہوگی۔^۲

جسیر بن نفیر کی سند سے ہی ایک روایت حضرت ابودرداء سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جنگ کے دن مسلمانوں کی جماعت غوطہ نامی جگہ میں“ جو شام کے بہترین شہر دمشق کی ایک جانب واقع ہے“ ہوگی۔ (اس کے علاوہ قسطنطنیہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے بھی گزری چکی ہے)

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ حضرت عیسیٰ دجال کو قتل نہ کر دیں صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب روم والے (شام کے علاقے) اعماق یا دابق میں آ کر نہ پڑاؤ کر لیں۔ چنانچہ روئے زمین کے اس وقت بہترین لوگوں کا ایک لشکر ان کے پاس جائے گا اور جب لڑائی کی صفیں بن جائیں گی تو اہل روم کہیں گے کہ ہمارے سامنے سے ہٹ جاؤ اور ہمیں ہمارے قومی (مگر مسلمان) بھائیوں سے لڑنے دو۔ وہ (مسلمان) کہیں گے کہ ہم اپنے بھائیوں سے تمھیں لڑنے نہیں دیں گے۔ پھر زبردست جنگ ہوگی

۱۔ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۲۱، مسند احمد حدیث نمبر ۱/۲۸۵، ح۔ حخرج گزری چکی ہے

جسمیں سے ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا اور ایک تہائی شہر جائیں گے جو کہ افضل الشہداء ہوں گے اور ایک تہائی کبھی شکست نہیں کھائیں گے اور وہ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے جس وقت وہ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے ان کے قریب شیطان پکارے گا کہ دجال نے ان کے گھر پر قبضہ کر لیا ہے چنانچہ وہ وہاں سے نکل پڑیں گے اور یہ غلط ہوگا۔ اور جب یہ شام پہنچیں گے تو وہ دجال نکل آئے چنانچہ یہ جنگ کے لئے تیاری کر کے نماز کی صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ نازل ہو جائیں گے اور ان کی امامت کرائیں گے۔ جب وہ اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو اس طرح پھلنا شروع ہو جائے گا جیسے میں نمک پگھلتا ہے اگر حضرت عیسیٰ اسے چھوڑ دیں تو وہ خود بخود ہلاک ہو جائے مگر وہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور اپنے نیزے پر لگا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔

پکے عزم اور سچے ایمان سے ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہنا۔ قلعوں کو گرا دے گا اور شہروں کو فتح کر لے گا

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے پوچھا کہ ”کیا تم نے اس شہر بارے میں سنا ہے؟ جس کے ایک طرف خشکی اور دوسری طرف سمندر ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اس شہر پر بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد حملہ نہ کریں۔ جب لوگ وہاں پہنچیں گے تو وہاں اتر کر کسی اسلحہ یا تیر سے لڑائی نہیں لڑیں گے بلکہ ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہیں گے تو اس شہر کی ایک جانب (کی دیوار یا فصیل) گر جائے گی (روای ثور یہ کہتے ہیں کہ غالباً انہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ جانب جو سمندر کی جانب ہے دوسری مرتبہ کہنے سے ایک اور جانب گر جائے گی اور تیسری مرتبہ میں شہر ان کے لئے کھل جائے گا اور یہ اس میں داخل ہو کر غنیمت حاصل کریں گے اور جس دوران وہ غنیمت تقسیم کریں گے ایک شخص چھینا ہو وہاں آ کر کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر لوٹ جائیں گے۔

رومی علاقوں کی فتح اور مسلمانوں کے قصبے کی پیشگوئی

ابن ماجہ میں کثیر بن عبد اللہ بن عمرو دین عوف سے (اپنے پردادا کے حوالے سے) ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں کا چھوٹے سے چھوٹا شیخ بھی والی نہ جائے (پھر آپؐ نے آواز دی اے علی! اے علی! حضرت علیؓ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ میرے باپ آپؐ پر قربان“ آپؐ نے فرمایا)

تم لوگ بنو اسفر سے جنگ کرو گے تمہارے بعد والے ان سے جنگ کریں گے حتیٰ کہ اسلام کے بہترین لوگ ان کے خلاف جنگ کے لئے نکلیں گے جو اہل حجاز ہوں گے اور وہ اللہ کے (دین کے) معاملے

میں کسی ملامت گری ملامت کی پرواہ نہ کریں گے پھر وہ تسبیح و تکبیر کے ذریعے قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ خوب غنیمت ملے گی، ایسی غنیمت پہلے نہ ملی ہوگی حتیٰ کہ وہ ڈھالوں تک کو تقسیم کریں گے۔ اتنے میں ایک شخص آ کر کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے ”سنو یہ خبر جھوٹ ہوگی اس پر عمل کرنے والا اور نہ کرنے والا دونوں نادم ہو گئے۔“

بعض بحری جزیروں، روم و فارس کے علاقوں اور دجال کے خلاف جنگ کی پیشگوئی

مسلم شریف میں حضرت نافع بن عتبہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ تم لوگ سمندری جزیروں پر جنگ کرو گے اور اللہ اسے فتح کرائے گا، پھر فارس پر اسے بھی اللہ فتح کرائے گا۔ پھر روم پر جنگ کرو گے اسے بھی اللہ فتح کرائے گا، پھر تم دجال سے لڑو گے چنانچہ اللہ اس کے خلاف بھی کامیابی دے گا۔

اہل روم کے بعض اچھے خصائل

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ مستور قرشی نے حضرت عمرو بن عاص کے پاس کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ

جس وقت قیامت قائم ہوگی اہل روم سب سے زیادہ ہونگے۔ اس پر حضرت عمرو نے فرمایا ”غور کرو تم کہہ کیا رہے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے جو رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے وہی کہہ رہا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمرو نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو ان میں چار خصائل ہوں گے (۱) وہ فتنہ کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ مضبوط ہونگے (۲) مصیبت کے بعد سب سے جلدی سمجھنے والے ہونگے (۳) فرار کے بعد سب سے پہلے لوٹ آنے والا ہونگے (۴) ان کی بھلائی مسکینوں، یتیموں اور ضعیفوں کے لیے ہوگی۔ اور پانچویں اچھی صفت یہ کہ وہ بادشاہ ہوں گے ظلم کو سب لوگوں سے زیادہ روکنے والے ہونگے۔

قیامت کے وقت اہل روم کثرت میں ہونگے

صحیح مسلم میں حضرت مستور قرشی سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ قیامت قائم ہوگی تو اہل روم کثرت میں ہونگے۔ راوی کہتا ہے کہ یہ حدیث جب حضرت عمرو بن عاص کو پہنچی تو انہوں نے مستور سے کہا کہ یہ کیا احادیث تمہارے حوالے سے ذکر کی جا رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہ بات کہی جو رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو (ان کے بارے میں یہ بات بھی ہے کہ) وہ فتنہ کے وقت سب سے زیادہ مضبوط، مصیبت کے وقت سب سے زیادہ

برداشت کرنے والے اور اپنی قوم کے ضعفاء اور مساکین کے لیے سب سے زیادہ بھلائی کرنے والے ہونگے۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آخری زمانے میں اہل روم مسلمان ہو جائیں گے اور قسطنطنیہ کی فتح انہی کے ہاتھوں سے ہوگی۔ جیسا کہ پہلے ایک حدیث میں گذرا کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد قسطنطنیہ پر حملہ کریں گے (اور یہ لوگ عیسٰی بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہونگے) انہی میں سے بنی اسرائیل کے چچا کی اولاد ہوگی (اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں) اہل روم آخری زمانے میں بنی اسرائیل سے بہتر ہونگے کیونکہ اصہبان کے ستر ہزار یہودی دجال کے قبیح بن جائیں گے اور اہل روم کی اس حدیث میں تعریف کی گئی ہے شاید یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر مسلمان ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم

ابن ماجہ میں کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف (ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے) روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

تم لوگ بنو اسفہر سے جنگ کرو گے اور ان سے تمہارے بعد حجاز کے مسلمان جنگ لڑیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو تسبیح اور تکبیر سے فتح فرمادیں گے، ان کا قلعہ گر جائے گا اور ان کو وہ کچھ ملے گا جو پہلے کبھی نہیں ملا تھا حتیٰ کہ وہ ڈھالوں تک کو تقسیم کر لیں گے۔ اتنے میں ایک شخص چپے گا کہ ”اے اہل اسلام صبح دجال تمہارے علاقوں اور تمہارے بچوں کے پاس پہنچ چکا ہے“۔ چنانچہ لوگ وہ ان اموال سے لاپرواہ ہو جائیں گے کچھ لوگ مال لے لیں گے کچھ چھوڑ دیں گے، لینے والے بھی نادم اور چھوڑنے والے بھی نادم ہونگے۔

یہ لوگ کہیں گے کہ آواز لگانے والا کون تھا؟ مگر پتہ نہ لگے گا کہ وہ کون ہے؟ چنانچہ کہیں گے کہ ایک دستہ جاسوسوں کا ایلیاء بھیجو اگر وہ دجال آ گیا ہے تو وہ اس کی اطلاع دے دیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ آکر دیکھیں گے کہ کچھ نہیں ہوا لوگ آرام سے رہ رہے ہیں۔ وہ کہیں گے کہ چیخنے والے نے خطرناک خبر دی تھی اس لیے سب عزم کر کے ایلیاء (بیت المقدس) چلو اگر دجال ہوا تو ہم اس سے لڑیں گے حتیٰ کہ اللہ ہمارا اور ان کا فیصلہ کر دے ورنہ وہ سب ہمارے علاقے اور ہمارے گھر ہیں اگر تم پہنچو گے تو اپنے گھر پہنچو گے) ۲

بیت المقدس کی مضبوط تعمیر مدینہ کی خرابی کا سبب ہوگی

مسند احمد میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ بیت المقدس کی تعمیر شرب کی خرابی (کا سبب) ہے اور جنگجوؤں کا خروج قسطنطنیہ کی فتح ہے اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنے کا سبب ہے (یہ) فرما کر آپ ﷺ نے اس شخص کی ران یا اس شخص کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا) یہ سب ایسا سچ ہے کہ تو یہ حال ہے یا جیسا کہ تو بیٹھا ہے ۳

اس حدیث سے مراد یہ نہیں ہے کہ مدینہ منورہ بالکل خراب ہو جائے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ بیت

المقدس کی تعمیر مدینہ منورہ کی خرابی کا سبب ہوگی اور جیسا کہ آگے صحیح احادیث کے حوالے سے آنے والا ہے کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا کیونکہ مدینے کے دروازوں پر تلواریں لے فرشتے موجود ہوں گے۔

مدینہ منورہ کی طاعون اور دجال سے حفاظت کی پیشن گوئی

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”مدینہ (منورہ) میں طاعون اور دجال داخل نہ ہو سکیں گے“ جامع ترمذی میں اس کے بعد یہ ہے کہ ”حضرت عیسیٰ ابن مریم کے بعد حجرہ نبوی میں فتن کے جائیں گے۔“

مدینہ منورہ کی حدود بڑھنے کی پیشن گوئی

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ ”مدینہ منورہ کی رہائش گاہیں اباب یہاب تک پہنچ جائیں گی ۱“ اس حدیث کے روای زہیر کہتے ہیں کہ اپنے شیخ سہیل سے پوچھا کتنی امارات ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ اتنی ہیں۔ یہ حدود کی توسیع یا تو بیت المقدس کی تعمیر سے پہلے ہوگی اور پھر ایک زمانہ گزرنے کے بعد یہ بالکل تباہ ہو جائیں گی جیسا کہ ہم احادیث ذکر کریں گے۔

اہل مدینہ کے مدینے سے نکل جانے کی پیشن گوئی

قرطبی نے ولید بن مسلم کے طریق سے جابر سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو سنا وہ منبر پر ارشاد رسول ﷺ سنا ہے تھے کہ

اہل مدینہ، مدینے سے نکل جائیں گے اور پھر دوبارہ آکر اس کی تعمیر کریں گے حتیٰ کہ مدینہ بھر جائے گا اس کے بعد پھر نکل جائیں گے اور دوبارہ کبھی لوٹ کے نہ آئیں گے ۲

ایک اور روایت میں حضرت ابوسعیدؓ سے یہ الفاظ زائد مروی ہیں کہ ”مدینہ اس وقت تک اچھا ہے جب تک مرید (چکور) ہے۔ سوال کیا گیا کہ اس (کے پھل وغیرہ) کو کون کھائے گا فرمایا کہ پرندے اور درندے۔“

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ ”لوگ مدینہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جائیں گے اور مدینہ میں صرف پرندوں اور جانوروں کی آمد و رفت رہ جائے گی۔ پھر مدینہ قبیلے کے دو آدمی اپنی بکریوں کو روتے ہوئے مدینہ کی طرف جائیں گے تو اس کو برباد اور تباہ دیکھیں گے۔ چنانچہ یہ چلتے چلتے ”عمیہ النوادر“ وداع کی گھائیوں تک پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے“ ۳

حضرت حذیفہ کی روایت میں ہے میں نے رسول اکرم ﷺ سے بہت ساری باتیں پوچھیں مگر طرف

۱ بخاری حدیث نمبر ۷۱۳۳، مسلم شریف حدیث نمبر ۲۲۲۷

۲ مسلم حدیث نمبر ۷۱۹، کنز العمال حدیث نمبر ۲۲۸۷ ۳ مسند احمد صفحہ ۲/۲۲۲

۴ صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۷۷، باب فضائل مدینہ، مسند احمد صفحہ ۲/۲۲۲

۱ صحیح مسلم کتاب النسخ حدیث نمبر ۷۲۰۹

۲ ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۰۹۳، طبرانی کبیر صفحہ ۱۷/۲۲

۳ ابوداؤد باب فی امارات الملاحم حدیث نمبر ۷۲۹۳، مسند احمد صفحہ ۵/۲۳۲، مستدرک حاکم صفحہ ۲/۲۲۰

یہ نہ پوچھا کہ اہل مدینہ کو مدینے سے کون سی چیز نکالے گی؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ”لوگ اس حالت میں مدینے سے نکلیں گے کہ اس کے آدھے پھل پک چکے ہوں گے۔ پوچھا کہ اسے ابو ہریرہؓ لوگوں کو کون وہاں سے نکال دے گا؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا ایک برا آدمی۔“

ابوداؤد میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ ”بڑی جنگ، فتح قسطنطنیہ اور دجال کا نکلنا یہ سب سات مہینے میں ہو جائے گا۔“ ترمذی میں یہ روایت اس طریق سے آئی ہے اس کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن بسر، حضرت معصب بن حبابہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی منقول ہے۔

مسند احمد اور ابوداؤد میں (واللفظ لہ) حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ بڑی جنگ اور شہر (قسطنطنیہ) کی فتح کے درمیان چھ سال کا عرصہ ہے اور ساتویں سال میں دجال نکل آئے گا۔ یہی روایت ابن ماجہ میں بھی ہے۔ اس روایت کی تطبیق پہلی روایت کے ساتھ مشکل ہے سوائے یہ کہ ہم کہیں کہ بڑی جنگ کی ابتداء اور انتہا چھ سال پر محیط ہوگی اور پھر شہر کی فتح قریب ہی کے زمانے میں ہوگی جو خروج دجال کے ساتھ سات مہینے ہوں گے۔ واللہ اعلم

ترمذی میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ ”قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے ساتھ ساتھ ہی ہوگی“ صحیح محمود بن غیلان راوی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ قسطنطنیہ خروج دجال کے وقت فتح ہوگا۔ حالانکہ یہ نبی کریم ﷺ کے بعد صحابہ کے زمانے میں فتح ہو گیا تھا۔

اس بات میں بحث ہے کیونکہ حضرت معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو ایک لشکر دے کر بھیجا تھا جس میں حضرت ابوالیوب انصاریؓ بھی شامل تھے، مگر یزید کامیاب نہ ہوا۔ پھر مسلمہ بن عبدالملک نے اپنے خاندان کے دور حکومت میں اس کا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہ ہوا اور ایک مسجد بنانے کی شرط پر ان سے صلح کر لی تھی۔ (جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں)

قیامت سے پہلے کئی کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت کے قریب بہت سے کذاب آئیں گے“ (اس کے بعد حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ ان سے بچو)

مسند احمد میں حضرت جابرؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ قیامت سے پہلے بہت سے کذاب آئیں گے جن میں یمامہ کا ایک شخص، صنعاء سے عیسیٰ جبرک، ایک شخص، اور دجال بھی ہوگا جو ان سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔ (حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میرے بعض ساتھی

- ۱۔ فتح الباری، فضائل مدینہ صفحہ ۹۱/۲ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۵، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۸
- ۲۔ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۶، مسند احمد صفحہ ۱۸۹/۲ بخاری: ۳۲۵، مسلم حدیث نمبر ۷۲۶۹
- ۳۔ مسند احمد صفحہ ۳۳۵/۲، طبرانی صفحہ ۲۲۲/۲

بتاتے تھے کہ یہ تقریباً تیس آدمی ہوں گے۔“

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم میں سے قریب چھوٹے دجال نہ آجائیں، ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے یہی ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے (اور اس میں طرف عربی لفظ بحث کے باب کا فرق ہے اور ایک روایت کے الفاظ مذکورہ بالا روایت کی طرح ہیں)

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم میں دجال ظاہر نہ ہوں، ہر ایک ان میں سے یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے، مال بہت زیادہ ہو جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج زیادہ ہو جائے گا۔ (کسی نے پوچھا) ہرج کیا ہے؟ فرمایا قتل۔ قتل۔ قتل (تین مرتبہ فرمایا)۔“

ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے، فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم میں جھوٹے فریبی شخص نہ نکل آئیں، ہر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولے گا۔“

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ ”قیامت کے قریب تقریباً تیس جھوٹے آئیں گے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں“۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”عنقریب میری امت میں کچھ فریبی جھوٹے لوگ تمہارے پاس کتنی نئی باتیں لے کر آئیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ داداؤں نے، پس ان سے بچو تا کہ وہ تمہیں دھوکا نہ دے سکیں۔“

صحیح مسلم میں حضرت ثوبانؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ اور بیشک میری امت میں تیس جھوٹے آئیں گے ہر ایک خود کو نبی خیال کرتا ہوگا حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

مسند احمد میں ابوالولید سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے کسی نے حنہ کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان کے نزدیک صحیح کرنا جائز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ”اللہ کی قسم! ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں تھے اور نہ ہی بدکار تھے“ پھر فرمایا کہ ”واللہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ”قیامت سے پہلے سچ دجال ضرور آئے گا اور تم میں یا اس سے زیادہ جھوٹے آئیں گے۔“

امت مسلمہ میں جہنم کی طرف بلانے والے بھی آئیں گے

طبرانی، مسند احمد اور مسند ابوالعلیٰ میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ میری امت میں ستر اور کچھ (تہتر سے اسی کے درمیان) داعی آئیں گے اور ہر داعی جہنم کی طرف

- ۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۳۰۷/۲
- ۲۔ مسند احمد صفحہ ۲۲۹/۲، الدالمثور صفحہ ۵/۶ بخاری: ۱۳، مسند احمد صفحہ ۳۲۹/۲
- ۳۔ مسلم صفحہ ۲۸۸/۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۲

بلائے گا اگر میں چاہوں تو تمہیں ان کے نام اور قبیلے بھی بتا سکتا ہوں“۔

ابن ماجہ میں جو جلالہ نے حضرت علیؓ کا ارشاد نقل کیا ہے وہ عبد اللہ بن سبا (ملعون) سے فرما رہے تھے، ”تجھے ہلاکت ہو، میں نے کوئی بات جو مجھے معلوم تھی لوگوں سے نہیں چھپائی اور میں نے رسول اکرم ﷺ سے یہ سنا ہے کہ قیامت سے پہلے جھوٹے آئیں گے۔“ (میں کہتا ہوں کہ) اور تو ان میں سے ایک ہے۔“

مسند ابو جہل میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ دجال سے پہلے ستر سے زائد دجال (فریبی لوگ) آئیں گے اس سے کچھ غرابت اور صحاح میں آنے والی احادیث ثابت ہیں۔ واللہ اعلم

مسند احمد میں حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میلہ کے بارے میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اما بعد اس کے بارے میں (میں کہتا ہوں) جس کے بارے میں تم بہت باتیں کرتے ہو کہ یہ شخص بن تین جھوٹوں میں سے ایک ہے جو قیامت سے پہلے نکلیں گے۔ اور یہ کہ کوئی شہر (علاقہ) ایسا نہ بچے گا جہاں مسیح کا رعب نہ پہنچے۔“

مسند احمد میں بھی روایت حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے اور اس میں پہنچنے کے بجائے داخل ہونے کے الفاظ آئے ہیں

مسند احمد ہی میں حضرت انسؓ بن مالکؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ دجال سے پہلے چند سال دھوکے ہوں گے جس میں سچا جھوٹ بولے گا اور جھوٹا سچ بولے گا امانت دار خیانت کرے گا اور خائن امانت داری کرے گا اور ان میں روسیہ بھڑے بات کریں گے پوچھا گیا روسیہ بھڑے کون ہیں؟ فرمایا فساق لوگ۔ وہ عوام کے امور میں بات کریں گے۔

ابن صیاد کے بارے میں احادیث کا تذکرہ

صحیح مسلم ابن شہاب زہری سے مروی ہے کہ مسلم بن عبد اللہ نے انھیں خبر دی کہ عبد اللہ بن عمرؓ بنی کریم کے ساتھ ایک جماعت میں (گروپ) چلے ابن صیاد سے پہلے۔ حتیٰ کہ ابن صیاد کو بنو مغالہ کے قلعے میں بچوں کے ساتھ کھیلنا پایا اس وقت ابن صیاد عمر شعور کے قریب تھا اسے نبی کریمؐ کی آمد کا احساس نہ ہوا نبی کریم ﷺ نے قریب جا کر اس کی کمر پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اس نیکبام میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان پڑھ لوگوں کے نبی ہو پھر کہنے لگا (رسول اکرمؐ سے) کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ آپؐ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے برسولوں پر ایمان لایا پھر تم کیا سمجھتے ہو؟ اس نے کہا میرے پاس سچے جھوٹے سب آتے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا تجھ پر معاملہ غلط ملط ہو گیا ہے پھر فرمایا میں تجھے ایک خفیہ بات پوچھتا ہوں اس نے کہا کہ وہ، رخ، ہے (رخ کے معنی ایک نرم بوٹیکے ہیں ایک اور روایت میں رخ دال سے آیا ہے اس سے مراد دھان یعنی دھواں جو قرآن کریم میں قیامت کے آثار میں سے شمار کیا گیا ہے لیکن صحیح بات یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا

جملہ کہا جس کا نجومیوں کی عادت اور طریقے میں کوئی معنی موجود نہیں) چنانچہ آپؐ نے اس سے فرمایا، مسخ ہو جا تو اپنی قدر سے آگے نہ بڑھ سکے گا حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ رسول اللہ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں؟ تو آپؐ نے فرمایا ”اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر مسلط نہیں ہو سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل میں خیر نہیں

مالم بن عبد اللہ بن عمر اپنے والد کا ارشاد نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابی بن کعبؓ بھجور کے درختوں کے اس جھنڈ میں تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد تھا آپؐ اس سے چھپ چھپا کر وہاں گئے تاکہ صیاد کے دیکھنے سے پہلے اس کی کوئی بات سن لیں آپؐ نے اس کو ایک چٹائی پر لیٹنے دیکھ لیا۔ آپؐ کو اس طرح چھپ کر آتے ہوئے ابن صیاد کی ماں نے دیکھ لیا اور ابن صیاد کو آواز دی اے صاف (ابن صیاد کا اصل نام) یہ محمدؐ تیرے (بیچھے) آ رہے ہیں چنانچہ ابن صیاد غصہ میں اٹھ کھڑا ہوا تو آپؐ نے تاسف سے فرمایا کہ اگر یہ عورت رہنے دیتی تو بات واضح ہو جاتی۔

پھر عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے حمد و ثناء کے بعد لوگوں سے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

”میں تمہیں اس کے بارے میں خبردار کر رہا ہوں، جو بھی نبی آیا اس نے اپنی قوم کو اس (دجال) کے بارے میں خبردار کیا (ڈرایا ہے) حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا تھا لیکن میں اس کے بارے میں ایسی بات کہہ رہا ہوں جو پہلے کسی نبی نے نہیں کہی تھی۔ جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔ ایک اور روایت میں عمر بن ثابت انصاری سے بعض صحابہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو دجال سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جو شخص دجال کے اعمال کو ناپسند کرے گا وہ اس کو پڑھ سکے گا۔ یا فرمایا کہ اسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ آپؐ نے مزید فرمایا کہ جان رکھو! کوئی شخص مرنے تک اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا۔“

دجال کے بعض اوصاف کا ذکر بزبان رسول ﷺ

بخاری و مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ تو ایسا نہیں ہے مگر دجال کانا ہے اس کی دائیں آنکھ انگور کے پھولے دانے کی طرح پھوٹی ہوئی ہے۔“

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”ہر نبی نے اپنی قوم کو جھوٹے دجال (کی آمد) سے ڈرایا ہے۔ مگر یہ کہ وہ دجال کانا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔“ بخاری میں بھی ایسی ہی ایک حدیث ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”دجال پھوٹی ہوئی آنکھ والا ہے۔ اس کی دونوں

۱ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۳۷، مسلم حدیث نمبر ۷۲۸۳

۲ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۳۹، مسلم حدیث نمبر ۳۳۸۸، مسند احمد صفحہ ۲/۳۷

۳ بخاری حدیث نمبر ۷۱۳۱، مسلم حدیث نمبر ۷۲۹۰

۱ الذر المکثور صفحہ ۵۲، مجمع الزوائد صفحہ ۲۹۵/۷

۲ بخاری حدیث نمبر ۸۷۷۷، مسند احمد ۱۱۸/۳

آنکھوں کے درمیان کا فر لکھا ہوا ہے اور کارفرنے آنکھ کو دھنسا یا ہوا ہے۔ جسے ہر مسلمان پڑھ سکتا ہے۔
صحیح مسلم ہی میں حضرت حذیفہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے۔

”بے شک میں وہ چیزیں جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگی۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہوگی ایک میں سفیر پانی نظر آئے گا اور دوسری میں بھڑکتی آگ ہوگی، اگر تم میں سے کوئی اس کو پالے تو وہ اس نہر میں آئے جو آگ فو آ رہی ہو، اور آسمیں غوطہ لگا کر سر نکالے پھر پانی پئے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بھٹک دجال پھوٹی آنکھ والا ہوگا جس پر ہوا چھلکا ہوگا۔ اور آنکھوں کے درمیان کا فر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا اور ان پڑھ مسلمان پڑھ سکے گا۔“

دجال کی آگ جنت اور اسکی جنت آگ (جہنم) ہوگی

بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ
”کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی کہ وہ کاٹا ہوگا اور جہنم اور جنت جیسی دو چیزیں لائے گا، جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی اور جسے جہنم کہے گا وہ جنت ہوگی۔“ میں نے تمہیں اس چیز سے خبردار کر دیا ہے جس سے قوم نوح کو خبردار کیا گیا تھا۔“

دجال کی قوت اور فتنے سے مرعوب ہو کر اس کا ساتھ نہ دینا (ارشاد نبویؐ)

صحیح مسلم میں مسلم بن منکدر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابرؓ کو قسم کھا کر یہ فرماتے سنا کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کس بنیاد پر قسم کھا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو قسم کھا کر نبی کریمؐ کے سامنے یہی کہتے سنا مگر نبی کریمؐ نے اس پر کبیر نہیں فرمائی۔
حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کو ایک مرتبہ مدینے کی کسی گلی میں ابن صیاد مل گیا تو ابن عمرؓ نے اس کو کوئی ایسی بات کہی جس پر اسے غصہ آ گیا اور اس نے یوں سانس کھینچی کہ وہ بھول گیا (ایک روایت میں ہے کہ اس نے گدھے سے بھی زیادہ خرخر اہٹ نکالی اور حضرت ابن عمرؓ نے اسے اپنے ڈندے سے اتنا مارا کہ ان کا ڈنڈا ٹوٹ گیا۔ اسکے بعد وہ اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس آئے اور گویا ہوئے کہ میں نے جو کچھ ابن صیاد کے ساتھ کیا اس سے مقصد یہ تھا کہ مجھے یہ پتہ تھا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا تھا کہ ”دجال کسی بات پر غصہ کی وجہ سے نکلے گا۔“

ابن صیاد اصل دجال ہے یا نہیں

بعض علماء کا قول ہے کہ ابن صیاد کے بارے میں بعض صحابہ کا خیال تھا کہ وہ اصل دجال ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں وہ تو ایک چھوٹا سا آدمی تھا۔ اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعیدؓ سے اس کی

۱۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ۷۲۹۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۷

۲۔ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۵۰، مسلم حدیث نمبر ۷۲۹۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۵

۳۔ بخاری حدیث نمبر ۳۳۳۸، مسلم حدیث نمبر ۷۲۹۷

۴۔ مسلم حدیث نمبر ۷۲۸۶، مسند احمد صفحہ ۶/۲۸۳

مدینے اور مکہ کے درمیان ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس سے یہ گفتگو چھیڑی جو لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ دجال ہے تو اس نے حضرت ابوسعیدؓ سے کہا کہ کیا رسول اکرمؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا۔ حالانکہ میں تو مدینے میں پیدا ہوا ہوں۔ اور یہ کہ ”دجال کی اولاد نہ ہوگی“ حالانکہ میری اولاد ہے۔ اور یہ کہ ”وہ کافر ہوگا“ حالانکہ میں مسلمان ہوں۔“

ابن صیاد نے مزید کہا ”اور اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ میں دجال اور اس کے ٹھکانے کے بارے میں لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں اور یہ کہ اگر مجھے پیشکش کی جائے کہ میں دجال کی جگہ لیلوں (دجال بن جاؤں) تو میں یہ پسند نہیں کروں گا۔“

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریمؐ کی مجلس میں ابن صیاد کا ذکر چھڑ گیا تو حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ وہ جس چیز کے پاس سے گزرتا ہے وہ اس سے بات کرتی ہے۔“
مقصود اس کلام کا یہ ہے کہ ابن صیاد قطعاً وہ ”دجال“ نہیں ہے جو آخری زمانے میں نکلے گا۔ اور یہ ہم فسطحہ بن قیس کی حدیث کی وجہ سے کہہ رہے ہیں جو اس بارے میں فیصلہ کن حدیث ہے۔ واللہ اعلم

فاطمہ بنت قیس کی حدیث

صحیح مسلم میں عامر بن شراحیل شعمی سے مروی ہے کہ میں نے حمدان کو حضرت فاطمہ بنت قیس سے یہ پوچھتے سنا کہ ”مجھے کوئی وصیت سنائیے جو آپ نے رسول اکرمؐ سے سنی ہو“ تو انہوں نے کہنا شروع کیا کہ میں نے مغیرہ سے نکاح کیا تھا جو قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے ایک تھے پھر وہ رسول اکرمؐ کی محبت میں پہلے جہاد میں جاں بحق ہوئے ان کے انتقال کے بعد مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے ”جو کہ نبی کریمؐ کے ایک ساتھی تھے“ پیغام نکاح دیا اور رسول اکرمؐ نے مجھے اسامہ بن زید کے لیے پیغام بھجوا دیا اور مجھے آپؐ کا یہ ارشاد مل چکا تھا کہ ”جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اسامہ سے محبت کرے“ جب رسول اکرمؐ نے مجھ سے بات کی تو میں نے عرض کیا کہ میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپؐ جس سے چاہیں میرا نکاح فرمادیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ”ام شریک کے پاس منتقل ہو جاؤ“ ام شریک انصار کی ایک مالدار اور اللہ کے راستے میں خوب مال خرچ کرنے والی خاتون تھیں۔ ان کے ہاں بے شمار مہمان آیا کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ میں منتقل ہو جاؤں گی تو فرمایا کہ ”نہیں ان کے ہاں مت جاؤ ان کے ہاں مہمان بہت آتے ہیں مجھے یہ ناپسند ہے کہ کہیں تمہاری چادر ڈھلک جائے یا پنڈلی سے کپڑا اہٹ جائے اور لوگوں کی نظر پڑے جو تمہیں پسند نہ ہو لیکن اپنے بچا زاد عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔ یہ قریشی قبیلہ بنو فہر کے ایک شخص تھے چنانچہ میں نے وہاں عدت پوری کی اور عدت کے بعد نبی کریمؐ کے ہمراہ نماز میں شریک ہوئی۔

جب نبی کریمؐ نے نماز پوری فرمائی تو منبر پر بیٹھ گئے اور نرس رہے تھے۔ فرمایا کہ ہر شخص اپنی نماز کی جگہ قرار ہے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ ”میں نے تمہیں کسی ترغیب یا ترہیب کی بات کہنے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ یہ تمہیں داری جو کہ

پہلے عیسائی تھے اب مسلمان ہو کر بیعت کر چکے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک بات بتائی ہے جو اس بات کے موافق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں بتایا کرتا ہوں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ غم اور جذام قبائل کے دوسرے آدمیوں کے ہمراہ کشتی میں سوار ہوئے تھے مگر طوفانی لہریں ایک مہینے تک انہیں سمندر میں گھمائی رہیں اور پھر ایک جزیرے پر دھکیل دیا اس سمت میں جہاں سورج غروب ہوتا ہے۔

پھر یہ جزیرے میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بالوں سے بھری ایک مخلوق دیکھی، بالوں کی کثرت سے اس کے جسم کے اگلے اور پچھلے حصے کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا انہوں نے اس سے کہا تیرا ستیاناس تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جبار ہوں۔ تو اس نے کہا لوگو اس طرف جاؤ وہاں تمہارے شوق کے مطابق کوئی ملے گا۔ تمیم داری نے کہا کہ جب اس نے ہمیں کسی شخص کے بارے میں بتایا تو ہم اس (جبار) سے ڈر گئے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ چنانچہ ہم تیزی سے وہاں پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑا انسان دیکھا اتنا لمبا چوڑا انسان ہم نے پہلے نہیں دیکھا تھا، اس کے ہاتھ گردن پر بندھے تھے اور وہ سر سے پیر تک زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے کہا کہ جب تم یہاں مجھ تک پہنچ ہی گئے ہو تو بتاؤ کہ تم کون ہو؟ (انہوں نے پورا احوال سمندر اور جبار سے ملنے کا بتا دیا) اس نے پوچھا کہ مجھے عیسائوں کے مجبور کے درختوں کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے کہا کیا بتائیں؟ اس نے کہا بتاؤ کہ وہ پھل دے رہے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں دے رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ عنقریب وہ پھل نہ دیں گے پھر اس نے پوچھا کہ مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے پوچھا کہ کون سی حالت بتائیں؟ کہا کہ بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں پانی ہے؟ اس نے کہا عنقریب وہ خشک ہو جائے گا پھر اس نے کہا کہ مجھے زنجیر (شام کا ایک علاقہ) کے چشموں کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے کہا کیا بتائیں؟ اس نے کہا کہ کیا ان میں پانی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ان میں پانی ہے۔ اس نے پوچھا کیا لوگ اس پانی سے زمینیں سیراب کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ لوگ وہ پانی بہت زیادہ ہے لوگ زمینیں سیراب کر رہے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ مجھے استمن کے نبی کے بارے میں بتاؤ اس کا کیا کہنا ہے؟ انہوں نے کہا وہ مکہ سے نکل کر مدینے (یثرب) پہنچ گیا ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اس سے جنگ کی؟ ہم نے کہا ہاں کی۔ اس نے پوچھا کیا نتیجہ نکلا؟ ہم نے کہا کہ وہ اپنے ارد گرد کے عربوں پر غالب آ گیا ہے اور وہ اس کے مطیع بن گئے ہیں۔ اس نے کہا یہ تو ہونا ہی تھا اور ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں مسیح (دجال) ہوں اور عنقریب ہو سکتا ہے کہ مجھے نکلنے کا حکم کر دیا جائے اور میں نکل کر چلوں تو میں چالیس میں سے کوئی قصبہ نہ چھوڑ دوں گا جس سے گذر نہ ہو سوائے مکہ اور طیبہ (مدینہ) کے۔ وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں اور جب بھی میں ان کے قریب جاؤں گا وہاں فرشتے میرے سامنے آئے گا جس کے ہاتھ میں چمکتی تلوار ہوگی اور ان کے ہر راستے پر فرشتے ان کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ یہ فرما کر آپ نے نیزے کی نوک سے منبر کو چھوڑا اور فرمایا کہ یہ طیبہ (مدینہ) ہے۔

سنو کیا میں نے تمہیں یہ بتایا تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ مجھے تمیم کے اس واقع سے بڑی حیرت ہوئی کہ اس کے موافق ہے جو میں نے تمہیں دجال، مکہ اور مدینے کے بارے میں بتایا تھا۔ مگر یہ کہ وہ مشرق کی طرف بحر شام یا فرمایا بحر بین میں ہے۔ یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا "فاطمہ کہتی ہیں کہ یہ ساری

حدیث کا ایک اور طریق

مسلم میں ساری سند سے شعبی سے مروی ہے کہ انہیں صرف یہ فرق ہے کہ فاطمہ کہتی ہیں کہ تمیم داری عزیزو اقارب سمیت انہیں سوار ہوئے اور اس جزیرے کے قریب وہ کشتی سے جھٹکے کی وجہ سے گر گئے اور پانی کی تلاش میں اس کے اندر گئے جہاں اسی بال والی مخلوق سے ملاقات ہوئی الی آخرہ۔ اور پھر رسول اکرم ﷺ نے انہیں لوگوں کے سامنے کیا کہ وہ یہ واقعہ سنائیں اور پھر فرمایا کہ یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے۔

ابوبکر اسحاق کی سند سے مروی روایت میں الفاظ ہیں کہ "اے لوگو! مجھے تمیم داری نے بتایا کہ اس کی قوم کے کچھ لوگ سمندری سفر پر گئے۔ الی آخرہ ۲

مسند احمد میں محمد بن سعید کی سند سے فاطمہ سے مروی ہے کہ

مجھے عہد رسالت میں میرے شوہر نے طلاق دے دی تھی، اسی دوران اسے رسول اکرم ﷺ نے ایک سریہ (فوجی مہم) میں بھیج دیا۔ ادھر میرے دیور نے مجھے کہا کہ گھر سے نکل جا! میں نے اسے کہا کہ جب تک عدت نہیں گزر جاتی یہاں مجھے رہنے اور کھانے کا حق ہے۔ مگر اس نے کہا نہیں ہے۔ چنانچہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی (اور پوری صورت حال بتائی) چنانچہ آپ نے میرے دیور کو بلا لیا۔ اور پوچھا کہ بیٹی اور تمہارا کیا جھگڑا ہے اس نے کہا "یا رسول اللہ میرے بھائی نے اسے تین طلاقیں ایک ساتھ دے دی ہیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا دیکھو بیت قیس نفقہ اور پائش طلاق کے بعد اس عورت کا حق بنتی ہے جسے طلاق رجعی ملی ہے۔ لہذا جب اسے تم سے رجعت کا حق نہیں ہے۔ لہذا تم وہاں سے نکل کر فلاں خاتون کے پاس چلی جاؤ! پھر فرمایا کہ اس کے ہاں مہمان آتے رہتے ہیں۔ اس لیے تم ابن ام مکتوم کے ہاں چلی جاؤ۔ وہ تاہنا ہے تمہیں دیکھ نہیں سکے گا جب تک میں تمہارا نکاح نہ کر اؤں تم کسی سے نکاح نہ کرنا۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ:

پھر مجھے قریش کے ایک سرکردہ شخص نے پیغام نکاح دیا تو میں نے خدمت نبوی میں جا کر عرض کر دیا تو آپ نے فرمایا کیا تم اس شخص سے نکاح کر لو گی جو مجھے اس شخص سے زیادہ پسند ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ آپ جس سے چاہیں میرا نکاح فرمادیں۔ چنانچہ آپ نے میرا نکاح حضرت اسامہ بن زید سے فرمادیا۔

راوی عامر کہتے ہیں کہ جب میں حضرت فاطمہ بنت قیس کے ہاں سے اٹھ کر جانے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا اور فرمایا کہ بیٹھو میں تمہیں رسول اکرم ﷺ سے سنی ہوئی ایک اور حدیث بھی سناؤں گی۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ گرمی کے دنوں میں نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر بیٹھ گئے جب لوگ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ لوگو! اپنی جگہ بیٹھو رہو کیونکہ میں بات کی اہمیت کی وجہ سے اپنی جگہ سے نہیں ہٹا ہوں۔

کیونکہ یہ تمیم داری ہے اس نے مجھے آ کر ایک واقعہ سنایا جس کی خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک نے مجھے قبول کرنے سے روک دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے نبی کی خوشی تم پر بھی کھول دوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ ان کے

عزیزوں کا ایک گروپ سمندر کے سفر پر روانہ ہوا مگر طوفانی لہروں نے ان کی کشتی کو ایک نامعلوم جزیرے پر لایا۔ چنانچہ یہ کشتی کے قریب ہی اتر کر بیٹھ گئے۔ اچانک انھیں ایک خوفناک چیز جس میں بال بہت تھے نظر آئی، پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ مرد ہے یا عورت؟ تو انہوں نے اس کو سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا "انہوں نے پوچھا کیا بتاؤ؟ تو اس نے کہا مجھے نہ کچھ پوچھنا ہے نہ بتانا ہے البتہ اس جزیرے کے کمرے میں ایک شخص ہے جو تمہارے شوق کی خبریں دے گا۔ انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں جسالہ ہوں۔ چنانچہ یہ لوگ اس کمرے (خافقا و نما) میں گئے تو وہاں ایک شخص کو زنجیروں میں سخت جکڑا ہوا پایا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم عرب ہیں۔ اس نے پوچھا کہ عرب کا کیا بنا؟ ان کا نبی نکل آیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا عربوں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ اچھا کیا۔ ایمان لائے اور تصدیق کی۔ اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا پہلے یہ اس کے دشمن تھے اللہ نے نبی کو ان پر غالب کر دیا۔ اس نے پوچھا کیا عرب کا اب خدا ایک ہی ہے؟ نبی ایک ہی ہے اور کلمہ ایک ہی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا زمر کے جتنے کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہاں کے رہنے والے پانی پی رہے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کر رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ عمان اور یمنان کے درمیان واقع کعبور کے درخت کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اچھے ہیں ہر سال پھل دے رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ بحر طبریہ کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا کہ بھرا ہوا ہے۔ یمن کراس نے لمبی سانس کھینچی اور قسم کھا کہ کہا کہ جب میں اس جگہ سے نکلوں گا تو دنیا کا کوئی علاقہ نہ چھوڑوں گا جس میں نہ جاؤں سوائے مکہ اور طیبہ کے ان پر میرا زور نہیں چلے گا۔"

اتحاد واقع بیان کر کے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں میری خوشی کی انتہا ہوگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دجال پر مدینے میں داخل ہونا حرام کر دیا ہے۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی تنگ یا کشادہ، آسان اور مشکل کوئی ایسا راستہ نہیں جس پر قیامت تک کوئی فرشتہ تلواریں کھڑا نہ ہو۔ دجال اہل مدینہ پر داخل ہونے کی طاقت ہی نہ رکھ سکے گا۔"

عامر کہتے ہیں کہ میں پھر قاسم بن محمد (بن ابی بکر) سے ملا تو انہوں نے بھی گواہی دی کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہی حدیث انہیں اسی طرح سنائی تھی صرف انہیں مدینہ کے ساتھ مکہ کے حرام ہونے کے الفاظ بھی تھے یا سنن ابی داؤد میں حضرت فاطمہ بنت قیس سے مروی ہے کہ "رسول اکرم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کر دی اور پھر گھر سے باہر تشریف لا کر فرمایا کہ مجھے اس واقعے نے روک رکھا جو تمہیں داری نے مجھے سنایا کہ سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرے میں ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا جس کے بال لٹکے ہوئے اس نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جسالہ ہوں۔ اس طرف محل میں جاؤ تو وہ وہاں گیا دیکھا کہ ایک شخص جس کے ہاتھ لٹکے ہوئے تھے اور زنجیروں سے بندھا ہوا تھا جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی تھی (وہ کہتا ہے کہ) میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔ عرب کا کیا بنا ان کا نبی آگیا؟ میں نے کہا ہاں! اس نے پوچھا عربوں نے اطاعت کی یا نافرمانی؟ اس نے کہا کہ اطاعت کر لی ہے تو دجال نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔"

(اس کے بعد وہی روایت ہے جو عامر نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے نقل کی ہے)

ابوداؤد ہی میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن منبر پر ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگ سمندر میں سفر پر تھے کہ ان کا کھانا سزا گیا اور ان کے لیے ایک جزیرہ بلند کر دیا گیا تو وہ خوراک کی تلاش میں اندر چلے گئے وہاں انھیں جسالہ ملی۔ (راوی ولید کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ جسالہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عورت جس کے سر اور بدن کے بال لٹکے ہوئے تھے) اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح الفاظ ہیں۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر نے کہا کہ وہ دجال تھا اور میں (ابوسلمہ) حدیث کے کچھ الفاظ بھول گیا ہوں۔ حضرت جابر نے گواہی دی تھی کہ وہ ابن صیاد تھا۔ میں نے کہا وہ تو مر چکا اور اسلام بھی لے آیا تھا۔ حضرت جابر نے کہا اگر چہ اسلام لے آیا ہو۔ میں نے کہا کہ وہ تو مدینہ میں داخل ہوا تھا۔ حضرت جابر نے کہا چاہے داخل ہوا ہو۔ مسند ابویعلیٰ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے تمہیں نے ایک واقعہ سنایا ہے۔ اتنے میں تمہیں مسجد کے کسی کونے میں نظر آگئے تو فرمایا کہ تمہیں لوگوں کو وہ واقعہ سننا جو تم نے مجھے سنایا تھا۔ چنانچہ حضرت تمیمؓ نے سننا شروع کیا۔

ہم ایک جزیرے میں تھے وہاں ہمیں ایک جانور ملا ہمیں اس کے اگلے پچھلے حصے کا پتہ نہیں لگ رہا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ تم میری خلقت پر تعجب کر رہے ہو یہاں ایک کمرے (غار وغیرہ) میں ایک شخص موجود ہے جو تم سے بات کرنے کا شوق رکھتا ہے؟ ہم وہاں گئے تو ایک شخص جو لوہے کی زنجیروں سے بندھا ہوا تھا اس کے ناک کا ایک دہانہ بند اور آنکھ پھوٹی ہوئی تھی۔ اس نے ہم سے پوچھا تم کون ہو؟ ہم نے اسے بتایا اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کا کیا بنا؟ ہم نے کہا ویسا ہی ہے؟ اس نے پوچھا کہ یمنان کے کعبور کے درختوں کا کیا بنا؟ ہم نے کہا ویسے ہی ہیں۔ تو وہ کہنے لگا کہ میں اپنے پاؤں سے پوری زمین کو روندوں گا سوائے ابراہیم علیہ السلام کے شہر اور طیبہ کو ۲۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ طیبہ مدینہ ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں کہ اس کی سند پائیدار نہیں۔

ابن صیاد مدینہ کے یہودیوں میں سے تھا

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ "مدینہ میں رہنے والے یہودیوں میں سے ایک عورت کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، جس کی ایک آنکھ مسخ شدہ تھی اور اگلے دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو گمان ہوا کہ کہیں یہی دجال نہ ہو؟ چنانچہ ایک دن ابن صیاد کو ایک درخت کے نیچے سوتے ہوئے پایا۔ سوتے ہوئے اس کے منہ سے مکھیوں کی جھنجھٹا ہٹ جیسی آواز نکل رہی تھی۔ جناب نبی کریم ﷺ آہستہ آہستہ اس کے قریب ہو رہے تھے کہ اس کی ماں نے دیکھ لیا اور پکار کر کہا اے عبد اللہ! (ابو اللہ ص) (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آ رہے ہیں، سنبھلو اور وہاں سے نکل جاؤ۔

آپؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس کا ستیاناس کرے۔ اس کو کیا ہوا؟ اگر کچھ دیر صبر کر لیتی تو مسئلہ معلوم ہو جاتا، پھر ابن صیاد سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابن صیاد! کیا دیکھتے ہو؟ کہنے لگے مجھے حق دکھائی دیتا ہے اور باطل بھی اور میں عرض کو پانی پر دیکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھ رہا۔ پھر دریافت فرمایا "کیا تم گواہی دیتے ہو کہ

میں اللہ کا رسول ہوں؟ کہنے لگا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا "میں اللہ کے اسکے تمام رسولوں پر ایمان لاتا ہوں"۔ اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر روانہ ہو گئے، پھر دوسری مرتبہ اس کے پاس تشریف لائے تو وہ اپنے کچھ بھروسہ کے درخت کے نیچے تھا۔ پھر اس کی ماں نے اس کو آگاہ کر دیا، اے عبد اللہ یہ ابو القاسم آگے چنا پھر رسول ﷺ نے فرمایا "اللہ اس کا ستیاناس کرے، اس کو کیا ہوا؟ اگر اس کو چھوڑ دیتی تو معلوم ہو جاتا"۔

پھر حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ چاہتے تھے اس کی کوئی بات سن لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہی دجال ہے یا نہیں؟ پھر ابن صیاد سے دریافت فرمایا کہ اے ابن صیاد کیا کہتے ہو؟ کہنے لگا میں حق اور باطل کو دیکھتا ہوں اور عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں"۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا "کہا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ کہنے لگا کہ آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔

اس (ابن صیاد) کے دجال ہونے یا نہ ہونے کا معاملہ آپ پر واضح نہ ہوا چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو اپنے محل پر چھوڑا اور تشریف لے آئے۔ پھر تیسری روز چوتھی مرتبہ دوبارہ تشریف لائے، اس مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق، کچھ مہاجرین اور انصار صحابہ کرام بھی ساتھ تھے اور میں (حضرت جابر بن عبد اللہ) بھی ساتھ تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ ہمارے سامنے اس امید پر آگے بڑھے کہ شاید اس کی کوئی بات سن سکیں مگر اس مرتبہ بھی اس کی ماں آگے بڑھی اور کہنے لگی اے عبد اللہ! یہ ابو القاسم آگے، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اس کا ستیاناس کرے اس کو کیا ہوا؟ اگر کچھ دیر رک جاتی تو معاملہ واضح ہو جاتا۔ پھر فرمایا اے ابن صیاد کیا دیکھتے ہو؟ کہنے لگا میں دیکھتا ہوں اور باطل بھی اور عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں، پھر اس نے پوچھا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ پھر دریافت فرمایا اے ابن صیاد تم نے تمہارے (امتحان کے) لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کیا ہے؟ کہنے لگا "الذخ" تو آپ ﷺ نے فرمایا "اخصاء اخصاء" دفع ہو جاؤ دفع ہو جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا "یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے میں اسے لے کر دوں؟ تو جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی تو پھر آپ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی نقصان پہنچائیں گے، اور اگر یہ (یعنی ابن صیاد) وہ (یعنی دجال) ہے تو پھر ایک ذمی کو قتل کرنے کی ضرورت نہیں"۔

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ فکر مند رہے کہ کہیں وہ دجال نہ ہو!

ایک اور روایت ہے امام احمد حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جگہ سے گزرے جہاں کچھ بچے کھیل رہے تھے، انہی بچوں میں ابن صیاد بھی تھا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ابن صیاد! تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے جواب میں کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا "اگر یہ وہی ہے جو میں سمجھتا ہوں تو پھر آپ اس کو قتل نہ کریں گے"۔ بعض وہ احادیث جن کی سچائی کو عقل تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی ممکن ہے کہ آپ

نے ایسی باتیں کی ہوں گی..... ابن صیاد کے بارے میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں۔ بعض میں

اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں ہے کہ آیا وہ دجال تھا یا نہیں؟ لہذا یہی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں البتہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ تمام روایات دجال کی وضاحت اور یقین بذریعہ وحی پہلے کی ہوں۔

حضرت تمیم الداریؓ کی فیصلہ کن روایت پہلے گزر چکی ہے۔ وہ روایات جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ابن صیاد دجال نہ تھا ہم مغرب ذکر کریں گے۔ سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے صحیح فیصلہ کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

امام بخاری حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اسی دوران میں نے ایک گندی رنگ کے آدمی کو دیکھا جس کے بال سیدھے اور لٹکے ہوئے تھے اور اسکے سر سے پانی کے قطرے پک رہے تھے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا ابن مریم (مریم کا بیٹا) ہے۔ پھر میں نے اس سے رخ موڑ لیا اور دوسری طرف دیکھا تو ایک اور شخص دکھائی دیا جو لمبا چوڑا سرخ رنگ والا تھا، سر منڈا ہوا تھا، ایک آنکھ سے کان تھا، قبیلہ بنو خزاعہ کے ایک شخص ابن قطن سے سب سے زیادہ مشابہ تھا۔

اسکے علاوہ امام احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال اس وقت نکلے گا جب دین ہلکا سمجھا جائے لگے گا اور علم سے دوری ہو جائے گی، چالیس دن تک (ادھر ادھر) زمین میں گھومتا پھرے گا۔ پہلا دن ان دنوں میں سے ایسا ہوگا جیسے پورا سال۔ دوسرا دن مینے جتنا لمبا اور تیسرا دن پورے سات دن پر مشتمل ہفتے جتنا طویل ہوگا۔ پھر باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر وہ سوار ہوگا، اس کے دونوں کانوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس کراہ ہوگا۔ لوگوں سے کہے گا میں تمہارا رب ہوں حالانکہ وہ کانٹا ہے اور تمہارا رب کانٹا نہیں ہے، اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کف ترچوں کے ساتھ تحریر ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن پڑھ لے گا، مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے علاوہ جہاں کہیں پانی کا ذخیرہ ہے وہاں جاسپے گا۔ کیونکہ حرمین کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کر دیا ہے۔ حرمین کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہوں گے، اس کے ساتھ کا پہاڑ ہوگا۔ سب لوگ مشکل میں ہوں گے علاوہ ان لوگوں کے جنہوں نے دجال کی پیروی کی ہوگی۔ اس کے ساتھ دو نہریں بھی ہوں گی ان میں دونوں نہروں کو جانتا ہوں۔ ان میں سے ایک نہر کو جنت کہیں گے گا اور دوسری کو نار (دوزخ) اور جس کو انس نہر میں داخل کرے گا جس کا نام جنت ہے تو دراصل وہ آگ ہے اور جس کو انس نہر میں داخل کرے گا جس کا نام جہنم ہے تو وہ دراصل جنت ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے اس کے ساتھ شیاطین ہوں گے، لوگوں کے ساتھ بات کرے گا، وہ ایک زبردست فتنہ اور آزمائش ہے، آسمان کو حکم دے گا تو وہ ایسے دکھائی دے گا جیسے بارش ہونے لگی ہو۔ اور کسی کو قتل کرے گا اور لوگوں کو یوں دکھائی دے گا جیسے اس نے کسی کو قتل کر کے زندہ کیا ہو۔ اور لوگوں سے پوچھے گا کہ بھلا کیا رب کے علاوہ اور کوئی اس طرح کر سکتا ہے؟ لوگ شام میں موجود جبل دخان نامی پہاڑ پر پناہ لیں گے، یہ ان کا محاصرہ کرے گا، محاصرین سخت مشقت اور تکلیف اٹھائیں گے، پھر ہم میں سحر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل

ہو گئے اور لوگوں سے کہیں گے "ارے لوگو کس وجہ سے تم اس کذاب اور خبیث کے خلاف حرکت نہیں کرتے؟ لوگ کہیں گے یہ شخص زندہ ہے۔ لوگ ان کے پاس پہنچیں گے تو ان کو معلوم ہوگا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر نماز قائم کی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا اے روح اللہ آگے تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارے ہی امام کو آگے آنا چاہیے تاکہ ہم اس کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔

پھر فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد دجال سے مقابلے کے لیے جائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال ایسے پھٹنے لگے گا جیسے پانی میں نمک حل ہو جاتی ہے، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ ہر درخت اور پتھر پکارے گا، اے روح اللہ یہ یہودی ہمارے پیچھے چھپا بیٹھا ہے، لہذا وہ دجال کی پیروی کرنے والوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔

نواس بن سمعان کلابی کی روایت

امام مسلم دو مختلف سندوں کے ساتھ حضرت نور بن سمعان کلابی سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ نے دجال کا تذکرہ کیا، دجال کی حقارت اور اس کے فتنے کی ہلاکت خبری کا ایسا تذکرہ کیا کہ ہم سمجھ گئے جیسے دجال سامنے والے کجیروں کے جھنڈ ہی میں موجود ہے، جب ہم روانہ ہونے لگے تو آپ ہماری گھبراہٹ سے آگاہ ہو گئے اور ہر سے دریافت فرمایا کیا ہوا تم لوگوں کو؟ تو ہم نے جواب میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دجال کا ایسا تذکرہ کیا ہے کہ ہم سمجھ رہے ہیں کہ دجال سامنے والے درختوں ہی میں موجود ہے۔

یہ سن کر آپ نے فرمایا دجال کے علاوہ مجھے تمہارے بارے میں کسی چیز کا خوف نہیں۔ اگر وہ نکل آیا اور میں تم میں موجود ہوا تو میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا اور اگر میں تم میں موجود نہ ہوا تو ہر شخص خود کو خود ہی سنبھالے ہر مسلمان کی اللہ تعالیٰ خود گمانی اور دیکھ بھال فرمائیں گے، وہ ایک جوان ہے، ناپ نندیدہ حد تک گتے ہوئے بالوں والا، اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہے، دیکھنے میں وہ عبدالعزیٰ بن قطن کی طرح لگتا ہے، تم میں سے جو کوئی اس کو پائے تو سورۃ کہف کی ابتدائی آیت کی تلاوت کرے، وہ شام اور عراق کے درمیان خلد نامی جگہ پر ہوگا اور وائیں اور بائیں تباہی پھیلانے گا اے اللہ کے بندوں ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنے دن زمین میں رہے گا؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا، پہلا دن سال کی طرح لمبا ہوگا، دوسرا مہینے کی طرح، تیسرا پورے ہفتے کی طرح اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہونگے۔

ہم نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ وہ دن جو سال کے برابر لمبا ہوگا اس دن ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا نہیں بلکہ عام دنوں کی طرح نمازوں کے اوقات کا حساب رکھنا اور اپنے وقت پر تمام نمازیں سال بھر کی ادا کرنا۔ ہم نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ زمین میں اس کا چلنا پھرنا کس طرح ہوگا؟ فرمایا جیسے پانی کا ایک ریلہ ہوتا ہے جو ہوا کے زور سے چلا آتا ہے۔ ایک قوم کے پاس پہنچے گا اور اپنی اتباع کی دعوت دے گا۔ وہ لوگ اس کا اتباع کر لیں گے، تو وہ آسمان کو حکم دے گا، بارش شروع ہو جائے گی، زمین کو حکم دے گا وہ بھی اگانا شروع کر دے گی۔ لہذا وہ لوگ پیش اور مڑے میں رہنے لگیں گے۔ پھر ایک اور قوم کے پاس پہنچے گا اور ان کے اپنے اتباع کی دعوت دے

گا، لیکن وہ اس کی بات ماننے سے انکار کر دیں گے، وہ وہاں سے چلا جائے گا تو وہ لوگ بے سرو سامان ہو جائیں گے۔ ان کے پاس کچھ بھی نہ بچے گا۔ پھر وہ زمین سے کہے گا، اپنے خزانوں کو نکال دے تو زمین کے اندر موجود تمام خزانے باہر نکل آئیں گے اور اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پیچھے چلتی ہیں، پھر ایک خوبصورت نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اس کو قتل کر دے گا اور تیر کے نشانوں کی طرح دو ٹکڑے کر دے گا اور پھر اس کو بلائے گا تو وہ چار روشن، چمکدار چہرے کے ساتھ مسکراتا ہوا آئے گا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے اور وہ دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید مینار کے پاس نزول فرمائیں گے وہ مینار جن کو زعفران اسلام سے رنگا گیا ہوگا، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دوفرشوں کے کندھوں (یا پروں) پر رکھے ہونگے۔ جب اپنا سر اور سر سے رنگا گیا ہوگا، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دوفرشوں کے کندھوں (یا پروں) پر رکھے ہونگے۔ جس جگہ انہیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب اٹھائیں گے تو چاندی کی طرح چمکتے ہوئے موتی جھریں گے، جس کا فریب بھی ان کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائے گا اور ان کی رفتار بھی اتنی تیز ہوگی کہ جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی وہیں پر وہ خود ہو گئے، وہ دجال کو تلاش کریں گے اور قدس کے قریب لدنامی شہر کے دروازے پر اس کو قتل کریں گے۔ پھر اس قوم کے پاس تشریف لائیں گے جنہوں نے دجال کی مخالفت کی ہوگی ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت کی بشارت کریں گے، اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجیں گے کہ میرے اس قتال کی وجہ سے کچھ کرنے کے قابل نہیں رہے۔ چنانچہ انہیں لے کر طور پر تشریف لے جائیے، پھر یاجوج ماجوج آئیں گے۔ ان کے لشکر کا ابتدائی حصہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور سارا پانی پی جائے گا اور جب لشکر کا آخری حصہ گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں بھی کبھی پانی ہوا کرتا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ساتھ ایسا وقت گذاریں گے کہ ایک بتل کا سران کے لیے بہر ہوگا جسے آج کل تم میں سے کسی ایک کے نزدیک سودینا ریاضے ہوتے ہیں، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کثیرا موشن کے ساتھ زمین پر واپس تشریف لائیں گے، زمین پر ایک باشت برابر جگہ بھی ایسی نہ ہوگی جہاں ان کی لاشیں اور بدبو نہ ہو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان دوبارہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی لمبی گردنوں والے پرندے بھیجیں گے جو ان کو وہاں لے جائیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسانیں گے، کوئی گھر اور خیمہ ایسا نہ رہے گا جس تک یہ پانی نہ پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر ایسا صاف فرمادیں گے جیسے صاف چمکدار پھسلواں فرش، پھر زمین سے کہا جائے گا، اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت ظاہر کرو، سو اس دن یہ حال ہوگا کہ پوری جماعت ایک انار سے بخوبی گذار کر لے گی اور اس کے چھلکے کو سائے کے لیے استعمال کرے گی اور اللہ تعالیٰ اور تمام چیزوں میں بھی برکت فرمائیں گے یہاں تک کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی بہت سی جماعتوں کو کافی ہو جائے گی اور دودھ دینے والی ایک بکری قبیلے کی ایک شاخ کے لیے کافی ہوگی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجیں گے، جس سے مسلمانوں کی بظلوں میں کوئی بیماری پیدا ہو جائے گی جس سے تمام مومنوں کا انتقال ہو جائے گا اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو علی الاعلان، فحاشی اور بدکاری کریں گے جیسے کبھی ہوئے گدھے، ان پر قیامت قائم ہوگی۔

۱۔ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال و صفته حدیث نمبر ۴۹۹، ابوداؤد کتاب الملاحم الفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۲، اور ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی فتنۃ الدجال حدیث نمبر ۲۲۴۰

ایک دوسری روایت جو عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے روایت کی ہے یہ اضافہ ہے کہ جب یاجوج ماجوج کے لشکر کا آخری حصہ بحر طبریہ کے پاس سے گذرے گا اور اسے خشک پائے گا تو کہے گا یہاں بھی کبھی پانی تھا۔ وہاں سے روانہ ہوگا اور جبل غمر تک پہنچے گا جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے، وہاں پہنچ کر کہیں گے، ہم نے تمام زمین کو تو قتل کر دیا ہے اب آؤ آسمان والوں کو قتل کریں، لہذا وہ آسمان کی طرف تیر برسرانے شروع کر دیں گے اور تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس پھینک دیں گے۔

ابن حجر کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ”میرے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو ان کے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے۔“ امام مسلم نے اس روایت کو امام بخاری سے نقل کیا ہے ان کے علاوہ امام احمد نے اپنی مسند میں ولید بن مسلم کی سند کے ساتھ یہی روایت کی ہے۔ البتہ اس میں جہاں یاجوج ماجوج کی بدبودار لاشوں کو بڑے بڑے پرندوں کے ذریعے اٹھوانے کا کہا ہے، وہاں کچھ اضافہ ہے جس کو اب حجر نے کعب وغیرہ کی روایت سے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ پرندے یاجوج ماجوج کی لاشوں کو ”مھیل“ کی طرف پھینک دیں گے۔ ابن جابر نے دریافت کیا کہ سبیل کہاں ہے؟ فرمایا جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے۔

ابن ماجہ نے زید بن جابر کی سند سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ”لوگ سات سال یاجوج ماجوج کے تیروں اور کمانوں وغیرہ کو بطور ایندھن جلا کر استعمال کریں گے۔“

ابو عبد اللہ بن ماجہ نے حضرت ابوامانہ الباہلیؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے خطاب فرمایا، خطاب کا اکثر حصہ دجال کے بارے میں اطلاعات پر مشتمل تھا اور ہمیں اس سے ڈرنا، فرمایا ”جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے آخر تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو لازمی بات ہے کہ اس کا واسطہ اب تم ہی سے پڑے گا۔ اگر وہ (دجال) آگیا اور میں تم میں موجود ہوا تو کافی ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر دجال میرے بعد آیا تو ہر شخص خود کو خود ہی سنبھالے، میرے بعد ہر مسلمان کی دیکھ بھال اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے؟ وہ شام اور عراق کے درمیان واقع مقام خلد سے نکلے گا، دائیں بائیں شہر پھیلاتا آئے گا، اے اللہ کے بندے ثابت قدم رہنا۔“

میں اس کے بارے میں تمہیں ایسی تفصیلات بتاؤں گا کہ مجھ سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی ہوگی۔ وہ (دجال) ظاہر ہوگا اور کہے گا میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پھر اور زیادہ حد سے تجاوز کرے

۱۔ صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال و صفته و مامعہ حدیث: ۴۰۰، اور ابوداؤد کتاب الملاحم و الفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۳۱، اور ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی فتنۃ الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۰

۲۔ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال و صفته و مامعہ حدیث: ۴۰۰ اور حدیث نمبر ۴۳۰۰، ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث ۴۳۲۱، ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی فتنۃ الدجال حدیث ۲۲۳۰، کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یاجوج ماجوج حدیث ۳۰۷۶

کا اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں حالانکہ تم لوگ اپنے رب کو اس وقت تک نہیں دیکھ سکتے جب تم لوگ وفات نہ پاؤ۔ اور دجال کا نام ہے جبکہ تمہارا رب سبحانہ و تعالیٰ کا نام نہیں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کا فخر تحریر ہوگا، جس کو ہر پڑھا لکھا اور ان پڑ پڑ سکے گا۔

اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ جنت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوگی۔ اس کی دوزخ دراصل جنت سے اور اسی جنت دراصل دوزخ ہے، لہذا اگر کسی کو اس نے اپنی دوزخ میں ڈال دیا تو اسے بیٹے کہ اللہ سے پناہ مانگے اور سورۃ کیف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ آگ اس کے لیے ایسے ہی خشک اور سلامتی والی ہو جائے گی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ہوئی تھی۔

اس (دجال) کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ایک اعرابی سے کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو دوبارہ زندہ کر دوں تو کیا تو مجھے اپنا رب مان لے گا؟ عرب کہے گا ہاں۔ اسی وقت دشیاطن اس کے ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہونگے اور کہیں گے اے بیٹے اس کی اتباع کر، بے شک یہی تیرا رب ہے۔

اس (دجال) کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ یہ ایک شخص پر مسلط ہوگا اور اسے قتل کرے گا، آری سے کھوے کھوے کر دے گا۔ اور لوگوں سے کہے گا کہ دیکھو میرے بندے کی طرف میں ابھی اس کو دوبارہ زندہ کر دوں گا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ اس کا میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ فرمادیں گے اور دجال اس سے خطاب ہو کر پوچھے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم آج تجھے مجھ سے لڑا دیا جائے والا کوئی بھی نہ تھا۔

ابو الحسن علی بن محمد حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”وہ شخص میری امت میں سے جنت کے سب سے بلند درجے پر ہوگا۔“

پھر فرمایا حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ جب تک حضرت عمرؓ کی وفات نہ ہوئی، ہم یہی سمجھتے رہے کہ یہ شخص حضرت عمرؓ کے علاوہ کوئی اور ہو۔

حماری کہتے ہیں پھر ہم حضرت ابورافعؓ کی حدیث کی طرف واپس آتے ہیں۔ اس کے فتنوں میں سے ایک یہ بھی ہے یہ آسمان کو حکم دے گا تو بارش شروع ہو جائے گی۔ زمین کو کھیتی

اگانے کا حکم دے گا اور زمین سے نباتات اگنا شروع ہو جائیں گی۔ اس کے فتنوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ ایک محلے سے گذرے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے، دجال آسمان کو حکم دے گا تو بارش شروع ہو جائے گی اور زمین کو کھیتی اگانے کا حکم دے گا تو فصلیں اگنا شروع ہو جائیں گی حتیٰ کہ ان کے جانور جب ان فصلوں کو چر کر آئیں گے تو اتنے موٹے تازے ہونگے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھے اور

دور سے بھرے ہوئے ہونگے۔ زمین پر کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جس کو دجال نے نہ روندنا ہو اور وہاں نہ پہنچنا ہو، علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے، کیونکہ جس گھائی سے بھی مکہ مکرمہ آئے گا وہیں اسے فرشتے ملیں گے جو لوگوں کے لیے

ہوئے ہونگے۔ یہاں تک کہ وہاں سے سرخ گھائی تک پہنچے گا اسی دوران مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے کے جھٹکے محسوس ہونگے، جن سے گھبرا کر ہر منافق مرد و عورت اس کی طرف نکلے گا، اور مدینہ منورہ سے خباثت اور برائی بالکل

اس طرح نکل جائے گی جیسے بھی میں ڈالنے سے لوہے کا رنگ دور ہو جاتا ہے اور اس دن کو نجات کا دن کہہ کر پکارا

جائے گا۔ ام شریک بنت ابی العسکر نے پوچھا کہ اس دن عرب کہاں ہونگے۔ فرمایا وہ بہت تھوڑے ہونگے۔ بیت المقدس میں ہونگے، ان کا امام ایک نیک آدمی ہوگا، ان کا امام آگے بڑھ کر فجر کی نماز پڑھانے کو ہوگا کہ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے تو یہ امام فوراً پیچھے ہٹیں گے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھے ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں یہ جماعت آپ ہی کی امامت کے لیے کھڑی کی گئی ہے ان کے امام نماز پڑھائیں گے، نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازے کے پاس ٹھہر جاؤ، دروازہ کھولا جائے گا، دوسری طرف دجال اور ستر ہزار یہودی ہونگے ان پر ایک چمکتی تلوار لیے اور چادریں لیے ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال یوں پھٹنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پھل جاتا ہے اور بھاگ کر ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں نے تجھے ایسی ضرب لگائی ہے جو مجھ سے پہلے تجھے کسی نے نہ لگائی ہوگی، اس کو مشرقی دروازے کے پاس پائیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دیں گے اور ان کوئی بھی چیز جس کے پیچھے یہودی چسپ سکتا ہوگا، اللہ کی دی ہوئی طاقت سے بول اٹھے گی خواہ وہ کوئی پتھر ہو یا دیوار، جانور ہو یا کوئی درخت، ہاں البتہ عز قذ نامی پودا ایک ایسا ہے جو نہیں بولے گا کیونکہ وہ بھی یہودی ہے۔ سب اطلاع دیں گے کہ اے مسلمان! یہ یہودی ہمارے پیچھے چھپا بیٹھا ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ وہ چالیس دن زمین پر رہے گا، چھ ماہ کے برابر ہوگا اور سال مہینے کے برابر ہوگا۔ مہینہ جمعے کے برابر ہوگا اور اس کے آخری دن بہت چھوٹے ہونگے، تم میں سے ایک شخص مدینہ کے دروازے کے پاس ہوگا اور وہاں سے چلے گا اور دوسرے دروازے تک پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی۔

پوچھا گیا یا رسول اللہ! تم اتنے چھوٹے چھوٹے دنوں میں نماز کیسے پڑھیں گے؟ جواب میں ارشاد فرمایا کہ جس طرح تم ان لمبے دنوں میں نماز کے اوقات کا حساب لگاتے ہو اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی لگائو اور نماز پڑھ لینا۔ پھر آپ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم ضرور میری امت میں عادل، منصف، حکمران ہونگے، صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ مقرر کریں گے، صدقہ ترک کر دیا جائے گا، لہذا کوئی بھی (صدقہ کے لیے) بکری یا اونٹ کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ آپس کے جھگڑے اور نفرتیں دور ہو جائیں گی، کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا یہاں تک کہ ایک بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا لیکن سانپ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا، بچہ شیر کو بھگائے گا لیکن وہ بچے کو نقصان نہ پہنچائے گا، بھیڑ یا بکریوں کے ریوڑ کے لیے کتے کا کام دے گا، زمین سلامتی سے اپنے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ اور سب کی ایک ہی بات ہوگی، صرف اللہ ہی کی عبادت ہوگی اور جنگ ختم ہو جائے گی۔ قریش سے ان کا ملک چھین لیا جائے گا اور زمین ہر طرف سے یکساں ہو جائے گی۔ اس کی نباتات اگیں گی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کا عہد ہو، یہاں تک کہ ایک جماعت انکو کے ایک کچھ سے پیٹ بھر لے گی، اور ایک جماعت ایک انار سے پیٹ بھر لے گی، تیل اتنے اتنے مال کے بدلے ملے گا اور گھوڑا چند روپوں کے بدلے۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! گھوڑا کیوں سستا ہو جائے گا؟ فرمایا اس لیے کہ اس کو جنگ میں استعمال نہیں کیا جائے گا، پھر پوچھا گیا اور تیل کیوں مہنگا ہو جائے گا؟ فرمایا، زمین کی تھقی باڑی کے لیے، دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال نہایت سخت قحط زدہ ہونگے، لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا ہوگا، اللہ تعالیٰ آسمان کو ختم دیں گے کہ تین بارشیں روک لی جائیں گی، زمین کو حکم دیں گے اور تین پیدواریں روک لی جائیں گی، پھر دوسرے سال آسمان کو حکم دیا جائے گا اور دو ٹلٹ بارش مزید روک لی جائے گی، زمین کو حکم دیا جائے گا اور دو ٹلٹ پیدوار مزید روک

قرب قیامت کے نشانی اور جنگیں

بعض وہ روایات جن کی نسبت آپ کی طرف کی گئی ہے

ابن ماجہ نے عبد الرحمن الحارثی کا قول نقل کیا ہے فرماتے ہیں، مناسب یہ کہ یہ روایت استاذ کے حوالے کی جائے تاکہ وہ بچوں کو یاد کرا دے۔ اس کے علاوہ امام احمد نے اپنی مسند میں ایک روایت حضرت ابو امامہ باہلی سے نقل کی ہے، فرماتے ہیں آپ نے فرمایا "میری امت میں سے ایک جماعت کی ہمیشہ دشمنوں کے خلاف مدد کی جاتی رہے گی، کسی کی مخالفت سے ان کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا اور نہ ہی کسی زخم سے یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے گا اور وہ اسی حال میں ہونگے۔ عرض کیا گیا یا رسول! وہ کہاں ہونگے؟ فرمایا بیت المقدس اور اس کے ارد گرد کے علاقوں میں۔"

وہ روایت جس کی تاویل کرنا ضروری ہے

امام مسلم نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرمایا ایک دن جناب نبی کریم ﷺ نے ہم سے طویل حدیث بیان کی، فرمایا دجال مدینہ منورہ کی طرف بڑھے گا حالانکہ مدینہ میں داخل ہونا اسکے لیے حرام ہے، وہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونے کی کوشش میں ان بعض شوہر زدہ زمینوں میں پہنچے گا جو مدینہ سے ملی ہوئی ہیں، ایک آدمی اس کی طرف بڑھے گا وہ شخص اس دن لوگوں میں سے سب سے بہتر ہوگا وہ دجال سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی وہ دجال ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ہم سے حدیث بیان کی تھی، دجال کہے گا تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر میں اس کو قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں کیا تم پھر بھی اس معاملے میں شک کرو گے؟ وہ (اس کے چلے) کہیں گے نہیں۔ دجال اس شخص کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کر دے گا وہ شخص زندہ ہوتے ہی کہے گا "خدا کی قسم تیرے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا اب کوئی نہیں ہے" دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن کوشش کے باوجود نہ کر سکے گا۔

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ وہ شخص خضر علیہ السلام ہونگے۔

امام مسلم نے امام زہری سے بھی ایسی ہی ایک روایت نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ امام مسلم حضرت ابو سعید خدریؓ کی ایک روایت نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جب دجال نکلے گا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف متوجہ ہوگا" کہاں کا ارادہ ہے؟ کہے گا اس (دجال) کی طرف جو نکلا ہے۔ پھر فرمایا لوگ اس سے

یعنی لا الہ الا اللہ اکبر، سبحان اللہ والحمد للہ پڑھنے کی بدولت (مترجم)

ابو داؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث ۴۳۲۲ ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم و خروج یاجوج ماجوج حدیث نمبر ۷۷۰۰

پوچھیں گے کہ کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لایا؟ وہ جواب دے گا کہ اس میں کیا شک ہے۔ وہ کہیں گے اس کو کر دو، پھر آپس میں بعض لوگ کہیں گے کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع نہیں کیا کہ اس کے علاوہ کسی اور کو قتل نہ کرنا؟ فرمایا کہ ”وہ سب لوگ دجال کی طرف روانہ ہو گئے اور جب وہ مومن اس (دجال) کو دیکھے گا، تو پکاراٹھے گا اے اللہ! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر نبی کریم ﷺ نے کیا تھا۔“

پھر فرمایا کہ ”دجال حکم دے گا اور اس مسلمان کے سر پر چوٹ لگائی جائے گی، اور کہے گا کہ اس کو پکڑ کر اس کے پیٹ اور پشت پر خوب ضربیں لگائی جائیں گی۔“

پھر فرمایا کہ ”دجال اس سے پوچھے گا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لایا؟ فرمایا کہ وہ جواب دے گا کہ تو مجھ کو کذاب (جھوٹا مسیح) ہے۔ پھر فرمایا کہ ”دجال حکم دے گا اور اس مومن شخص کو اس کے سر کی مانگ سے لے کر پیروں تک آگ سے چیر دیا جائے گا۔“ پھر فرمایا کہ دجال اس کے دونوں ٹکڑوں کے سامنے آئے گا اور اس سے مخاطب ہو کر کہے گا اٹھ کھڑا ہو، تو اس مومن کا جسم صحیح سالم ہو جائے گا اور مسلمان دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوگا۔“ پھر فرمایا کہ دجال اس سے پوچھے گا کہ کیا اب بھی تو مجھ پر ایمان نہیں لایا تو وہ مومن کہے گا کہ اب تو اور زیادہ بعیرت کے ساتھ مجھے علم ہو گیا ہے کہ تو دجال ہے۔“ پھر فرمایا کہ وہ مومن لوگوں سے مخاطب ہو کر کہے گا اے لوگو! دجال نے آج جو سلوک میرے ساتھ کیا ہے وہ میرے بعد اور کسی کے ساتھ نہ کرے گا۔

پھر فرمایا کہ ”دجال اس کو ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس مومن کا جسم گھٹنے سے لے کر کندھے اور زخروں کے درمیان تک تانبے کا ہو جائے گا اور دجال کچھ نہ کر سکے گا۔“

پھر فرمایا کہ ”دجال اس کے ہاتھ پیر پکڑ لے گا تا کہ اس کو آگ میں پھینکے، لوگ یہی سمجھیں گے کہ دجال نے اس مومن کو آگ میں پھینک دیا ہے لیکن دراصل وہ جنت میں ڈالا گیا ہوگا۔“

پھر آپ نے فرمایا کہ ”یہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ بلند مرتبہ شہید ہوگا۔“

دجال کے بارے میں مروی چند روایات

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی روایت

امام احمد نے عمرو بن حرض سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بیماری سے آفاقہ ہوا، لوگوں میں تشریف لائے اور کچھ عذر معذرت کیا، اور فرمایا ہمارا بھلائی کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں، پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، دجال مشرق کی خراسان نامی سرزمین سے ظاہر ہوگا، ایک قوم اس کی پیروی کرے گی جن کے سر ایسے ہونگے جیسے بڑے بڑے مٹکے ۲

۱۔ مسلم کتاب الفتن باب فی صفۃ الدجال و تحریم المدینۃ علیہ حدیث ۳۰۳۰۔ کنز العمال حدیث ۳۸۷۳۳۔ ۱۱۔ مشکوٰۃ حدیث ۵۳۷۶۔

۲۔ ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء من این یخرج الدجال؟ حدیث نمبر ۲۲۳۷، اور ابن ماجہ کتاب الفتن باب لقنۃ الدجال و خروج یحییٰ حدیث نمبر ۴۰۷۷، مسند احمد جلد ۱ حدیث نمبر ۱۲۱۳ اور جلد ۲ حدیث نمبر ۱۹۰۰

حضرت علیؓ کی روایت

امام احمد نے عبد اللہ بن معینی کی روایت حضرت علیؓ سے نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے سامنے دجال کا ذکر کیا، آپ آرام فرما رہے تھے کہ اچانک اٹھ بیٹھے، آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا اور فرمایا ”اس کے علاوہ مجھے تمہارے بارے میں کسی چیز کا ذکر نہیں اور کچھ اور بھی ارشاد فرمایا۔“

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی روایت

امام احمد نے مالک سے انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کے سامنے دجال کا ذکر نہ کیا ہو، اور میں تمہارے سامنے اس کی ایسی تفصیلات بیان کر دوں گا کہ مجھ سے پہلے انبیاء نے بیان نہ کی ہوگی، وہ (دجال) کا تا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ۲

حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کی روایت

امام ترمذی نے حضرت ابو عبیدہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کا فرمان مبارک سنا فرما رہے تھے کہ ”کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، اور میں بھی سمجھیں اس سے ڈرانا ہوں۔“ پھر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور فرمایا کہ ”شاید ان لوگوں میں سے بھی کوئی شخص دجال کو دیکھ لے جنہوں نے مجھ سے دیکھا یا میرا کلام سنا ہے۔“ کسی نے سوال پوچھا یا رسول اللہ! اس وقت ہمارے دلوں کی حالت کیا ہوگی؟ فرمایا ”جیسی آج ہے، یا اس سے بھی بہتر۔“ ۳

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں عبد اللہ بن بسر، عبد اللہ بن معقل اور حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔

حضرت ابی بن کعبؓ کی ہدایت

امام احمد نے حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں جناب رسول اکرم ﷺ کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا ”اس کی ایک آنکھ شیشے کی مانند ہے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔“ ۱

۱۔ مسند احمد جلد ۵ حدیث نمبر ۱۱۰۳ اور جلد ۵ حدیث نمبر ۱۷۸، کنز العمال حدیث نمبر ۶۲۳۰، مجمع الزوائد جلد ۵ حدیث نمبر ۱۳۳، جلد ۷ حدیث نمبر ۱۳۳۳ اور جلد ۱ حدیث نمبر ۲۳۷۔ ۲۔ مسند احمد جلد ۱ حدیث نمبر ۱۷۶۔

۳۔ ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی الدجال حدیث نمبر ۴۷۵۶، ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۳ اور مسند احمد جلد ۱ حدیث نمبر ۱۹۰۔

۴۔ ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی الدجال حدیث نمبر ۴۷۵۶، ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۳، مسند احمد جلد ۱ حدیث نمبر ۱۹۰۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت امام احمد کے صاحبزادے عبد اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ میں نے اپنے والد صاحب (یعنی امام احمد بن حنبل) کی کتاب میں انہی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی دیکھی جس میں کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے ابوالوداک سے دریافت فرمایا کیا خوارج دجال سے ملیں گے؟ ابوالوداک کہنے لگے میں نے جواب دیا کہ ”نہیں“۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”میں ایک ہزار یا اس سے زیادہ کا خاتم ہوں۔ کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا گیا جس کی اتباع کی جاتی ہو، اور اس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، اور مجھے اس بارے میں وہ سب کچھ بھی بتایا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی اور کو نہیں بتایا گیا، وہ کہتا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں اس کی دائیں آنکھ کافی ہے، آگے کو بڑھی ہوئی ہے، پوشیدہ نہیں ہے، بالکل ایسے جیسے کسی چونا لگی دیوار پر ٹکڑا ہو گا۔ اس کی بائیں آنکھ ایسی ہے جیسے کہ چمکتا ہو ایسا رہ، اس کو ہر زبان آتی ہوگی، اس کے ساتھ ایک جنت نما صورت ہے۔ سرسبز و شاداب جس میں پانی جاری ہوگا اور اسی طرح ایک جہنم نما صورت ہوگی بالکل سیاہ دھواں دار“۔

حضرت انس بن مالکؓ کی روایات

پہلا طریق

امام احمد نے ہزار اور عفان کے طریق سے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دجال آئے گا اور مکہ اور مدینہ کے علاوہ دنیا میں ہر جگہ گھومے پھرے گا، پھر مدینہ منورہ کی طرف آئے گا اس کو ہر جگہ میں فرشتوں کی صف بندی کی حفاظت پر مقرر ہوگی۔ پھر وہ سبھ جرف کی طرف آئے گا اور اپنا گرز مارے گا جس سے مدینہ منورہ تین مرتبہ کانپے گا اور اس کے بعد ہر منافق مرد و عورت نکل کر دجال کے پاس جا پہنچے گا۔

دوسرا طریق

امام احمد نے بخاری کے طریق سے روایت نقل کی ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال کی بائیں آنکھ کافی ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کفر یا کافر تحریر ہوگا۔ یہ حدیث چونکہ ثلاثی ہے اس لیے شیخین کی شرط پر ہے۔

تیسرا طریق

امام احمد نے محمد بن مصعب کے طریق سے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

۱۔ مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۷۹۷، متذکرہ حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۹۷، کنز العمال حدیث نمبر ۳۲۲۸۱

۲۔ مسلم کتاب الفتن باب قصۃ الحسباۃ حدیث نمبر ۷۳۱، مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۱۹۱، کنز العمال حدیث نمبر ۳۲۸۸۳۲ اور حدیث نمبر ۳۲۸۵۶

۳۔ مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۱۱۰، سیوطی نے اس کو جمع الجوامع حدیث نمبر ۵۳۷، اور بغوی نے شرح السنہ جلد ۵ حدیث نمبر ۵۰ ذکر کیا ہے۔

نے فرمایا کہ دجال اصحابان کے یہودیوں میں سے نکلے گا، اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہونگے اور ان لوگوں نے سبز چادریں اوڑھ رکھی ہوگی۔

چوتھا طریق

امام احمد نے عبد الصمد کے طریق سے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”دجال کی آنکھ سبز ہوگی، اس کی آنکھوں کے درمیان تحریر ہوگا ”کافر“۔ پھر اسکے چہرے فرمائے کہ اے ابورافعؓ فرمایا کہ اس کو ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مسلمان پڑھ لے گا۔

پانچواں طریق

امام احمد نے حماد بن سلمہ کے طریق سے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”دجال کا نام ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں جیسا دجال ہے، اس کو دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہے جسے ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔“

چھٹا طریق

امام احمد نے عمرو بن الحسین کے طریق سے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا گیا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے ڈرایا نہ ہو، جان، دجال کا نام ہے اور تمہارا رب کا نام نہیں اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہے۔“

حضرت سفینہؓ کی روایت

امام احمد نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت نقل کی ہے، یہ نبی کریم ﷺ کے غلام تھے، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے خطاب فرمایا کہ ”آگاہ ہوا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی امت کو دجال کے قتل سے نہ ڈرایا ہو، وہ کہتا ہے، اس کی دائیں آنکھ پر ایک جلیبی سی چیز لگی ہوئی ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہے۔ وہ جب نکلے گا تو اس کے ساتھ دو دادیاں ہوں گی، ایک جنت اور ایک جہنم۔ سو اس کی جنت دراصل جہنم ہے اور اس کی جہنم دراصل جنت ہے، اس کے ساتھ دو فرشتے بھی ہونگے جو اس کے ساتھ دونیوں کی صورت میں ہونگے، اگر میں چاہوں تو ان نبیوں کے اور ان کے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف اور یہ آزمائش ہوگی، دجال کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں؟“

۱۔ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ و ما علیہ حدیث نمبر ۲۹۳، ابوداؤد کتاب الملائم والفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۳۲۲۸، مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۲۱۱

۲۔ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۳، مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ و ما علیہ حدیث نمبر ۲۹۳، مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۲۲۸

۳۔ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۳، مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ و ما علیہ حدیث نمبر ۲۹۰، مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۱۰۳

ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کر سکتا۔ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا کہ تو جھوٹا ہے۔ فرشتے کی اس دوسرے فرشتے کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہ سن سکے گا، تو دوسرا فرشتہ پہلے والے سے کہے گا کہ "تو نے کہا کہ دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سنیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ جال کو سچا کہہ رہا ہے، یہ بھی آزمائش ہوگی۔ پھر وہاں سے وہ روانہ ہوگا اور مدینہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا لیکن اس کو مدینے میں نہیں گئے گا، یہ دیکھ کر دجال کہے گا کہ یہ تو اس شخص کا علاقہ ہے۔ پھر وہاں سے روانہ ہو کر شام پہنچے گا، وہاں ان گھائی کے پاس اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت

يعقوب بن سليمان الفسوي نے ابولیلی جبارہ بن ابی امیہ کی روایت نقل کی ہے کہ کچھ لوگ حضرت بن جبلؓ کے پاس پہنچے، وہ سخت بیمار تھے، لوگوں نے کہا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کریں جو آپؐ پر ہے۔ حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ مجھے ٹھیک سے بٹھا دو، کچھ لوگوں نے حضرت معاذؓ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور دے کر بٹھایا، لگے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، اور یہ تمہیں اس کے معاملے سے ڈراتا ہوں۔ وہ کانا ہے جبکہ میرا رب عزوجل کانا نہیں ہے۔ اس (دجال) کی آواز کے درمیان لفظ "کافر" تحریر ہے، اس کو ہر شخص پڑھ سکے گا۔ خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ، اسکے ساتھ جنت بھی اور دوزخ بھی۔ تو اس کی جنت دراصل دوزخ ہے اور دوزخ دراصل جنت ہے۔"

حضرت سمرہ بن جنادہ بن جندبؓ کی روایت

امام احمد نے اہل بصرہ میں سے ثعلبہ بن عبد العبدی کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت سمرہؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے (میں بھی وہیں موجود تھا) آپؐ نے سورج گرہن کے بارے میں ایک حدیث نقل کی فرمایا "نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ بھی فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کا ظہور نہ ہو، ان میں سے آخری کانا دجال ہوگا، جس کی باتیں آئینہ مسخ ہوگی۔ جیسے وہ ابونجی کی آنکھ ہو اور جب وہ نکلے گا یا فرمایا جب بھی وہ نکلے گا وہ یہ سمجھے گا کہ وہ اللہ ہے۔ لہذا اگر پرایمان لایا، اس کی تصدیق کی اور اجازت کیا۔ اس کا کیا ہوا کوئی بھی نیک عمل اس کو فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ اور جس کا اس کا انکار کیا اور اس کو جھٹلایا اس کے کسی عمل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے باز نہ ہوگی۔"

حسن فرماتے ہیں کہ اس کے کسی بھی عمل کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی۔ وہ عقرب ظاہر ہوگا اور اس وقت پوری دنیا میں پھیلے گا علاوہ حرمین اور بیت المقدس کے اور مسلمان بیت المقدس میں محصور ہو جائیں گے۔ زبردست زلزلے آئیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ دیوار کے گرنے اور درخت کی

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲۲۱/۱۵، انیق شام میں حوران کے علاقوں میں سے ایک علاقہ ہے، قبیلے کے شروع میں اس کے راستے میں پڑتا ہے۔

۲۔ کنز العمال، حدیث نمبر ۳۳۸۱، الہامیہ للسيوطی حدیث نمبر ۵/۳۵۳، بغوی، ۱/۹۰، شرح السنہ حدیث نمبر ۶/۹۹

سے آواز آئے گی۔ اے مومن ایہ یہودی ہے۔ یہ کافر ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو۔ لیکن یہ معاملہ اس طرح اس وقت تک نہ ہوگا جب تک تم آپس میں اس معاملے کو بہت برا عظیم نہ سمجھو گے، تم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھو گے کیا تمہارے بھائی نے اس مسئلے میں کوئی بات کی تھی؟ اور جب تک پہاڑ اپنی جگہ سے نہ ہٹ جائیں۔ اس کے بعد انہوں نے ایک مرتبہ اور بھی حضرت سمرہؓ کے خطبے میں شرکت کی۔ اس مرتبہ بھی بات میں کسی قسم کی کمی نہ ہوئی تھی۔

حضرت سمرہؓ سے ایک اور روایت

امام احمد نے حضرت سمرہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ دجال نکلے والا ہے وہ بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس پر ایک موٹی جھلی چڑھی ہوئی ہوگی۔ وہ کوڑھی اور اندھے کو شفا دے گا، مردوں کو زندہ کر دے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، لہذا جس نے تسلیم کیا کہ تو میرا رب ہے تو وہ فتنے میں پڑ گیا اور جس نے اپنی موت تک یہی کہا کہ میرا رب تو اللہ ہے، وہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔ اس کی کوئی آزمائش ہوگی نہ عذاب۔ پھر وہ زمین میں رہے گا جب تک اللہ چاہے گا پھر مغرب کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، نبی کریم ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے تشریف لائیں گی۔ اور اسی امت میں سے ہونگے۔ پھر وہ دجال کو قتل کریں گے اور حق قیامت کا وقت ہوگا۔

حضرت سمرہؓ کی ایک روایت طبرانی نے بھی نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے، اس پر ایک موٹی جھلی چڑھی ہوگی، وہ اندھے اور کوڑھی کو شفا دے گا، مردوں کو زندہ کر دے گا، اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ سو جس نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور کہا کہ میرا رب اللہ ہے اور دجال کا انکار کیا یہاں تک کہ اس کی موت آگئی تو نہ اس کو کوئی عذاب ہوگا نہ کسی فتنے میں پڑے گا۔ اور جس نے دجال سے کہا کہ تو میرا رب ہے تو وہ فتنے میں پڑ گیا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ دجال زمین میں رہے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرق کی طرف سے نبی کریم ﷺ کے امتی کی حیثیت سے ان کی تصدیق کرتے ہوئے تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے۔

حضرت جابرؓ کی روایت

امام احمد نے حضرت جابرؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں، ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے حرۃ نامی بلند جگہ پر پہنچے، ہم بھی ان کے ساتھ تھے۔ نبی کریم ﷺ فرمانے لگے، مدینہ منورہ کی زمین کتنی اچھی ہوگی جب دجال کا ظہور ہوگا۔ اس کی ہر گھائی پر فرشتے پہرہ دے رہے ہونگے۔ دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ جب دجال مدینہ منورہ کے قریب پہنچے گا۔ مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے۔ ان زلزلوں کی وجہ سے مدینہ منورہ میں جتنے منافق مرد و عورتیں ہوں گی، سب نکل کر دجال کے پاس جا پہنچیں گے۔ ان میں زیادہ تعداد عورتوں کی ہوگی، یہ نجات کا دن ہوگا، اس دن مدینہ منورہ خباثت کو اس طرح دور کر دے گا جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔ دجال کے

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۱۵، جمع الجوامع للسيوطی حدیث نمبر ۵۴۷، درمنثور حدیث نمبر ۳۵۴۱۵

۲۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۳۱۵، طبرانی کی معجم کبیر حدیث نمبر ۶۲۷، مجمع الزوائد شمسی حدیث نمبر ۷/۳۳۶

۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۱۵، درمنثور للسيوطی حدیث نمبر ۵۴۳، بغوی کی شرح السنہ حدیث نمبر ۱۵/۵۰

سالم کے طریق سے

امام احمد نے سالم کے طریق سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت نقل کی ہے، فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے پڑھ کر پڑھ کر اور اللہ تعالیٰ ایسی حمد و ثناء کی کہ جس کا وہ اصل ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ”میں ضرور تمہیں دجال سے ڈراؤں گا یا کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا تھا، لیکن میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بتائی ہوگی۔“ اس سے دجال کو پہچان لو گے اور وہ یہ کہ دجال کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ ہرگز کا نام نہیں ہے۔“

یہودیوں سے جنگ اور مسلمانوں کی مدد کا اشارہ

ابن حیاہ کے ذکر کے دوران یہ بات حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے پہلے بھی گزر چکی ہے، آپؓ نے فرمایا کہ ”تم یہودیوں سے جنگ کرو گے اور غالب آ جاؤ گے حتیٰ کہ یہودی کہیں گے کہ اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اس کو قتل کر دو۔“

حضرت ابن عمرؓ کا ایک اور طریق

امام احمد نے حضرت ابن عمرؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ”ہم حجۃ الوداع کے موقع پر گفتگو میں مصروف تھے اور ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ آپؓ کا آخری حج ہوگا، لہذا جب آپؓ حجۃ الوداع کے موقع پر خطبے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپؓ نے دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیل سے اس کے بارے میں بتایا فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا تھا اور ان کے بعد کے انبیاء کرام علیہ السلام نے بھی تو سن لو ان پر اس دجال کے حالات پوشیدہ نہیں تھے تو تم پر بھی نہ رہیں گے وہ کا نام ہے اور تمہارا رب کا نام نہیں ہے۔“

امام احمد نے یزید کے طریق سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؓ نے فرمایا کہ ”کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال کی علامات نہ بتائی ہوں، اور میں تمہیں اس کی ایسی علامات بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کیں، بے شک وہ کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں ہے، اس (دجال) کی دائیں آنکھ ایسی ہے جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ۔“

یہی روایت ترمذی نے بھی بیان کی ہے کہ جب آپؓ سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے ارشاد فرمایا کہ ”سن لو تمہارا رب ہرگز کا نام نہیں جبکہ دجال کا نام ہے اس کی دائیں آنکھ ایسی ہے جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ۔“

۱ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۴۷۲۷، مسلم کتاب الفتن باب ذکر ابن صیاد حدیث نمبر ۴۲۸۳،

مسند احمد حدیث نمبر ۲/۱۳۹، مسند احمد حدیث نمبر ۵/۱۳۵، کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۹۱۵، حدیث نمبر ۳۸۷۶۸

۲ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۱۳۵، کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۹۱۵، نمبر ۳۸۷۹۸

۳ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ و ما علیہ حدیث نمبر ۴۷۲۸، امام احمد اپنی مسند میں حدیث نمبر ۱/۱۷۶

۴ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ و ما علیہ حدیث نمبر ۴۷۲۸، ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی صفی

الدجال حدیث نمبر ۳۲۳۱، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۷، حدیث نمبر ۳/۱۳۳

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت

امام احمد نے شہر بن حوشب کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ”جب یزید بن معاویہؓ کی بیعت پہنچی تو میں شام آیا مجھے عوف بکالی کے بارے میں معلوم ہوا، میں ان کے پاس پہنچا کہ اتنے میں ایک صاحب آئے لوگوں نے ان کے لیے منتش چادر نکالی، وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ تھے، عوف بکالی ان کو دیکھتے ہی خاموش ہو گئے اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے آپؓ کو فرماتے سنا کہ ”ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی، لوگ ابراہیمؑ کے مہاجر کے پاس جائیں گے، دنیا میں شریر لوگوں کے علاوہ کوئی نہ بچے گا، ان کی زمینیں ان کو دھتکار دیں گی، آگ ان کو مرداروں اور خنزیریوں کے ساتھ جمع کرے گی، جہاں وہ رات گذاریں گے، آگ بھی رات گزارے گی اور جہاں وہ ٹھک کر ٹھہر جائیں گے آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جو پیچھے رہ گیا اس کو کھاجائے گی۔“

اور پھر فرمایا کہ ”آپؓ فرما رہے تھے کہ میری امت میں سے مشرق کی طرف سے لوگ قرآن پڑھتے ہوئے آئیں گے۔ حالانکہ قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب کبھی ان میں سے ایک نسل پیدا ہوگی تو اسے قسم کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ دس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو دہرایا، جب کبھی ان میں سے ایک نسل نکلے گی تو ختم کی جائے گی، یہاں تک کہ ان کے باقی بچے ہوئے لوگوں میں دجال کا ظہور ہوگا۔“

سند و متن کے لحاظ سے ایک غریب حدیث

طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؓ نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ وہ کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں، وہ ظاہر ہوگا اور چالیس دن تک زمین پر رہے گا، ہر گھٹ پر آئے گا علاوہ زمین کے۔ مہینہ جمعہ کی طرح ہوگا اور جمعہ ایک دن کی طرح، اس کے ساتھ جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی تو دراصل اس کی جنت دوزخ ہے اور دوزخ جنت ہے۔ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ ایک ایسے شخص کو بانے گا کہ صرف اس پر اللہ تعالیٰ دجال کو مسلط نہیں کریں گے، دجال اس شخص سے پوچھے گا کہ میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ شخص کہے گا کہ تو اللہ کا دشمن ہے، تو دجال جھوٹا ہے۔ لہذا دجال آری منگو اگر اس شخص کو کاٹ کر دو ٹکڑے کر دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کرے گا اور پھر پوچھے گا کہ اب بتا؟ وہ شخص کہے گا خدا کی قسم! تیرے بارے میں مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں ہے، تو اللہ عز و جل کا دشمن دجال ہے جس کے بارے میں ہمیں نبی کریم ﷺ نے اطلاع دی تھی۔ دجال اسے مارنے کے لیے اس کی طرف لپکے گا لیکن کامیاب نہ ہوگا تو کہے گا اس کو مجھ سے دور کر دو۔“

۱ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۹۹، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴/۲۸۶، بغوی شرح السنہ حدیث نمبر ۴/۳۰۲

۲ سنن ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی قتال الخوارج حدیث نمبر ۴۷۶۵، مسند احمد حدیث نمبر ۱/۱۵۱، حدیث نمبر ۲/۲۰۹

۳ حدیث نمبر ۳/۳۵۵

۴ مسند احمد حدیث نمبر ۱۱/۱۸۲ اور نمبر ۶/۱۳۰، فتح الباری حدیث نمبر ۱۳/۹، سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۵/۳۵۳

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن الانصاریہ کی روایت

امام احمد نے حضرت اسماءؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپؐ میرے گھر پر تشریف رکھتے تھے دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ "اس سے پہلے تین سال ہوں گے، پہلے سال آسمان اپنا ایک تہائی پانی (بارش) لے گا، اسی طرح زمین اپنی ایک تہائی پیداوار روک لے گی۔ دوسرے سال آسمان اپنا دو تہائی پانی روک لے گا، زمین بھی اپنی دو تہائی پیداوار روک لے گی۔ کوئی جانور خواہ داڑھ والا ہو یا گھروالا زندہ نہیں رہے گا اور سخت ترین مرض ہو گا کہ ایک اعرابی آئے گا اور کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو مجھے اپنا رب کبھے کا شخص کہے گا کہ ہاں۔ تو شیطان اس کے باپ اور بھائی کی صورت اختیار کر لے گا۔ پھر فرمانے لگیں کہ نبی کریمؐ کی ضرورت پوری فرمانے کے لیے تشریف لے گئے جبکہ لوگ یہ باتیں سن کر غمزدہ ہو گئے تھے اور انتظار میں بیٹھتے تھے اتنے میں آپؐ واپس تشریف لائے اور میرے گھر کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر فرمایا تمہرو، تمہرو یا صبر کرو اسامہ! پھر میں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ نے دجال کے ذکر سے ہمارے دلوں کو بلا کر رکھ دیا ہے، تو آپؐ نے فرمایا کہ "اگر میں آگیا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوں تو میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا ورنہ میرا رب ہر مومن کی بہترین دیکھ بھال کرنے والا ہے۔"

پھر فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم آنا گوندھتے ہیں اور جب تک بھوکے ہوتے ہیں، روٹی کھاتے ہیں، تو اس دن مومنین کا کیا حال ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا جس طرح آسمان والوں (یعنی فرشتوں) کو تسبیح تقدیس کافی ہو جاتی ہے اسی طرح مومن بھی اس دن تسبیح و تقدیس سے پیٹ بھر لیں گے۔

امام احمد نے حضرت اسماء بنت یزیدؓ کی ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ "میری مجلس میں موجود ہوا اور میری بات (حدیث) سننے سے چاہیے کہ اس تک پہنچا دے جو موجود نہیں ہے اور جانا کہ اللہ تعالیٰ کا نام اس سے پاک ہے، دجال کا نام ہے اس کی آنکھ مخ شہ ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان لفظ "کافر" تحریر ہے۔ جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔"

حضرت عائشہؓ کی روایات

امام احمد نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کی حدیث نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپؐ نے دجال کے مقابلے میں جدوجہد کا تذکرہ فرمایا، تو صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا، اس دن کون سا مال بہتر ہوگا؟ جو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ "سیاہ غلام جو اپنے گھر والوں کو پانی پلائے گا، رہا کھاتا تو وہ ہوگا ہی نہیں، دوبارہ عرض کیا تو اس دن مومنوں کا کھانا کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا کہ تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل۔" ام المومنین نے عرض کیا عرب اس دن کہاں ہونگے؟ فرمایا تمہوں سے ہونگے۔"

- ۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۶/۲۵۵، بغوی شرح السنہ حدیث نمبر ۶/۹۸، مشکوٰۃ المصابیح ترمذی حدیث نمبر ۵۳۹۱
- ۲۔ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۳، مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ واما حدیث نمبر ۲۹۳، مسند احمد حدیث نمبر ۶/۲۷، حدیث نمبر ۳/۱۱۵، حدیث نمبر ۶/۱۳۰
- ۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۶/۷، حدیث نمبر ۶/۱۲۵، ترمذی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۶/۳۳۵

ام المومنینؓ سے ایک اور روایت امام احمد نے نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ ایک دن میں بیٹھی رو رہی تھی کہ آپؐ تشریف لائے۔ دریافت فرمایا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے جواباً عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے دجال کا معاملہ یاد آ گیا اس لیے رونے لگی، تو آپؐ نے فرمایا کہ "اگر دجال میرے ہوتے تو نکل آیا تو میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا اور اگر میرے بعد نکلا تو تمہارا رب کا نام نہیں ہے وہ (دجال) اصفہان کے یہودیوں میں سے ہوگا، مدینے پہنچے گا اور مدینہ سے باہر ایک طرف اترے گا، ان دنوں مدینہ کے سات دروازے ہونگے، ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے، تمام شرارتی اور بدترین لوگ دجال کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ پھر وہ شام پہنچے گا، فلسطین کے شہر بابلہ کے قریب، دینی دنوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے اور دجال کو قتل کریں گے، چالیس سال تک زندہ رہیں گے، دو بہت انصاف، عادل حکمران ہونگے۔"

دجال حرمین میں داخل نہ ہو سکے گا

امام احمد نے ام المومنین عائشہؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔

صلوٰۃ کسوف کے بارے میں ایک روایت حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کی ہے فرماتی ہیں کہ اس دن خطبے میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس وحی بھیجی گئی ہے کہ جلد ہی تمہاری آزمائش ہوگی یا یہ کہ مسیح دجال کے فتنے سے پہلے۔ فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے کیا کہا تھا۔

اس کے علاوہ صحیح مسلم میں ام شریک سے ایک روایت ہے فرماتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا "لوگ دجال سے بھاگ کر اونچے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھیں گے۔" فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عرب اس دن کہاں ہونگے؟ فرمایا بہت کم ہونگے۔"

ام المومنین ام سلمہؓ کی روایت

ابن وہب نے حضرت ام سلمہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ ایک رات مجھے دجال کا معاملہ یاد آ گیا تو میں رات بھر سو نہ سکی، صبح میں نبی کریمؐ کے پاس پہنچی اور ساری بات گوش گذار کر دی تو آپؐ نے فرمایا، ایسا مت کر وہ اگر وہ میری موجودگی میں نکلا تو میں اس کے لیے کافی ہوگا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ صالحین کی طرف سے اس کے لیے کافی ہونگے۔" پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ "کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، میں بھی تم کو ڈراتا ہوں، بے شک وہ کاٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے۔"

طبرانی نے حضرت رافع بن خدیجؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے قرآن کی خدمت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس امت کے زندیق ہیں، ان کے زمانے میں بادشاہ ظالم ہوگا، اسی کی بڑائی اور سطوت ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ طاغوت کی بیماری بھیجیں گے، عام طور پر اکثر لوگ اس میں مر جائیں گے، پھر حشف (زمین میں دھنسا) ہوگا،

- ۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۶/۷، ترمذی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱۰/۳۲، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۱۲۳، کنز العمال
- ۲۔ مسلم کتاب الفتن باب فی یقینا حدیث الدجال حدیث نمبر ۳۱۹، ترمذی کتاب المناقب باب مناقب فی فضل العرب حدیث نمبر ۳۹۳، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۶/۳۵۱

کم ہی لوگ ہونگے جو اس سے بچیں گے، ان دنوں مومن کی خوشی کم اور غم زیادہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مسخ فرما کر بندر اور خنزیر بنادیں گے اور پھر اس کے بعد دجال نکلے گا۔ پھر آپؐ ایسے روئے کہ ہم بھی ساتھ لگے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں روئے؟ ارشاد فرمایا ان لوگوں پر ترس آ گیا کیونکہ ان میں سے والے اور بھتیجی لوگ بھی ہونگے۔

حضرت عثمان بن ابی وقاصؓ کی روایت

امام احمد نے ابو نفرة سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں جمعہ کے دن ہم حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کے پاس آئے تاکہ اپنے اور ان کے مصحف کا موازنہ کر کے دیکھ لیں، جب جمعہ کا وقت ہوا تو ہم نے غسل کیا، انہوں نے ہمیں خشبودی جو ہم نے لگائی، پھر ہم مسجد میں آ گئے اور ایک ایسے شخص کے پاس بیٹھ گئے جو ہمیں دجال والی حدیث یاد کر رہا تھا۔ اتنے میں عثمان بن ابی العاصؓ آ گئے، ہم لوگ کھڑے ہو گئے وہ بیٹھ تو ہم بھی بیٹھ گئے۔ اس کے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”مسلمانوں کے تین شہر ہونگے، ایک اس جگہ جہاں سمندر ملتے ہیں، دوسرا جزیرہ میں اور تیسرا شام میں۔ اتنے میں تین زلزلے آئیں گے اور لوگ خوفزدہ ہو جائیں گے۔ پھر دجال ظاہر ہوگا اور مشرق کی طرف والوں کو شکست دے گا۔ سو پہلا شہر جس کو وہ فتح کرے گا وہ شہر ہوگا جو سمندر ملتے ہیں۔ اس شہر کے رہنے والے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایک گروہ شام میں رہے گا اور حالات پر نظر رکھے گا، دوسرا گروہ اعراب کے ساتھ رہے گا اور تیسرا گروہ اپنے قریبی شہر میں چلا جائے گا۔ دجال کے ساتھ ہزار افراد ہونگے، جنہوں نے تيجان (سبز چادر) اوڑھ رکھی ہوگی، دجال کے اکثر ساتھیوں میں یہودی اور عجمی ہونگی، پھر وہ دوسرے شہر میں آئے گا۔ اس کے لوگ بھی تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک شام چلا جائے گا اور تیسرا گروہ مغربی شام کی طرف چلا جائے گا۔ مسلمان انیق نامی مقام پر جمع ہونگے اور اپنا نمائندہ بھیجیں گے اس سے ان پر سختی آئے گی، ان کو شدید بھوک اور مشقت کا سامنا کرنا ہوگا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص اپنی لکڑی کی رسی کو جلا کر کھائے گا، اسی دوران بحر کے وقت ایک آواز دینے والا تین مرتبہ بکارتے گا، اے لوگو! تمہارے مال مدد آگئی لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے، یہ تو کسی ایسے شخص کی آواز لگتی ہے جس نے خوب پیٹ بھر کھایا ہو، فجر کی نماز کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے، مسلمانوں کے امیر ان سے کہیں گے۔ اے خدا! آگے بڑھئے اور نماز پڑھائیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ اس امت کے لوگ ایک دوسرے کے امیر ہیں، پھر مسلمانوں کے امیر نماز پڑھائیں گے، نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ اٹھائیں گے اور دجال کی طرف روانہ ہونگے۔ دجال جب ان کو دیکھے گا تو اس طرح پھگلے گا جیسے تانبہ پھل جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو سینے پر نیزہ ماریں گے اور قتل کر دیں گے۔ دجال کی فوج کو شکست ہو جائے گی۔ اس دن کوئی چیز اللہ کو پناہ نہ دے گی۔ حتیٰ کہ درخت بھی یہ کہے گا اے مومن! یہ کافر ہے اور اسی طرح پتھر بھی یہ کہے گا اے مومن! یہ کافر ہے۔“ (اسے نقل کر دو)

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ امام احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ شہر بصرہ اور کوفہ ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ کی ایک روایت ہے جو انہوں نے بصرہ کی مسجد میں بیان فرمائی کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”تیسری امت میں سے ایک جماعت ضرور ایسے شہر پہنچے گی جسے بصرہ کہا جاتا ہوگا، جہاں ان کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور کچھ بھروسہ کے درخت بھی بہت زیادہ ہونگے۔ پھر قسطنطین کی تین جماعتیں بن جائیں گی۔ ایک جماعت تو اونٹوں کی دم پکڑ کر وہ جلد تازی ایک بل پر پہنچیں گے، پھر مسلمانوں کی تین جماعتیں بن جائیں گی، اور ایک قوم وہ خوفزدہ حالت میں وہیں ٹھہری رہے گی۔ یہ دونوں کر جنگوں میں چلی جائے گی اور ہلاک ہو جائے گی، اور ایک قوم اپنے بچوں کو اپنی پشتوں پر اٹھالیں گے۔ یہی ان کے فضلاء و شہداء ہونگے۔ ان جماعتیں برابر ہونگی۔ اور تیسری قوم اپنے بچوں کو اپنی پشتوں پر اٹھالیں گے۔ یہی ان کے فضلاء و شہداء ہونگے۔ ان میں سے جو باقی بچیں گے ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کا میاں بی عطا فرمائیں گے۔“

امام احمد نے حضرت ابو بکرؓ کی ایک روایت ہمیں بیان کی ہے کہ بنو قسطنطرا سے مراد ”ترک قوم“ ہے۔ امام ابو داؤد نے حضرت بریدہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”تم سے چھوٹی آگھوں والے ملیں گے۔“ یعنی ترک۔ ان کو تین مرتبہ وہاں سے ہٹایا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ جزیرۃ العرب پہنچ جائیں گے۔ پہلی دفعہ بھگانے میں جو ان سے الگ ہو گیا وہ بچ جائے گا، دوسری مرتبہ میں بعض ہلاک ہو جائیں گے اور بعض بچ جائیں گے اور تیسری مرتبہ میں کوئی ایک بھی نہ بچے گا۔“

سفیان ثوری نے حضرت ابن مسعودؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جب دجال نکلے گا تو لوگوں کی تین جماعتیں بن جائیں گی۔ ایک گروہ تو دجال پر ایمان لے آئے گا، دوسرا ایسی سرزمین کی طرف چلا جائے گا جہاں ”شیعہ“ (گھاس) آگتی ہے۔ اور تیسری جماعت عراق چلی جائے گی، جو دجال اور اسکے ساتھیوں سے جنگ کرے گی۔ یہاں تک کہ تمام مومن شام میں جمع ہو جائیں گے، پھر وہ مومن اپنا ایک دست بھیجیں گے۔ ان میں ایک شہسوار ہوگا جس کا گھوڑا بھورے رنگ کا ہوگا یا چستکبرہ۔ یہ لوگ دجال سے مقابلہ کریں گے اور سب کے سب شہید ہو جائیں گے ایک بھی بچ کر واپس نہ جائے گا۔“

عبداللہ بن بشرؓ کی روایت

ذہب بن اسحق نے حضرت عبداللہ بن بشرؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں، وہ لوگ دجال کو ضرور دہلیس گئے جنہوں نے مجھ سے دیکھا ہے۔ یا یہ فرمایا کہ میرے کہنے سے قریب ہونگے۔“

حضرت سلمہ بن الاکوعؓ کی روایت

امام طبرانی نے حضرت سلمہ بن الاکوعؓ کی روایت بیان کی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حقیقی سے آ رہا تھا، جب ہم شنیہ پہنچے تو آپؐ نے فرمایا کہ ”میں اللہ کے دشمن کو دجال کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں وہ

آئے گا یہاں تک کہ فلاں جگہ پہنچے گا پھر کچھ دیر ٹھہرے گا۔ سارے آوارہ پدمعاش اس کے پاس جمع ہوں گے۔ مدینہ کی کوئی گھائی ایسی نہیں ہے جہاں دو فرشتے پہرہ نہ رہے ہوں، دجال کے ساتھ دوسو تیس ہوں گے اور جہنم کی۔ اسکے علاوہ اس کے ساتھ شیاطین بھی ہونگے جو ماں باپ کی صورت اختیار کر لیں گے اور ان کے اولاد سے کہیں گے کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں تیرا باپ ہوں۔ میں تیرا بھائی ہوں۔ میں تیرا رشتہ دار ہوں۔ میں تیرا مرثیہ چکا؟ یہ (دجال) ہمارا رب ہے اسی کی اتباع کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو اس شخص کے بارے میں فیصلہ ہوگا، وہی یہ شخص کہے گا۔ دجال کے لیے اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں سے ایک آدمی مقرر فرمائیں گے جو اس کو مار کر وادے گا اور مارے گا اور ڈانسنے گا اور کہے گا، اے لوگو! یہ جھوٹا ہے، تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے، یہ شک ہے، یہ باطل باتیں کرے گا، اور تمہارا رب کا نام نہیں ہے۔ دجال اس شخص سے کہے گا تو میرا اتباع کیوں نہیں کرتا کہہ کر اس کو پکڑے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا اور لوگوں سے پوچھے گا کیا میں اس کو تمہارے لیے دوبارہ زندہ نہ کر دوں؟ دوبارہ زندہ ہو کر وہ شخص پہلے سے زیادہ سختی سے دجال کی مخالفت شروع کر دے گا، اور زیادہ برا بھلا کہنے لگے گا کہہ گا اے لوگو! تم نے ایک آزمائش دیکھی ہے۔ جس میں تم بتلا کئے گئے ہو اور ایک ایسا فتنہ جس میں تمہیں آزمایا ہے۔ سنو! اگر یہ دجال سچا ہے تو مجھے دوبارہ مار کر زندہ کر دکھائے، سنو! وہ جھوٹا ہے۔ دجال اس کو اپنی آگ میں جھونک دے گا حالانکہ وہ جنت ہے، پھر شام کی طرف روانہ ہو جائے گا۔

حضرت مجن بن الادریج کی حدیث

امام احمد نے حضرت مجن بن الادریج کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ نے خطبہ فرمایا ”نجات کا دن، نجات کا دن کیا ہے؟ یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا، عرض کیا گیا۔ نجات کا دن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا دجال آئے گا اور احد پر چڑھ جائے گا اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہے گا ”کیا تم اس سفید گل کے بارے میں جانتے ہو؟ یہ احمد (ؓ) کی مسجد ہے، پھر مدینہ منورہ آئے گا، مدینہ کے ہر راستے پر فرشتوں کو پہرہ دیتے ہوئے گا جو اپنی تلوار لہرا رہے ہونگے۔ یہاں سے دجال جزف کی طرف آئے گا اور اپنا گرز تین مرتبہ زمین پر مارے گا۔ مدینہ منورہ کو تین زبردست جھٹکے لگیں گے۔ ان جھٹکوں کی وجہ سے تمام منافق و فاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے، یہی نجات کا دن ہوگا۔“

بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو

حضرت مجن بن الادریج سے امام احمد نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور احد پہاڑ پر چڑھ گئے، وہاں سے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”بتائی ہو! یہ میری آنکھوں کی شکل کی ہے اور میں اس کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں۔ یا فرمایا کہ سب سے آخری جو ہوگا۔ (دجال) اس مدینہ کی طرف بڑھے گا لیکن ہر راستے پر ایک ایسے فرشتوں کو پہرے دیتا ہوا پائے گا جو اپنی تلواریں سونپیں ہوئے ہونگے، لہذا یہ مدینہ داخل نہ ہو سکے گا۔

طبرانی کی معجم کبیر حدیث نمبر ۴۱/۷ اور مجمع الزوائد شریف کی حدیث نمبر ۳۹/۷، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۷۹۳

مسند احمد حدیث نمبر ۴/۳۲۸، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۳۳/۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۸۳۳

پھر آپ احمد سے شیخ تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے، وہاں ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، دریافت فرمایا، یہ کون ہے؟ میں نے اس شخص کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا، خاموش ہو جاؤ، اس کو موت سنانا کہیں اس کو ہلاک نہ کر دو۔ پھر امہات المؤمنین میں سے کسی کے حجرے کے نزدیک تشریف لائے اور میرے ہاتھ کو چھوڑ دیا اور فرمایا ”تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو، تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو“۔

حضرت ابو ہریرہ کی روایت

حضرت ابو ہریرہ سے ایک روایت امام احمد نے نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے مقابلہ نہ کر لیں، مسلمان ان کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ یہودی درختوں اور پتھروں کے پیچھے چھپیں گے اور وہ درخت اور پتھر پکاریں گے، اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا بیٹھا ہے، آؤ اور اس کو قتل کر دو، علاوہ عزقہ نامی درخت کے کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔“ اسکے علاوہ امام مسلم نے اسی سند سے یہ الفاظ بھی روایت کیے ہیں کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ترکوں کے ساتھ قتال نہ ہو۔“ (المحدث) یہ ظاہر ہے کہ یہاں ترکوں سے مراد یہودی بھی ہیں، اور دجال بھی یہودی ہوگا، جیسے کہ حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں گزرا ہے جیسے احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت

امام احمد نے ہی حضرت ابو ہریرہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”دجال غرور و عوران اور کرمان میں سے نکلے گا، اس کے ساتھ ستر ہزار ساتھی ہونگے، ان کے سر ایسے ہونگے جیسے بڑے بڑے مٹکے۔“ ایک اور روایت ضعیف بن اسحاق نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور دجال کا ذکر فرمایا، فرمایا کہ ”کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، میں تمہارے سامنے اس کی ایسی خاصیات بیان کروں کہ جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی نے بیان نہ کی ہوگی، وہ کاٹا ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہے۔ جسے ہر شخص پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو، یا ان پڑھ۔“

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۹/۷، حدیث نمبر ۴/۳۲۸، حدیث نمبر ۵۳۳/۴، کنز العمال حدیث نمبر ۵۳۷۵۷، بیہقی کی درمنثور حدیث نمبر ۱/۱۹۳

۲۔ مسلم کتاب القنن باب القنن اسناد حسن صحیح الحدیث نمبر ۲۶۹۸، ابوداؤد کتاب الملاحم باب فی قتال الکفر حدیث نمبر ۴۳۰۳، امام احمد کی مسند حدیث نمبر ۳/۴۱

۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۳، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۳۵/۷

۴۔ بخاری کتاب القنن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۳، کتاب القنن باب ذکر الدجال وصفہ و ما علیہ حدیث نمبر

۲۹۴، مسند احمد حدیث نمبر ۲۷۷، حدیث نمبر ۳/۱۱۵، حدیث نمبر ۵/۱۳۰

اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے حرمین کی نگرانی کر رہے ہوں گے

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اور مدینہ فرشتہ حفاظت میں ہوگا، مدینہ آنے والے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے، وہاں نہ دجال داخل ہو سکے گا اور نہ طاعون۔" یا

حضرت عبادہؓ کی روایت

امام ابوداؤد نے حضرت عبادہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ "آپؐ نے فرمایا، میں نے تمہیں کے بارے میں بتایا، یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ تم نہ کرو گے، مسخ دجال، کھنڈ، گھٹے ہوئے بالوں والا، اور گاؤں کا ایک آنکھ مسخ کی جا چکی ہے۔ اگر اس کا معاملہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے تو جان لو کہ تمہارا رب ہرگز کانٹا نہیں ہے۔"

بنو تمیم کی فضیلت

بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے تین وجوہات سے بنو تمیم سے محبت ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ (پہلی وجہ) وہ دجال کی مخالفت میں بہت سخت ہیں۔ اتنے میں بنو تمیم والوں کی طرف سے بھیجے گئے زکوٰۃ و صدقات پہنچ گئے تو فرمایا "یہ میری قوم کے صدقات ہیں۔ بنو تمیم والوں کی لڑکی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس تھی، تو آپؐ نے فرمایا کہ "اس کو آزاد کر دو، کیونکہ یہ حضرات اسمعیلؑ کی اولاد میں سے ہیں۔"

حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت

امام ابوداؤد نے حضرت عمران بن حصینؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ "میں نے دجال کی بات سنی، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، خدا کی قسم ایک شخص اس کے پاس آئے گا اور اس (دجال) مومن سمجھتا ہوگا اور اس کے مشکوک جاوہر کی کمالات کی پیروی کرے گا۔"

امام احمد نے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ "نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے دجال کی بات سنی ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، بے شک ایک شخص اس کو مومن سمجھتا ہوگا اس کے پاس آئے گا اور اس کو مومن سمجھتا ہوگا کیونکہ وہ شخص اس (دجال) کی طرف سے شکوک میں مبتلا ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کی اتباع کرے گا۔"

یزید بن ہارون نے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ سے ایک روایت سفیان بن عیینہ نے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲۸۳۲، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۰۹/۳، بخاری کی تاریخ کبیر حدیث نمبر ۶۱۸۰

۲۔ سنن ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۲۰، مسند احمد حدیث نمبر ۳۲۳۲/۱۵ اور کنز العمال

حدیث نمبر ۶۵۷۶ بخاری کتاب الحق باب ملک من العرب حدیث نمبر ۲۵۳۳، مسلم کتاب فضائل الصحابہ غفار و اسم

حدیث نمبر ۶۳۹۸، فتح الباری حدیث نمبر ۸/۸، حدیث نمبر ۵۱۷۰، حدیث نمبر ۵۱۷۰/۵ ایضاً

۵۔ ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۹، مسند احمد حدیث نمبر ۴۳۱۹

یعنی دجال بھی انسانوں کی طرح کھائے پینے گا اور بازاروں میں دوکھائے کھائے گا اور بازاروں میں گھومے گا۔" یا

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت

دجال کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے

امام مسلم نے ایک روایت حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جتنی معلومات دجال کے بارے میں میں نے نبی کریم ﷺ سے حاصل کی ہے اور کسی نے نہیں حاصل کی۔ یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا نشان پہنچے گا؟ وہ (دجال) تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس کھانا بھی ہوگا اور پانی کی نہریں بھی ہوں گی، فرمایا وہ اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

یہ روایت شریح بن یونس نے حضرت مغیرہؓ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں دجال کے بارے میں جتنا آپؐ سے میں نے پوچھا کسی اور نے نہیں پوچھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارا اس (دجال) کے بارے میں کیا سوال ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور بالائی کی نہریں ہوں گی؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ (یعنی دجال کو اتنی بڑی مقدار میں کھانا پانی وغیرہ دینا) اس (یعنی دجال کے معاملے) سے بھی زیادہ آسان ہے۔

یہ روایت مسلم نے بھی کئی طرق سے صحیح مسلم کتاب الدسندان میں نقل کی ہے۔ اور حضرت حذیفہؓ کی روایت میں پہلے گزر چکا ہے کہ اس (دجال) کا پانی دراصل آگ ہے اور آگ دراصل ٹھنڈا پانی، اور بظاہر آنکھوں کو ایسا محسوس ہوگا (حقیقت میں نہ ہوگا)۔

اسی روایت سے بعض علماء جیسے ابن حزم، طحاوی وغیرہ نے استدلال کیا ہے کہ دجال طمع سازی اور نظر بندی کا ماہر ہوگا، جو چیزیں لوگوں کو دکھائے گا ان کی حقیقت میں کوئی حیثیت نہ ہوگی بلکہ یہ صرف خیالات ہوں گے۔

معتزلہ فرقہ کے بڑے شیخ ابوعلی الجبائی کہتے ہیں کہ دجال جو کمالات دکھائے گا ان کا حقیقت میں سچا ہونا جائز نہیں کیونکہ اگر اس کو ہم جائز کہیں گے تو خارق عادات کی لات اور ہفوات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کے برابر ہو جائیں گے۔

قاضی عیاض اس کے مقابلے میں فرماتے ہیں کہ ایسا ہونا ممکن ہے کیونکہ دجال الوہیت کا دعویٰ کرے گا،

اور جو الوہیت کا دعویٰ کرے اس سے ایسے اعمال کا صدور ناممکن نہیں ہے، ورنہ پھر وہ الوہیت کا دعویٰ کیونکر کرے گا۔

دوسری طرف بہت سے باطل فرقوں جیسے خوراج، جہمیہ اور بعض معتزلہ نے دجال کا بالکل ہی انکار کیا ہے

اور اس معاملے میں وارد تمام احادیث کو رد کر دیا ہے۔ لہذا ان کے ہاں اس سلسلے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی۔

لہذا اسی وجہ سے یہ لوگ عام اہلسنت والجماعت اور خصوصاً علماء سے کٹ گئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اس سلسلے میں وارد ان روایات کا انکار کیا ہے جو آپؐ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں جیسے ہم نے ابھی بہت سی بیان کیں۔ اور یہ بھی

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۴۳۳۴، مجمع الکبیر طبرانی حدیث نمبر ۱۵۵/۱۸، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۸/۲

۲۔ مسلم کتاب الفتن باب فی الدجال وهو اھون علی اللہ عزوجل حدیث نمبر ۴۳۰۴، حدیث نمبر ۴۳۰۵ ایضاً

تمام روایات نہیں بلکہ چند ہیں جو بات سمجھانے کے لیے کافی ہیں۔ مد اور توفیق تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

سبق

ان تمام احادیث سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ دجال اور وہ تمام کمالات اور خوارق عادات جو اللہ تعالیٰ نے دجال کو دیئے ہیں، دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کا امتحان ہوگا۔ جیسے کہ پہلے گذرا کہ جو دجال کی زبان سے نکلے گا، وہ خوب خوشحال ہو جائے گا بارشیں ہوں گی، زراعت ہوگی، بہت سے مال مویشی ہونگے اور خوب پھول پھولے گا۔ اور جو اس کی بات نہیں مانے گا اور اس کو حاکم دے گا وہ تنگی اور قحط سالی کا شکار ہو جائے گا۔ یہاں پر حملہ آور ہوگی، مال مویشی ہلاک ہو جائیں گے، عزیز واقارب مہربانیں گے، پھل زراعت کا رو بار نہ ہوگا۔ یعنی مختلف آفتیں اس کو گھیر لیں گی۔

زمین کے اندر چھپے ہوئے خزانے دجال کے ساتھ ایسے چلیں گے جیسے شہر کی کھیاں اپنی ملک کے راجے کے پاس ہیں اور دجال کسی نو جوان کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا۔ یہ سب خوارق اور کمالات حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیں گے تاکہ اپنے بندوں کا امتحان لیں۔ چنانچہ بہت سے اس کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے اور مومنوں کا ایمان پہلے سے بھی زیادہ ہو جائے گا۔ لہذا یہ جو روایت گذری ”ہو اھون علی اللہ من ذلک“ (الحديث) کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے بھی زیادہ آسان ہے تو اس کا یہی مطلب ہے یہ معاملہ کم ہے اس سے کہ دجال کے پاس ایسی چیزیں ہوں جن سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے حالانکہ وہ نقصان فسخ و فجو اور ظلم کے علاوہ کچھ نہ ہوگا اگرچہ اس کے کمالات خوارق عادات میں سے ہوں۔ کیونکہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ بھی تحریر ہوگا۔ اور تحریر ایسی ہوگی جو واضح طور پر ہر ایک کو دکھائی دے گی۔ یعنی حسی ہوگی، محسوس کی جائے گی، اس کو چھو کر بھی دیکھا جاسکے گا کہ معنوی یا خیالی تحریر نہ ہوگی۔ کیونکہ آپ نے اس بارے میں تحقیقی خبر دی ہے کہ وہاں ک، ف، و تحریر ہوگا۔ اس کے علاوہ اس کی ایک آنکھ کافی ہوگی، انتہائی کریمہ نظر ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہوگی۔

یہی معنی ہیں اس جملے کے ”سکناہا عصبہ طافیہ“۔ طافیہ اس پتلی کو کہتے ہیں جو پانی میں مرجائے اور اس کے پتے آجائے، یہاں روایات میں اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ اس کی آنکھ بے نور بھی ہوگی یعنی اس میں روشنی بھی نہ ہوگی اور وہ دیکھ بھی نہ سکتا ہوگا۔ اور جیسا کہ ایک روایت میں گذرا کہ اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے کسی چوناگی دیوار پر کسی کے ناک کی گندگی بگھم وغیرہ لگی ہوتی ہے، یعنی نہایت بد صورت۔

بعض روایات میں یہ آیا ہے کہ اس کی دائیں آنکھ کافی ہوگی اور دوسری بھی رحانامی پتھر کی طرح ہوگی۔ لہذا یاد رہے کہ ان میں سے ایک قسم کی روایات محفوظ نہیں رہیں یا یہ کہ کانپن دونوں آنکھوں میں ہوگا اور کانے پن سے مراد نقص اور عیب ہیں۔

اس بات کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو طبرانی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”دجال سخت بالوں والا ہے، کمیر ہے، اس کی آواز ایسی ہے جیسے کوئی ناک سے پھونکا ہو (غصہ کی مانند)، اس کا سر گویا کہ کسی درخت کی ٹہنی ہو، اس کی دائیں آنکھ اندر کو دھنی ہوئی اور بائیں آنکھ ایسی جیسی پھولا ہوا انور کا دانہ ہوگا۔“

میں انور کی دوسری آنکھ ایسی ہوگی جیسے چمکتا ہوا ستارہ، اس بناء پر ایک روایت غلط ہوگی، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی ایک آنکھ پھل طور پر کالی ہو اور دوسری میں کچھ کانپن ہو، حقیقت حال سے تو اللہ تعالیٰ ہی واقف ہیں۔

دجال کے بارے میں تصریح قرآن کریم میں کیوں نہیں ہے؟

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ دجال انتہائی درجے کا فاسق و فاجر ہے، اس کا شر وقتہ بہت عظیم ہے، وہ ربوبیت کا دعویٰ کرے گا، وہ بڑے چھوٹوں میں سے ہوگا، تمام انبیاء کرام نے اپنی اپنی امتوں کو اس سے ڈرایا لیکن پھر بھی قرآن کریم میں اس کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی؟

اس کا جواب چند مختلف طریقوں سے دیا جاسکتا ہے۔

ترجمہ جس روز آپ کے رب کی بڑی نشانی آپہنچی گی، کسی ایسے شخص کا ایمان جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو (ترجمہ حضرت تھانوی)

امام ترمذی نے اس کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ”تمین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو (ان کے ظہور کے بعد) کسی ایمان لانے والے کو اس کا ایمان کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے گا، یا (ان نشانیوں کے ظاہر ہونے کے بعد) کسی ایمان دار نے نیک اعمال شروع کیے تو وہ کچھ فائدہ نہ دے گی۔ وہ تمین چیزیں یہ ہیں (۱) دجال (۲) دابہ (۳) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔“

دوم

جیسے کہ پہلے بیان ہوا، اور جیسے کہ آگے بھی آ رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان دنیا سے نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے، جیسا کہ قرآن کریم، سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵ تا ۱۶ میں ذکر کیا گیا ہے۔

ترجمہ: اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو کہ رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے قتل کر دیا حالانکہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ ان کو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں، ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں، بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقینی بات سے قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں حکمت والے ہیں، اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے۔

یہ بات ہم اپنی تفسیر میں بتا چکے ہیں کہ لفظ ”قبیل موصہ“ میں ”ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ یعنی عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونگے۔ ان پر اہل کتاب ایمان لے آئیں گے جو ان کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف رکھتے تھے، وہ بھی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھتے ہیں یعنی عیسائی اور وہ بھی جو معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مشکوک اولاد ہونے کا الزام لگاتے ہیں۔ یعنی یہود، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہوتے ہی یہودیوں اور عیسائیوں کو اس بات کا بخوبی علم ہو جائے گا کہ وہ لوگ اپنے دعویٰ میں

مسلم کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیہ الایمان حدیث نمبر ۳۹۶، ترمذی کتاب التفسیر باب نمبر ۷ اور سورۃ الانعام کی تفسیر حدیث نمبر ۳۰۷، مسند احمد حدیث نمبر ۲۴۳۵/۲

جھوٹے تھے، جیسا کہ ابھی ہم بیان کریں گے۔

چنانچہ اسی بناء پر کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول میں اشارہ ہے دجال کے ظہور کی طرف مگر ایہوں کا راہنما ہے۔ اور مسیح ہدایت کا مخالف ہے اور اہل عرب کی عادت ہے کہ بعض اوقات وہ دو مضامین مخالفوں میں سے ایک کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں اور اس سے دوسرے کی طرف بھی اشارہ ہو جاتا ہے، چنانچہ بات اپنی جگہ طے شدہ ہے۔

سوم

قرآن کریم میں اس (دجال) کے نام کی تفریح اس لیے نہیں ہے تاکہ اس کی حقارت خوب سمجھ لی جائے اور واضح ہو جائے کہ کفر تو یہ الوہیت کا دعویٰ رہا ہے اور حقیر اتنا ہے کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی گئی اور یہ بات اللہ بزرگ و برتر کی عظمت و جلالت علو شان اور تمام نامتناہیات سے پاکی کے لیے نہیں ہے۔ لہذا دجال کا معاملہ اہل عرب کے نزدیک اس قدر حقیر اور معمولی تھا کہ اس کو ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ لیکن کرام نے جناب باری میں عرض معروض کر کے دجال کے فتنے، اس کے خوارق العادات الاعمال وغیرہ سے اس کا حاصل کر کے اپنی امتوں کو بتایا اور ہر بات کو اتنا کھول کھول کر بیان کر دیا کہ انبیاء کرام کی مبارک زبانوں سے اس کے ذکر پر اکتفا کر لیا گیا۔

چنانچہ یہ تو اتار کے ساتھ آپ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسی بر عظمت و جلالت ہستی کے مقابلے میں اس جیسے معمولی اور خفیس کا ذکر قرآن کریم میں ہو۔ اسی وجہ سے یہ کام نبیاء کرام کے سپرد کر دیا گیا۔

ایک شبے کا ازالہ

اگر کسی کے ذہن میں یہ شبہ ہو کہ اگر دجال کا ذکر صرف اس وجہ سے قرآن کریم میں نہیں کیا گیا کہ وہ دجال باری تعالیٰ کے مقابلے میں ہر گاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا تو فرعون تو دجال سے بھی گیا گزرا ہے۔ اس نے بھی اس کے جھوٹے دعوے کیے تھے۔ مثلاً اس نے کہا ”انار بکم الاعلٰی“۔ یا ایک اور جگہ کہا ”یا ایہا النہاس ما علمت لکم من اللہ غیری“۔ پھر اس کا ذکر کیوں قرآن کریم میں کیا گیا ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرعون کا معاملہ تو پہلے گذر چکا تھا اور اس کا جھوٹ و اختراء لوگوں پر واضح ہو چکا تھا ہر عقل مند مومن اس کے بارے میں بخوبی جانتا ہے۔ جبکہ دجال کا معاملہ ابھی آئندہ زمانے میں ہوگا۔ جب بیزاری اور دین سے دوری کا عالم ہوگا۔ لوگ قرآن و حدیث بھول چکے ہوں گے۔ لہذا دجال سے خوارق عادات الاعمال و افعال دیکھ کر اس پر ایمان لے آئیں گے۔ اور دجال لوگوں کے لیے بہت بڑا فتنہ ہوگا، چنانچہ اس کو اس کے حق ہونے کی بناء پر اور آزمائش ہونے کی بناء پر بھی ذکر نہیں کیا۔ کیونکہ اس (دجال) کے جھوٹے ہونے کا معاملہ اتنا عام ہے کہ اس پر تنبیہ کرنے اور قرآن کریم میں ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ بعض اوقات کسی چیز کے بہت زیادہ واضح اور عام فہم ہونے کی وجہ سے اس کے ذکر کو چھوڑ بھی دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے اپنے مرض میں حضرت امیر

۱۔ سورۃ النازعات آیت نمبر ۲۳ (ترجمہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں)

۲۔ سورۃ القصص آیت نمبر ۳۸، (ترجمہ: اے اہل دربار مجھ کو تمہارا اپنے سوا کوئی خدا معلوم نہیں ہوتا)

مصدق کی خلافت کے بارے میں تحریریں حکم دینا چاہا لیکن پھر اپنا ارادہ منسوخ فرما دیا اور فرمایا ”یا سابی اللہ والمومنون الا ابابکر“۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور مومنین (خلافت کے لیے) حضرت ابوبکر کے علاوہ کسی پر راضی نہ ہونگے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ تمام صحابہ کرام کو حضرت ابوبکر صدیق کی جلالت قدر، عظمت، شان و شوکت اور بزرگی کا علم تھا، جبکہ آپ بھی جانتے تھے کہ صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق کے علاوہ کسی اور کو اپنا خلیفہ نہ بنا سکیں گے، اور وہ ابھی ایسے ہی۔ لہذا اسی وجہ سے اس حدیث کو نبوت و لائیکل میں بھی ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ پہلے ہم نے ذکر کیا اور کتاب میں کئی جگہ اسی بات کو بیان کیا ہے۔

اور یہ بحث جس میں ہم اس وقت مشغول ہیں اس کا تعلق بھی اسی قسم کے معاملات سے ہے، اور وہ یہ کہ خود آپ کا حقیر و مبہم بھی اتنا واضح تھا کہ اس کے لیے کسی لعن یا دلیل کی ضرورت نہ تھی، کیونکہ معاملہ اس قدر واضح تھا کہ اس پر مزید اضافے کی کوئی ضرورت و حاجت ہی نہ تھی، لہذا دجال کا معاملہ بھی اپنے مقام و مرتبے اور جھوٹے دعوے کے لحاظ سے واضح ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر اور دلیل وغیرہ کا ذکر ضروری نہیں سمجھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ دجال جیسوں کا معاملہ مومنوں کو ذرا اسکا ہے اور نہ ان کے ایمان کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے مومنوں کے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم پر ایمان سے ایمان ہوگا اور ساتھ ساتھ دجال کے باطل ہونے کا یقین بھی پختہ ہوگا۔ لہذا اسی وجہ سے وہ مومن (جس کو دجال مار کر دوبارہ زندہ کرے گا) دجال سے کہے گا کہ خدا کی قسم تیرے بارے میں میری بصیرت میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اس لیے کہ تو یہی وہ جھوٹا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ کی حدیث ہم تک پہنچی۔

چنانچہ مسلم کی روایت کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے فقیر ابراہیم بن محمد بن سفیان نے کہا ہے کہ وہ مومن خطر ہوئے، اسی کو قاضی میاض نے اپنی جامع میں عمر سے روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ سند احمد سنن ابی داؤد اور ترمذی میں ابویوسف کی روایت موجود ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”کہ شاید ان لوگوں میں سے بھی کوئی اس (دجال) کو پالے جنوں نے مجھے دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے“۔

اس روایت سے اس مومن کی تعین حضرت حفصہ سے کرنے کی اگر چہ تائید ہوتی ہے لیکن یہ حدیث غریب ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بات آپ نے اس وقت فرمائی ہو کہ جب بھی آپ پر دجال کی تفصیلات واضح نہ کی گئی تھیں۔ سب سے زیادہ جاننے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

دجال سے حفاظت کے لیے بیان کیے گئے اور اذکار کا بیان

ایک ذکر تو استعاذہ (اعوذ باللہ) پڑھنا بھی ہے، چنانچہ آپ سے صحیح احادیث میں ثابت ہے کہ رسول اللہ نمازوں میں دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے، اور اسی طرح آپ نے اپنی امت کو بھی اس کا حکم دیا، چنانچہ فرمایا اے تمہارے رب ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ میں آتے ہیں، اور قبر کے فتنے اور مسیح و دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں

۱۔ بخاری کتاب الاحکام باب الاستعاذہ حدیث نمبر ۳۲۱، مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فی فضل ابی بکر صدیق

حدیث نمبر ۱۱۳۱، بخاری کتاب اہل اہل باب ماجاء فی حبیب الامام علی حسن پراہ الاملا بخلاف ابیہرہ حدیث نمبر ۳/۱۵۳

۲۔ ابوداؤد کتاب السنن باب فی الدجال حدیث نمبر ۴۷۵۶، ترمذی کتاب المغنن باب ماجاء فی الدجال حدیث نمبر

۲۲۳۳، سند احمد حدیث نمبر ۱/۱۹۵

آتے ہیں۔

سورة کہف کی آخری دس آیات

ہمارے شیخ، استاذ ابو عبد اللہ ذہبی نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے استعاذہ متواتر ہے جیسا کہ امام ابو داؤد حضرت ابو الدرداء کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جس نے سورة کہف کی آخری دس آیات یاد کیں تو گویا کہ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا"۔

امام ابو داؤد نے قنادہ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اس میں من حفظ من خواتیم یعنی آخری سے، کے الفاظ کا اضافہ ہے، شعبہ نے قنادہ سے آخر الکہف کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ امام مسلم نے ہمام بن شعبہ سے مختلف الفاظ سے یہ روایات نقل کی ہیں اور بعض روایات میں ہے کہ "سورة الکہف کی ابتدائی آیات میں پڑھیں وہ دجال سے محفوظ ہو گیا"۔

اسی طرح شعبہ نے قنادہ سے نقل کیا ہے کہ "اگر کسی نے سورة کہف کی آخری دس آیات یاد کر لیں تو دجال کے فتنے سے محفوظ ہو جائے گا"۔

جیسے کہ حضرت عمران بن حصین کی روایت پہلے گزر چکی ہے کہ جس نے دجال کی بات سنی ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اور نبی کریم ﷺ کا فرمان بھی گزر چکا ہے "کہ ایک مومن دجال کو مومن سمجھتا ہوا اس کے پاس آئے گا۔ اسکے شبہات کے بعد اس کی اتباع کر لے گا"۔

حرمین کے رہائشی بھی دجال کے فتنے سے محفوظ رہیں گے

دجال سے محفوظ رہنے کے لیے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں رہائش بھی مفید ہے۔ چنانچہ شیخین (بخاری و مسلم) نے امام مالک سے حضرت ابو ہریرہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے ہوتے رہے ہوں گے۔ نہ ہی اس میں طاعون داخل ہو سکے گا اور نہ دجال۔

اسی طرح امام بخاری نے حضرت ابو بکر صدیق کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں صبح دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا۔ اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہونگے اور ہر دروازے

۱ بخاری کتاب الجنائز حدیث نمبر ۱۳۷۷، مسلم کتاب المساجد باب ما يستعاذ منه في الصلوة حدیث نمبر ۴۴۲۲
ابوداؤد کتاب الصلوة باب في الاستعاذة حدیث نمبر ۱۵۴۲

۲ مسلم کتاب صلوۃ المسافرين باب فضل سورة الکہف وآیه الکرسی حدیث نمبر ۱۸۸۰، ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۲۳، ترمذی فضائل القرآن باب وما جاء في فضل سورة الکہف حدیث نمبر ۲۸۸۶

۳ مسلم کتاب صلوۃ المسافرين باب فضل سورة الکہف وآیه الکرسی حدیث نمبر ۱۸۸۰

۴ ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۹، مسند احمد حدیث نمبر ۳۳۱۱۳، متدرک حاکم حدیث نمبر ۵۳۱۱۳

۵ بخاری کتاب فضائل المدینہ باب لا یدخل الدجال المدینہ حدیث نمبر ۱۸۸۰، مسلم کتاب الخیم باب من المدینہ من قبل الطاعون والدجال الحدیث نمبر ۳۳۳۷، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۳

۶ بخاری کتاب فضائل المدینہ باب لا یدخل المدینہ حدیث نمبر ۱۸۷۹، مسند احمد حدیث نمبر ۵/۲۳، متدرک حاکم حدیث نمبر ۲/۵۵۲

یہ فرشتے چہرہ دہرے ہونگے۔
ہر روایت مختلف طریقوں سے حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس بن مالک، حضرت سلمہ بن الاکوع اور حضرت عیسیٰ بن الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی منقول ہے جیسے کہ پہلے گزرا۔

ترمذی نے ایک اور روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "دجال مدینہ منورہ کی طرف آئے گا، تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتا ہوا پائے گا لہذا مدینہ میں نہ ہی دجال داخل ہو سکے گا اور نہ ہی طاعون انشا اللہ تعالیٰ"۔

صحیح حدیث میں اس طرح بھی ثابت ہے کہ دجال نہ ہی مکہ میں داخل ہو سکے گا اور نہ ہی مدینہ میں، فرشتے اس کو روکیں گے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں شہر بہت معزز و مقدس ہیں پر امن اور دجال پر حرام ہیں، لہذا جب دجال سخت مدینہ کے قریب پہنچے گا تو مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے، یہ زلزلے یا تو حسی ہوں گے یعنی محسوس کئے جائیں گے یا معنوی ہوں گے، دونوں طرح کے اقوال موجود ہیں، بہر حال ان زلزلوں کی وجہ سے ہر منافق مرد اور عورت مدینہ منورہ سے نکل جائے گا، اس دن مدینہ اپنی گندگی (گناہ گار اور منافق لوگوں) کو نکال پھینکے گا اور اپنی نیکی اور بھلائی بچائے گا جیسے کہ حدیث میں گزرا۔ واللہ اعلم۔

دجال کی سیرت

دجال عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ قرب قیامت میں لوگوں کی آزمائش ہو۔ جیسے کہ سورہ بقرہ میں ہے "یضل به کلکثیرا ویضل به الا الفاسقین"۔ کہ بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور بہت سے چاہت پائیں گے، اور گمراہ صرف وہی لوگ ہوں گے جو فاسق ہوں۔

کنیت

حافظ احمد بن علی الابار نے شعبی کے حوالے سے اپنی تاریخ میں دجال کی کنیت ابو یوسف نقل کی ہے۔
حضرت عمر، ابو داؤد، جابر بن عبد اللہ وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ یہ دراصل ابن صیاد ہے، جیسا کہ پہلے بھی گزرا ہے۔

امام احمد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "دجال کے والدین کے تیس سال تک لڑکا نہ ہوگا، آخری تیس سال بعد ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا، جو نقصان

۱ بخاری کتاب فضائل المدینہ باب لا یدخل الدجال المدینہ حدیث نمبر ۱۸۸۱، مسلم کتاب القنن باب قصۃ الحسانہ حدیث نمبر ۳۱۹۷، مسند احمد حدیث نمبر ۵/۴۱

۲ بخاری کتاب القنن باب لا یدخل المدینہ حدیث نمبر ۱۳۳۳، ترمذی کتاب القنن باب ما جاء في الدجال لا یدخل المدینہ حدیث نمبر ۲۲۳۳، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۲۳

وہ زیادہ اور فائدہ مند کم ہوگا، اس کی آنکھیں سویا کریں گی لیکن دل بیدار رہا کرے گا۔^۱
پھر دجال کے والدین کی ملاقات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "اس کا باپ مضطرب اللحم یعنی بہت ترسلا
اس کی ناک لمبی ہوگی جیسے کہ چونچ ہوگی، اور اس کے ماں کے پستان بہت بڑے بڑے ہوں گے۔"
پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مدینہ میں یہودیوں کے ہاں
بچہ پیدا ہوا ہے، فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو دیکھنے روانہ ہوئے اور اس
والدین کے پاس پہنچے، جب ہم نے اس کے والدین کو دیکھا تو وہ تمام نشانیاں ان میں موجود پائیں جو آپ
فرمائیں تھیں۔ جب ہم نے اس بچے کی طرف دیکھا تو دھوپ میں زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اور ایک چادر اوڑھ لیا
اور اس کے پاس سے جھنجھٹا ہٹ کر سی آواز آرہی تھی۔ ہم نے اس کے بارے میں اس کے والدین سے پوچھا
انہوں نے بتایا کہ تیس سال تک ہمارے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوا، اور اب ہوا ہے اور وہ بھی کاٹا، نقصان اس کا زیادہ
اور فائدہ کچھ نہیں۔

پھر جب ہم واپسی کے دوران اس کے پاس سے گزرے تو بولا مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں آئے تھے
نے پوچھا کیا تو (سوتے ہوئے بھی) ہماری باتیں سن رہا تھا؟ کہنے لگا ہاں، میری آنکھیں سوتی ہے دل نہیں سوتا
یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ابن صیاد مدینہ کے یہودیوں میں سے تھا اور اس کا لقب عبداللہ تھا
نام "صاف"۔ یہ تمام تفصیلات پہلے ذکر کی جا چکی ہیں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا اصل نام "صاف" ہو اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے اپنا نام عبداللہ رکھا ہو۔
یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اس کا بیٹا عمارۃ بن عبداللہ جلیل القدر تابعین میں سے ہے۔ امام مالک رحمہ
نے ان سے روایات لی ہیں، اور یہ بات تو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے، البتہ یہ ممکن ہے کہ
بعض صیاد، چھوٹے دجالوں میں سے ہو لیکن بعد میں اس نے توبہ کر لی تھی اور اسلام قبول کر لیا تھا لہذا اس کے
اضمیر اور سیرت کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

رہا بڑا دجال تو اس کا ذکر حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت میں ہے جو آپ نے
حضرت تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جس میں حساسہ کا ذکر ہے، اور یہ بھی کہ پھر جب مسلمان
جب روم یعنی قسطنطنیہ فتح کر چکیں گے تو قرب قیامت میں دجال کو نکلنے کی اجازت ملے گی۔ چنانچہ اصہبان کے ایک
ایسے علاقے سے نکلے گا جسے "یہودیہ" کہا جاتا ہوگا۔ اس علاقے کے رہنے والے ستر ہزار یہودی اس کے چلے
ہوئے۔ وہ مسلح بھی ہوں گے اور سنہرے رنگ کی چادر لیے ہوئے ہوں گے۔ اس طرح ستر ہزار تاری اور لیل
خراسان بھی دجال کے ساتھیوں میں سے ہوں گے۔ پہلے تو ایک ظالم بادشاہ کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ پھر نبوت کا دعویٰ
کرے گا اور پھر خدا ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے گا۔ لہذا اس کے اس دعوے پر جاہل، کمینے اور بدترین فطرت کے گندے
لوگ اس کی اتباع کریں گے۔ البتہ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازیں گے وہ اس کی مخالفت کریں گے۔
اس کو دھتکار دیں گے۔ ایک ایک شہر اور ایک ایک قلعہ، ایک ایک صوبہ، ایک ایک علاقہ فتح کرے گا۔ مکہ اور مدینہ

۱۔ ترمذی کتاب المغن باب ما جاء فی ذکر ابن صیاد حدیث نمبر ۲۲۳۸، مسند احمد حدیث نمبر ۵/۴، مشکوٰۃ المصابیح
حدیث نمبر ۵۵۰۳

النهاية للبدایة تاریخ ابن کثیر حصہ ۱۵

کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جس کو اپنے پیروں اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے نہ روندے۔
چالیس دن دنیا میں رہے گا، پہلا دن سال کے برابر ہوگا، دوسرا مینے کے، تیسرا جمعے کے اور پھر باقی دن
عام دھوکے طرح ہوں گے۔ اور یہ کوئی ایک سال اور اڑھائی مینے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر بہت سے عجیب
وغریب خوارق عادات معاملات ظاہر کریں گے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور بہت سے
مومن ثابت قدم رہیں گے اور ان کا ایمان مزید بڑھ جائے گا۔ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے، انہی دنوں دمشق کے
شرقی منار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، اللہ کے نیک بندے ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور دجال کی
طرف روانہ ہوں گے۔ دجال بیت المقدس کی طرف جارہا ہوگا، یہ لوگ اس کو عقبہ رفیق نامی جگہ پر جائیں گے۔ وہاں
دجال کو شکست ہوگی، دجال ہناک کر باب لہ پر چاہیے گا۔ اور جس وقت وہاں داخل ہو رہا ہوگا اسی وقت حضرت عیسیٰ
علیہ السلام اس کو اپنے نیزے سے قتل کریں گے اور فرمائیں گے کہ میں نے تجھے ایک ایسی ضرب لگانی ہے جس سے تو
ہرگز مجھ سے نہیں بچ سکے گا۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو یوں پھٹنے لگے گا جیسے پانی میں نمک حل
ہو جاتا ہے۔ بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لہ پر قتل کر دیں گے۔ جیسے کہ تمام صحیح احادیث اس پر
دلالت کرتی ہیں۔

ترمذی نے ایک روایت حضرت مجمع بن جاریہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لہ نامی جگہ پر قتل کر دیں گے۔
امام ابو بکر ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک یہودی
سے دجال کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس یہودی نے جواب دیا کہ وہ اس لیے پیدا کیا گیا ہے تاکہ اس کو حضرت
عیسیٰ علیہ السلام لہ پر قتل کریں۔

دجال کی علامات

جیسے کہ پہلے احادیث میں گذر چکا ہے کہ وہ کاٹا ہے، کمینہ فطرت ہے، اس کے بال بہت زیادہ ہوں گے،
بعض احادیث میں ہے کہ وہ ممکن ہے اور بعض میں ہے کہ وہ لمبا ہے، یہ بھی گذر چکا ہے کہ اس کے گدھے کے دونوں
کانوں کے درمیان ستر کا کا قاصد ہوگا۔ اس کے علاوہ حضرت جابرؓ اور دوسری روایت میں ستر فٹ کا قاصد بتایا گیا
ہے، حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ اسی طرح پہلے قول میں بھی اشکال ہے۔ جبکہ عبدان نے اپنی کتاب معرفۃ الصحابہ میں سعود
سے نقل کیا ہے کہ دجال کے گدھے کا کان ستر ہزار کوسا یہ فرام کر سکے گا۔^۱
ہمارے استاد امام غفرلہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں حوطا العبیدی ہے جو مجہول ہے اور یہ روایت منکر ہے۔
اس کے علاوہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ "کافر" تحریر ہے۔ جسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ اس کا

۱۔ ترمذی کتاب المغن باب ما جاء فی ذکر ابن صیاد حدیث نمبر ۲۲۳۸، مسند احمد حدیث نمبر ۵/۴، مشکوٰۃ المصابیح
حدیث نمبر ۵۵۰۳

۲۔ ترمذی کتاب المغن باب ما جاء فی نقل عیسیٰ ابن مریم الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۲، مسند احمد حدیث نمبر ۵/۴، کنز العمال
حدیث نمبر ۲۲۳۵، ص ۱۵۵

سر پیچھے سے ایسا ہے جیسا کہ راستوں کا جال بچھے ہوئے ہوں۔ امام احمد نے ابو قلابہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے ارد گرد گھیرا ڈالے موجود ہیں اور وہ آدمی کہہ رہا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”میرے بعد ایک جھوٹا گمراہ کرنے والا ہوگا، اس کا سر پیچھے سے ایسا ہوا جیسا کہ میں نے ہونے ہوں۔“

روایت میں ”حُبُكُ حُبُكُ“ کا لفظ ہے جیسا کہ سورۃ زاریات کی ساتویں آیت میں ہے ”وَالسَّمَاءُ ذَاتَ الْحُبُكِ“ ترجمہ: قسم ہے آسمان کی جس میں راستے بنے ہوئے ہیں۔

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں کی طرف آرہا تھا کیونکہ مجھے لیلیۃ القدر اور منج الصلوات (یعنی دجال) کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ لیکن میں نے مسجد کے گن میں دو آدمیوں کو جھگڑتے ہوئے پایا تو بھول گیا کہ لیلیۃ القدر کون سی رات ہے۔ لہذا اب اس رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

رہا دجال (منج الصلوات) تو وہ کانٹا ہے، پیشانی چوڑی ہے، بڑی گردن ہے، اس میں کچھ چیز ہے۔ مجھے میں ایسا ہے جیسا کہ قطن بن عبد العزیٰ قطن نے عرض کیا یا رسول اللہ! دجال کے میرے ہم شکل ہونے کی وجہ سے مجھے کچھ نقصان تو نہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا، نہیں تم تو مسلمان ہو اور وہ کافر ہے۔

طبرانی نے ایک روایت عبد اللہ بن مسعود سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال کے معاملے میں کوئی الجھن نہیں ہے۔ وہ مشرق کی طرف سے نکلے گا اور لوگوں کو حق کی دعوت دے گا۔ لوگ اس کا انکار کریں گے۔ پھر یہ مسلمانوں کے لیے جنگ کرے گا اور دشمنوں پر غلبہ پائے گا۔ اسی حالت میں کوفہ پہنچے گا اور اسلام کا اظہار کرے گا اور اس پر عمل کرے گا۔ چنانچہ لوگ نہ صرف اس کی اتباع کریں گے بلکہ اسے پسند بھی کرنے لگیں گے۔ پھر یہ نبوت کا دعویٰ کرے گا اس کے اس دعوے کی وجہ سے ہر عقلمند اس سے الگ ہو جائے گا۔ پھر کچھ عرصے بعد یہ کہے گا کہ میں اللہ ہوں، اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کانی کر دیں گے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ لکھ دیں گے اور اس کے کان کاٹ دیں گے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اس سے الگ ہو جائے گا۔ یہودی، عیسائی، مجوسی اور عجمی مشرکین اس کے ساتھی بن جائیں گے۔ پھر ایک آدمی آئے گا جو اس کو قتل کرنے کا حکم دے گا۔ اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور اتنی دور دور پھینک دے گا کہ لوگ بخوبی اس بات کو دیکھ اور سمجھ سکیں۔ پھر ان ٹکڑوں کو جمع کر کے اپنے عصا سے ضرب لگائے گا وہ شخص زندہ ہو جائے گا۔ تو دجال کہے گا کہ میں اللہ ہوں، زندہ بھی کر دیتا ہوں اور مارتا بھی ہوں۔

در اصل یہ جادو ہوگا جس سے یہ لوگوں کو بھڑکاتا کر دے گا حقیقت میں کچھ نہ ہوگا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ دجال کا نام ”صافی بن ساید“ ہے۔ جو اصحابان کے یہودیوں میں سے ہوگا اور

ابن حجر کی ۱۱۱ صابہ فی تمییز الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۸ مختصر، طبقات ابن سعد جلد ۶، صفحہ ۱۳۳

مسند احمد حدیث نمبر ۲۱/۴، کنز العمال حدیث نمبر ۸۷۷۷۷، مسند احمد حدیث نمبر ۲۹۱/۲، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۳۵/۷، کنز العمال حدیث نمبر ۶۷۷۷۷

فتح الباری کتاب المغن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۳/۱۳، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۳۵/۷

ایک دم کہنے لگے کہ میں نے سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا (وہ اتنا تیز رفتار ہوگا) کہ ایک قدم میں چار راتوں کا فاصلہ طے کرے گا۔ آسمان کو ہاتھوں پر اٹھالے گا۔ اس کے سامنے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا اور اس کے پیچھے ایک اور پہاڑ ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہوگا کہے گا کہ میں تمھارا رب ہوں۔ رہا کار لوگ اور حرامی (زنا سے پیدا شدہ) لوگ اس کی اتباع کریں گے۔

ایک عجیب و غریب روایت

عیم بن حماد نے کتاب المغن میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”دجال کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا“ اس کا گدھا ایک قدم میں تین دن کا فاصلہ طے کرے گا۔ مسند میں ایسے غوطہ لگائے گا جیسے تمھارے ساتھی لگاتے ہیں۔ اور کہے گا کہ میں رب العالمین ہوں۔ اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک کر دکھا دوں؟ لوگ کہیں گے ہاں۔ تو وہ سورج کو روک لے گا۔ یہاں تک کہ ایک مہینے کی طرح لمبا ہو جائے گا اور ایک دن جمعے کی طرح۔ پھر پوچھے گا کیا میں اس (سورج) کو چلا دوں؟ لوگ کہیں گے ہاں۔ لہذا دن کو ایک گھنٹے کی طرح بنادے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی یا رب میرا بھائی اور بیٹا، میرا بھائی اور شوہر یہاں تک کہ (اپنے رشتے داروں کے روپ میں) شیطان کے گلے لگے گی۔ ان کے گھر شیطانوں سے بھرے ہونگے۔ عرب اس کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے لیے تمھارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے۔ لہذا دجال شیطان کوان کے اونٹوں اور بکریوں کے ہم عمر اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں عربوں کے حوالے کر دے گا۔ وہ لوگ کہیں گے اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہرگز ہمارے لیے تمھارے جانوروں کو زندہ نہ کرتا۔ اس کے پاس بجلی وغیرہ کا ایک پہاڑ ہوگا اور ایک پہاڑ گرم گرم گوشت کا جو ٹھنڈا نہ ہوگا اور ایک نہر جاری ہوگی اور ایک پہاڑ باغات اور بنرے کا ہوگا اور ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا۔ کہے گا یہ میری جنت اور یہ میری آگ (جہنم) ہے۔ یہ میرا کھانا ہے اور یہ بیٹا۔ حضرت اسعٰی علیہ السلام اس کے ساتھ ہونگے اور پکار رہے ہونگے کہ اے لوگو! یہ جھوٹا دجال ہے اس سے بچو، اللہ اس پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اسعٰی علیہ السلام کو زبردست پھرتی اور سرعت عطا فرمائیں گے جو دجال کو نہ ملے گی۔ لہذا جب دجال کہے گا کہ میں اللہ ہوں لوگ کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ حضرت اسعٰی علیہ السلام فرمائیں گے کہ لوگوں نے سچ کہا۔

پھر دجال مکہ کی طرف آئے گا وہاں ایک زبردست مخلوق کو پائے گا اور پوچھے گا تم کون ہو؟ ان کا سردار کہے گا میں جبرائیل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تجھے رسول اللہ کے حرم میں داخل ہونے سے روکوں۔ پھر دوسری طرف سے آئے گا وہاں حضرت میکائیل علیہ السلام ہونگے۔ ان کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوگا۔ چنانچہ مکہ اور مدینہ میں موجود تمام منافق لوگ حرمین سے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

اسی دوران ایک ڈرانے والا ان لوگوں کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ اور بیت المقدس فتح کیا تھا۔ دجال ان میں سے ایک شخص کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ یہ شخص سمجھتا ہے کہ میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لہذا اس کو قتل کر دو اور آری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ پھر کہے گا کہ میں اس کو زندہ کروں گا اور کہے گا اے شخص! کھڑا ہو، تو اللہ کے حکم سے وہ شخص زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ کسی اور کو بولنے کی اجازت نہ دے گا اور کہے گا کہ کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ میں تجھے اچھی طرح جان گیا ہوں۔ تیرے بارے میں مجھے نبی کریم ﷺ نے بشارت دی تھی تو

مجھے قتل کرے گا اور پھر میں اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاؤں گا۔ پھر اس شخص کو تائب بنے یا جہنم کے لئے پہنچا دیا جائے گا۔ دجال کہے گا کہ اس کو میری جہنم میں پھینک دو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو بدل دیں گے اور لوگ اس شخص کے بارے میں شک و شبہ کا شکار ہو جائیں گے اور بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ پھر عقبہ اقصیٰ پر جاتے ہوئے مسلمانوں پر ظلم کرنے لگے گا۔ اتنے میں مسلمان شیش گے کہ تمہارے پاس مددگار آ گیا ہے۔ تو لوگ کہیں گے کہ ایسے شخص کی آواز لگتی ہے جس کا پیٹ بھرا ہوا ہے۔ زمین اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہو جائے گی اور حضرت عیسیٰ السلام نازل ہو گئے۔ اور ارشاد فرمائیں گے اے مسلمانو! اپنے رب سے ڈرو اور شیخ بیان کرو۔ لوگ ایسا ہی کریں گے۔ پھر وہ بھاگنے کا ارادہ کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ زمین کو ان پر ٹنگ فرما دیں گے پھر جب وہ مقام لہر پر پہنچیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملیں گے، ان کو دیکھتے ہی کہیں گے کہ نماز پڑھائیے۔ دجال کہے گا اے اللہ کے جماعت کھڑی ہو چکی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اے اللہ کے دشمن! اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ تو رب کا پیغمبر ہے تو نماز کس کے لیے پڑھے گا؟ پھر اس کو گرز سے ماریں گے اور قتل کر دیں گے۔ دجال کے ساتھیوں میں سے کوئی بانی نہ بچے گا۔ لیکن وہ بھی پکارے گا کہ اے مومن! یہ دجال ہے اس کو قتل کر دو۔ یہاں تک فرمایا کہ چالیس سال تک کوئی مرے گا اور نہ ہی بیمار ہوگا۔ ایک شخص اپنی بکریوں سے کہے گا آرام سے گھومتی پھرتی رہو، بچے جنو اور میرے ہو جاؤ، بھیڑ بکریاں وغیرہ کھیتوں کے درمیان سے گزریں گے۔ لیکن ایک خوشہ تک نہ کھائیں گے، سانپ اور بھگیاں کو تکلیف نہ دیں گے، درندے گھروں کے دروازوں پر ہونگے لیکن کسی کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ ایک شخص ایک مومن سے دانے لے کر بغیر مال کے بوندے گا اور اس سے سات سوداں پیدا ہونگے۔ اسی طرح زندگی گزرتی رہے گی یہاں تک کہ یاجوج ماجوج کی دیوار ٹوٹ جائے گی اور یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے اور زمین میں خوب لہر پھیلائیں گے۔ لوگ ان سے بچنے کی دعائیں مانگیں گے لیکن ان کی دعائیں قبول نہ ہوگی۔ طوفان سناوے والے لوگ ہونگے جن کے لیے اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ فتح کریں گے، وہ دعائیں مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ زمین میں ایک کیزر پیدا فرمائیں گے جس کی ٹانگیں بھی ہوگی، یہ کیزر یاجوج ماجوج کے کانوں میں داخل ہو جائے گا۔ صبح تک سب کے سب مر چکے ہونگے اور ان کی لاشوں کی بو پوری زمین پر پھیلی ہوگی۔ اس بد بو سے لوگ سب سے زیادہ پریشان ہونگے۔ آخر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یمن کی جانب سے ایک ہوا بھیجیں گے اس میں کچھ گرد و غبار بھی ہوگا اور وہاں بھی۔ اس سے لوگوں کو زکام ہو جائے گا اور تین دن بعد یاجوج ماجوج کا معاملہ واضح کر دیا جائے گا کہ ان کی لاشوں کو سمندر میں پھینک دیا گیا ہوگا۔ پھر کچھ عرصہ بعد سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ (تقدیر لکھنے والے) قلم خشک ہو چکے ہیں (یعنی ایسا ہی ہوگا) اور صحائف کو لپیٹ کر رکھ دیا گیا ہے۔ اب (یعنی مغرب سے سورج نکلنے کے بعد) کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ شیطان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر جائے گا اور آواز اڑی کرتے ہوئے کہے گا کہ اے اللہ! مجھے حکم دیجئے میں کس کو سجدہ کروں؟ جس کو آپ چاہیں گے اس کو سجدہ کروں گا۔ سارے شیطان اس کے آس پاس جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے، اے آقا! کس کے سامنے رو دھو رہے ہو؟ شیطان کہے گا کہ "میں نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن تک کی مہلت مانگی تھی اور اب سورج مغرب سے طلوع ہو چکا ہے اور یہی وہ وقت ہے کہ قیامت آنے کو ہے۔"

اس وقت تمام شیاطین لوگوں کو دکھائی دینے لگیں گے یہاں تک کہ ایک شخص کہے گا کہ یہ میرا دوست

(شیطان) ہے جو مجھے بہکایا کرتا تھا۔ پس تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے اس کو ذلیل و رسوا کر دیا۔ شیطان بدستور سجدے ہی کی حالت میں پڑا رہا ہوگا یہاں تک کہ "دایۃ الارض" نکلے گا اور شیطان کو سجدے ہی کی حالت میں قتل کر دے گا۔ اس کے بعد چالیس سال تک مومن مزے سے زندگی گزار دیں گے جو مانگیں گے دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ دایۃ کے بعد چالیس سال پورے ہو جائیں گے۔ پھر دوبارہ موت آنی شروع ہوگی اور مومن نہایت تیزی سے مرنا شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایک بھی باقی نہ بچے گا۔ کافر کہیں گے ہماری توبہ نہیں قبول کی گئی اسے کاش کہ ہم بھی مومن میں سے ہوتے۔ پھر سارے کافر راستوں میں گدھوں کی طرح پھیل جائیں گے۔ حتیٰ کہ ایک شخص راستے کے پتھروں سے اپنی ہاتھ کے ساتھ کھانچ (زنا) کرے گا۔ ایک کھڑا ہوگا کہ دوسرا آ جائے گا، جو شخص ان میں سے سب سے بہتر ہوگا وہ کہے گا "اگر تم لوگ راستے سے ذرا ایک طرف (ہو کر زنا کرتے) ہو جاتے تو بہتر ہوتا۔ لوگ ایسا ہی کریں گے، نکاح سے کسی کی اولاد نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ تیس سال تک تمام عورتوں کو بانجھ کر دیں گے۔ چنانچہ جو لوگ ہونگے سب کے سب حرامی ہونگے اور بدترین لوگ انہی پر قیامت قائم ہوگی۔"

ایک متروک روایت

ہمارے استاد امام ذہبی نے ایک روایت حضرت حسنؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال بادلوں تک جائے گا، سمندر اس کے گھٹنوں تک آئے گا، سورج اس کے مغرب کی طرف چلے گا، کچھڑ وغیرہ اس کے ساتھ ہوگی، اس کی پیشانی پر ایک سینگ ہوگا جس کا ایک کنارہ ٹوٹا ہوا ہوگا، اس کے جسم پر ہر طرح کے اسلحے کی صورتیں بنی ہوگی یہاں تک کہ ڈھال، تلوار اور نیزے تک کی بھی ۲۔ میں نے حسن سے پوچھا یہ درق کیا ہے؟ (روایت میں یہ لفظ آیا ہے) فرمایا یہ ترس (ڈھال) کو کہتے ہیں۔

ایک اور روایت

ابن مندۃ نے کتاب الایمان میں حضرت حذیفہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "دجال کے پاس جو کچھ ہے میں خوب جانتا ہوں، اس کے ساتھ دو نہریں ہوگی، ان میں سے ایک دیکھنے والوں کو مومن مارتی ہوئی دکھائی دیں گی، دوسری میں سفید پانی ہوگا، تم میں سے جو اسے پائے اسے چاہیے کہ اپنی آنکھیں اس (سفید نہر) میں ڈبوئے اور اس میں سے کچھ پی بھی لے، کیونکہ وہ نہر (جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوگی) اور حقیقت ٹھنڈا پانی ہے۔ ہاں دوسری سے بچنا وہ فتنہ ہے اور یہ بات جان لو کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر تحریر ہے جسے ہر شخص پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔ اس کی ایک آنکھ سفید شدہ ہے اس پر ایک جملی سی ہوگی وہ اپنی آخری عمر میں اردن کی ایک وادی طن اقصیٰ سے ظاہر ہوگا۔ اس وقت اردن میں سب لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہونگے۔ مسلمانوں سے تین جنگیں ہوگی۔ تین مرتبہ شکست ہوگی اور تین باقی ہوگی کہ رات

آجائے گی۔ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے۔ اب کس بات کا انتظار ہے کیا تم یہ نہیں چاہتے رب کی رضا کی خاطر اپنے بھائیوں سے چاہو؟ جس کسی کے پاس کچھ فاضل کھانا وغیرہ ہے وہ اپنے بھائیوں دے۔ فجر کا وقت ہوتے ہی جلدی سے فجر کی نماز ادا کرو اور دشمن کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

پھر فرمایا کہ "جب فجر کی نماز کے لیے کھڑے ہو گئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ نماز کے امام فجر کی نماز پڑھائیں گے۔ نماز کے بعد پھر دشمن کی طرف متوجہ ہو گئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اسی طرح میرے اور اللہ کے دشمن کے درمیان فاصلہ رکھو۔"

پھر فرمایا کہ "وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر یوں لگھنے لگے جیسے نمک پانی میں حل ہو جائے مسلمان ان پر مسلط ہو جائیں گے اور خوب قتل کریں گے، یہاں تک کہ درخت اور پتھر پکڑیں گے اور بوندے! اے مسلمان! یہ یہودی (چھپا بیٹھا) ہے اس کو قتل کر دو۔ مسلمان غالب ہو جائیں گے، صلیب توڑ دیں، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کیا جائے گا، اسی دوران اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو چھوڑیں گے۔ ان کا ابتدائی سارا پانی پی جائے گا۔ سارا پانی خشک ہو جائے گا، آخری حصے والے کہیں گے، یہاں پانی کے آثار ہیں (خشک پانی بھی تھا) اللہ کے نبی اور ان کے ساتھ ان کے پیچھے پیچھے ہو گئے یہاں تک کہ یہ لوگ فلسطین کے ایک شہر جا پہنچیں گے جسے بابل کہتے ہیں، یہاں پہنچ کر یاجوج ماجوج کہیں گے ہم نے دنیا پر غلبہ حاصل کر لیا پھر آسمان والوں سے جنگ کریں۔ اسکے بعد اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کے سر میں ایک پھوڑا پیدا کر دیں گے۔ لہذا سب کے سب مرجائیں گے، اور ایک بھی باقی نہ بچے گا۔ ان کی لاشوں کی لاشوں کو سخت تکلیف دے گی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا بھیجیں گا یاجوج ماجوج کی لاشوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔"

قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

سورة النساء میں اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے وقولہم انما قتلنا المسیح ابن مریم رسول اللہ وما قتلوه وما صلیبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا افیه لفی شک منه ما لهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه یقینا، بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا حکیمًا، ترجمہ۔ اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے ہم نے مسیح ابن مریم کو جو رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے قتل کر دیا حالانکہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ ان کو صلیب پر چڑھایا لیکن ان کو انتہاء ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ خیال میں ہیں ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں، مجرد تخمینہ باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں، حکمت والے ہیں۔ اس کی تفسیر میں ابن جریر طبری نے حضرت ابن عباسؓ سے بیان کیا ہے، فرماتے ہیں کہ یہ جو کہا "وان من اهل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موته" (تو یہاں قتل موت سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ہے)

الکتاب الا لیومنن بہ قبل موته " (تو یہاں قتل موت سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ہے)

۱۔ بخاری کتاب احادیث الانبیاء ما ذکر عن بنی اسرائیل حدیث نمبر ۱۳۰۷ مختصر: مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال صفحہ ۷۰۸ و ما بعد حدیث نمبر ۲۹۸، ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۵

ترجمہ: یعنی اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہیں رہتا مگر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور شہید کر لیتا ہے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے۔

کیا حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں یا زندہ آسمانوں پر اٹھالیے گئے ہیں

ابو مالک فرماتے ہیں کہ یہ جو کہا کہ "وان من اهل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موته" تو یہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے وقت کی بات ہے جو اس وقت اللہ تعالیٰ کے پاس دنیاوی زندگی کے ساتھ زندہ موجود ہیں۔ لیکن جب وہ نازل ہو گئے تو سب ان پر ایمان لے آئیں گے (ابن جریر نے روایت کیا)۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حسن سے اس آیت "وان من اهل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موته" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو زندہ اپنے پاس اٹھالیا تھا اور وہ (یعنی حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام) قرب قیامت میں ایسی جگہ نازل ہوں گے جہاں ہر نیک و بد ان پر ایمان لے آئے گا۔ اسی طرح دیگر حضرات سے بھی مروی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طرح مروی ہے جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کی روایات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کی خوب وضاحت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔ یہ نہیں کہ جیسے جاہل یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو پھانسی دی تھی، ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ بلکہ وہ قیامت سے پہلے دوبارہ زمین پر آئیں گے۔ جیسا کہ اس بات پر بہت سی متواتر احادیث شاہد ہیں۔ جن میں سے بعض دجال کے بیان میں گذر چکی ہیں اور بعض کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ مقرب آئے گا۔ مگر ذکر کرنے کا سزاوار خود اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی پر بھروسہ ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز المحکم العلی العظیم الذی لا اله الا هو رب العرش العظیم الکرم۔

تنبیہ

اس میں یہ بھی یاد رہے کہ ایک قول حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کے تفسیر میں یہ بھی مروی ہے کہ قتل موت سے مراد "اہل کتاب کی موت" ہے۔ اگر یہ قول صحیح ہو تو اس قیام کے منافی ہوگا۔ لیکن صحیح بات وہی ہے جو ہم نے پہلے ذکر کی ہے اور اس کی تفصیلی بحث ہم نے اپنی تفسیر میں ذکر کر دی ہے۔

بعض دیگر احادیث

امام مسلم نے حاتم بن عروہؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمروؓ کو یہ کہتے سنا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یہ کیا حدیث ہے جو تم بیان کرتے ہو؟ تم کہتے ہو کہ قیامت فلاں فلاں وقت تک آئے گی؟ کہتے ہیں کہ انہوں نے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا اور فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ آئندہ ہرگز کوئی حدیث نہیں بیان کروں گا۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ مقرب بہت جلد تم ایک بہت بڑے معاملے کا سامنا کرنے والے ہو جو تم کی علامت ہے لیکن ہوگا ضرور۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میری امت میں دجال نکلے گا،

قیامت سے پہلے عبادت کم اور مال زیادہ ہو جائے گا

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قریب ہے کہ ابن مریم علیہ السلام نازل ہونگے عادل حکمران بن کر، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیرہ ختم کر دیں گے، مال و دولت اتنا عام ہو جائے گا کہ کوئی قبول کرنے کو تیار نہ ہوگا، یہاں تک کہ ایک جبدہ بھی ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔"

پھر حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو "وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موقه و یوم القیامة یكون علیہم شہیداً" ترجمہ: وہ اہل کتاب میں سے کوئی شخص نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر دے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے۔

ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا "قریب ہے کہ تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے جو عادل اور منصف حکمران ہونگے، دجال کو قتل کریں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیرہ ختم کریں گے اور مال و دولت کی کثرت ہوگی، اور اللہ تعالیٰ کے حضور کہا گیا ایک جبدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔"

پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو یہ پڑھ لو "وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موقه"۔ اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔ یعنی یہاں موت سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے تین مرتبہ اس کو دہرایا۔

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، صلیب کو مٹا دیں گے، ان کے لیے جماعت (نماز کی) کھڑی کی جائے گی، لوگوں کو اتنا مال دیں گے کہ کوئی قبول نہ کرے گا، خراج ختم کریں گے، روجاء پہنچ کر حج کریں گے، پھر وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں اکٹھے کریں گے۔"

پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے اس آیت کی تلاوت کی "وان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به قبل موقه و یوم القیامة یكون علیہم شہیداً"۔

حکماء کا خیال یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ایمان لے

۱۔ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام حدیث نمبر ۳۳۳۸، مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم کا کثر ۱۰۰۰ حدیث نمبر ۳۳۳۸ اور ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام حدیث نمبر ۲۲۳۳

۲۔ بخاری کتاب الحج باب من حج فی الفجر حدیث نمبر ۲۲۳۳، مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حدیث نمبر ۳۳۳۸ اور ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی نزول عیسیٰ ابن مریم حدیث نمبر ۲۲۳۳

۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲۲۳۳، الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۲۲۳۳ اور تفسیر قرطبی حدیث نمبر ۴/۴۰۷

چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال تک رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عروہ بن مسعود کی طرح نکلتے ہوئے، وہ دجال کو تلاش کریں گے اور ہلاک کر دیں گے۔ سات سال لوگ ایسے گزاریں گے کہ کسی میں آپس میں کوئی دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے چنانچہ پوری دنیا میں کوئی ایک بھی شخص ایسا زندہ نہیں رہے گا جس میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو، سب مر جائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر بھی ٹھس گیا تو وہ ہوا دھال میں لپیٹ لی گی اور اس کے اثر سے وہ شخص ہلاک ہو جائیگا۔

پھر فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ پھر صرف بدترین لوگ باقی رہیں گے جو غیور و شجاع سے بھی زیادہ حقیر ہونگے۔ درندوں کی مانند ہونگے، ان کو کسی بھلائی اور نیک کام کا پتہ نہ ہوگا اور نہ ہی کسی سے پیچھے نہیں گے۔ شیطان کی بات مانیں گے، وہ کہیں گے جواب کیوں نہیں دیتے؟ وہ کہیں گے کہ تم ہمیں کیوں مارتے ہو؟ شیطان ان کو بت پرستی کا حکم دے گا، وہ لوگ اسی میں مصروف ہو جائیں گے۔ اسی حالت میں رزق حاصل کریں گے۔ بہترین زندگی گزارتے رہیں گے، پھر صور پھونکا جائے گا اور کوئی ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو ایمان کا نشانہ نہ ہو۔

پھر فرمایا کہ "سب سے پہلے صورت کی آواز جو شخص سنے گا وہ اپنے اونٹ کو پانی پلانے والے حوض کو پہنچا ہوگا، اسی حالت میں صورت کی کڑک کا شکار ہو جائے گا اور باقی لوگوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو بھیجیں گے یا فرمایا کہ بارش نازل فرمائیں گے گویا شبنم؟ یا سایہ؟ (یہاں سند میں موجود راوی نعمان کو شک کیا ہے)۔ اس کے اثر سے لوگ اس طرح اٹھنا شروع ہونگے جیسے زمین سے اگ رہے ہوں، پھر درود میری طرف سے پھونکا جائے گا تو سب لوگ اٹھ کھڑے ہونگے، پھر کہا جائے گا۔ اے لوگو! چلو اپنے رب کی طرف "وقفوا ہذا مسنولون"۔ یعنی پھر کہا جائے گا کہ جہنم سے لوگوں کو نکالو۔ عرض کیا جائے گا کہ کتنوں میں سے؟ ارشاد ہوا کہ جہنم میں سے نو سو تانوے۔ پھر فرمایا یہی وہ دن ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے "یسجعل الولدان شیباً"۔ یوم یکشف عن ساق"۔ یعنی جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔

قیامت سے پہلے کے بعض عجائبات

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت نیک، انصاف پسند اور حج فیصلہ کرنے والے عادل حکمران بن کر نازل ہونگے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، سلامتی لوٹ آئے گی، بتواریں رکھ دی جائیں گی۔ ہروالی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ آسمان سے اس کا رزق نازل ہوگا، زمین سے اس کی برکتیں نکلیں گی، یہاں تک کہ بچے اڑدھوں سے کھیلیں گے لیکن وہ لوگوں کا نقصان نہ پہنچائیں گے، بھیڑیے بکریوں کو چرتے ہوئے روڑ کی حفاظت کریں گے، کوئی نقصان نہ پہنچائیں گے شیر اور گائے ایک ساتھ چریں گے لیکن شیر گائے کو نقصان نہ پہنچائے گا۔"

۱۔ سورۃ الصفات، آیت نمبر ۲۳

۲۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۲، درمنثور حدیث نمبر ۲۲۳۳، میزان الاعتدال ذہبی حدیث نمبر ۹۹۰۰

آئیں گے، لہذا مجھے نہیں معلوم کہ یہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے یا حضرت ابو ہریرہؓ کا فرمان۔

امام احمد اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "عیسیٰ علیہ السلام ضرور روجا میں قیام کریں گے اور پھر وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں ایک ساتھ۔"

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم آپس میں علاقائی بھائی ہیں

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اے رسول اللہ! تمہارا کیا حال ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا؟" امام احمد نے بھی حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "وہ نبی علیہ السلام آپس میں علاقائی بھائی ہیں۔" ان کی والدات الگ الگ ہیں لیکن ان کا دین ایک ہی ہے، اور میں میں سے مریم سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے، وہ نازل ہونے والے ہیں سو جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا کہ وہ درمیانے قدم قیامت کے ہیں، ان کا رنگ سرخی اور سفیدی کی طرف ہوں گے انہوں نے دورنگے ہوئے کپڑے اور ڈھرے رکھے ہوں گے۔ گویا کہ ان کے سر سے پانی چک رہا ہوگا اگرچہ کپڑے ہو گئے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کریں گے، لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے علاوہ تمام امتوں کو ہلاک کر دیں گے، انہی کے زمانے میں اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کر دیں گے، پھر زمین پر امن قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ اونٹ سیاہ (تیر یا سانپ) کے ساتھ چرے گا، بچے بچہ بیٹوں کے ساتھ گھومیں گے، بھٹیڑے بکریوں کے ساتھ پھریں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیا کریں گے، اسی طرح چالیس سال گزر جائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز پڑھیں گے۔

نبی کریم ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قربت

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن مریم علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں، تمام انبیاء آپس میں علاقائی بھائی ہیں، میرے اور ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲۹/۲، الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۲۹/۲ اور تفسیر قرطبی حدیث نمبر ۴/۴۰

۲۔ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام حدیث نمبر ۳۳۹۹، مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما و حدیث نمبر ۳۹، الدر المنثور حدیث ۲/۲۳۲

۳۔ مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۰۸۵ و آخرجہ الامام احمد فی مسندہ حدیث نمبر ۴۱۶۱ اور حدیث نمبر ۲/۲۸۲

۴۔ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ "واذکرن فی الکتاب مریم" حدیث نمبر ۲۳۳۳، مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۰۸۳، ابوداؤد کتاب التفسیر بین الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام حدیث نمبر ۳۶۷۵

محمد بن سفیان سے بھی حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت منقول ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا و آخرت میں زیادہ قریب ہوں۔ انبیاء آپس میں علاقائی بھائی ہیں، ان کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن ان کا دین ایک ہی ہے۔" ابراہیم بن طہمان نے بھی اسی طرح ایک روایت نقل کی ہے، چنانچہ کثرت طرق کی بناء پر یہ روایات حضرت ابو ہریرہؓ کی متواتر روایات ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔" پھر فرمایا کہ "وہاں آپس میں قیامت کا ذکر ہوا تو بات کو حضرت ابراہیم کے حوالے کیا گیا، تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے اس سلسلے میں کوئی علم نہیں، پھر معاملہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہوا، انہوں نے بھی یہی جواب ارشاد فرمایا۔ پھر معاملہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے وقت کے بارے میں تو اللہ کے علاوہ کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے جو وعدہ اس سلسلے میں کیا ہے وہ یہ ہے کہ دجال نکلنے والا ہے اس کے پاس دو ٹبریں ہوں گی۔ جب وہ مجھ دیکھے گا تو یوں پچھلے گا جیسے تابنا پچھلتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جب وہ مجھ دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ درخت اور پتھر بھی پکاریں گے کہ اے مومن میرے نیچے کافر ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دیں گے پھر لوگ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں میں واپس چلے جائیں گے، اسی دوران یا جوج ماجوج نکلیں گے "وہم من کل حرب ینسلون" یعنی وہ ہر اونچی جگہ سے نکلنے ہوئے آ رہے ہوں گے، وہ ان کے شہروں کو روندیں گے، ہر چیز کو کھا جائیں گے، جہاں پانی دیکھیں گے پلی جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ لوگ دوبارہ اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے اور دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو ہلاک کر دیں گے یہاں تک کہ پوری زمین ان کی اداشوں کی بدبو سے اتنی ہوتی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائیں گے جو ان کے مسوں کو لے جا کر سمندر میں ڈبو دے گی۔

چنانچہ میرے رب نے مجھ سے اس سلسلے میں جو وعدہ کیا ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ قیامت کی مثال اس وقت اس معاملہ عورت کی ای ہوگی جس کے محل کی مدت پوری ہو چکی ہو لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کہ کب قیامت آ جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "معراج کی رات

۱۔ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ "واذکرن فی الکتاب مریم" حدیث نمبر ۲۳۳۳، مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۰۸۳، ابوداؤد کتاب التفسیر بین الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام حدیث نمبر ۳۶۷۵

۲۔ مسند احمد حدیث نمبر ۴۱/۱، و منثور حدیث نمبر ۴/۱۵۲، تفسیر ابن کثیر حدیث نمبر ۳/۴۰۹

میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی، ان کا قد لمبا ہے اور بال گھنگھریالے ہیں۔ گویا کہ وہ ازہر و قبیلے کے فرد ہوں۔

پھر فرمایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا، ان کی علامات یہ ہیں کہ ان کا رنگ سرخی مائل ہے کہ وہ ابھی حمام سے نکل کر آ رہے ہوں۔

امام بخاری نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک روایت نقل کی ہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا ہوں، رہے عیسیٰ علیہ السلام تو ان کا رنگ سرخی مائل ہے، چہرہ گول، گوشت کم ہے، سینہ چوڑا ہے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام۔

صحیحین نے موسیٰ بن حنیہ کے طریق سے حضرت ابن عمرؓ کی ہدایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آپؐ نے لوگوں کے درمیان مسیح دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے، سنو! مسیح دجال کی آئندہ کانی ہے، جیسے کہ انور کا پھولا ہوا دانہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خانہ کعبہ کے قریب سوتے ہوئے خواب میں ایک خوبصورت آدمی دکھایا جیسے بہترین مرد ہوں، ان کے لمبے بال ان کے دونوں کندھوں کے درمیان آگے تھے، بالوں میں کچھ گھنگھریالا پین تھا ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں اور کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ بتایا گیا کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ایک آدمی ان کے پیچھے دیکھا جو چھوٹے اور گھنگھریالے بالوں والا تھا، دائیں آنکھ سے دیکھتا تھا، دیکھنے میں جیسے ابن قطن لگتا ہو، اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے دونوں کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔“

امام بخاری نے ایک روایت حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی اس طرح نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں خدا کی قسم آپؐ نے کبھی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سرخی مائل نہیں فرمایا بلکہ آپؐ نے تو یہ فرمایا ہے کہ اس دوران کہ میں بیت اللہ کے طواف کے بعد وہیں سو رہا تھا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک خوبصورت آدمی ہیں، گندم کوں سیدھے بالوں والے ہیں، جو دو آدمیوں کے درمیان آہستہ آہستہ چلتے ہوئے طواف کر رہے ہیں، ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں یا پانی بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اتنے میں، میں نے دوسری طرف توجہ کی تو ایک اور شخص کو دیکھا لمبا چوڑا اور گھنگھریالے بالوں والا تھا، جو دائیں آنکھ سے دیکھتا تھا۔ جیسے انور کا پھولا ہوا دانہ ہو۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ دجال ہے۔ دیکھنے میں اس سے سب سے زیادہ مشابہت ابن قطن کی ہے۔

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۷۵/۱، درمنثور حدیث نمبر ۱۵۳/۴، تفسیر ابن کثیر حدیث نمبر ۴۰۹/۳

۲۔ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ ”لعل اناک حدیث موسیٰ“ ”وکلّم اللہ موسیٰ تکلیما“ حدیث نمبر ۳۳۹۳، مسلم کتاب الایمان باب ذکر النبی ﷺ الانبیاء علیہم السلام حدیث نمبر ۴۲۳، ترمذی کتاب التفسیر باب من سورۃ النحل اسرائیل حدیث نمبر ۳۱۳۰

۳۔ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ ”واذکر فی الکتاب مریم اذا انقضت من الہام“ حدیث نمبر ۴۲۳۴، حدیث نمبر ۳۳۳۰، مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ واما حدیث نمبر ۴۲۸، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۴

زہری کہتے ہیں کہ ابن قطن بنو خزیمہ کا ایک شخص تھا جو زمانہ جاہلیت میں ہی مر گیا تھا اور حضرت نواس بن حسان کی روایت میں گذرا ہے کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی مینار پر زرد رنگ کے دو کپڑوں میں نازل ہوئے، انہوں نے اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے، جب وہ اپنا سر جھکانے لگے تو اس سے پانی کے قطرے نکلنے لگے اور جب اوپر اٹھائیں گے تو لعل و جواہر جھریں گے، کوئی کافر ایسا نہ ہوگا جس تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشبو پہنچے اور وہ نہ بچے اور ان کی رفتار اتنی تیز ہوگی کہ جہاں تک ان کی نظر جائے گی وہیں ان کا قدم پڑے گا۔“

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ”دمشق کے مشرقی سفید مینار کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بارے میں یہی مشہور ہے۔ حالانکہ میں نے بعض کتابوں میں یہ بھی دیکھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی سفید مینار پر نازل ہوئے۔ ممکن ہے یہی محفوظ ہو، یعنی ممکن ہے کہ روایت تو یوں ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید مشرقی مینار پر نازل ہوئے لیکن راوی نے اپنی سمجھ کے لحاظ سے روایت میں تصرف کر دیا ہو، کیونکہ (اب تک) دمشق میں ایسا کوئی مینار نہیں جو مشرقی مینار کے طور پر مشہور ہو علاوہ اس مینار کے جو ”جامع اموی“ کے مشرق میں ہے۔ اور یہی زیادہ مناسب اور لائق ہے کیونکہ جب وہ نازل ہوئے فجر کی جماعت کڑی ہوگی اور ان سے کہا جائے گا کہ اے مسلمانوں کے امام! اے روح اللہ آگے بڑھیے (اور نماز پڑھائیے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھیں کیونکہ جماعت آپ ہی کے لیے کھڑی کی گئی ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ”تم میں سے بعض لوگ بعض دوسروں کے امیر ہوں گے، اللہ تعالیٰ اس امت کا اگر امیر فرمائیں گے۔“

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ہمارے اس زمانے میں یہ میں سفید پتھر سے ایک مینار کی بنیاد رکھی گئی ہے، یہ مینار بھی اُن جیسا یوں کے مال سے رہا ہے جنہوں نے اسی جگہ موجود اس سے پہلے مینار کو جلا دیا تھا۔ ممکن ہے کہ یہ بھی ثبوت دلائل میں سے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جس مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمانا ہے اُس کو جیسا یوں ہی کے مال سے ہی بنادیا اور ایا ہذا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو خنزیر کو قتل کر دیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، اُن سے جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا البتہ جو اسلام لے آئے گا اس کا اسلام لانا قبول ہوگا ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا، اُس دن دنیا بھر کے سارے کافروں کے لئے یہی فیصلہ ہوگا۔

لہذا یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامت کے باب سے یہی ہے، رہی شریعت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری اسی شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے۔ اور جیسا کہ پہلے احادیث میں گذر چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں نازل ہوں گے، اور بعض روایات کے مطابق اردن میں اور بعض کے مطابق مسلمانوں کے لشکر میں جیسا کہ مسلم کی بعض روایات میں ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت پہلے گذر چکی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے والے ہیں، جب تم انہیں دیکھو گے تو پہچان لو گے وہ درمیانے قد کے سرخی اور سفیدی کی طرف مائل ہیں، انہوں نے زرد رنگ کے دو کپڑے اوڑھ رکھے ہوں گے، بالوں محسوس ہوگا جیسے ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں حالانکہ وہ جیسے ہوئے نہ ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو قتل کر دیں

گے، لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، اُن کے زمانے میں اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ تمام ملتوں کو ہلاک کرے گا، اسی طرح دجال کو بھی انہی کے زمانے میں ہلاک کیا جائے گا، پھر دنیا میں امن و امان قائم ہو جائے گا، تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ چرے گا، چیتا گائے کے ساتھ، بھیڑیے بکریوں کے ساتھ اور بچے سانپوں کے ساتھ کھلیں گے لیکن یہ چیزیں نقصان نہیں پہنچائیں گی، چالیس سال تک یہی حال رہے گا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات ہو جائے گی اور مسلمان اُن کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔“

ایک اشکال اور اس کا حل

امام احمد اور ابوداؤد نے ایک روایت میں یہ نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں چالیس سال زندہ رہیں گے جبکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے یہ مدت صرف سات سال معلوم ہو رہی ہے تو دونوں روایات میں تطبیق کی کیا صورت ہوگی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سات سالہ مدت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہونے کے بعد کی مدت پر محمول کیا جائے، کیونکہ آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے آپ علیہ السلام کی عمر تینتیس سال تو تینتیس سال آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے اور سات سال زمین پر دوبارہ نازل ہونے کے بعد تو یہ پچاس سال ہو گئے۔

یعنی امام احمد اور ابوداؤد نے کل عمر روایات میں بیان کی ہے اور مسلم نے صرف نازل ہونے کے بعد کی خلاصہ۔ یہ بھی صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے زمانہ مبارک میں یا جوج ماجوج ٹھہریں گے اور حضرت کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی رات میں ہلاک کر دیں گے، جیسا کہ پہلے بھی گذرا اور اب بھی آئے گا اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد حج بھی ادا فرمائیں گے۔

محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں کہ کتب منزلہ میں اس طرح ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اصحاب کہف اُن کے ساتھیوں میں سے ہوں گے اور اُن کے ساتھ حج کریں گے۔

قرطبی نے ملام کتاب القدر اکرن میں آخرت کے حالات تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مدینہ منورہ میں ہوگی، وہیں نماز جنازہ ہوگی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں تدفین ہوگی۔ اس کو ابن عساکر نے بھی روایت کیا ہے۔

امام ترمذی نے کتاب المناقب میں حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی روایت نقل کی ہے وہ اپنے دادا سے فرماتے ہیں کہ تو ریت میں نبی کریم ﷺ کی علامات تحریر ہیں اور یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کے ساتھ ہی دفن ہوں گے۔

”پھر فرماتے ہیں کہ ابوداؤد نے کہا ہے کہ امام المؤمنینؓ کے حجرے میں ابھی ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔“

یا جوج ماجوج کے نکلنے کا تذکرہ

یا جوج ماجوج کے خروج کا واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں دجال کے قتل کے بعد ہی آئے گا، اور اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے سب کو ایک ہی رات میں ہلاک کر دیں گے۔

کہ سورۃ الانبیاء میں فرمایا ہے:

ترجمہ: یہاں تک کہ جب یا جوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ (کثرت کی وجہ سے) ہر بلندی سے نکلنے معلوم ہوں گے، اور چادہ نزدیک آ جائیگا ہوگا تو بس پھر ایک دم سے یہ قصہ ہوگا کہ منکروں کی نگاہیں پھٹی پھٹی رہ جائیں گی (اور وہ اس کہنے نظر آئیں گے) اپنے کم ختی ہماری ہم اس (عہد) سے غفلت میں تھے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ہم ہی قصور وار تھے (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور ذی القرنین کے قصہ میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ کہف میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ: یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان میں پہنچے تو دو پہاڑوں سے اس طرف جو کوئی بات سمجھنے کے قریب بھی نہیں پہنچے۔ انہوں نے (ذو القرنین سے) عرض کیا کہ اسے ذو القرنین قوم یا جوج ماجوج (جو اس گھاٹی کے اس طرف رہتے ہیں ہماری) اس سر زمین میں کبھی بڑا فساد پچاتے ہیں سو کیا ہم لوگ آپ کے لیے کچھ چندہ جمع کر دیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی روک بنا دیں (کہ وہ پھر آنے نہ پائیں) ذو القرنین نے جواب دیا کہ جس مال میں میرے رب نے مجھ کو اختیار دیا ہے وہ بہت کچھ ہے (مال کی تو مجھے ضرورت نہیں) البتہ چاند پاؤں سے میری مدد کرو تو میں تمھارے اور ان کے درمیان میں خوب مضبوط دیوار بنا دوں گا۔ اچھا تو تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ یہاں تک کہ جب روئے ملاتے ملاتے ان کے دونوں سروں کے بیچ کے خلا کو بھر دیا تو حکم دیا کہ دھوکو دھو نکلتا شروع ہو گیا) یہاں تک کہ جب اس کو لال انگارہ کر دیا تو (اس وقت) حکم دیا اب میرے پاس بھٹلا ہوا تالہ لاؤ (جو پہلے سے تیار کر لیا گیا ہوگا) کہ اس پر ڈال دوں۔ سو نہ تو یا جوج ماجوج اس پر چڑھ سکتے ہیں اور (نہایت استحکام کے باعث) نہ اس میں آفتاب دے سکتے ہیں۔ ذو القرنین نے کہا کہ یہ تیاری دیوار کی میرے رب کی رحمت ہے پھر جس وقت میرے رب کا وعدہ آئے گا (یعنی اس کی فنا کا وقت آئے گا) تو اس کو ڈھا کر زمین کے برابر کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ یہ حق ہے اور اس روز ہم ان کی یہ حالت کریں گے کہ ایک دوسرے میں گمراہ ہو جائیں گے (ترجمہ حضرت تھانوی)

ہم اہل تفسیر (تفسیر ابن کثیر) میں ذی القرنین کے قصے کے ذیل میں بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے سونے اور تانبے کو بھٹا کر دو پہاڑوں کے درمیان ایک ٹھوس دیوار بنادی تھی۔ اور پھر فرمایا: ”فصل هذا رحمة من ربی“۔ یعنی یہ میرے رب کی رحمت ہے کہ زمین میں لوگوں اور اس فساد کی قوم کے درمیان رکاوٹ ڈال دی ہے۔ ”فصل اذا جاء وعد ربی“ جب میرے رب کا وعدہ آ جائے گا۔ یعنی جب وہ وقت آ جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اس دیوار کا ڈالنے کا حکم دیا اور میرے رب کا وعدہ یہ ہے یعنی یہ معاملہ ضرور ہو کر رہے گا۔ ”وہو کنا بعضهم یوسف“ بعض فہی بعض ”ہم نے چھوڑ دیا ان میں سے بعض کو یوسف میں اس دن میں مارتے ہوئے یعنی جس دن دیوار گرنے کی تو یا جوج ماجوج کا لشکر نکل پڑے گا اور بھاگتا دوڑتا ہر اونچے نیچے سے گزرتا ہوا نہایت تیزی سے لوگوں میں پھیل جائے گا، پھر بہت جلد ہی صور پھونکا جائے گا جیسے کہ دوسری آیت میں فرمایا:

”فقی کہ جب یا جوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر اونچی جگہ سے پھسلنے ہوئے آئیں گے اور اللہ کا چادہ قریب آ جائے گا (الانبیاء آیت ۹۷-۹۶)

عرب کے قریب آچکنے والے ایک شرکی طرف اشارہ نبوی

صحیحین میں حضرت زینب بنت جحشؓ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس آرام فرماتے تھے۔ جب بیدار ہوئے تو چہرہ انور لال ہو رہا تھا فرمانے لگے کہ ”عرب کے لیے ہلاکت ہے ایسے شر سے جو آج کے دن یا جوں مابجوع کی دیوار میں اتنا بڑا سوراخ ہو گیا ہے (بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ ستر کا اشارہ فرمایا)۔“

حضرت زینب کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ حالانکہ ہم عربیوں کے لوگ موجود ہوئے؟ تو فرمایا کہ ہاں جب نبٹ بڑھ جائے گا تو۔۔۔۔۔

یاجوج ماجوج کا نکلنا

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”آج کا دن یا جوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ ہو گیا ہے فرما کر آپؐ نے نوے کا اشارہ فرمایا۔“

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ بیشک یا جوج ماجوج روزِ اشد (دہلاؤ) کھودتے ہیں پھر جب وہ سورج کی روشنی دیکھتے ہیں تو ان کا لیڈر کہتا ہے کہ لوٹ جاؤ کل مزید کھدائی کریں گے۔ چنانچہ جب وہ واپس آتے ہیں تو وہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔ (پھر ایک دن) ان کا لیڈر کہے گا کہ لوٹ جاؤ کل انشاءً ہم مزید کھودیں گے (انشاء کہے گا) چنانچہ وہ دوسرے دن آ کر کھودیں گے اور لوگوں کی طرف اشارہ کریں گے پانی خشک کر دیں گے لوگ بچنے کے لیے قلعوں میں چلے جائیں گے تو وہ اپنے تیروں کو آسمان کی طرف چلا دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر نصف (کیتروں کی ایک قسم ہے) بھیجے گا جو ان کی گردی میں اثر کریں گے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ انہیں ختم کر دیں گے۔ پھر رسول ﷺ نے فرمایا ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے زمین کے کیتروں کے ان کے گوشت اور خون کھا کر مومٹے ہو جائیں گے اور شکر ادا کریں گے۔“ (یہی روایت مسند احمد میں بھی ہے)

مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ یا جوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے موافق ”وہاں سے اوپے نیپیلوں سے بچنے نکل پڑیں گے لوگ ان سے ڈر کر شہروں اور قلعوں میں چھپ جائیں گے اور اپنے مال مویشی بھی لے جائیں گے۔ یا جوج ماجوج گشت کریں گے اور زمین کا پانی اس طرح پی جائیں گے کہ کبھی کوئی وہاں سے گزرنے کا تو کہے گا یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ پھر کوئی شخص ایسا نہ رہے گا جو قلعوں یا شہروں میں جا کر چھپ نہ گیا ہو تو یہ کہیں گے کہ زمین والے تو ختم ہو گئے۔ آسمان والے باقی رہ گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ان میں کوئی آسمان کی طرف تیر چلائے گا تو وہ تیر واپس خون میں رنگا آئے گا (آزمائشِ وقت کے لیے) اسی دوران اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک پٹا

۱ بخاری، احادیث الانبیاء، حدیث نمبر ۳۳۶۳، مسلم حدیث نمبر ۱۶۵

۲ بخاری حدیث نمبر ۳۳۳۷، مسلم حدیث نمبر ۱۶۸

۳ ترمذی تفسیر حدیث نمبر ۳۱۳۳

(سورجی طرح) پیدا فرمادیں گے چنانچہ اسی میں مرجائیں گے۔ جب کوئی آہٹ وغیرہ ان کی صفائی نہ دے گی تو لوگ کسی کو تیار کر کے دشمن کو دیکھنے بھیجیں گے اور وہ تو کل پر نکل پڑے گا اور اسے اپنے قتل کا یقین ہوگا مگر وہ انہیں مردہ حالت میں دیکھ دے گا پڑا دیکھے گا تو آواز لگائے گا۔ اوسلماؤ! مبارک ہو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے تمہارے دشمن کے لیے کافی ہو گیا تو لوگ اپنے قلعوں وغیرہ سے نکل آئیں گے لیکن جانوروں کے چرنے کے لیے کوئی چراگاہ نہ ہوگی صرف انہی یا جوج ماجوج کا گوشت میسر ہوگا جسے کھا کر جانور اس طرح مومٹے ہو جائیں گے جیسا کہ گھاس کھا کر ہو جاتے ہیں (اسی طرح یہ روایت ابن ماجہ میں بھی آئی ہے)

نواس بن سمان کی حدیث میں مشرقی بابِ لہ کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں وصال کے قتل کے ذکر کے بعد مذکور ہے کہ

اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو وحی فرمائیں گے کہ میں اپنے کچھ بندوں کو نکال رہا ہوں اور تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے لہذا میرے نیک بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا کر محفوظ کر لو۔۔۔۔۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہلے جائیں گے اور یہاں یا جوج ماجوج کی گردنوں میں بیماری ہو جائے گی جس سے وہ مرجائیں گے اور سب ایک ساتھ مر جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی یہاں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کچھ پرندے بھیجیں گے جو یا جوج ماجوج کی لاشیں اٹھا کر جہاں اللہ کی مرضی ہوگی وہاں لے جا کر پھینک دیں گے۔

(کعب احبار فرماتے ہیں کہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ کے قریب مہمل نامی جگہ پر پھینک دیں گے) اور اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائیں گے جس سے کوئی تیل یونانی نہیں بچے گا اور زمین بالکل بیابان ہو جائے گی۔ بارش چالیس دن تک برے گی اور زمین کو کھپا جائے گا کہ اپنا پھل اور برکت ظاہر کرے اس دن لوگ انا کھائیں گے اور ان کے سامنے میں رہیں گے (پھر طویل حدیث ہے) اسی دوران اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی بظلوں کے نیچے ایک خوشبو پیدا کریں گے جو ہر مومن کی روح قبض کر لے گی۔ پھر فساق باقی رہ جائیں گے جو کہ حوں کی طرح زمین میں کودتے پھریں گے اور قیامت انہی لوگوں پر قائم ہوگی۔

ابن جریر صنادید کی وہ حدیث جس میں حضرات انبیاء حضرت محمد ﷺ، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور

حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی ملاقات اور قیامت کے تذکرے پر حضرت عیسیٰؑ کی گفتگو نقل کی ہے۔ اس میں ہے کہ ”قیامت کا وقت اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم اور جو مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا ہے وہ یہ کہ وصال لے گا اور اس کے ساتھ دوسریں ہوگی جب مجھے دیکھے گا۔ حتیٰ کہ پھر اور درشت آواز دیں گے اے مسلمان میرے پیچھے کافر ہے۔“ اسے نقل کر اور اللہ انہیں ہلاک کر دے گا اور لوگ اپنے ملاقوں میں واپس آ جائیں گے۔۔۔۔۔ اس وقت یا جوج ماجوج نکل آئیں گے اور وہ ان کے شہروں کو روند دیں گے کوئی چیز برباد کئے بغیر نہ چھوڑیں گے، جہاں سے گزریں گے پانی بھی پی کر ختم کر دیں گے۔ پھر لوگ لوٹ کر ان کی شکایت کریں گے چنانچہ میں یا جوج ماجوج کے لیے بدو عاکروں کا اور اللہ انہیں ہلاک کر دے گا چنانچہ ان کی جسموں کی بدبو سے زمین بھر جائے گی پھر اللہ تعالیٰ بارش برمائیں گے (جس کا سیلابی ریلہ) انہیں سمندر میں پھینک دے گا۔

اللہ نے جو مجھ سے وعدہ کیا ہے انہیں یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہوگا قیامت کی مثال پورے دن کی حاملہ کے

جیسی ہے جس کا پتہ نہیں کب وضع حمل ہو جائے رات میں یا دن میں۔

مسند احمد میں ابن حزمہ اپنی خالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا آپ کے پیچھے کے کانٹے کی وجہ سے پنی بندھی تھی۔ آپ نے فرمایا تم کہتے ہو کہ تمہارا کوئی دشمن نہیں تم تو اپنے دشمن یا جوج ماجوج تکلتے تک لڑتے رہو گے۔ جو چوڑے چروں اور چھوٹی آنکھوں والے، بھورے بال والے ہو گے ہر گھائی سے پھسلے آئیں گے) ان کے چہرے گویا دوپٹے ہوئی ڈھال ہیں۔

میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ یا جوج ماجوج ترک نسل اور حضرت آدم کی اولاد میں سے دو قومیں ہیں کہ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے۔

”اے ابن آدم! انسان کہے گا میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ بلند آواز سے فرمانے گا کہ جنمی بیاموت اچھے کہے گا کتنے؟ فرمانے گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا اس وقت خوف کا بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور حاملہ کا حمل گر جائے گا۔ مگر کہا جائے گا خوشخبری ہے تمہارے لیے کہ یا جوج ماجوج کی قوم تمہارا فدیہ ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ کہا جائے گا کہ تم میں دو قومیں ہیں جو جس چیز میں داخل ہوں اسے دے دیں گے یعنی یا جوج ماجوج (آگے یہ حدیث اپنے تمام اور الفاظ کے ساتھ آ رہی ہے)

یا جوج ماجوج کی پیدائش

یہ یا جوج ماجوج اماں حوا کی اولاد ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ حوا سے نہیں بلکہ صرف حضرت آدم سے ہیں۔ طرح کہ ایک مرتبہ حضرت آدم کو احکام ہو گیا اور مٹی میں مٹی اس ملغوبے سے اللہ تعالیٰ نے یا جوج ماجوج کو پیدا فرمایا۔ یہ بات بلا دلیل ہے اور کسی ایسے شخص سے مروی نہیں جس کا قول قبول کیا جائے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے ہیں اور یافث بن نوح کی اولاد ہیں یہ جہاں رہتے تھے دوسروں کو تکلیف دینے کا چنانچہ ذوالقرنین نے انھیں سد بنا کر محصور کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو گا یہ لوگوں کے سامنے نکل آئیں گے۔

یا جوج ماجوج انسان ہیں

یہ یا جوج ماجوج عام انسانوں کے مشابہہ ہیں اور اپنی جنس کے ترک نسل والوں کی طرح چھوٹی آنکھوں، چھٹی ناک، بھورے بال اور ان کی شکلوں اور رنگت والے لوگ ہیں۔ ایک خیال یہ ان کے بارے میں ظاہر ہے کہ ان میں مھجور کے درخت سے بھی لمبا اور چھوٹے سے چھوٹا انسان بھی ہو گا۔ ان کے دو بڑے کان ہوتے ایک اور چھوٹے اور دوسرے کو بچھا کر سونگے گے۔ یہ بات کسی بے علم نے گھڑی ہے اور بے دلیل بات کہی ہے۔

حالانکہ حدیث میں آتا ہے ان میں سے ہر آدمی اس وقت نہ مرے گا جب تک اپنی اولاد میں ایک بار انسان نہ دیکھ لے۔۔۔۔۔ اس حدیث کی صحت کو اللہ بہتر جانتا ہے۔

طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”یا جوج ماجوج حضرت آدم کی اولاد ہیں اور انھیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں کے معاش کو فاسد کر دیں اور ان میں سے کوئی شخص اس وقت نہیں مرے گا جب تک اپنی نسل کے ہزار یا اس سے زائد افراد نہ دیکھ لے۔ اور ان کے علاوہ ان کی تین قومیں اور ہیں تاویل مابین انہیں منک۔ یہ حدیث غریب ہے اور ممکن ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا اچھا کلام ہو۔

ابن جریر نے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بچوں کو کھیلتے ہوئے ایک دوسرے پر سے چھلا نکلیں

کہ تاویل کیا تو فرمایا کہ یا جوج ماجوج اس طرح نکلیں گے۔

ذوالسویقتین کے ہاتھوں کعبہ شریف کی بربادی کی پیش گوئی

حضرت کعب احبار سے تفسیر ابن کثیر میں مروی ہے (یا جوج ماجوج کے تذکرے میں) کہ ذوالسویقتین کا پہلا ظہور حضرت یحییٰ بن مریم کے زمانے میں ہو گا اور یہ یا جوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد کا زمانہ ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات سے آٹھ سو کے لگ بھگ لشکر ان کے مقابلے کے لیے بھیجیں گے۔ جس وقت یہ لوگ سفر میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جس سے سب مومن مرجائیں گے اور صرف بے وقوف اور بے عقل رہ جائیں گے جو باوجود انھیں جیسی حرکتیں کریں گے۔

کعب احبار کہتے ہیں کہ اس وقت قیامت بہت نزدیک ہوگی۔ میں (ابن کثیر) یہ کہتا ہوں کہ صحیح حدیث میں پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت یحییٰ زمین پر نازل ہونے کے بعد حج ادا فرمائیں گے۔

حج و عمرہ کرنے والے یا جوج ماجوج کے بعد بھی ہونگے

مسند احمد میں حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس گھر (بیت اللہ) کا حج لوگ یا جوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی کریں گے۔

قیامت سے پہلے حج کرنا ختم ہو جائے گا

عبدالرحمن نے شعبہ سے قزو کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ”قیامت اس وقت قائم ہوگی جب حج نہ کیا جائے لگے۔“ ابوبکر بزاز نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے ارشاد نبویؐ نقل کیا ہے کہ ”قیامت اس وقت قائم ہوگی جب حج نہ کیا جائے لگے۔ اس کے بعد بزاز نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حضرت ابو سعیدؓ کے علاوہ کسی اور صحابی کے حوالے سے ہمیں نہیں معلوم۔

میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ دونوں قسم کی احادیث میں کوئی منافات نہیں ہے۔ کیونکہ لوگ حج اور عمرہ یا جوج ماجوج کے خروج کے بعد (ان کی ہلاکت کے بعد) کریں گے۔ لوگوں کا اطمینان اور رزق کی کثرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ خوشبودار ہوا چلا کر مومنوں کی ارواح قبض فرمائیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی۔ مسلمان ان کی جنازہ پڑھ کر انہیں حجرہ نبویؐ میں رسول اکرم ﷺ کے قریب دفن کر دیں گے۔ پھر ذی السویختین کے ہاتھوں کعبہ کی تباہی (ان واقعات کے بعد) ہوگی اگرچہ اس کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہو گا۔ جیسا کہ کعب احبار سے مروی ہے۔

کعبہ کی تباہی کی پیش گوئی

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب تک ذوالسویختین کعبہ کو تباہ کرے گا اس کا خلاف اتار لے گا، اس کی ذیبت وزینت ختم کر دے گا۔ گویا کہ میں ابھی اس

گئے اور ٹیڑھے جوڑ والے کو دیکھ رہا ہوں جو اپنے ہتھوڑوں اور کدالوں سے اسے مار کر (توڑ) رہا ہے۔ حدیث کی سند قوی ہے۔

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ تم جوشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں نہیں چھوڑے رکھیں، کعب کا خزانہ کوئی نہیں نکال سکے گا اور ذوالسویقتین کے جوشہ سے آئے گا۔

مسند احمد میں حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ گویا کہ میں ابھی اس کالے لیزہ میٹھاگوں والے شخص کو (کعب کی) اینٹ اینٹ کر کے توڑتے دیکھ رہا ہوں حافظ ابوبکر بزار نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ نقل کیا ہے کہ جوشہ کا ذوالسویقتین کعب کو تباہ کرے گا۔

قیامت سے پہلے قحطان سے ایک ظالم کے ظہور کی پیشگوئی
صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قحطان سے ایک (ظالم) شخص نہ نکل آئے جو لوگوں کو لاشی سے ہانکے گا۔

بخاری میں بھی یہ روایت دوسری سند سے آئی۔ مذکورہ شخص ممکن ہے ذوالسویقتین ہو اور کسی دوسرے ہونے احتمال ہے کیونکہ یہ قحطان کا ہے اور ذوالسویقتین جوشہ کا ہے۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”رات اور دن اس وقت تک ختم نہ ہونگے جب تک کہ ایک غلام بادشاہ نہ بن جائے جسے حجاجہ کہا جائے گا۔ ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس سے بھی مراد ذی السویقتین جوشہ ہو سکتا ہے (لیکن اسلامی تاریخ میں خلافت عباسی میں ایک حکمران کا ذکر ملتا ہے جس کا نام حجاجہ تھا اور اس نے بھی مرکزی حکومت سے لڑ کر اپنی الگ سلطنت قائم کی، مترجم)

مسند احمد میں حضرت عمر بن خطابؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”اہل مکہ، مکہ سے نکل جائیں گے اور اس کے پاس سے کوئی گزرے گا بھی نہیں سوائے کم لوگوں کے، مکہ دوبارہ بھر جائے گا اور پھر اہل مکہ، مکہ سے (دوبارہ) نکل جائیں گے اور پھر کبھی لوٹ کے نہیں آئیں گے۔“

فصل

دجال کے مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہونے کی پیشگوئی

مدینہ منورہ (علی ساحتها افضل الصلاة والسلام) کے بازے میں صحیح احادیث سے ثابت ہے

۱۔ بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۱، مسلم حدیث نمبر ۲۳۳۲، مسند احمد صفحہ ۲/۲۲۰ بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۱، صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۳۳۲ بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۵، مسلم حدیث نمبر ۲۳۳۶، مسند احمد صفحہ ۲/۲۱۷ بخاری حدیث نمبر ۳۵۱۷، مسلم حدیث نمبر ۲۳۳۷، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۸، مسند احمد صفحہ ۲/۲۲۹

کہ دجال کے لیے مدینہ اور مکہ میں داخل ممکن نہ ہوگا اور یہ کہ مدینے کے راستوں پر فرشتے چوکیداری کریں گے تاکہ وہ داخل نہ ہو۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”مدینہ میں دجال داخل نہ ہو سکے گا اور نہ طاعون“۔

یہ بھی گزر چکا ہے وہ اس کے قریب آئے گا، پڑاؤ کرے گا اور مدینے والوں کو زلزلے کے تین جھکے دے گا، چنچل مٹا دے اور قاصد مروءہ و عورت اس کے پاس چلے جائیں گے اور مؤمن ثابت قدم رہیں گے۔ اس دن کو ”یوم الکفاح“ چھانکارے کا دن یا چھانچائی کا دن کہا جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے کہ ”یہ طیبہ ہے حبش کو نکال دے گا اور خوشبو کو پھیلانے کا“۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے ”غیبت عورتیں غیبت مردوں کے لیے اور غیبت مرد غیبت عورتوں کے لیے ہیں۔ پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لیے اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لیے ہیں۔ یہ ان باتوں سے مبرا ہیں جو لوگ ان کے بارے میں کہتے ہیں۔“ (سورۃ النور آیت نمبر ۲۶)

مذکورہ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ مدینہ میں ایام دجال میں آبادی ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی آبادی ہوگی مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگ اس سے نکل آئیں گے۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا۔

مسند احمد میں حضرت عمر بن خطابؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”(ایسا وقت آئے گا کہ) کچھ سوار مدینے کے قریب سے گزریں گے اور کہیں گے کہ یہاں کبھی مسلمانوں کی کثیر آبادی رہا کرتی تھی“۔

فصل: زمین سے ایک دابہ نکلنے کا ذکر

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اور جب ان پر ہمارا قول واضح ہوگا تو ہم ان کے لیے ایک دابہ زمین سے نکال لیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ (وہ لوگ ہماری نشانوں پر یقین نہیں کرتے۔) (سورۃ النمل آیت نمبر ۸۲)

ہم اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں اس موضوع پر کلام کر چکے ہیں اور وہاں اس کے متعلق احادیث بھی درج کی ہیں اگر وہ یہاں بھی آجائیں تو اچھا ہوگا۔

حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد ہے کہ ”باتیں کرنے“ کا مطلب یہ ہے وہ ان سے مخاطب ہوگا اور ابن جریر نے اس کو ترجیح دی ہے کہ وہ ان سے مخاطب ہو کر یہ کہے گا کہ ”لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے۔“ اور اس بات کو انہوں نے عطا اور علی سے نقل کیا ہے۔ اس میں ذرا بحث ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے تسکلمہم کا معنی

۱۔ بخاری فضائل المدینہ حدیث نمبر ۱۸۸، مسلم حدیث نمبر ۲۲۲۷
۲۔ بخاری حدیث نمبر ۱۷۰۹، مسلم حدیث نمبر ۲۲۲۷
۳۔ مسند احمد نمبر ۱/۲۰، صفحہ ۲/۲۲۱، مجمع الزوائد صفحہ ۲/۱۵

نکلنے کا مروی ہے کہ وہ لوگوں کی پیشانی پر لکھے گا مومن کے مومن اور کافر کی پیشانی پر کافر لکھے گا اور اس سے مروی ہے کہ باتیں بھی کرے گا اور لکھے گا بھی۔ تو یہ قول دونوں اقوال کو جامع اور بہتر قول ہے۔ واللہ اعلم

قیامت سے پہلے کی دس نشانیاں

اس سے پہلے حدیث مسند احمد اور صحیح مسلم اور سنن کے حوالے سے گزر چکی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو (۱) مغرب سے سورج اُترنا (۲) دھواں (۳) دابہ (۴) یا جوج ماجوج کا خروج (۵) حضرت یحییٰ کا نزول اور جال کی آمد (۶) قیامت کا دہشتناک ایک مغرب میں (۸) دوسرا مشرق میں (۹) تیسرا جزیرہ عرب میں (۱۰) قصر عدن سے آگ کا نکلنا لوگوں کو ہانکنے کی اور جہاں لوگ رات گذاریں گے، رات گذارے کی اور جہاں دن کو آرام کریں وہاں اس کے ساتھ ہوگی۔“

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ

”ان چیزوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ کرو، دجال، دھواں، دابہ، امر عامہ اور کسی کا خاص اپنے سے کام رکھنا۔“

مسند ابوداؤد طیالسی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ”دابۃ الارض“ تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ

”اس کا خروج تین مرتبہ ہوگا پہلے وہ کسی دیہات میں نکلے گا مگر اس کا تذکرہ مکہ میں نہ ہوگا۔ پھر بے زمانے بعد دوسری مرتبہ نکلے گا اس جگہ کے علاوہ اور دیہاتوں میں اس کا تذکرہ خوب ہوگا اور مکہ میں اس کا تذکرہ ہوگا۔“

اس کے بعد آپؐ نے مزید فرمایا کہ (تیسری مرتبہ) لوگ ایک وقت اللہ تعالیٰ کی عظیم مسجد، مسجد حرام میں ہونگے وہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان دوڑ کر آتا ہوا ظاہر ہوگا۔ اپنے سر سے مٹی جھاڑے گا، اسے لوگ ادھر ادھر بھاگ جائیں گے، کچھ اکیلے اور کچھ ٹولیوں میں۔ اور وہاں صرف سچے مومنوں کی جماعت باقی رہ جائے گی اور وہ جان لیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ یہ دابہ ان سے شروع کرے گا ان کے چہروں کو سیاہ کر دے گا حتیٰ کہ وہ چپکتے ستارے کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر یہ دوبارہ زمین میں نکل جائے گا۔ اس کو طلب کرنا والا اسے پکڑ نہ سکے گا اور پیچھے پہنچ کر اس سے کہے گا اب نماز پڑھو گے؟ پھر اس سے قبول کرا کے اس کے چہرے پر نشان لگا دے گا پھر چل پڑے گا۔ لوگ اموال میں آپس میں شریک بن جائیں گے، شہروں میں ساتھ رہیں گے، مومن کافر کی پہچان ہونے لگے گی حتیٰ کہ مومن کافر سے یوں کہا کرے گا اے کافر میرا حق مجھے دے دے اور کافر مومن سے یوں کہے گا، اے مومن میرا حق مجھے دے دے۔“

یہ حدیث مرفوع ہے مگر اس میں کچھ غرابت ہے ابن جریر نے اسے مرفوع نقل کیا ہے یہ واقعہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے دور میں ہوگا، البتہ اس کی سند میں کلام ہے۔

ابن ماجہ میں عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مجھے لے کر مکہ کے قریب

قرب قیامت کے فتنے اور جنگیں دیکھاتوں میں لے گئے اور وہاں ہم نے ایک جنگ جگہ دیکھی جس کے گردیت تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس جگہ سے وہ دابہ الارض نکلے گا۔“

ابن کثیر نے کہتے ہیں کہ کئی سال بعد جب میں حج پر گیا تو وہ جگہ دیکھی تو وہ میری لاشی کے اتنے حصے کے برابر تھی (مطلب ان کا تھا کہ مسلسل اس جگہ میں اضافہ ہوتا جائے گا حتیٰ کہ دابہ کے نکلنے کا وقت آجائے)۔

عبدالرزاق اشعر نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ دابہ چھوٹے نرم بال والا ہوگا اس کے چار پاؤں ہونگے یہ تمام کی ایک وادی سے نکلے گا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ ”دابہ“ عضا کی ایک دراڑ سے گھوڑے کے دوڑنے کی طرح نکلے گا اور تین دن رہے گا تیسرے دن کاٹ بھی نہیں نکلے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ یہ دابہ ایک چٹان کے نیچے سے نکلے گا مشرق کا رخ کر کے آواز نکالے گا پھر شام کا رخ کر کے آواز نکالے گا پھر صبح کی طرف آواز نکالے گا اور پھر مکہ سے چلا جائے گا اور سفیان

ہذاچہ کا کہنا ہے کہ پوچھا گیا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا مجھے نہیں معلوم۔

انہی سے ایک قول ہے کہ دابہ سدوم کے نیچے سے یعنی حضرت لوطؑ کے شہر سے نکلے گا۔ بہر حال یہ متعارض اقوال مروی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ابو الطیلس سے مروی ہے کہ یہ دابہ صفا یا مروہ سے نکلے گا۔ (تتقی) ابن ابی حاتم حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے کہ ”دابہ میں ہر رنگ موجود ہوگا اور دونوں سینوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ ایک سوار بیٹھ سکے۔“

امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ اس دابہ کا سر بے نرم بال ہیں، پنجہ بے دم ہے، داڑھی ہے، اور یہ پتھر میں گھوڑے کی چال سے تین دن نکلے گا اور تیسرے دن کا تہائی نہیں گزرے گا۔ (ابن ابی حاتم)

ابن جریر کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے اس کا حلیہ یوں بیان کیا ہے کہ اس دابہ کا سر نیل جیسا، آنکھیں خنزیر جیسی، کان ہاتھی جیسے، سینک پیاز کی جڑ سے جیسے، گردن شتر مرغ جیسی، سینہ شتر مرغ جیسا، اس کا رنگ جیسے جیسا، اس کے کولہے نیل جیسے، دم اسے بھی، اور پاؤں اونٹ جیسے ہیں جس کے ہر جوڑ کے درمیان بارہ ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، اس کے ساتھ حضرت موسیٰ کی داڑھی، حضرت سلیمان کی انگوٹھی بھی نکلے گی اور یہ مومن کے چہرے پر ”عصائے موسیٰ“ سے سفید

نکلتے گا جس سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ (اس پہچان کی وجہ سے) لوگ بازاروں میں خرید و فروخت کرتے وقت کافر کو کافر اور مومن کو مومن پہچانیں گے۔ حتیٰ کہ ایک ہی گھر کے لوگ جب دوسرے کو دیکھیں گے تو اپنے لوگوں میں کافر اور مومن کی پہچان کر لیں گے۔

پھر دابہ ان سے کہے گا اے ملاں مبارک ہو تو اہل جنت میں سے ہے اور اے فلاں! تو جہنمی ہے۔ اس طرف اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اشارہ ہے۔

”اور جب ان پر عذابا قول واقع ہوگا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک دابہ نکال دیں گے جو ان سے باتیں کرے گا اور ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے۔“

اس سے آگے جو عبادت ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جگہ اتنی تھیں جتنی کہ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان جگہ ہوتی ہے۔ (مترجم) اور یہ بھی کہ وہ جگہ نرم تھی۔ ج تفسیر طبری، سورۃ النمل صفحہ ۱۱/۱۵

ابو نعیم نے اپنی تصنیف میں حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ دایہ ابلیس کی نسل سے ہوگا اور اس صحت اللہ کو معلوم ہے صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے ایک حدیث سنی کہ کبھی نہیں بھولا۔ آپ نے فرمایا کہ

”قیامت کی اولین نشانیاں“ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، ولایت الارض کا چاشت کے وقت دونوں میں سے جو نشانی بھی پہلے ظاہر ہو دوسری اس کے بعد بہت ہی جلد ظاہر ہو جائے گی۔ اس حدیث سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو مانوس نہیں۔ یعنی ان سے پہلے دجال کی آمد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول پہلے ہو چکا ہوگا کیونکہ یہ مانوس نشانیاں ہیں اور مشاہدے اور عادت کے اعتبار سے غیر مانوس البتہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور عجیب و غریب شکل کے جانور کا نکل آنا بھی غیر مانوس ہے۔ اسی طرح سے بات چیت اور کفر و ایمان کی نشانیاں لگا دینا بھی غیر مانوس ہے۔ یہ زمین کی پہلی غیر مانوس نشانی ہے اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا آسمان کی غیر مانوس نشانی ہے۔

فصل: طلوع شمس کا مغرب سے ہونا

مغرب سے سورج کے طلوع ہونے کے بعد کسی کی توبہ فائدہ مند نہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں، یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کوئی نجات آئے، جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی تو اس دن کسی کا ایمان فائدہ نہ دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کر رکھی ہو۔ کہہ دو (اے محمد) کہ تم انتظار کرو میں بھی کرتا ہوں۔ (الانعام آیت نمبر ۱۵۸) مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”مذکورہ آیت سے مراد“مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے“۔

صحیح بخاری میں اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ منقول ہے کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، جب لوگ اسے دیکھیں گے تو کفر پر قائم لوگ ایمان لائیں مگر اس وقت“ کسی نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا۔“ (پھر آپؐ نے پانچ تلاوت فرمائی)۔

بخاری ہی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اور جب طلوع ہو اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے اور اس وقت کسی کا ایمان لانا اسے فائدہ نہ دے گا“۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۰۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۰

۲۔ ترمذی حدیث نمبر ۳۰۷، مسند احمد صفحہ ۳/۳

۳۔ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۶۳۳۵، مسلم حدیث نمبر ۳۹۴، کتاب الایمان

پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ہے (یہی روایت مسلم میں بھی ہے) مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ تین چیزیں جب نکل آئیں تو (کسی کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا جو ایمان اس سے پہلے نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کر رکھی ہو)۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دھواں ظاہر ہونا، ولایت الارض کا نکلنا“۔ (مسلم میں بھی یہ روایت آئی ہے)

جس کو علم ہو وہ بات کرے، جسے نہ ہو وہ چپ رہے

یہ حدیث کی طرح سے کئی صحابہؓ سے مروی ہے۔ حضرت ابو شریحہ خذیفہ بن اسید سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔۔۔۔۔ (باقی یہ حدیث اگلی چند احادیث سے پہلے گزری ہے)۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”چھ چیزوں سے پہلے اعمال صالحہ کر لو اور ان چھ میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دھواں اور ولایت الارض کا خروج و شمار فرمایا۔ جیسا کہ گذرا۔

صحیحین میں حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرمؐ نے یہ ارشاد فرمایا ”تمہیں معلوم ہے کہ جب یہ سورج غروب ہوتا ہے تو کہاں جاتا ہے! میں نے عرض کیا کہ نہیں تو فرمایا کہ ”رگ کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا اور اجازت مانگتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے یہ کہہ دیا جائے کہ جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا! (یعنی مغرب سے طلوع ہو جا) تو یہ اس وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کر رکھی ہو)۔ مسند احمد میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”پھر انفرادہ میں مروان کے ساتھ بیٹھے اور اس کی باتیں سنیں وہ قیامت کی نشانیوں کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ قیامت کی پہلی نشانی دجال کا خروج ہے“ تو وہ لوگ وہاں سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کی بات نقل کی تو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ مروان نے کچھ بتایا۔ مجھے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد یاد ہے کہ

”وینکل اولین نشانیاں میں سے سورج کا طلوع ہونا، ولایت الارض کا نکلنا ہے دونوں میں سے جو نشانی پہلے ظاہر ہو جائے دوسری اس کے بعد بہت جلد واقع ہوگی۔

پھر حضرت عبداللہ کہنے لگے یہ کتابیں پڑھتے رہتے تھے، اور میرا خیال یہ ہے کہ ان میں سے پہلے مغرب سے طلوع شمس واقع ہوگا۔ یہ اس لیے کہ وہ جب بھی غروب ہوتا ہے عرش کے نیچے آتا ہے سجدہ کر کے واپسی کی اجازت مانگتا ہے تو اس کو واپسی کی اجازت مل جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے مغرب سے طلوع ہونے کا حکم دے۔ یہ اسی طرح پیش رہے گا اور عرش کے نیچے آکر سجدہ کر کے واپسی کی اجازت مانگے گا اس کو کوئی جواب نہیں ملے گا۔ حتیٰ

۱۔ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۶۳۳۵، مسلم حدیث نمبر ۳۹۴، کتاب الایمان

۲۔ اس کی تخریج گزری تھی

۳۔ بخاری ابوداؤد حدیث نمبر ۳۹۴، مسند احمد صفحہ ۳/۳

۴۔ صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۶۳۳۵، ابوداؤد کتاب اللہ حدیث نمبر ۳۳۱۰

کہ رات کافی گزر جائے گی جتنی اللہ تعالیٰ چاہے اور سورج کچھ لے گا کہ اگر اب اجازت بھی ملے تو وہ مشرق کی پہنچ سکے گا، وہ کہے گا اے رب مشرق بہت دور ہے لوگوں کا میرے بغیر کیا ہوگا؟ حتیٰ کہ افق ایسا ہو جائے گا کہ زنجیر ہو پھر اسے کہا جائے گا اپنی جگہ پر لوٹ جا اور طلوع ہو جا! چنانچہ وہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

یہ فرما کر حضرت عبداللہ نے یہ آیت تلاوت کی۔ اس وقت کسی نفس کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا۔

پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں خیر نہ رکھا ہو۔ صحیح مسلم ابوداؤد اور ابن ماجہ میں ابویحیٰ بن سعید بن حیان کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمر مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد یاد ہے کہ

”قیامت کی اولین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دابہ کا لوگوں کے سامنے ظہور چنانچہ جو بھی نشانی پہلے واقع ہو جائے دوسری اس کے بعد بہت جلد ہی واقع ہو جائے گی۔

ہم یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ یہاں ان نشانیوں سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو مانوس نہیں اور جو کفار و مستقرہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ دابہ کا لوگوں سے بات چیت کرنا، کافر اور مومن کی تعین کرنا مانوس ہے اور سورج سے سورج کا طلوع ہونا دابہ سے مقدم ہے۔ یہی احتمال زیادہ صحیح اور مناسب ہے۔

طبرانی میں ایک غریب حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو ابلیس جہدے میں گر جائے گا اور بلند آواز سے کہے گا کہ ”مجھے حکم ہے کہ جسے تو چاہے اسے جہدہ کروں گا“ (اس کی جڑ فروغ دیکھ کر اس کے چیلے وہاں جمع ہو کر پوچھیں گے کہ یہ آواز کی ہے؟ وہ کہے گا کہ میں نے اپنے رب سے وقت معلوم تک کی مہلت مانگی تھی۔

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر دلیہ الارض صفا پہاڑی کی ایک دراڑ سے نکلے گا۔۔۔ پھر فرمایا ”وہ قدم اٹھا کیہ میں رکھے گا چنانچہ ابلیس وہاں آ کر اسے طمانچہ لگائے گا۔“

یہ حدیث بہت ہی غریب (عجیب) ہے اس کا نبی کریم ﷺ تک نسبت میں نکارت پائی جاتی ہے۔ یہ حدیث ان دو مشکوٰت کی باتوں میں سے جو جنگ یرموک میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے ہاتھ لگے تھے اور ان کو اہل کتاب کی کچھ کتب تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ ان کتب سے بہت سے عجیب و غریب واقعات بیان کیا کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے حوالے سے گزر چکا ہے کہ دلیہ الارض ابلیس کو قتل کر دے گا۔ یہ بھی انتہائی غرابت والا واقعہ ہے۔

طلات بن عباد کی سند سے ابوامامہ صدی بن عثمان سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”قیامت کی پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔“

مسلمانوں میں رات کو عبادت کرنے والے مغرب سے طلوع شمس

۱ صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۰۹، ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۳۲۱۰

۲ طبرانی اوسط حدیث نمبر ۹۳، بغوی شرح السنہ صفحہ ۱۵۸/۵

۳ صحیح مسلم حدیث نمبر ۴۰۹، ۴۳۱۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۱۰

تک باقی ہونگے

حافظ ابوبکر بن مردوب نے اپنی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ

”لوگوں پر دنیا کی تین راتوں کے برابر ایک رات آئے گی، جب نہ رات ہوگی تو نفل پڑھنے والے اسے بھان لیں گے تو ان میں سے ایک شخص سو کر اٹھے گا اور پھر نفل میں تلاوت کر کے سو جائے گا، پھر دوبارہ اٹھے گا پھر پڑھ کر سو جائے گا۔ اسی دوران لوگ حج و پکار کر کے ایک دوسرے سے پوچھیں گے یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور پھر مسجدوں کی طرف بھاگیں گے اچانک انہیں سورج مغرب سے طلوع ہوتا نظر آئے گا حتیٰ کہ آسمان کے درمیان تک آجائے گا پھر دوبارہ لوٹے گا اور پھر مغرب سے طلوع ہوگا۔ (نبی کریم ﷺ نے مزید فرمایا کہ) اس وقت کسی کا ایمان اسے نفع نہیں دے گا۔

ابن مردوب سے سفیان ثوری کی سند سے حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ”میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ مغرب سے طلوع شمس کی کیا نشانی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ

”وہ رات طویل ہو جائے گی، اور دو راتوں کے برابر ہوگی۔ رات کو نفل پڑھنے والے بیدار ہو کر اپنے معمولات سرانجام دیں گے۔ مگر رات دیکھائی نہ دیں گے وہ اپنی جگہ سو چکے ہونگے۔ یہ لوگ بھی سو جائیں گے پھر انہیں کے نماز پڑھکر پھر سو جائیں گے، پھر اٹھ کر نماز پڑھ کر سو جائیں گے اور پھر انہیں گے رات لمبی ہو جائے گی تو لوگ حج و پکار کریں گے سو نہ ہوگی۔ اسی دوران جب یہ صبح ہونے کا انتظار کر رہے ہونگے سورج کے مشرق سے طلوع ہونے کا کہ اچانک انہیں دو مغرب سے طلوع ہوتا نظر آئے گا۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے مگر ان کا ایمان لانا فائدہ مند نہ ہوگا۔“

حافظ ابوبکر بن عقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا کیا تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کیا ہے؟ ”(وہ سورج سڑی ہوئی کچھڑ کے ایک تالاب میں غروب اور ہاتھ)“ (سورۃ الکہف آیت نمبر ۸۶) کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ

”یہ سورج جب غروب ہوتا ہے تو اللہ کو جہدہ کرتا ہے اور اس کی تسبیح و تعظیم کرتا ہے اور پھر عرش کے نیچے جاتا ہے وہاں پہنچ کر اللہ کو جہدہ کرتا اور تسبیح و تعظیم کرتا ہے اور پھر اجازت مانگتا ہے۔ پھر جب دن ہوگا اسے روک لیا جائے گا یہ جہدہ کر کے تسبیح و تعظیم کرے گا اور اجازت مانگے گا تو اسے کہا جائے گا ”انتظار کر“ پھر اسے دو راتوں کے برابر روک لیا جائے گا (ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ) تب پڑھنے والے جڑ فروغ کریں گے۔ آدمی اپنے پڑوسی کو آواز دے گا کہ آج رات کو کیا ہو گیا؟ میں رات سو کر میر ہو گیا نماز پڑھتے پڑھتے تھک گیا ہوں۔“ اور سورج کو کہا جائے گا جہاں سے غروب ہوا تھا وہاں طلوع ہو جا۔ اور یہ وہ دن ہوگا (جب کسی کا ایمان اسے نفع نہیں دے گا) (یہ) ۳

۱ الدر المنکوح صفحہ ۵۸۱/۵، ابی یوسف صفحہ ۱۱۳/۳، تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۶۹/۳

۲ ابن کثیر صفحہ ۳۶۸/۳، ابی یوسف صفحہ ۱۱۳/۳، الدر المنکوح صفحہ ۵۸/۳، تفسیر طبری، سورۃ الانعام صفحہ ۵/۹

مہاجرین کی ہجرت دشمن سے لڑائی کے دوران قبول نہیں ہوگی

مسند احمد ابن السعدی سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ
”جب تک دشمن لڑ رہا ہو ہجرت فائدہ نہیں دے گی“۔

حضرت معاویہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ارشاد نبوی ﷺ میں ہجرت کی دو خصلتیں ہیں ایک توبہ کہ برائی کو چھوڑ دیا جائے دوسری یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت جائے، جب تک توبہ قبول ہوتی رہے گی ہجرت منقطع نہ ہوگی اور توبہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک ہوگی اور جب طلوع ہو جائے گا تو ہر دل پر مہر کر دی جائے گی اور لوگوں کے لئے عمل کافی ہو جائے گا (دو حدیثیں) جید اور قوی ہیں مگر یہ مشہور کرب حدیث میں موجود نہیں۔

مسند احمد اور ترمذی میں حضرت صفوان بن عسالؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ سنا کہ ”اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لئے مغرب سے پہلے ایک دروازہ کھولا ہے جس کی چوڑائی ستر یا چالیس ہاتھ ہے دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔“

چنانچہ یہ آیت کریمہ اور متواتر روایات ثابت کرتی ہیں کہ جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد ایمان لایا یا توبہ کی اب توبہ قبول نہ کی جائے گی، اور پھر ایسا ہی رہے گا واللہ اعلم۔ کیونکہ یہ قیامت کی نشانیاں علامات میں سے جن کے قریب کا پتہ چلتا ہے، لہذا اس وقت میں بھی وہی معاملہ کیا جائے گا جو قیامت کے ہوگا، یعنی ایمان اور توبہ کی عدم قبولیت۔ جیسے کہ سورۃ انعام میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”هل ينظرون الا نأتيهم الملائكة او ياتي ربك او ياتي بعض آيات ربك ولا ينفعهم انيما نهالم تكن آمنت من قبل“۔ (آیت نمبر ۱۵۸)

ترجمہ: وہ لوگ انتظار نہیں کرتے مگر یہ کہ آجائیں ان کے پاس فرشتے یا آپ کا رب یا آپ کے رب کی بعض نشانیاں، جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی، کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا، وہ ان سے پہلے ایمان نہ لایا تھا۔

اور سورۃ غافر میں فرمایا کہ

ترجمہ: جب دیکھ لیا انہوں نے ہماری پکڑ (عذاب) کو تو کہنے لگے ہم صرف ایک اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جن کو ہم شریک ٹھراتے ہیں ان کا انکار کرتے ہیں، کہ کوئی فائدہ نہیں پہنچایا (اس وقت) ان کو ایمان لانے نے اور سورۃ زخرف میں فرمایا کہ

ترجمہ: یہ لوگ بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر دفعتاً آ پڑے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

نتیجی نے حاکم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا، سب سے پہلی نشانی جو ظاہر ہوگی وہ دجال کا ظہور ہوگا،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے، پھر یاجوج ماجوج ظاہر ہوں گے، پھر دابہ نکلے گا، پھر سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس لئے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا ہوگا وہ لا چکا ہوگا، اور اس کے بعد کا ایمان معتبر نہ ہوگا، اور اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد نزول فرماتے جب تو کوئی بھی کافر نہ ہوتا۔

لیکن اس میں یکمہ اشکال ہے کیونکہ اس دن دنیا والوں کا ایمان سب کو فائدہ نہ دے گا ”ولا ينفع نفسا ايمانا نهالم تكن آمنت من قبل“۔ (سورۃ انعام آیت ۱۵۸)۔ چنانچہ جس نے مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد ایمان قبول کیا یا توبہ قبول نہ ہوگی جب تک وہ اس واقعے سے پہلے ہی توبہ نہ کر چکا ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کافران، قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں سورۃ نساء میں موجود ہے کہ ”وان من اهل الكتاب الا ليو من به قبل موته“۔

ترجمہ: اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)۔

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد وفات سے پہلے پہلے تمام اہل کتاب ایمان لے آئیں گے یعنی ایسا ایمان جس میں وہ سمجھتے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں، چنانچہ یہ سانچوں کو اپنے جھوٹے ہونے کا علم ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں بیٹے نہیں، جیسے ان کو مجرم سمجھا کرتے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنتیں اور غضب نازل ہوں۔

قیامت سے پہلے دھوئیں کا ذکر

سورۃ دخان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ترجمہ: سو آپ (ان کے لئے) اس روز کا انتظار کیجئے کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا۔ جو ان سب لوگوں پر عام ہو جاوے یہ (بھی) ایک دردناک مزا ہے۔ اے ہمارے رب ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجئے۔ ہم ضرور ایمان لے آویں گے۔ ان کو (اس سے) کب قوت ہوتی ہے حالانکہ (اس کے قبل) ان کے پاس ظاہر شان کا شغب برپا ہے، پھر بھی یہ لوگ اس سے سر تابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ (کسی دوسرے بشر کا) سکھایا ہوا ہے دینا ہے ہم چندے اس عذاب کو بنادیں گے تم پھر اپنی اسی حالت پر آ جاؤ گے۔ جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز) ہم (پورا) بدل لیں گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)۔

ان آیات کی تفسیر کے بارے میں ہم اپنی تفسیر ابن کثیر سورۃ دخان کے ذیل میں سیر حاصل گفتگو کر چکے ہیں۔ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان آیات کی تفسیر اس زبردست بھوک اور قحط سالی سے کی جس میں قریش مبتلا ہوئے تھے۔ اس قحط سالی میں رسول اکرم ﷺ کی بددعا کی بدولت اہل قریش مبتلا ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کا قحط اور بھوک کی وجہ سے یہ حال ہو گیا تھا کہ جب یہ لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے تو آسمان کے درمیان ان کو دھواں دکھائی دیتا تھا۔

قرب قیامت کے نشانی

قیامت سے پہلے شدید بارش کا ذکر

حافظ ابو بکر بزار نے اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی زبردست بارش نہ ہو جو کسی جگہ کو نہ چھوڑے نہ بارش سے بے گھر کو نہ حیوان کو نہ (یا نہ کچے گھروں کو اور نہ بکے گھروں کو)

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کی نشانیاں ایسی ہیں جیسے کسی لڑی میں موتی پروئے ہوئے ہوں، اور وہ لڑی ٹوٹ جائے تو وہ موتی بہا پڑے گرتے چلے جاتے ہیں"۔

یعنی جس طرح لڑی ٹوٹ جانے سے موتی ایک ایک کر کے سارے گر جاتے ہیں اور بہت تیزی سے جلدی جلدی گرتے ہیں اسی طرح قیامت کی نشانیاں ایک کے بعد ایک مسلسل گرتی چلی جائیں گی۔

ان امور کا ذکر جن سے پہلے قیامت نہیں آ سکتی

ان میں سے اکثر نشانیاں پہلے مختلف روایات میں گزر چکی ہیں، ان میں سے کچھ ہم مزید ذکر کریں گے۔
واللہ المستعان۔

بلند رو بالا عمارات کی تعمیر بھی قیامت کی نشانیاں میں سے ہے

جیسا کہ پہلے گذرا کہ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ اونچی اونچی عمارتیں نہ بنائے لگیں گے، اسی طرح اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دو بڑے بڑے عظیم گروہوں کی آپس میں جنگ نہ ہو، دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم چھین نہ لیا جائے، زلزلے کثرت سے نہ آئے لگیں، زمانہ قریب ہو جائے گا، فتنے کثرت سے برپا ہونے لگیں گے، اور کثرت سے ہرج (قتل) ہونے لگے۔ اور اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک قیس جھوٹے دجال نہ ظاہر ہو جائیں ان میں سے ہر ایک یہی کہتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اسی طرح اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک کہ ایک شخص ایک قبر کے پاس سے گذرے گا اور قبر کو کچا کر آرزو کرے گا کہ کاش یہ میری قبر ہوگی۔"

اسی طرح قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو، اور جب سورج مغرب سے نکل آئے گا تو لوگ اس کو دیکھ کر ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب "لا ینفع نفساً إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيرا"۔

ترجمہ: کسی ایسے شخص کو اس وقت نہ ایمان لانے کا فائدہ ہوگا جو ابھی تک ایمان نہ لایا تھا اور نہ کسی نیک کام کا فائدہ ہوگا۔

۱۔ مذکورہ بالا اور مسند احمد حدیث نمبر ۳/۹۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۳۰۶، درمنثور حدیث نمبر ۶/۵۵، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۲۸۶، درمنثور حدیث نمبر ۶/۵۲، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۳۰/۳۳۱، ۳۳۱/۳۳۲، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۱۹، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۳/۴۷، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۳۳۳۔

اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تمہارے پاس مال کی بہت کثرت نہ ہو جائے یہاں تک کہ مال والا حیران و پریشان ہوگا کہ وہ کس کو مال دے۔

امام مسلم نے اس روایت کو ایک دوسرے طریقے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت ابو بکرؓ وغیرہم سے بھی یہ روایت گزر چکی ہے کہ "قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک ترک جنگ نہ کریں، جن کے چہرے چوڑے ہو گئے، چپکے ہوئے ناک ہو گئے، ان کے چہرے ایسے ہو گئے جیسے بڑے بڑے منکھ ہوتے ہیں، یہ بالوں کے جوتے پہنیں گے"۔

قیامت کی نشانیاں میں سے علم کی کمی اور جہالت کی زیادتی بھی ہے

امام بخاری اور مسلم نے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت کی نشانیاں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت عام ہو جائیگی، زنا عام ہو جائے گا، شراب پی جانے لگے گی، مرد کم اور عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ بچاس عورتوں کا گھر ان ایک ہی مرد ہوگا۔"

عرب سرزمین کا مال و دولت، خیر و برکت سے بھر جانا بھی قیامت کی نشانی ہے

سفیان ثوری نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رات دن اس وقت تک نہیں جائیں گے یہاں تک کہ عرب کی سرزمین خیر و برکت اور بحر و نہر سے نہ بھر جائے یہاں تک کہ دریائے فرات سے سونے کا پھاڑ ظاہر ہوگا اور اس کی خاطر یہ آپس میں جنگ کریں گے، پرسوں میں سے ناولے قتل ہو جائیں گے اور ایک بچے کا۔

قیامت سے پہلے بعض عربوں کے مرتد ہونے کی طرف اشارہ بنویہ

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کے چوتروں کے سرکش ذی اخلصہ کے ارد گرد نہ حرکت

۱۔ بخاری کتاب الفتن باب (۲۵) حدیث نمبر ۱۱۳۱، مسلم کتاب الایمان باب الاسلام ما ہو بیان خصالہ حدیث نمبر ۶۹۹، سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۴۱۵۳۔

۲۔ مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یر۔۔۔ حدیث نمبر ۴۳۳، ابوداؤد کتاب الملام والفتن باب فی قتال الترك حدیث نمبر ۴۳۰۳، نسائی کتاب الجہاد باب غزوۃ الترك والحبشہ حدیث نمبر ۳۱۷۔

۳۔ بخاری کتاب العلم باب رفع العلم وکبرہ الحدیث نمبر ۸۱، مسلم کتاب العلم باب رفع العلم وکبرہ الحدیث نمبر ۲۲۰۵۔

۴۔ بخاری کتاب الفتن باب خروج النار حدیث نمبر ۱۱۹، مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یمکر۔۔۔۔۔ حدیث نمبر ۴۳۳، ابوداؤد کتاب الملام والفتن باب حشر القرات من کنز حدیث نمبر ۴۳۱۳۔

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ امانتوں کو ضائع کیا جانے لگے۔

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی گئی ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے قیامت سے عرض کیا ”یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ جب امانت کو ضائع کیا جائے قیامت کا انتظار کرو۔“ دوبارہ عرض کی، یا رسول اللہ! امانت کیسے ضائع ہوگی؟ فرمایا ”جب کسی کام کو کسی ایسے کے سپرد کر دیا جائے جو اس کا اہل نہ تھا تو قیامت کا انتظار کرو۔“

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے غالباً مرفوعاً نقل کی ہے فرماتے ہیں رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت کے قریبی دنوں میں قتل بہت ہوگا، علم زائل (ختم) ہو جائے گا اور ظاہر ہو جائے گی۔“

حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں جنگی زبان میں ”ہرج“، قتل کو کہتے ہیں۔

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک یہ حال نہ ہو جائے کہ ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا تو اس کے گھر کا تمہ یا اس کا کوڑا یا اس کا عصا اسے بتائے گا کہ تیری غیر موجودگی میں تیرے گھر والوں نے کیا کیا ہے۔“

اسی طرح ایک اور روایت حضرت ابوسعیدؓ سے ہی نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”ہرج“ ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک درندے انسانوں سے پھرتے نہ لگیں، جب تک انسان کے کوڑے کی گرد اس سے بات نہ کرے، جب تک انسان کے جوتے کا تمہ اس سے بات نہ کرے، اور جب تک اس کی ران کو نہ بتا دے کہ تیری غیر موجودگی میں تیرے گھر والوں نے کیا کیا ہے۔“

امام احمد نے ہی حضرت انسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم آپؐ میں باتیں کر رہے تھے کہ قیامت اس وقت تک قائم ہوگی جب بارش کو روک لیا جائے، زمین اپنی پیدوار بند کر دے اور پچاس سو گنجران ایک ہی مرد ہو، اور ایک عورت اپنے شوہر کے پاس سے گزرے گی تو وہ اس کو دیکھ کر کہے گا کہ وہ اس شخص کا شوہر تھا۔“

امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ روایت حماد نے حضرت انسؓ کے حوالے سے نبی کریمؐ سے روایت کی ہے۔ ایسی ہی ایک اور روایت بھی حضرت انسؓ کے حوالے سے ہی اچھی سند سے بیان کی ہے۔

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت انسؓ بن مالکؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”قیامت اس وقت قائم ہوگی جب ہم سے علم اٹھالیا جائے گا، جہالت ظاہر ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، جو بھی زیادہ ہو جائیں گے، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا گنجران ایک ہی مرد ہوگا۔“

اسی طرح امام احمد نے ایک اور روایت حضرت انسؓ کی روایت سے بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول

بخاری کتاب الرزاق باب رفع المات حدیث نمبر ۶۹۹۶ ۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۳۳۹، حدیث نمبر ۱۱۳۳۹

مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۹ ۲۔ دلائل النبوة لابی نعیم حدیث نمبر ۱۳۲

مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۹۶ ۳۔ بخاری کتاب العلم و ظہور النجیل حدیث نمبر ۸۱، مسلم کتاب الحج باب رفع العلم و بقیہ۔۔۔ حدیث نمبر ۶۷۲۷، مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۹۶، حدیث نمبر ۳۸۹۶، حدیث نمبر ۳۸۹۶

سید میں اس وقت تحریف لائے جب سورج کی روشنی ماند پڑ رہی تھی، آپؐ نے ظہر کی نماز ادا فرمائی، سلام پھیرنے کے بعد آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور قیامت کا تذکرہ فرمانے لگے اور یہ بھی فرمایا کہ قرب قیامت میں بڑے بڑے واقعات ہوں گے۔“

قرب قیامت میں وقت سے برکت کے خاتمے کی طرف اشارہ نبویہ

امام احمد حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ”قیامت اس وقت آئے گی جب زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی وقت سے برکت ختم ہو جائے گی)، سال اتنی جلدی گزرے گا جیسے مہینہ اور پورا مہینے ایسے گزرے گا جیسے ایک دن، اور دن اتنی جلدی گزر جائے گا جیسے ایک گھنٹہ اور گھنٹہ اتنی جلدی گزرے گا جیسے کوئی معمولی سی چیز فوراً جل جاتی ہے۔“

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک اس شخص کی مانند نہ ہو جائے جو خود بھی کمینہ تھا اور اس کا باپ بھی کمینہ تھا۔“

نبہایت معمولی چیزوں کا بولنا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے ایسے سال ہونگے جن میں دھوکہ عام ہوگا، سچا جھوٹ بولے گا اور جھوٹا سچ بولے گا، امانت دار خیانت کرے گا اور خائن امانتدار ہو جائے گا اور نبہایت معمولی چیزیں بات کیا کریں گی۔“

امام احمد نے ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ بکریاں چرانے والوں کو لوگوں کا سروار بنا ہوا دیکھا جائے گا اور (انہی نشانیوں میں سے) تو بھی دیکھے گا کہ ننگے بدن بھوکے رہنے والے اپنی عمارتوں پر فخر کریں گے اور لوٹنڈی اپنے (مرد) آقا یا (خاندان) آقا کو کہنے لگیں۔“

امام احمد نے ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سنگوں والی بکری سے بغیر سنگوں والی پیدا نہ ہو۔“

امام احمد نے ہی حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم اٹھان لیا جائے، جہل عام نہ ہو جائے اور ہرج و مرج کثرت سے نہ ہونے لگے۔“ عرض کیا گیا کہ یہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا ”قتل۔“

امام احمد نے ہی حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم لوگوں میں مال کی کثرت نہ ہو جائے، اور کثرت بھی اتنی کہ صاحب مال تلاش

مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۳۳۹ ۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲۱۷۹۶ ۲۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۳۳۹

مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۹ ۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲۳۸۲ ۴۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۳۳۹، حدیث نمبر ۱۱۳۳۹، حدیث نمبر ۱۱۳۳۹

۱/۳۱۹، حدیث نمبر ۳۸۹۶، حدیث نمبر ۱۱۳۳۹، حدیث نمبر ۱۱۳۳۹، حدیث نمبر ۱۱۳۳۹، حدیث نمبر ۱۱۳۳۹، حدیث نمبر ۱۱۳۳۹، حدیث نمبر ۱۱۳۳۹

العلم باب رفع العلم و بقیہ۔۔۔ حدیث نمبر ۶۷۲۷، مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۹۶، حدیث نمبر ۳۸۹۶، حدیث نمبر ۳۸۹۶

کرے گا کہ کوئی ہے جو اس کے مال کا صدقہ (زکوٰۃ) قبول کرے؟ اور اسی طرح قیامت اس وقت تک نہ آئے جب تک علم کو اٹھانے لیا جائے۔ زمانہ قریب نہ ہو جائے (یعنی وقت سے برکت ختم نہ ہو جائے) فقہ عام نہ ہو جائے عرض کیا گیا کہ "ہرج" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ "قتل قتل"۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دو بڑے گروہوں کی بات نہ ملے۔ جنگ نہ ہو، جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور ان کے درمیان زبردست قتال ہوگا"۔

اور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تقریباً تین سو چھوٹے نہ پیدا ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک یہی سمجھے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے"۔

ایک اور جگہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک سورج مغرب سے نہ اٹھے۔ سورج مغرب سے سورج طلوع ہوگا اور لوگ بھی اس کو دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے اور اس وقت ہوگا جب "لا ینفع نفساً ایمانہا لہم تکن آمنۃ من قبل او کسبت فی ایمانہا خیراً" (الانعام آیت ۱۵۸)۔

ترجمہ: کسی ایسے شخص کو اس وقت ایمان لانے کا فائدہ نہ ہوگا جو اس وقت تک ایمان نہیں لایا تھا اور نہ ہی کسی کام کا فائدہ ہوگا۔

حافظ ابو بکر الصبر ورنے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ہم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، یہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک اس میں حق (حق) اور قذف (جھوٹی تہمت) اور سرخ (چہرہ) کا بگڑ جانا نہ ہو۔ عرض کیا گیا کہ یہ کب ہوگا یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا جب عورتوں کو شرمگاہوں پر سوار دیکھو (یعنی شرمگاہ کی ہوس پوری کرنے میں مصروف ہوں)، گانے بجانے والیاں لہاں ہو جائیں۔ جھوٹی گواہی عام ہو جائے، مرد و مردوں سے اپنی خواہش پوری کرنے لگیں اور عورتیں عورتوں سے"۔

طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۱۶/۲

۲۔ بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر ۳۶۰۹، مسلم کتاب الفتن باب الاثم والمہمل

۳۔ بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر ۳۶۱۷، مسلم کتاب الفتن باب الاثم والمہمل صبر الرجل، تہذیب التہذیب حدیث نمبر ۷۲۷، نمبر ۷۲۷، ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء الاثوم السائد حتی یخرج الکلمۃ الیہن حدیث نمبر ۲۲۱۸

۴۔ بخاری کتاب التفسیر باب قل علم شہد اکم" حدیث نمبر ۳۶۲۵، مسلم کتاب الایمان باب بیان الزین الذی لا یقبل فیہ الایمان حدیث نمبر ۳۹۴، اور نمبر ۳۹۵، ابوداؤد ذاب السام باب امارات السائد حدیث نمبر ۳۳۱۲

۵۔ مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴۳۷، سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۵۵/۶، اور حدیث نمبر ۳۳۳/۳، بیہقی کی کنز الرواد حدیث نمبر ۱۰/۱۰، اور حدیث نمبر ۸/۱۰

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ عقل غائب ہو جائے (یعنی نفس پرستی عام ہو جائے) اور داناں کی کم ہو جائے۔

امام احمد نے طارق بن شہاب سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا کہ جماعت کھڑی ہوگئی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور ہم بھی اور مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ جب مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کی حالت میں ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ ہم نے بھی تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر انہوں نے سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔ انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔ ہم نے سب کچھ ویسے ہی کیا جیسے انہوں نے کیا تھا۔ اتنے میں ایک شخص حیرت سے گزرا اور کہا اے ابو عبد الرحمن! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے کج فرمایا اور رسول اکرم ﷺ نے پہنچا دیا۔ نماز سے فارغ ہو کر ہم واپس آئے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے اور ہم بیٹھ گئے اور آپس میں باتیں کرنے لگے کہ تم نے سنا تھا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس شخص کو سلام کا جواب کس طرح دیا تھا؟ صدق اللہ البلیغ رسول تم میں سے کون اس بارے میں حضرت سے سوال پوچھے گا؟ طارق نے کہا میں پوچھوں گا۔ چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ واپس تشریف لائے تو طارق نے سوال پوچھا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ "نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "قرب قیامت میں تمہاری اتنی پھسل جائے گی کہ عورت اپنے شوہر کی معاون ہوگی، قطع رحمی کی جائے گی، جھوٹی گواہی عام ہوگی، سچی گواہی کو چھپایا جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی"۔

آخری زمانے والوں کی علامات

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک اللہ تعالیٰ زمین سے اپنا دین نہ اٹھالے، چنانچہ اس کے بعد زمین پر صرف کہیں لوگ باقی رہ جائیں گے جو کسی نیکی کو نہ جانتے ہو گئے اور نہ کسی برائی سے بچیں گے"۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک اللہ تعالیٰ لوگوں سے اپنا دین نہ اٹھالے"۔

بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ "بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں بدترین لوگ وہ ہوتے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی اور وہ جو قبروں کو سجدہ گاؤں دیتے ہیں"۔

قیادت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد

۱۔ کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۵۲۲/۱۳ اور حدیث نمبر ۲۸۵۲۲/۱۳، مسند احمد حدیث نمبر ۴۰۷
 ۲۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۰۲، بیہقی حدیث نمبر ۳۱۳/۳ اور حدیث نمبر ۳۲۵/۳

فرمایا کہ "قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی"۔

قیامت سے کچھ ہی دیر پہلے انسانیت ختم ہو جائے گی

جیسا کہ پہلے حدیث میں گذر چکا ہے کہ "مردم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی، یہاں تک کہ بچہ کو مار کر کھائیں، ایک ہی مرد ہو گا جو ان سب کی کفالت کرے گا اور وہ گلیوں کو چوں میں اس طرح زنا کیا کریں گے کہ کہہ سکتے ہیں: "ہاں"۔

قیامت موحّد پر قائم نہ ہوگی

امام احمد نے ایک روایت حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دنیا میں "لا الہ الا اللہ" کہا جائے گا"۔
اسی روایت کو امام مسلم نے زہیر کے طریق سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ میں اللہ اللہ کہا جائے گا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی"۔
امام احمد نے بھی حضرت انسؓ سے ہی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "ایسے کسی شخص پر قیامت نہیں آئے گی جو "اللہ اللہ" کہتا ہوگا"۔
اسی طرح کی ایک اور روایت امام احمد نے ابن عدی کے طریق سے حضرت انسؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر "اللہ اللہ" کہا جائے گا"۔
یہ بات پیش نظر ہے کہ یہ روایت نہ صرف عثمانی ہے بلکہ شیخین کی شرط پر بھی ہے، اور ترمذی نے مرسل روایت کی ہے اور حسن کہا ہے۔

قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو نیکی کا حکم نہیں دیتے ہونگے اور نہ ہی کسی گناہ سے پرہیز کرتے ہونگے

یہ جو گذشتہ روایات میں آیا ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر "اللہ اللہ" کہا جائے گا تو اس کی تشریح میں دو قول ہیں۔

- ۱۔ مسلم کتاب القنن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۳۲۸، مسند احمد حدیث نمبر ۳۹۳/۱ اور ۳۳۵/۱
- ۲۔ تجارتی کتاب العلم باب رفع العلم و ظهور الجہل حدیث نمبر ۸۱، مسلم کتاب العلم باب رفع العلم و قبضہ حدیث نمبر ۶۷۲۷، ترمذی کتاب القنن باب جاء فی اشراف الساعۃ حدیث نمبر ۲۲۰۵
- ۳۔ مسلم کتاب الایمان باب ذهاب الایمان آخر الزمان حدیث نمبر ۳۷۳، حدیث نمبر ۳۷۴، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۰۷ اور حدیث نمبر ۳/۱۶۲، اور حدیث نمبر ۳/۲۰۱، اور حدیث نمبر ۳/۲۶۸، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۷۷
- ۴۔ ایضاً
- ۵۔ ایضاً

نمبر ۳۷۳ حدیث نمبر ۳۷۴، ترمذی کتاب القنن باب لایاتی زمان الداندی بعدہ و شرع حدیث نمبر ۲۲۰۷، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۰۷، حدیث نمبر ۳/۱۶۲، حدیث نمبر ۳/۲۰۱، حدیث نمبر ۳/۲۶۸

قرب قیامت کے فتنے اور جنگیں

اول: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کسی گناہ سے پرہیز نہیں کرتے ہر قسم کے گناہ میں مشغول رہتے ہیں، کوئی ایک ہی گناہ دوسرے کو جب گناہ کرتے دیکھتا ہے تو ہرگز منع نہیں کرتا، اسی کو ان الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے، جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا۔ جیسے کہ ابھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث میں گذرا ہے کہ "زمین میں گردوغبار کی طرح معمولی لوگ رہ جائیں گے جو کسی گناہ سے پرہیز نہ کریں گے اور نہ کسی نیکی کا حکم کریں گے۔"
دوسرا مطلب ہے کہ جب تک وہ وقت نہ آجائے کہ زمین پر اللہ کا نام لیا جائے اور نہ ہی کوئی اللہ کا نام پکارتا ہو یا اس وقت ہوگا جب زمانے میں فساد برپا ہوگا اور نوع انسانی تباہ ہو چکی ہوگی، کفر، فسق و فجور اور نافرمانی بڑھ جائے گی ایسے کہ حدیث میں ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا"۔

بدترین لوگ وہ ہونگے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی

جیسے کہ پہلے حدیث میں گذر چکا ہے کہ "ایک بوڑھا آدمی کہتا ہے کہ "میں نے لوگوں کو "لا الہ الا اللہ" کہتے دیکھا ہے، پھر ان کا معاملہ آج میں مشتعل ہو جائے گا اور حال برا ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ترک کر دیا جائے گا بلکہ بھلا دیا جائے گا۔ چنانچہ دنیا میں کوئی بھی اللہ کو نہ جانتا ہوگا، یہی لوگ بدترین ہونگے اور انہی کی زندگی میں قیامت آئے گی"۔

جیسا کہ پہلے حدیث میں گذرا ہے کہ "قیامت بدترین لوگوں پر ہی آئے گی"۔
دوسرے الفاظ میں یہ روایت اس طرح ہے کہ "بدترین لوگ وہ ہونگے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی"۔
عبدالاحرز بن حبیب نے حضرت انسؓ بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "لوگوں میں کل زیادہ ہوتا جائے گا زمانے کی سختی بڑھتی جائے گی اور قیامت بدترین لوگوں پر ہی آئے گی"۔

امام احمد نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ "اے عائشہ! آپ کی قوم سب سے پہلے مجھ سے ملے گی۔ فرماتی ہیں کہ جب آپ تشریف فرما ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ نے آتے ہی ایسی بات ارشاد فرمائی ہے جس سے میں گھبرا گئی ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا بات ہے؟ فرماتی ہیں کہ میں نے جواب میں عرض کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ میری قوم بہت جلد آپ سے ملنے والی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں، تو میں نے عرض کیا وہ کس بارے میں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان کی امیدیں بڑھ جائیں گی۔ میں نے دوبارہ عرض کیا کہ اس کے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ "لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ طاقتور کمزور کو کھانے لگیں گے، یہاں تک کہ ان پر قیامت قائم ہوگی"۔

۱۔ مسلم کتاب الایمان باب ذهاب الایمان آخر الزمان حدیث نمبر ۳۷۳، حدیث نمبر ۳۷۴، ترمذی کتاب القنن باب لایاتی زمان الداندی بعدہ و شرع حدیث نمبر ۲۲۰۷، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۰۷، حدیث نمبر ۳/۱۶۲، حدیث نمبر ۳/۲۰۱، حدیث نمبر ۳/۲۶۸

۲۔ مسلم کتاب القنن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۳۲۸، مسند احمد حدیث نمبر ۳۹۳/۱ اور ۳۳۵/۱

۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۵۳، ایضاً مسند احمد حدیث نمبر ۶/۸۱، اور حدیث نمبر ۶/۹۰، کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۳۱۶

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ”مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے“

حضرت انسؓ کی روایت

امام احمد نے ابوالمغیرہ کے طریق سے اسمعیل بن عبد اللہ ابوالمبارک جرد مشقی سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ ولید بن عبد الملک کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ سے قیامت کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو حضرت انسؓ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ بھیجا گیا ہے“ (یعنی جس انگوٹھے کے ساتھ والی دو انگلیاں)۔ دوسرا طریق

امام احمد نے ہاشم کے طریق سے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے“ اور انگوٹھے کے ساتھ والی دو انگلیوں یعنی شہادت کی اور درمیان والی بڑی انگلی کو ملا کر دکھایا۔ تیسرا طریق

امام احمد نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد کے طریق سے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے“ اور انگوٹھے کے ساتھ والی دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ چوتھا طریق

امام احمد نے محمد بن جعفر کے طریق سے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے“۔ اور انگوٹھے کے ساتھ والی دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ پانچواں طریق

امام احمد نے یزید کے طریق سے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے“۔ اور انگوٹھے کے ساتھ والی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ چھٹا طریق

امام مسلم نے ابو عثمان کے طریق سے حضرت انسؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے“۔

- ۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۳/۳، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۱۹۴/۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۳۴
- ۲۔ بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ بعثت انا والسادۃ کھا تین حدیث نمبر ۶۵۰۵، مسلم کتاب الخن باب قرب السادۃ حدیث نمبر ۷۳۳، مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۳/۳، اور حدیث نمبر ۱۳۰/۳
- ۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۱/۳، اور حدیث نمبر ۲۸۳/۳
- ۴۔ مسلم کتاب الخن باب قرب السادۃ حدیث نمبر ۷۳۳، مسند احمد حدیث نمبر ۱۹۳/۳
- ۵۔ بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ بعثت انا والسادۃ کھا تین حدیث نمبر ۵۶۰۴، مسلم کتاب الخن باب قرب السادۃ حدیث نمبر ۳۳۳، ترمذی کتاب الخن باب ما جاء فی قول النبی ﷺ بعثت انا والسادۃ کھا تین یعنی اسباب والواصلی حدیث نمبر ۲۲۱۴، مسند احمد حدیث نمبر ۲۷۵/۳

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی روایات

سہا طریق

امام احمد نے مصعب بن سلام کے طریق سے حضرت جابرؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ”رسول اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ کی تعریف اور ایسی حمد و ثناء بیان کی جس کا وہ مستحق ہے، پھر فرمایا ”اما بعد سب سے عمدہ بات تو اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین ہدایت (راستہ) تو محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور بدترین چیزیں وہ ہیں جو دین میں نئی ایجاد کی جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے“۔

پھر آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور غصے کا اظہار ہونے لگا اور بلند آواز سے (اس طرح جیسے کسی لشکر سے وار ہے ہوں) فرمایا ”قیامت تمہارے پاس آنے لگی، مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا“۔ اور اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا، اگلے دن قیامت آ جائے گی اور تمہیں چھو لے گی۔ اسی کو مسلم بن سنانی، ابن ماجہ نے بھی جعفر بن محمد کے طریق سے نقل کیا ہے، امام مسلم کے ہاں اس کے الفاظ یہ ہیں کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے“۔

حضرت سہل بن سعدؓ کی روایات

امام مسلم نے سعید بن منصور کے طریق سے ابو حازم سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعدؓ کو فرماتے سنا کہ ”میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے اپنے انگوٹھے کے ساتھ والی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا اور فرمایا ہے کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے“۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایات

حافظ ابو اعلیٰ مصنفی نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے“۔ اور اپنی انگلیوں کو ساتھ ملا کر دکھایا۔ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے“۔

امام ابوبکر ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو جیرہ بن الضحاکؓ کی روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے قیامت کے شروع میں بھیجا گیا ہے“۔

- ۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۱۱/۳
- ۲۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۱۱/۳
- ۳۔ مسلم کتاب الخن باب قرب السادۃ حدیث نمبر ۷۳۳، ابن ماجہ کتاب الخن باب اشراف السادۃ حدیث نمبر ۴۰۴۰
- ۴۔ مسلم کتاب الخن باب قرب السادۃ حدیث نمبر ۷۳۳
- ۵۔ بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ بعثت انا والسادۃ کھا تین حدیث نمبر ۲۲۱۴، سنن ابن ماجہ کتاب الخن باب اشراف السادۃ حدیث نمبر ۳۱۳
- ۶۔ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۳۳، الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۵۰/۶

باقی گذرے ہوئے زمانوں کی نسبت قرب قیامت کے بارے میں حدیث

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا، آپ منبر پر کھڑے تھے اور فرما رہے تھے کہ ”تم سے پہلے جو امتیں گذر چکی ہیں ان کی نسبت تمہارا وقت سب سے زیادہ گھٹا ہے جتنا عصر کی نماز سے غروب شمس تک۔ اہل توراۃ کو توراۃ دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل شروع کیا اور دو پہر ہو گئی تو عاجز ہو گئے، تو ان کو بدلے میں ایک قیراط دے دیا گیا، پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی انہوں نے اس پر عمل کیا اور تمہیں دودو قیراط دیے گئے تو اہل توراۃ و انجیل کہنے لگے کہ اے ہمارے رب! ان لوگوں نے تم سے کم کام کیا ہے اور ان کو پھر بھی ہم سے زیادہ اجر دیا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا میں نے تمہارا ستائش نہ کچھ کم کر دیا ہے؟ بولے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ”یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں“۔

امام بخاری نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”گذشتہ امتوں کی نسبت تمہارا مقررہ وقت اتنا باقی رہ گیا ہے جتنا عصر کی نماز اور غروب میں ہوتا ہے۔“

پھر حدیث کو سابقہ حدیث کی طرح تفصیل سے بیان کیا

حضرت ابن عمرؓ سے ایک اور طریق

امام احمد نے مجاہد اور انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور سورج عصر کے بعد تسقعان (نامی پہاڑی) کی چوٹی پر پہنچ چکا تھا، تو آپ نے فرمایا کہ ”لوگو! امتوں کے مقابلے میں اس امت کی عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے کہ جتنا وقت دن ختم ہونے میں باقی ہے۔“

ایک اور طریق

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ میں عرفات میں کھڑا تھا میں نے صحابہ کی طرف دیکھا تو وہ حال کی مانند مغرب میں غروب ہو رہا تھا، یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ بہت زیادہ رونے لگے تو ان کے پاس موجود ایک شخص نے عرض کی، اے ابو عبد الرحمن! آپ کئی مرتبہ میرے ساتھ ٹھہرے ہیں لیکن پہلا آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! دنیا کی عمر گزشتہ وقت کے مقابلے میں صرف اتنی رہ گئی ہے جتنا وقت آج کا دن ختم ہونے میں باقی ہے۔“

تیسرا طریق

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

۱۔ بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ قل فا تو ابا لتوراۃ فاکوھا“ حدیث نمبر ۵۳۳

۲۔ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب ما ذکر عن نبی اسرائیل حدیث نمبر ۳۵۹

۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۶/۲

سب سے پہلی امتوں کی نسبت اس امت کی عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جتنا وقت کا عصر کی نماز اور سورج غروب ہونے میں ہوتا ہے۔“

حافظ ابوالقاسم طبرانی حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نبی کریم ﷺ کی روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ ان تمام روایات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ گذرے ہوئے وقت کی نسبت قیامت آنے تک بہت تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا ہے۔ لیکن اس تھوڑے وقت کی مقدار بھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معلوم نہیں ہے۔ نہ ہی اس مقدار کے بارے میں صحیح سند سے کوئی روایت موجود ہے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے، اور باقی ماندہ وقت کی مقدار معلوم کی جائے۔ لیکن بہر حال اتنا معلوم ہے کہ اب جو وقت باقی ہے وہ بہت ہی کم ہے۔ اور جیسا کہ ابھی معلوم ہوا کہ اس سلسلے میں کوئی صحیح روایت بھی موجود نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس ایسی آیات اور روایات موجود ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عرصہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی پاس رکھا ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ جیسا کہ اس کی مزید وضاحت آئندہ آنے والے جرم کے ابتدائی حصے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ

اپنے زمانے کے لوگوں کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد کہ ”سوسال کے بعد اس زمانے کا کوئی فرد موجود نہیں رہے گا“

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے (اپنی حیات مبارکہ کی آخری) مشاہدہ کی نماز اور فرمائی، سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا گئے، کیا تم نے آج یہ رات دیکھی ہے؟ آج جتنے لوگ بھی اس دنیا میں زندہ ہیں سوسال بعد ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا۔“

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ لوگ جناب نبی کریم ﷺ کی اس بات کے بارے میں مختلف باتیں کرتے گئے، حالانکہ آپ ﷺ نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ جو کوئی بھی آج اس دنیا میں موجود ہے، سوسال کے بعد نہیں رہے گا یعنی اس صدی کے اختتام تک آج کل کے تمام لوگ وفات پا چکے ہوں گے۔

اس حدیث کی یہ تفسیر و وضاحت صحابی (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ) نے بیان کی ہے جو دیگر وضاحتوں سے زیادہ قابل توجہ ہے۔ کہ آپ ﷺ یہ کہنا چاہتے تھے کہ یہ صدی ختم ہو جائے گی اور آج سے سوسال کی انتہاء (یعنی صدی کے اختتام تک) کوئی باقی نہ رہے گا۔

چنانچہ اس بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہوا ہے کہ آیا قول مبارک اسی صدی کے ساتھ خاص تھا یا کہ اس معنی میں عام ہے کہ کوئی بھی سوسال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا؟ دونوں طرح کے قول موجود ہیں لیکن اس قول مبارک کو اسی زمانے کے ساتھ ہی خاص کرنے سے بہتر ہے، کیونکہ اگر دوسرے معنی لیے جائیں تو یہ بات تو مشابہہ میں ہے کہ بہت سے لوگ سوسال سے زیادہ عرصہ زندہ رہے، اور یہ لوگ بزرگوں میں سے ہیں جیسا کہ ہم نے تاریخ میں بیان کیا ہے لیکن بہر حال کم ہیں۔ واللہ اعلم۔ اس حدیث کے اور بھی طریق ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے (وفات سے ایک مہینہ

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۳/۲

۲۔ بخاری کتاب مواہیت الصلوۃ باب من کرہ ان یتقال للمغرب العشاء حدیث نمبر ۵۶۳، مسند احمد حدیث نمبر ۸۸/۲

پہلے) قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھو، جو حالانکہ اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں آج دن ایک بھی فرد ایسا نہیں پاتا جو سو سال تک زندہ رہے گا۔“

حضرت جابرؓ کی ایک اور روایت

امام احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو وفات کے ایک ماہ پہلے فرماتے سنا کہ ”تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو حالانکہ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ کوئی ایک بھی فرد ایسا نہیں جو آج زندہ ہو اور آئندہ سو سال تک زندہ رہے۔“

حضرت جابرؓ کی ایک اور روایت

امام احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی وفات سے ایک ماہ پہلے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ ”تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو حالانکہ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ کوئی ایک بھی فرد ایسا نہیں جو آج زندہ ہو اور آئندہ سو سال تک زندہ رہے۔“ یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی ایک دوسری سند سے آئی ہے۔

قیامت کا بیان

امام مسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں، عرب (دیہاتی) بے بنی کریم ﷺ کے پاس آئے تو قیامت کے بارے میں سوالات پوچھتے تو آپ نے ان (آنے والوں) میں سے سب سے عمر آدی کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ”اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت آ جائے گی۔“

اس کے علاوہ ایک اور روایت امام مسلم نے حضرت انسؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ”ایک شخص نے آپ سے عرض کی، یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ (جب اُس شخص نے سوال کیا تھا تو آپ کے پاس انصاف ایک کم عمر نوجوان کھڑا تھا اُس کا نام بھی محمد تھا) تو آپ نے اس نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو بہت ممکن ہے اس کے بوڑھاپے سے پہلے قیامت آ جائے۔“

حضرت انسؓ سے ہی امام مسلم نے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ”ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہ سوال سن کر آپ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر اپنے سامنے کھڑے ہوئے قبیلہ ازہرہ کے ایک نوجوان کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ ”اس نوجوان کی عمر بڑھانے تک پہنچنے سے پہلے قیامت آ جائے گی۔“

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۲۶/۳ اور حدیث نمبر ۳۳۵/۳

۲۔ مسلم کتاب فضائل الصحاب باب قولہ ﷺ ”لا تاتانی مایسہ علی الارض نفس مفوتہ الیوم“۔ حدیث نمبر ۶۳۲۸

۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۲۶/۳ مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۴۳۵

۴۔ صحیح مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۴۳۶

۵۔ صحیح مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ حدیث نمبر ۴۳۷

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اُن دنوں وہ نوجوان میرا دوست اور ہم عمر ساتھی تھا۔ اسی طرح امام مسلم نے حضرت انسؓ کی ایک اور روایت نقل کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا لڑکا سامنے سے گذرا وہ میرا ہم عمر اور ساتھی بھی تھا، اُس کو دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اگر یہ کچھ عرصہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھاپے سے پہلے قیامت آ جائے گی۔“

اسی روایت کو امام بخاری نے عمرو بن عاصم سے روایت کیا ہے۔ ان روایات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال اور جواب ایک سے زیادہ مرتبہ ہوئے ہیں، اور ان میں جوڑنے کے بوڑھے ہونے اور قیامت آنے کے بارے میں جو مقررہ وقت بتایا گیا ہے اُس سے مراد اپنے زمانے کا قسم ہونا ہے جو زیادہ سے زیادہ اُس وقت موجود سب سے زیادہ کم عمر کی انتہائی عمر تک تھا۔ جیسے کہ پہلے گذرا اور حدیث میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو تو اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں آج کے دن جتنے لوگ زندہ ہیں، وہ سو سال تک زندہ نہ رہیں گے۔“

اس کی تائید ام المومنین حضرت عائشہؓ کی روایت سے بھی ہوتی ہے فرماتی ہیں کہ ”تم پر قیامت آ گئی“ اور یہاں طرح کہ جو مر گیا تو گویا کہ اس کی قیامت آ گئی، تو عالم برزخ عالم قیامت سے قریب ہے، اور دنیا بھی اسی میں سے ہے لیکن وہ (یعنی عالم برزخ) آخرت سے زیادہ قریب ہے، اور پھر جب دنیا کی مقررہ مدت پوری ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ قیامت کا حکم فرمادیں گے لہذا پہلی امتیں اور بعد والی امتیں سب جمع ہو جائیں گی، جن کو ایک مقررہ دن میں نکل دیا تھا۔ جیسا کہ اس کا بیان کتاب وسنت سے آگے آئے گا۔

قرب قیامت کا تذکرہ قرآن کریم میں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ انبیاء کی پہلی آیت میں فرماتے ہیں،

ترجمہ ان منکر لوگوں سے ان کا (وقت) حساب نزدیک آ پہنچا اور یہ (ابھی) غفلت میں (پڑے) ہیں (اور) اصرار کئے ہوئے ہیں۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ نمل آیت نمبر ۱ میں ارشاد فرمایا، ترجمہ۔ خدائے تعالیٰ کا حکم آ پہنچا سو تم اس میں جلدی مت بجاؤ۔ (حضرت تھانوی)۔

اور سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۶۳ میں ارشاد فرمایا، ترجمہ۔ یہ (منکر) آپ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرمادیجئے کہ اس کی خبر تو بس اللہ ہی کے پاس ہے اور آپ کو اس کی کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہی واقع ہو جائے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ المعارج کی آیت نمبر ۱۱ میں ارشاد ہوتا ہے ”ترجمہ۔ ایک درخواست کرنے والا (براہ انکار)

۱۔ بخاری کتاب الادب باب ماجاء فی قول الرجل ویلک حدیث نمبر ۶۱۶، مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعۃ

حدیث نمبر ۴۳۲۸

۲۔ مسلم کتاب فضائل الصحاب باب قولہ ﷺ ”لا تاتانی مایسہ علی الارض نفس مفوتہ الیوم“ حدیث نمبر ۶۳۲۸، مسند احمد

حدیث نمبر ۳۲۶/۳

اس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کہ کافروں پر واقع ہونے والا ہے (اور) جس کا کوئی دین نہ ہو (اور) جو اللہ کی طرف سے ہوگا جو کہ سیر حیوں کا (یعنی آسمانوں کا) مالک ہے جن (سیر حیوں) سے فرشتے (اہل ایمان) کی روحیں اس کے پاس اٹھ کر جاتی ہیں۔ (اور وہ عذاب) ہوگا جس کی مقدار (دنیا کے) پچاس سال کے (برابر) ہے سو آپ (ان کی مخالفت پر) صبر جمیل کیجئے، یہ لوگ اس دن کو بعد دیکھ رہے ہیں اور ہم اس قریب دیکھ رہے ہیں۔ جس دن کہ آسمان (رنگ میں) تیل کی تھلچٹ کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ زمینوں کی طرح ہو جائیں گے (یعنی اڑتے پھریں گے) اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا کہ ایک دوسرے کو کھانسی دینے جائیں گے (اور اس روز) مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو، اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبد کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں لے دے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ قمر کی پہلی آیت میں ارشاد فرمایا ہے کہ ”ترجمہ۔ قیامت نزدیک آتی ہے اور چاند حق ہو گیا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ یونس آیت نمبر ۳۵ میں ارشاد فرمایا ”ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کیفیت سے جمع کرے گا کہ (وہ) سمجھیں گے (گو یا وہ) دنیا یا برزخ میں (سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہوں گے، اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے) (بھی) واقعی (اس وقت سخت) خسارہ میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے پاس جانے کا جھٹلایا اور وہ (دنیا میں بھی) ہدایت پانے والے نہ تھے۔“

سورۃ شوریٰ کی آیت نمبر ۱۷-۱۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اللہ ہی ہے جس نے (اس) کتاب (یعنی قرآن) کو اور انصاف کو نازل فرمایا۔ اور آپ کو (اس کی) کیا خبر، عجب نہیں کہ قیامت قریب ہے۔ (مگر) جو لوگ اس کا یقین نہیں رکھتے اس کا تقاضا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ رکھتے ہیں کہ وہ برحق ہے، یاد رکھو کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں بڑی دور کی گمراہی میں (جھا) ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ طہ کی آیت نمبر ۱۰۲-۱۰۳ میں فرمایا ”جس روز صور پھونک ماری جائے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت میں جمع کریں گے کہ (آنکھوں سے) اندھے ہوں گے۔ چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے کہ تم قبروں میں صرف دس روز رہے ہو گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ مومنوں کی آیت نمبر ۱۱۲ تا ۱۱۵ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”ارشاد ہوگا (کہ) اچھا یہ بتاؤ تم برسوں کے شمار سے کس قدر مدت زمین پر رہے ہو گے؟ وہ جواب دیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے (اور) یہ ہے کہ ہم کو یاد نہیں (سو گھنے والوں سے پوچھ لیجئے۔ ارشاد نبوی ہوگا کہ تم (دنیا میں) تھوڑی ہی مدت رہے (لیکن) کیا خوب ہوتا کہ تم (یہ بات دنیا میں) سمجھتے ہوتے۔ ہاں تو کیا تم نے تم کو یونہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کر دیا ہے اور یہ (خیال کیا تھا) کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ آپ فرمادیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، اس کے وقت پر اس کو

اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور ظاہر نہ کرے گا۔ وہ آسمان اور زمین میں بڑا حادثہ ہوگا (اس لئے) وہ تم پر اچانک آپڑے گی، وہ تم سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کر چکے ہیں، آپ فرمادیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الانازعات آیت نمبر ۴۲-۴۳ میں فرمایا کہ ”یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ (سو) اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق، اس (کے علم کی یقین) کا مدد صرف آپ کے رب کی طرف ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ طہ کی آیت نمبر ۱۵-۱۶ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”بلاشبہ قیامت آنے والی ہے۔ میں اس کو (تمام مخلوق) سے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ مل جائے۔ سو تم کو قیامت سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پائے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتا ہے کہیں تم (اس بے فکری کی وجہ سے) تباہ نہ ہو جاؤ۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ نمل کی آیت نمبر ۶۵-۶۶ میں ارشاد فرمایا کہ ”آپ کہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمینوں (یعنی عالم) میں موجود ہیں (ان میں سے) کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا، بجز اللہ تعالیٰ کے اور (اسی وجہ سے) ان (مخلوقات) کو یہ خبر نہیں کہ وہ کب دوبارہ زندہ کیئے جائیں گے بلکہ آخرت کے بارے میں (خود) ان کا علم (بالواقع ہی) نیست ہو گیا۔ بلکہ یہ لوگ اس سے شک میں ہیں، بلکہ یہ اس سے اندھے بنے ہوئے ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ لقمان کی آیت نمبر ۳۳ میں فرماتے ہیں کہ ”بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے، اور وہ ہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا، بے شک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

ابن ابی اسی لئے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک عرب دیہاتی کی صورت میں تشریف لائے اور آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس سے یہ سوال پوچھا گیا ہے، وہ سوال پوچھنے والے سے زیادہ (اس بارے میں) نہیں جانتا۔“

یعنی قیامت کے معاملے میں سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کا علم برابر ہے، اس لئے کہ حدیث میں لفظ ”السائل“ اور ”المسؤول“ آیا ہے۔ تو ان دونوں لفظوں میں جو الف لام شروع میں ہے اس میں دو احتمال ہیں۔ اول تو یہ کہ اس الف لام سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام اور آپ ﷺ کی شخصیات مراد ہوں، تو اس صورت میں سوال پوچھنے والے (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) اور جواب دینے والے (یعنی آپ ﷺ) دونوں علم میں برابر ہوں گے یعنی معنی یہ ہوں گے کہ دونوں ہی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

دوم: یہ کہ اس الف لام سے مراد الف لام حسی ہو، تو اس صورت میں لفظ کے لحاظ سے معنی عام ہو جائیں گے۔ یعنی وقوع قیامت کا علم پوری دنیا میں کسی بھی سوال پوچھنے والے اور جواب دینے والے کو نہیں ہے۔

۱۔ بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان وعلم الساعة حدیث نمبر ۵۰ صحیح مسلم کتاب الایمان باب الایمان ماہو؟ ویان فاصلا حدیث نمبر ۹، مقدمہ ابن ماجہ باب فی الایمان حدیث نمبر ۶۳

قرآن کریم میں بعض علامات قیامت کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے ان پانچ چیزوں کی وضاحت فرما کر (جن کو اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا) فرمایا: اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے۔ (سورۃ لقمان آیت نمبر ۳۳)

اسی طرح سورۃ یونس آیت نمبر ۵۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور وہ (نہایت تعجب و انکار سے) آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی امر ہے، آپ فرما دیجئے کہ ہاں قسم میرے رب کی وہ واقعی امر ہے اور تم اس طرح خدا کو عاجز نہیں کر سکتے (کہ وہ عذاب دینا چاہے اور تم بچ جاؤ)۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ سبا آیت نمبر ۵۲ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آئے گی عذاب فرما دیجئے کہ کیوں نہیں قسم اپنے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آوے گی۔ اس (کے علم) سے کوئی ذریعہ نہیں غائب نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ کوئی چیز اس (مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں (مرقوم) ہے تاکہ ان لوگوں کو صلہ (نیک) دے جو ایمان لائے تھے اور انہوں نے نیک کام کئے تھے۔ (سو) ایسے لوگوں کے لیے مغفرت اور (بہشت میں) عزت کی روزی ہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کی تھی ہرانے کے لیے ایسے لوگوں کے واسطے سختی کا عذاب عذاب ہوگا۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے علاوہ سورۃ تغابن میں ارشاد فرمایا کہ ”یہ کافر (مضمون عذاب آخرت کون کر) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز ہرگز دوبارہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے، آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں واللہ ضرور دوبارہ زندہ کیے جائیں گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہے تم کو سب جتنا دیا جاوے گا (اور اس پر سزا دی جائے گی) اور یہ بعث (وجزا) اللہ تعالیٰ کو بالآسان ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

چنانچہ یہ تین آیات ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ لوگوں کے متعلق اللہ ہی قسم کھائیں، ان تین کے علاوہ کوئی اور آیت ایسی نہیں ہے البتہ اس معنی میں اور بہت سی آیات ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ نحل آیت نمبر ۳۸ تا ۴۰ میں فرماتے ہیں کہ ”اور یہ لوگ بڑے زور لگا کر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اللہ اس کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا۔ کیوں نہیں زندہ کرے گا اس وعدے کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لازم کر رکھا ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں لاتے تاکہ جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کیا کرتے تھے ان کے پروردگار کا (بطور معائنہ کے) اظہار کر دے اور تاکہ کافر لوگ (پورا) یقین کر لیں کہ واقعی وہی جھوٹے تھے۔ ہم نہیں چیز کو (پیدا کرنا) چاہتے ہیں پس اس سے ہمارا امتحان ہی کہنا (کافی) ہوتا ہے کہ تو (پیدا) ہو جاوے (موجود) ہو جائے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورۃ لقمان آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد فرمایا ہے کہ ”تم سب کا پیدا کرنا اور زندہ کرنا پس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا، بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ متناسب کچھ دیکھتا ہے (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ مؤمن آیت نمبر ۵۶ تا ۵۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے، اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں۔ اور نہ ایمان لانے والے بگڑے کار اور نہ بدکار (برابر ہیں)۔ (حقیقت یہ ہے) کہ تم بہت کم غور کرتے ہو۔ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک

اللہ تعالیٰ نے ان پانچ چیزوں کی وضاحت فرما کر (جن کو اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا) فرمایا: اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے۔ (سورۃ لقمان آیت نمبر ۳۳)

اسی طرح سورۃ یونس آیت نمبر ۵۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور وہ (نہایت تعجب و انکار سے) آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی امر ہے، آپ فرما دیجئے کہ ہاں قسم میرے رب کی وہ واقعی امر ہے اور تم اس طرح خدا کو عاجز نہیں کر سکتے (کہ وہ عذاب دینا چاہے اور تم بچ جاؤ)۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ سبا آیت نمبر ۵۲ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آئے گی عذاب فرما دیجئے کہ کیوں نہیں قسم اپنے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آوے گی۔ اس (کے علم) سے کوئی ذریعہ نہیں غائب نہیں، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ کوئی چیز اس (مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں (مرقوم) ہے تاکہ ان لوگوں کو صلہ (نیک) دے جو ایمان لائے تھے اور انہوں نے نیک کام کئے تھے۔ (سو) ایسے لوگوں کے لیے مغفرت اور (بہشت میں) عزت کی روزی ہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کی تھی ہرانے کے لیے ایسے لوگوں کے واسطے سختی کا عذاب عذاب ہوگا۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے علاوہ سورۃ اسراء ہی کی آیت نمبر ۹۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”کیا ان لوگوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جس اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کیے وہ اس بات پر (بدرجہ اولیٰ) قادر ہے کہ وہ ان جیسے آدمی دوبارہ پیدا کر دے اور ان کے لیے ایک میعاد معین کر رکھی ہے کہ اس میں ذرہ بھی شک نہیں، اس پر بھی بے انصاف لوگ بے انکار کئے نہ رہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ یسین آیت نمبر ۸۱ تا ۸۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے ہیں کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے آدمیوں کو (دوبارہ) پیدا کر دے، ضرور وہ قادر ہے اور وہ بڑا پیدا کرنے والا خوب جانتے والا ہے۔ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو پس اس کا معمول تو یہ ہے کہ اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جاوے وہ ہو جاتی ہے، تو اس کی پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

اسی طرح سورۃ احقاف کی آیت نمبر ۳۳ میں ارشاد فرمایا کہ ”کیا ان لوگوں نے یہ نہ جانا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکا، وہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے، کیوں نہ ہو بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ روم آیت نمبر ۲۵ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکار کر زمین میں سے بلا دے گا تم کی بارگاہی نکل پڑو گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ روم ہی کی آیت نمبر ۲۷ میں فرمایا کہ ”اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان و زمین میں اسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ یٰسین آیت نمبر ۷۸ تا ۸۱ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا اور اپنی اصل کو بھول گیا، کہتا ہے کہ ہڈیوں کو (خصوصی) جبکہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں کون زندہ کرے گا؟ آپ جواب دیجئے کہ ان کو وہ زندہ کر لے گا جس نے اول بار میں ان کو پیدا کیا ہے اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے۔ (ترجمہ

حضرت تھانوی

اسی طرح سورۃ حم السجدة نمبر ۳۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ اور (اے بندے) یہ اسی کی قدرت کے طور پر کہ تو زمین کو بھٹی (یعنی خشک) دیکھتا ہے جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو شاداب ہو جاتی اور پھولے لگتے ہیں تو جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ترجمہ مولانا صاحب)

اس کے علاوہ سورۃ الحج آیت نمبر ۵ تا ۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اے لوگو! اگر تم (قیامت کے دن) پیدا ہونے سے شک (و انکار) میں ہو تو ہم نے (اول) تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے پھر خون کے لٹھڑے سے پھر بوٹی سے کہ (بعضی) پوری ہوتی ہے اور (بعضی) ادھوری بھی تاکہ تم تمہارے رب سے (اپنی قدرت) ظاہر کرویں اور ہم (ماں کے) رحم میں جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک مدت معین (یعنی وقت معین) تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر ہم تم کو بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں پھر تاکہ تم اپنی بھری جوانی (کی عمر) تک پہنچ جاؤ اور پھر ہم تم کو بچہ بناتے ہیں جو (جوانی سے پہلے ہی) مر جاتے ہیں اور بعض تم میں وہ ہے جو کئی عمر (یعنی زیادہ بڑھاپے) تک پہنچا دیا جاتا ہے جس کا اثر یہ ہے کہ ایک چیز سے باخبر ہو کر پھر بے خبر ہو جاتا ہے، اور (آگے دوسرا استدلال ہے کہ) اے مخاطب تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک (پڑی) ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور ہم اسے اور ہر قسم کی خوشنما نباتات لگاتی ہے۔ یہ (سب) اس سبب سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور وہی جانوں میں جان ڈالتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے، اور (نیز اس سبب سے ہوا کہ) قیامت آنے والی ہے ان میں ذرا شبہ نہیں اور اللہ تعالیٰ (قیامت میں) قبر والوں کو دوبارہ پیدا کر دے گا۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ مؤمنون آیت نمبر ۱۲ تا ۱۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (یعنی غذا) سے بنایا پھر ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا جو کہ (ایک مدت معین تک) ایک محفوظ مقام (یعنی رحم) میں رہا۔ پھر ہم اس نطفہ کو خون کا لٹھڑا بنایا۔ پھر ہڈیاں بنایا پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا پھر ہم نے (اس میں روح ڈال کر) اس کو ایک دوسری ہی (طرح کی) مخلوق بنا دیا۔ سو کبھی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام صناعات سے بڑھ کر ہے۔ پھر بعد اس (تمام قصہ عجیبہ کے) ضرور ہی مرنے والے ہو۔ پھر تم قیامت کے روز دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے اور ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور تم مخلوق (کی مصلحتوں) سے بے خبر نہ تھے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

چنانچہ جس طرح ان آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو زرخیز بنا سکتے ہیں اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم کے فنا ہو جانے کے لئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے اور مٹی میں مل جانے کے بعد بھی دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مخلوقات بھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کی جاسکتی ہیں۔

چنانچہ سورۃ روم آیت نمبر ۲۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان و زمین میں اسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اور سورۃ عنکبوت آیت نمبر ۲۰ میں فرمایا کہ ”آپ (ان لوگوں سے) کہیں کہ تم لوگ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو کس طور پر اول بار پیدا کیا ہے پھر اللہ پچھلی بار بھی پیدا کرے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورۃ زخرف آیت نمبر ۱۱ میں فرمایا کہ ”اور جس نے آسمان سے پانی ایک انداز سے برسایا، پھر ہم نے اس سے خشک زمین کو (اس کے مناسب) زندہ کیا اسی طرح تم (بھی اپنی قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ فاطر آیت نمبر ۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور اللہ ایسا (قادر) ہے جو (بارش سے پہلے) ہواؤں کو جیتا ہے پھر وہ (ہواؤں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس بادل کو خشک قطعہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعہ سے زمین کو زندہ کرتے ہیں، اسی طرح (قیامت میں آدمیوں کا) جی اٹھنا ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورۃ طارق آیت نمبر ۵ تا ۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اور انسان کو قیامت کی فکر چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ وہ کتنا چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن) کے (میان سے نکلتا ہے) (سو اس سے ثابت ہوا کہ) وہ اس کے دوبارہ زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے۔ اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اس روز ہوگا جس روز سب کی قلعی کھل جائے گی پھر انسان کو نہ خود مدافعت کی قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا۔ جسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو (بیج نکلتے وقت) چھٹ جاتی ہے۔ (آگے جواب قسم ہے کہ یہ قرآن (حق و باطل میں) ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے کوئی لغو چیز نہیں ہے ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ یہ (حق و باطل کے لیے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی ان کی ناکامی اور عقوبت کے لیے (طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں تو آپ ان کافروں کی مخالفت کو) یوں ہی رہنے دیجئے اور زیادہ دن نہیں بلکہ ان کو توڑے ہی دنوں رہنے دیجئے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۷ میں ارشاد فرمایا کہ ”اور وہ (اللہ) ایسا ہے کہ اپنے باران رحمت سے پہلے ہم اس کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہواؤں بھاری بادلوں کو اٹھاتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں یوں ہی ہم مردوں کو نکال کر کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ ق آیت نمبر ۳۲ تا ۳۴ میں کافروں کے بارے میں فرمایا کہ ”جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو کیا دوبارہ زندہ ہو گئے یہ دوبارہ زندہ ہونا (امکان سے) بہت ہی بعید بات ہے ہم ان کے ان اجزاء کو جانتے ہیں جن کو مٹی (کھاتی اور) گم کرتی ہے اور ہمارے پاس (وہ) کتاب (یعنی لوح) محفوظ (موجود) ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور پھر سورۃ الواقعة کی آیت نمبر ۵۸ تا ۶۲ میں فرمایا کہ ”اچھا پھر یہ بتاؤ تم جو (عورتوں کے رحم میں) مٹی بنا پڑتے ہو، اس کو تم آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو (معین وقت پر) تمہارا کما ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ اور تم جیسے (آدمی) پیدا کر دیں اور تم کو ایسی صورت میں بنادیں جن کو تم جانتے ہی نہیں اور تم کو اول پیداؤں کا علم حاصل ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الانسان آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد فرمایا کہ ”ہم ہی نے ان کو پیدا کیا اور ہم ہی نے ان کے جوڑ مضبوط کیے اور (نیز) جب ہم چاہیں ان ہی جیسے لوگ ان کی جگہ بدل دیں۔ اور سورۃ معارج آیت نمبر ۳۹ تا ۴۱ میں ارشاد ہوا کہ ”یہ ہرگز نہ ہوگا، ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے جس کی ان کو بھی خبر ہے پھر میں قسم کھاتا ہوں

مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ (دنیا ہی میں) ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ آئیں۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۵۲ تا ۵۳ میں ارشاد فرمایا کہ ”اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (مکہ کی طرف سے) اور چوراہوں جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا اور زندہ کیے جاویں گے۔ آپ (جواب میں) فرمادیں گے کہ تم پھر یہاں سے کوئی مخلوق ہو کر دکھ لو جو تمہارے ذہن میں بہت ہی بعید ہو اس پر پوچھیں گے کہ وہ کون ہے جو ہم کو دوبارہ زندہ کرے؟ آپ فرمادیں گے کہ وہ وہ ہے جس نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا، اس پر آپ کے آگے سر ہلا کر کہیں گے کہ (اچھا اللہ تعالیٰ کب ہوگا؟ آپ فرمادیں گے کہ عجیب نہیں یہ قریب ہی آپہنچا ہو یہ اس روز ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم کو پکارے گا اور تم اس کی حمد کرتے ہوئے حکم کی تعمیل کرو گے اور تم یہ خیال کرو گے کہ تم بہت ہی کم رہے تھے۔“ (ترجمہ تھانوی)

سورۃ النازعات آیت نمبر ۱۰ تا ۱۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر پیدا ہونگے (پہلی حالت سے مراد حیات قبل از موت ہے) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے (پھر حیات کی طرف واپس ہونگے؟ اگر ایسا ہوا تو) اس صورت میں یہ واپسی (ہمارے لیے) بڑے خسارے کی ہوگی تو (یہ سمجھ گھڑی کہ کو کچھ مشکل نہیں بلکہ) لیکن وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آمو جو ہوئے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں نبی اسرائیل کے قصے کے دوران پانچ مرتبہ مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں آیات نازل فرمائیں ہیں (جب بنی اسرائیل نے پتھر سے کو پوجنا شروع کیا تو انہیں ایک دوسرے کے قتل کا حکم دیا گیا تھا)۔

چنانچہ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۵۶ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”پھر ہم نے تم کو زندہ کراٹھایا تمہارے مرنے کے بعد اس موقع پر کہ تم احسان مانو گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور گائے کے قصے (آیت نمبر ۷۷) میں ارشاد ہوا کہ ”اس لیے ہم نے حکم دیا کہ اس کے کوئی سے گوشت سے چھو دو، اسی طرح حق تعالیٰ قیامت میں (مردوں کو زندہ کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے مظاہر قدرت تم کو دکھاتے ہیں اسی موقع پر کہ تم عقل سے کام لیا کرو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور ایک ایک قصے (آیت نمبر ۲۴۳) میں فرمایا کہ ”(اے مخاطب) تجھ کو ان لوگوں کا قصہ تحقیق نہیں ہوگا اپنے گھروں سے نکل گئے تھے اور وہ لوگ ہزاروں ہی تھے موت سے بچنے کے لیے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے (حکم) فرمایا کہ مر جاؤ پھر ان کو جلا دیا بے شک اللہ تعالیٰ بڑے فضل کرنے والے ہیں لوگوں (کے حال) پر مہربان لوگ شکر نہیں کرتے (اس قصہ میں غور کرو)۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور عزیر وغیرہ کے قصے میں ارشاد ہوا کہ ”یا تم کو اس طرح کا قصہ بھی معلوم ہے جیسے ایک شخص تھا کہ ایک بہتی پراہی حالت میں اس کا گزر ہوا کہ اس کے مکانات اپنی چھتوں پر گر گئے تھے کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ اس بستی (کے مردوں) کو اس کے مرنے پیچھے کس کیفیت سے زندہ کریں گے؟ سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مردہ رکھا پھر اس کو زندہ کراٹھایا (اور پھر) پوچھا کہ تو کتنے (دنوں) اس حالت میں رہا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ ایک دن رہا ہوں گا ایک دن سے بھی کم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تو (اس حالت میں) سو برس رہا ہے تو اپنے کھانے (کی

ج) اور پتے (کی چیز) کو دیکھ لے کہ نہیں سڑی گئی اور (دوسرے) اپنے گدھے کی طرف نظر کر اور تاک کہ ہم تجھ کو ایک ٹکڑے ٹکڑوں کے لیے بنادیں اور (اس گدھے کی) ہڈیوں کی طرف نظر کر کہ ہم ان کو کس طرح ترکیب دیے دیتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔ پھر جب یہ سب کیفیت اس شخص کو واضح ہوگی تو کہہ اٹھا کہ میں ہی یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔“ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۵۹، ترجمہ حضرت تھانوی)

کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔“ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۶۰) میں فرمایا کہ ”اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ ابراہیم نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ! میرے پروردگار مجھ کو دکھلا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے؟ ارشاد فرمایا کہ کیا تم یقین نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یقین کیوں نہ لاتا لیکن اس عرض سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون دے۔“ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۶۰) میں فرمایا کہ ”اپنے لیے بلا لوجھ پھر پہاڑ پر ان میں کا ایک ایک حصہ رکھ دو (اور) پھر ان سب کو بلاؤ (دیکھو) تمہارے پاس سب دوڑے (دوڑے) چلے آویں گے اور خوب یقین رکھو

اس بات کا کہ حق تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اصحاب کیف کا قصہ اور ان کے جاگنے کی کیفیت بیان فرمائی۔ یہ لوگ ششی حساب سے تین سو سال اور قمری حساب سے تین سو سال مسلسل سوتے رہے۔ چنانچہ سورۃ کہف کی آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ہوا کہ ”اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا تاکہ وہ لوگ اس بات کا یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں۔ وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جبکہ اس زمانے کے لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑ رہے تھے سو ان لوگوں نے یہ کہا کہ ان کے پاس کوئی عمارت بنوادو، ان کا رب ان کو خوب جانتا تھا جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے انہوں نے کہا کہ ہم تو ان کے پاس ایک مسجد بنادیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

دنیا کے جانے اور آخرت کے آنے کا بیان

علامات قیامت کے ظاہر ہونے کے بعد جو چیز سب سے پہلے دنیا والوں کے سامنے آئے گی وہ صور ہے پھر حضرت اسرائیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے پھونکیں گے۔ اس کو ”نفسختہ القروع“ یعنی گھبراہٹ کی پھونک بھی کہتے ہیں کہ چنانچہ اس پھونک کے بعد دنیا والوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ رہے گا جو بہت توجہ سے اس آواز کو نہ سن رہا ہو جو اس پھونک کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہوگی۔ یہ وہی آواز ہوگی جس سے دنیا کے معاملات میں الجھے ہوئے لوگ سخت پریشان ہو جائیں گے جیسا کہ سورۃ النحل کی آیت نمبر ۸۸ تا ۸۹ میں بیان ہے کہ ”اور جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی سو سنیے آسمان اور زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے وہ اس گھبراہٹ سے اور (موت سے محفوظ رہے گا) اور سب کے سب اسی کے سامنے دبے جھکے رہیں گے اور تو جن پہاروں کو دیکھ رہا ہے اور ان کو خیال کر رہا ہے کہ یہ (اپنی جگہ سے) جنبش نہ کریں گے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑے اڑے پھریں گے۔ یہ خدا کا کام ہوگا جس نے ہر چیز کو (مناسب انداز پر) مضبوط بنا رکھا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ تو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔ اور اسی طرح سورۃ ص آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد فرمایا کہ ”اور یہ لوگ بس ایک زور کی چیخ کے منتظر ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (مراد اس سے قیامت ہے)۔“

جبکہ سورۃ مدثر آیت نمبر ۱۰ تا ۱۱ میں ارشاد ہوا کہ ”پھر جس وقت صور پھونکا جائے گا، سو وہ وقت یعنی وہ دن کافروں پر ایک سخت دن ہوگا جس میں ذرا بھی آسانی نہ ہوگی۔“

اور سورۃ انعام آیت نمبر ۳۷ میں فرمایا کہ "اور وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو باقاعدہ بنایا" جس وقت اللہ تعالیٰ اتنا کہہ دے گا کہ (حشر) تو ہو جاؤ وہ ہو پڑے گا۔ اس کا کہنا با اثر ہے اور جبکہ صور میں بھونک ماری جائے گی ساری حکومت خاص اسی کی ہوگی وہ جانے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا اور دن میں بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا ہے۔

پھر اس کے کچھ عرصے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ حکم فرمائیں گے اور دوبارہ صور پھونکا جائے گا چنانچہ اس صور سے علاوہ ان چیزوں کے جن کو اللہ چاہے گا باقی سب لوگ مر جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے اور دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو پوری نوع انسانی اپنے رب کے حضور حاضر ہونے کے لیے اٹھ کھڑی ہوگی۔ جیسا کہ سورۃ النور آیت نمبر ۶۸ تا ۷۰ میں ارشاد ہوتا ہے کہ "اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی سو تمام آسمانوں زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جاوے گی تو وہ سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور (سب سے) روشن ہو جاوے گی۔ اور (سب کا) نامہ اعمال (ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جاوے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کیے جائیں گے اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جاوے گا اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا بدلہ دیا جاوے گا اور وہ سب کاموں کو خوب جانتا ہے۔

اور سورۃ یسین آیت نمبر ۵۳ تا ۵۴ میں فرمایا کہ "اور یہ لوگ (بطور انکار) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا تم سچے ہو، یہ لوگ بس ایک آواز سخت کے منتظر ہیں جو ان کو آ پکڑے گی اور وہ سب باہم لڑ جھگڑ رہے ہوں گے۔ سو فیصلہ کرنے کی فرصت ہوگی اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر چائیں گے۔ اور (پھر دوبارہ) صور پھونکا جاوے گا سو وہ سب یکا یک قبروں سے (نکل نکل) اپنے رب کی طرف جلدی جلدی چلنے لگیں گے۔ کہیں گے ہمارے ہماری کم بختی ہم کو قبروں سے کس نے اٹھا دیا یہ وہی (قیامت) ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر سچ کہتے تھے پس وہ ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکا یک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیئے جائیں گے پھر اس دن کی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس اپنے کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے۔"

اس کے علاوہ سورۃ النازعات کی آیت نمبر ۱۳ تا ۱۴ میں ارشاد ہوا کہ "کہ ہم کو کچھ مشکل نہیں بلکہ وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آ موجود ہوں گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی) سورۃ قمر آیت نمبر ۵۰ میں اس بارے میں یہ فرمایا کہ "اور ہمارا حکم یکبارگی ایسا ہو جائے گا جیسے آنکھوں کا بھیچنا۔" (ترجمہ حضرت تھانوی)

جبکہ سورۃ کہف آیت ۹۹ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "اور ہم اس دن ان کی یہ حالت کریں گے کہ ایک میں ایک گنڈہ ہو جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم سب کو ایک ایک جمع کر کے جمع کر لیں گے۔"

اس کے علاوہ سورۃ الحاقۃ آیت نمبر ۱۳ تا ۱۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ "پھر جب صور میں یکبارگی پھونک ماری جاوے گی (مراد نچھ اوٹی ہے) اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھالے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی دفعت ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے تو اس روز ہونے والی ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جاوے گا اور وہ (آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اس کے کنارے پر آ جائیں گے اور آپ کے پروردگار

کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جس روز (خدا کے رو برو) حساب کے واسطے تم پیش کیے جاؤ گے (اور) تمھاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی۔"

سورۃ نباہ آیت نمبر ۱۸ تا ۲۰ میں اسی بات کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ "یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے اور آسمان کھل جاوے گا۔ پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے۔"

اور سورۃ طہ آیت نمبر ۱۰۲ میں فرمایا کہ "جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت میں جمع کریں گے کہ (آنکھوں سے) اندھے ہوں گے۔" (ترجمہ حضرت تھانوی)

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک اعرابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ صور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ایک سینک ہے جس میں پھونکا جائے گا۔

قیامت کا لمحوں میں آ جانا

ای مذکورہ روایت کو ابوداؤد، نسائی، اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے۔ جبکہ امام احمد نے سورۃ مدثر کی آیت نمبر ۸ "لَا تَأْخُذُكَ فِيهِ الْفُجُورُ" (ترجمہ: پھر جس وقت صور پھونکا جائے گا) کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "کیا حال ہوگا جبکہ سینک (صور) والے نے اس کو منہ سے لگا رکھا ہے اور اپنے چہرے کو موڑ رکھا ہے وہ (فرشتہ) اس انتظار میں ہے کہ اسے حکم ملے اور وہ صور پھونکے۔" صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت ہمیں کیا کہنا چاہئے؟ ارشاد فرمایا کہ اس وقت تم یہ کلمات پڑھنا "حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا" یعنی ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ کیا خوب ذمہ دار ہے اور پھر وسو اللہ ہی کی ذات پر ہے۔

اس روایت کو ابوبکر دین نے بھی روایت کیا ہے۔ امام احمد نے حضرت ابوسعیدؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ "کیا حال ہوگا جبکہ سینک (صور) والے (فرشتے) نے صور کو منہ سے لگالیا ہے اور اپنے چہرے کو موڑ رکھا ہے اور اپنے کانوں کو (اللہ کے حکم کی طرف) متوجہ کر رکھا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ حکم ہو اور صور پھونکوں؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت (یعنی صور پھونکے جانے کے وقت اگر ہم ہوں تو) ہم کیا پڑھیں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تم لوگ یہ کلمات پڑھنا "حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا" یعنی ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ کیا خوب ذمہ دار ہے اور پھر وسو اللہ ہی کی ذات پر ہے۔" اس روایت کو ابوعمر اور خالد بن طہمان سے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔ اور ہمارے استاد اور شیخ

۱۔ ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب ماجاء فی شان الصور حدیث نمبر ۲۳۳۱، مسند احمد حدیث نمبر

۱۶۲/۲، اور حدیث نمبر ۱۹۴/۲، مسند رک حاکم حدیث نمبر ۵۱۲/۲، اور حدیث نمبر ۵۶۰/۲

۲۔ ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب ماجاء فی شان الصور حدیث نمبر ۲۳۳۱، مسند احمد حدیث نمبر

۱۳۲۶/۱، اور حدیث نمبر ۳۷۴/۱، کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۷۳

۳۔ اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

چنانچہ زمین اہل زمین کو لے کر جھک پڑے گی، دودھ پلانے والیاں اپنے کام سے غافل ہو جائیں گی، جتنی عورتیں حاملہ ہو گئی ان کا وضع حمل ہو جائے گا بچے بوڑھے ہو جائیں، ڈر اور گھبراہٹ کی شدت سے لوگ (دوڑتے) پھریں گے لیکن ان کا سامنا فرشتوں سے ہوگا، فرشتے ان کے چہروں پر ماریں گے تو لوگ لوٹ کر بھاگ بھاگ کھڑے ہوں گے، ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا وہ لوگ ایک دوسرے کو پکار رہے ہوں گے۔ دوران زمین ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو جائے گی تو لوگ ایک ایسا زبردست معاملہ دیکھیں گے کہ اس جیسا پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ لوگوں کو ایسی تکلیف اور خوف آگھرے گا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے ہے، وہ آسمان کی طرف دیکھیں گے تو وہ لاوے کی طرح ہو چکا ہوگا، پھر آسمان پھٹ پڑے گا اور ستارے پھریں گے، چاند اور سورج بے نور ہو جائیں گے۔

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو لوگ ان واقعات سے پہلے مر چکے ہوں گے انہیں ان حادثات و واقعات کا بالکل احساس نہ ہوگا۔“

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ سورۃ نمل کی آیت نمبر ۸ ”جس دن صور میں پھونک ماری جائے“ سو جتنے آسمان اور زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے اور جس روز تمام دودھ پلانے والیاں (مارے میت کے اپنے دودھ پیتے کو بھول جاویں گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل (پورے دن کا ہونے سے پہلے) ڈال دیں گی) (اے مخاطب) تجھ کو لوگ نشہ کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ (واقع میں) نشہ میں نہ ہوں گے لیکن اللہ عذاب ہے ہی سخت چیز (ترجمہ حضرت تھانوی)

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے ان سے مراد شہداء ہیں کیونکہ گھبراہٹ صرف زعمون کو لاحق ہوگی اور شہید تو اپنے رب کے پاس نہ صرف یہ کہ زندہ ہیں بلکہ ان کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں گھبراہٹ سے بچالیں گے، وہ لوگ (یعنی شہداء) مامون ہونگے اللہ کے اس عذاب سے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر سے بدترین لوگوں پر نازل فرمائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورۃ حج آیت نمبر ۲۱) ہے کہ ”اے لوگو! اب رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن) کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہے جس روز تم لوگ اس (زلزلہ) دیکھو گے، لہذا لوگ جب تک اللہ چاہے گا اس عذاب میں مبتلا رہیں گے، لیکن عذاب بڑھتا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیں گے تو وہ دوسری مرتبہ صور پھونکیں گے جس سے تمام اہل زمین و آسمان مر جائیں گے علاوہ ان لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا، جب سب فنا ہو چکیں گے تو ملک الموت جناب باری میں حاضر ہو کر ان کو کریں گے یارب! زمین و آسمان والے سب لوگ مر گئے علاوہ ان لوگوں کے جن کو آپ نے بچایا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے (باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے) کوئی بچا؟ ملک الموت عرض کریں گے یارب! اصل آپ ہی بچے ہیں کیونکہ آپ ہی ایسے ہیں جو ہمیشہ رہیں گے، کبھی فنا نہ ہوں گے؟ اور (اس وقت) آپ کے علاوہ فرشتے بھی ہیں جنہوں نے عرش کو اتھاڑ رکھا ہے اور جبرائیل، میکائیل اور میں بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ جبرائیل اور میکائیل بھی مر جائیں گے۔ عرش عرض کرے گا اے اللہ جبرائیل و میکائیل بھی مر گئے، اللہ تعالیٰ فرمائے گے، خاموش ہو جائیں گے موت ہر اس موجود کے لیے لازم کر دی جو میرے عرش کے نیچے تھا۔ لہذا جبرائیل و میکائیل بھی مر جائیں گے اور پھر ملک الموت حاضر ہونگے اور عرض کریں گے، اے اللہ جبرائیل و میکائیل بھی مر گئے

لہذا جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور باقی نہ بچے گا (کیونکہ وہی ایک اکیلا ہے، تنہا ہے۔ بے نیاز ہے، جو کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ اس کا کوئی ہمسرہ ہے وہی آخر ہوگا جس طرح اول تھا) تو وہ زمین اور آسمانوں کو لپیٹ دے گا جس طرح کتابوں کی فہرست لپیٹ دی جاتی ہے پھر اس کو کھول دے گا اور پھر تین مرتبہ لپیٹ دے گا اور تیس مرتبہ ارشاد فرمائے گا میں ہی جبار ہوں، پھر اپنی شان کے مطابق تین مرتبہ ارشاد ہوگا ”لمن الملک الیوم؟“ (آج کسی کا راج ہے) لیکن کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا۔ پھر خود اللہ تعالیٰ ہی ارشاد فرمائیں گے اللہ الواحد القہار (یعنی صرف اور صرف اللہ ہی کے لیے جو اکیلا ہے زبردست ہے)۔ پھر اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کو تبدیل کر دیں گے اور دوسرے زمین و آسمان کو پھیلا دیں گے کہ اس میں کوئی اونچ نیچ نہ دکھائی دے گی، پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کو ڈانٹیں گے تو حقوق دوبارہ اپنی جہلی حالت پر واپس آ جائے گی۔ اگر کسی کے پیٹ میں کچھ تھا تو وہ اسی طرح موجود ہوگا اگر کسی کی پشت پر کچھ تھا تو وہ اسی طرح موجود ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر عرش کے نیچے سے پانی برسائیں گے اور پھر آسمان کو بارش برسانے کا حکم ہوگا چنانچہ چالیس دن تک بارش ہوتی رہے گی یہاں تک پانی ان کے سروں سے بارہ بارہ گز اوپر چلا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ جیسوں کو حکم دیں گے تو وہ زمین سے یوں نکلنے لگیں گے جیسے ہبزہ اگتا ہے یہاں تک کہ جب مکمل طور پر نکل آئیں گے تو اسی حالت پر آ جائیں گے جس پر قیامت سے پہلے تھے۔ اللہ تعالیٰ جبرائیل و میکائیل کو زندہ کر دیں گے اور ارواح کو طلب فرمائیں گے، روہیں چمکی ہوئی حاضر ہوں گی، مومنین کی روہیں نور سے چمک رہی ہوں گی اور دوسری اندھیروں سے۔ اللہ تعالیٰ ان سب روہوں کو ایک ہی مرتبہ پکار کر صور میں ڈال دیں گے اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کو تیسری مرتبہ صور پھونکنے کا حکم ہوگا، تو تمام روہیں شہد کی کھینوں کی مانند نکلیں گی اور زمین و آسمان کو بھر دیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہر روح اپنے جسم میں واپس جائے گی۔ چنانچہ تمام ارواح اپنے اپنے اجسام و اجساد میں واپس چلی جائیں گی۔ چنانچہ خیشوم میں داخل ہوں گی اور پھر پورے جسم میں برایت کر جائیں گی جیسے زہر پورے بدن میں پھیل جاتا ہے، پھر زمین تم سے پھٹ جائے گی اور میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں گا جس کے سامنے سے زمین پھٹے گی، پھر سب لوگ بھاگتے ہوئے اپنے رب کی طرف روانہ ہوں گے۔ ”ڈرتے ہوئے پکارنے والے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بڑا سخت ہے۔“ (سورۃ القمر آیت نمبر ۸)

ننگے پیر، ننگے بدن، دلوں پر قبض کی حالت طاری ہوگی اور فتنہ بھی نہ کیا گیا ہوگا، پھر سب لوگ ایک جگہ پہنچ

کر رک جائیں گے ستر سال تک رکے رہیں گے، کوئی تمھاری طرف نہ دیکھے گا اور نہ تمھارے درمیان فیصلہ کرے گا لوگ رونے لگیں گے یہاں تک کہ آنسو بھی ختم ہو جائیں گے اور آنسوؤں کی جگہ خون بہنے لگے گا، پسینہ بہنے لگے گا، بہتے بہتے منہ تک یا ٹھوڑیوں تک آچنچے گا پھر وہ شور مچانے لگیں گے، اور کہیں گے کہ کون ہے جو ہماری سطران سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں کہ ہمارا فیصلہ کر دیا جائے؟ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام زیادہ آج کے دن کوئی بھی اس سفارش کرنے کا مستحق نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور ان کے جسد اطہر میں روح پھونکی اور ان سے گفتگو فرمائی۔ چنانچہ یہ سن کر سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور سفارش کی درخواست کریں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام انکار کر دیں گے اور ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ چنانچہ ان کے ہر نبی کے پاس سفارش کی درخواست کرنے جائیں گے۔ جس نبی کے پاس بھی جائیں گے وہ انکار کر دیں گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں تک کہ آخر میں میرے پاس پہنچیں گے، میں رو پڑوں گا، اور جس دن جگہ پر پہنچوں گا اور جگہ سے میں گر جاؤں گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ "مخلص" کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ عرش کے سامنے ایک جگہ ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے پاس ایک فرشتہ بھیجیں گے جو مجھے کدے کے پاس سے پکڑ کر اٹھائے گا پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے، اے محمد! میں عرض کرو گا اے میرے رب حاضر ہوں میں یا اللہ تعالیٰ (باوجود اس کے کہ سب کچھ جانتے ہیں) دریافت فرمائیں گے کہ تمھارا کیا حال ہے؟ میں عرض کروں گا، اے میرے اللہ! آپ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا لہذا اپنی مخلوق کے بارے میں میری سفارش قبول فرمائیے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تمھاری سفارش قبول کی۔ میں تم لوگوں کے پاس آؤں گا اس کے بعد تمھارے درمیان فیصلہ کروں گا۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ "پھر میں واپس لوگوں کے پاس آ جاؤں گا، اسی دوران ہم آسمان سے ایک زبردست آواز سنیں گے چنانچہ آسمان والے دنیا پر اس طرح نازل ہونگے جیسے زمین پر انسان اور جنات رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ زمین کے قریب پہنچیں گے تو زمین ان کے نور سے منور ہو جائے گی، آتے ہی وہ لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ہم ان سے پوچھیں گے کہ کیا اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے آئے؟ تو وہ کہیں گے کہ نہیں بلکہ وہ تشریف لا رہے ہیں۔ پھر اتنے میں اس سے دو گئے آسمان والے زمین پر نازل ہونگے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ بھی بادلوں اور فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے۔ اس روز اللہ تعالیٰ کا عرش آٹھ فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا، (ورنہ عام طور پر) آج کل صرف چار ہی اٹھائے ہوئے ہیں، ان فرشتوں کے قدم زمین کے انتہائی نیچے سے اٹھیں ہونگے۔ زمین و آسمان ان کی گود میں ہونگے۔ عرش ان کے کندھوں پر ہوگا۔ نہایت بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی سیح بیان رہے ہونگے۔ عرش ان کے کندھوں پر ہوگا۔ نہایت بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہے ہونگے۔

سبحان ذی العزۃ والجبروت (پاک ہے وہ ذات جو عزت و جبروت والی ہے) سبحان ذی الملک و الملکوت (پاک ہے وہ ذات جس کو کبھی موت نہ آئے گی) سبحان الذی یسمیت المخلات و لایموت (پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام مخلوقات کی موت ہے لیکن خود اس کو کبھی بھی موت نہ آئے گی)۔ پھر اللہ

تعالیٰ یہاں چاہے گا اس کا تخت و کرسی وہیں رکھ دیا جائے گا، پھر اپنی شان کے مطابق اپنی آواز سے پکارے گا اور فرمائے گا۔ اے جنات و انسان کے گروہ! میں نے جب سے تمھیں پیدا کیا ہے اس وقت سے لے کر آج تک خاموش رہا اور تمھاری باتیں سنتا رہا اور تمھارے اعمال دیکھتا رہا، اب خاموشی سے میری طرف متوجہ ہو جاؤ۔ یہ تمھارے ہی اعمال اور مجھے ہیں جو تمھارے سامنے پڑھے جائیں گے۔ چنانچہ تم میں سے اگر کسی کے اعمال اور محضوں میں خیر اور بھلائی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے، اور جو اپنے بھائف و اعمال میں اس کے علاوہ کچھ اور (یعنی برائی) پائے تو وہ اپنے علاوہ کسی اور کو برا بھلا نہ کہے۔

پھر اللہ تعالیٰ جنہم کو حکم فرمائیں گے چنانچہ اس میں سے ایک گردن باہر آئے گی جو وسیع اور سیاہ ہوگی اور کہا جائے گا کہ (سورہ یسین آیت نمبر ۵۹ تا ۶۳)۔ اور اے مجرمو! آج (اہل ایمان) سے الگ ہو جاؤ، اے اولاد آدم! کیا تم نے تم کو تائید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمھارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا میری سیدھا راستہ ہے اور وہ (شیطان) تم میں ایک کثیر مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے سو کیا تم نہیں سمجھتے تھے یہ جنہم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا۔ آج اپنے کفر کے بدلے میں اس میں داخل ہو جاؤ۔

پھر اس کے بعد لوگوں کو (جنتی اور جہنمی میں) ممتاز کر دیا جائے گا اور تمام امتوں کو پکارا جائے گا اور ہر قوم کو اپنے اعمال و بھائف کی طرف بلایا جائے گا اور حال یہ ہوگا کہ تمام اقوام خوف کی شدت سے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہونگے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا، اور اس روز آپ ہر فرقہ کو دیکھیں گے کہ (مارے خوف کے) زانو کے بل گر پڑیں گے ہر فرقہ اپنے نامہ اعمال کے حساب کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تم کو تمھارے کیے کا بدلہ ملے گا۔ (سورہ یاسین آیت نمبر ۲۸ ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنات کے علاوہ تمام مخلوقات کے درمیان فیصلہ فرمادیں گے یہاں تک کہ ہانوروں اور چوپایوں کے درمیان بھی فیصلہ فرمادیں گے حتیٰ کہ بغیر سینگ والی بکری اور سینگ والی بکری کے درمیان بھی فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور اس سے فراغت کے بعد جب تمام جانوروں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ مٹی ہو جاؤ! سب کے سب مٹی (فنا) ہو جائیں گے، یہ دیکھ کر کافر لوگ تمنا کریں گے اور کہیں گے کہ "یا بھئی کنت تراباً" (اے کاش کہ میں مٹی ہوتا)۔

اس کے بعد انسانوں کے درمیان فیصلہ ہوگا۔ چنانچہ سب سے پہلے فیصلہ خون (قتل) کا ہوگا، ہر وہ مقتول حاضر ہوگا جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا تھا (اس کے علاوہ) اللہ تعالیٰ قاتل کو بھی حاضری کا حکم فرمائیں گے، (یعنی ہر قسم کے قاتل و مقتول حاضر ہونگے۔ مترجم) چنانچہ وہ حاضر ہوگا اپنا سر اٹھائے ہوئے جس کی گردن کی رگیں کٹی ہوئی ہونگی اور ان سے خون بہہ رہا ہوگا وہ پوچھے گا، اے میرے رب! اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ قاتل سے پوچھیں گے (باوجود علم کے تاکہ اتمام حجت ہو جائے) تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ "اے میرے رب! میں نے اسے تیری عزت و عظمت کی خاطر قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے سچ کہا، پھر اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آسمانوں کے نور کی طرح روشن اور چمکدار بنا دیں گے، پھر فرشتے اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے پھر اس شخص کو حاضر کیا جائے گا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر قاتل نہ کیا ہوگا، مقتول پوچھے گا، اے میرے رب! اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ قاتل سے پوچھیں گے (باوجود علم کے تاکہ اتمام حجت ہو جائے) تو نے اسے کیوں

فرمانیں گے تو تباہ ہو جا۔ حتیٰ کہ کوئی مقتول ایسا نہ رہے گا جس کو بدلہ نہ دلویا جائے گا اور نہ ہی کوئی مظلوم ایسا رہے جس کو بدلہ نہ دلویا جائیگا، یہ اللہ کی مرضی ہوگی جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم فرمائے، پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیں گے یہاں تک کہ کوئی مظلوم بغیر بدلے کے نہ رہے گا یہاں تک کہ دودھ نہ ملانے والے کو کہا جائے گا کہ دودھ سے پانی نکالے۔

ان معاملات کے بعد ایک پکارنے والا پکارے گا جس کو تمام مخلوقات سنیں گی، وہ کہے گا کہ ہر قوم اور اپنے خداؤں (جن کو وہ اللہ کے علاوہ پوجتے تھے) کے پاس چلی جائے، لہذا کوئی بھی شخص (جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو پوجتا تھا) ایسا نہ رہے گا مگر اس کے سامنے اس کا معبود مشکل کر دیا جائے گا چنانچہ اس دن ایک فرشتہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صورت اختیار کر لے گا۔ اسی طرح ایک فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت اختیار کر لے گا، چنانچہ یہ نصاریٰ (علی الترتیب) ان دونوں کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ چنانچہ یہ فرشتے (ان کے معبودوں کی صورت میں) ان کو لے کر جہنم میں پہنچا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۲۲ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "وَمِنْ اٰمَنَ آسَمٰنٌ مِّمَّنْ اٰمَنَ اَللّٰهُ تَعَالٰی کَے سوا اور معبود (واجب الوجود) ہوتے تو دونوں درہم برہم ہو جاتے سو (اس سے جان بچاؤ کہ) اللہ تعالیٰ ان امور سے پاک ہے جو کچھ یہ لوگ بیان کر رہے ہیں"۔ (ترجمہ تھانوی)

پھر جب مومنوں کے علاوہ کوئی باقی نہ رہیگا ان میں منافق بھی ہونگے، اللہ تعالیٰ جس حال کو چاہے گا ان حال میں ان کے سامنے اظہارِ فرمانے گا اور ارشاد ہوگا اے لوگو! باقی لوگ چلے گئے اب تم بھی اپنے خداؤں کے پاس (اور جن کو تم پوجتے ہو ان کے پاس) چلے جاؤ۔ لوگ کہیں گے کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے اعراض فرمائیں گے۔ پھر جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوگا اور ارشاد ہوگا اے لوگو! لوگ چلے گئے تم بھی اپنے خداؤں کے پاس (اور جن کو تم پوجتے ہو ان کے پاس) چلے جاؤ لوگ کہیں گے ہمیں اللہ کے علاوہ اور کسی کی ضرورت نہیں۔ ہم اللہ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ پھر پنڈلی کھول دی جائے گی۔ اور لوگوں پر ایسی علامات واضح کر دی جائیں گی جس سے انہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ ان کا رب ہے۔ چنانچہ تمام مومن منہ کے بل سجدے میں چلے جائیں گے اور ہر منافق کھڑی کے بل سجدے میں گرے گا اور اللہ تعالیٰ ان کی آفتیں گائے کی سنیوں کی مانند بنادیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ ان کو اجازت دیں گے تو یہ لوگ سر اٹھائیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ جہنم کے اوپر مٹی صراط قائم فرما دیں گے، بال برابر لبیا، یا فرمایا بال کی گرہ کی طرح بار یک اور تلواری طرح تیز دھار، اس پر نو کیلے کٹے اور کھونٹے ہوئے اور سعدان نامی درخت کی طرح بڑے بڑے کاٹنے ہوں گے۔

اس کے علاوہ ایک دوسرا پل ہوگا جو پچھلوں کو اس پر سے چلنے والوں کے قدم پھیلے گا۔ بہر حال لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے، بعض تو اتنی تیزی سے گزر جائیں گے جیسے پلک جھپکتی ہے، بعض بجلی کی چمک کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض عمدہ گھوڑے اور سواری کی طرح اور بعض عمدہ انسان کی طرح گزر جائیں گے۔

۱۔ یہاں عربی عبارت یہ ہے "فکیف عن ساقہ" جس کا ترجمہ متن میں موجود ہے۔ یہ تشابہات میں سے ہے۔ اور اس کے صحیح معنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں لہذا صرف لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا

چنانچہ پہلے صراط سے نجات پانے والے بعض ایسے ہو گئے جو بالکل صحیح سالم ہوں گے اور بعض ایسے ہو گئے جن کو بعض کو ہم میں گرا دیا جائے گا۔

لہذا جب اہل جنت جنت کی طرف روانہ ہونگے تو کہیں گے کہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری سفارش کرے تاکہ ہمیں جنت میں داخلے کی اجازت ملے، پھر کہیں گے (سفارش کے لیے) تمہارے باپ حضرت

آدم علیہ السلام سے زیادہ اس کو بڑا دیا گیا۔ چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کی کہ میں اس قابل نہیں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ پہلے رسول ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کی کہ میں اس قابل نہیں لیکن تم لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ چنانچہ لوگ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ چنانچہ لوگ اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔

پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”پھر لوگ میرے پاس آئیں گے۔“ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تین غلاموں کا وعدہ کیا ہے، چنانچہ میں جنت کی طرف آؤں گا اور جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھلوایا جاوے گا چنانچہ میرے لیے دروازہ کھولا جائے گا۔ مجھے سلام کیا جائے گا اور مرحبا کہا جائے گا۔ میں جنت میں داخل ہونگا میری نظر اللہ تعالیٰ پر پڑے گی میں فوراً سجدے میں گر پڑونگا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی ایسی تعریف اور بزرگی کے کلمات واضح فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں بتائے گئے ہونگے۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے ارشاد فرمائیں گے اے محمد! ہمارا مبارک اٹھائے اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ آپ مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ پھر جب میں ہر اٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ باوجود علم ہونے کے دریافت فرمائیں گے کہ کیا حال ہے؟ میں کہوں گا اے میرے رب آپ نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا تو آپ اہل جنت کے لیے میری شفاعت قبول فرما لیجئے تاکہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے آپ کی شفاعت قبول کی اور ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔“

(اس موقع پر) آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ ”قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا تم لوگ اس میں اپنے گھروں اور گھر والوں کی اتنی پہچان نہیں رکھتے جتنی اہل جنت، جنت میں اپنے گھروں اور گھر والوں کو پہچانتے ہو گئے۔ لہذا اہل جنت میں سے ہر شخص اپنی بہتر (۷۲) بیویوں کے پاس جائے گا، جنہیں اللہ تعالیٰ خود بنایا ہے اور وہ بیویاں انسانوں میں سے ہوں گی۔ ان کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہیں گے فضیلت دیں گے۔ ان کی عبادت کی وجہ سے جو دنیا میں وہ کیا کرتی تھیں۔ جنتی ان میں سے ایک کے پاس جائے گا، وہ یاقوت کے بنے ہوئے کمرے میں ہو گی، اس کا پتھر کھٹ سونے کا بنا ہوا ہو گا، جس میں لعل و جواہر جڑے ہوئے ہوں گے۔ بستر اس بہترین سندس و استہرق کا بنا ہوا ہو گا، جنتی اپنی بیوی کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا اس کے کپڑوں کے پیچ سے بھی اس کے سینے کا جلد اور گوشت دکھائی دے گا۔ اس کے علاوہ اس کی بند لیوں کے گوشت کی طرف دیکھے گا اور

تم میں سے کوئی شخص یا قوتوں کی پروٹی ہوئی لڑی کو دیکھتا ہے۔ اس جنتی کا جگر اپنی بیوی کے لیے آئینہ کی مانند ہوگا۔ اسی طرح اس کی بیوی کا جگر بھی اپنے شوہر کے لیے آئینہ کی مانند ہوگا۔ دونوں کو تھکاؤ کا احساس تک نہ ہوگا۔ ان میں پکارا جائے گا کہ بیشک ہمیں معلوم ہے کہ نہ تم تھکو گے نہ وہ تھکے گی۔ ہاں اس صورت میں کہ اس کی اور بھی بیوی ہوں۔ چنانچہ وہ جنتی اس کمرے سے نکل کر فردا فردا سب کے پاس آئے گا اور جس بیوی کے پاس بھی آئے گا وہ بھی کہے گی کہ خدا کی قسم جنت میں تم سے زیادہ حسین کوئی نہیں ہے اور نہ ہی جنت میں مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب ہے۔ پھر فرمایا کہ جب دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے

پھر آپ نے فرمایا کہ ”پھر میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت میں سے جو دوزخ میں ہیں ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کو تم پہنچانے ہو ان کو نکال لو۔ چنانچہ ان کو نکال دیا جائے گا۔ یہاں تک ان میں سے ایک بھی دوزخ میں باقی نہ رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کی اجازت دیں گے چنانچہ نہ کوئی نبی رہے گا اور نہ شہید مگر شفاعت ضرور کرے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کرتے ہوئے حکم فرمائیں گے کہ ہر اس شخص کو بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں دو چوتھائی دینار کے برابر ایمان ہے، پھر ایک چوتھائی کا اعلان ہوگا پھر ایک قیراط کا اور پھر رائی کے دانے کے برابر ایمان رکھنے والوں کی نجات کا اعلان ہوگا، اور ان کو بھی نکال دیا جائے گا حتیٰ کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص بھی جہنم میں نہ رہے گا جس نے کبھی بھی اللہ کے لیے کوئی نیک کام کیا ہوگا۔ اور کوئی ایک بھی ایسا نہ باقی بچے گا جس کے لیے شفاعت کی گئی ہوگی یعنی ہر شخص کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کو دیکھ کر ابلیس بھی مغفرت کی امید رکھے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ صرف میں رہ گیا ہوں اور میں تو سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالیں گے اور جہنم میں اتنے لوگوں کو نکالیں گے کہ خود اللہ کے علاوہ کوئی ان کی تعداد سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ چھوٹے چھوٹے دانوں کی صورت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک نہر میں ڈال دیں گے جسے نہر حیات کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نہر میں ڈالے جانے کے بعد وہ اس طرح باہر نکلیں گے جیسے ایک اللہ بارش کے بہتے ہوئے پانی میں اس سبز حصے میں اگتا ہے جہاں دھوپ پڑتی ہے اور جہاں سایہ ہوتا ہے وہاں سے نہر بہر حال وہ اگیں گے اور موتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان کی گردنوں پر یہ عبارت تحریر ہوگی ”الجنة مینون عطاء السو حمن عز وجل“ یعنی یہ دوزخی ہیں جن کو رحمت نے آزاد کیا ہے، اہل جنت ان کو اس تحریر سے پہچانیں گے ان لوگوں نے دنیا میں اللہ کی رضا کی خاطر کبھی بھلائی نہ کی ہوگی۔ بہر حال پھر وہ جنت میں رہیں گے۔

ابوبکر الصديق کی کتاب میں ابوبلی علی رحمۃ اللہ سے اسی قدر مذکور ہے۔ یہ مشہور حدیث ہے بہت سے آثار نے اپنی کتب میں نقل کی ہے مثلاً ابن جریر نے اپنی تفسیر میں، طبرانی نے معجم میں، حافظ بیہقی نے اپنی کتاب البعث

بیہقی کتاب البعث والشفوعہ حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی ”المطولات“ حدیث نمبر ۳۶، تفسیر طبری تفصیلی و اہماتی حدیث نمبر ۱۵/۲۵۰۲۵، اور حدیث نمبر ۱۳۲/۱۳۲

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کرتے ہوئے حکم فرمائیں گے کہ ہر اس شخص کو بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں دو چوتھائی دینار کے برابر ایمان ہے، پھر ایک چوتھائی کا اعلان ہوگا، اور ان کو بھی نکال دیا جائے گا حتیٰ کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص بھی جہنم میں نہ رہے گا جس نے کبھی بھی اللہ کے لیے کوئی نیک کام کیا ہوگا۔ اور کوئی ایک بھی ایسا نہ باقی بچے گا جس کے لیے شفاعت کی گئی ہوگی یعنی ہر شخص کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کو دیکھ کر ابلیس بھی مغفرت کی امید رکھے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ صرف میں رہ گیا ہوں اور میں تو سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالیں گے اور جہنم میں اتنے لوگوں کو نکالیں گے کہ خود اللہ کے علاوہ کوئی ان کی تعداد سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ چھوٹے چھوٹے دانوں کی صورت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک نہر میں ڈال دیں گے جسے نہر حیات کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نہر میں ڈالے جانے کے بعد وہ اس طرح باہر نکلیں گے جیسے ایک اللہ بارش کے بہتے ہوئے پانی میں اس سبز حصے میں اگتا ہے جہاں دھوپ پڑتی ہے اور جہاں سایہ ہوتا ہے وہاں سے نہر بہر حال وہ اگیں گے اور موتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان کی گردنوں پر یہ عبارت تحریر ہوگی ”الجنة مینون عطاء السو حمن عز وجل“ یعنی یہ دوزخی ہیں جن کو رحمت نے آزاد کیا ہے، اہل جنت ان کو اس تحریر سے پہچانیں گے ان لوگوں نے دنیا میں اللہ کی رضا کی خاطر کبھی بھلائی نہ کی ہوگی۔ بہر حال پھر وہ جنت میں رہیں گے۔

ابوبکر الصديق کی کتاب میں ابوبلی علی رحمۃ اللہ سے اسی قدر مذکور ہے۔ یہ مشہور حدیث ہے بہت سے آثار نے اپنی کتب میں نقل کی ہے مثلاً ابن جریر نے اپنی تفسیر میں، طبرانی نے معجم میں، حافظ بیہقی نے اپنی کتاب البعث

بیہقی کتاب البعث والشفوعہ حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی ”المطولات“ حدیث نمبر ۳۶، تفسیر طبری تفصیلی و اہماتی حدیث نمبر ۱۵/۲۵۰۲۵، اور حدیث نمبر ۱۳۲/۱۳۲

بیہقی کتاب البعث والشفوعہ حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی ”المطولات“ حدیث نمبر ۳۶، تفسیر طبری تفصیلی و اہماتی حدیث نمبر ۱۵/۲۵۰۲۵، اور حدیث نمبر ۱۳۲/۱۳۲

بیہقی کتاب البعث والشفوعہ حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی ”المطولات“ حدیث نمبر ۳۶، تفسیر طبری تفصیلی و اہماتی حدیث نمبر ۱۵/۲۵۰۲۵، اور حدیث نمبر ۱۳۲/۱۳۲

بیہقی کتاب البعث والشفوعہ حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی ”المطولات“ حدیث نمبر ۳۶، تفسیر طبری تفصیلی و اہماتی حدیث نمبر ۱۵/۲۵۰۲۵، اور حدیث نمبر ۱۳۲/۱۳۲

بیہقی کتاب البعث والشفوعہ حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی ”المطولات“ حدیث نمبر ۳۶، تفسیر طبری تفصیلی و اہماتی حدیث نمبر ۱۵/۲۵۰۲۵، اور حدیث نمبر ۱۳۲/۱۳۲

بیہقی کتاب البعث والشفوعہ حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی ”المطولات“ حدیث نمبر ۳۶، تفسیر طبری تفصیلی و اہماتی حدیث نمبر ۱۵/۲۵۰۲۵، اور حدیث نمبر ۱۳۲/۱۳۲

بیہقی کتاب البعث والشفوعہ حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی ”المطولات“ حدیث نمبر ۳۶، تفسیر طبری تفصیلی و اہماتی حدیث نمبر ۱۵/۲۵۰۲۵، اور حدیث نمبر ۱۳۲/۱۳۲

فصل

صور کا پھونکا جانا

کئی تین مرتبہ صور پھونکا جائے گا، پہلی مرتبہ کو فحشہ الفزع کہتے ہیں۔ دوسری مرتبہ کو فحشہ الصعق اور تیسری مرتبہ کو فحشہ البعث کہا جاتا ہے جیسا کہ ابھی گذر چکا ہے۔

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”ہر وہ مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس دن کی مدت ہوگی۔ پھر فرمایا میں نے ان باتوں سے انکار کیا جن کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں۔ پھر فرمایا چالیس مہینے۔ میں ان باتوں سے انکار کرتا ہوں جن کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں۔ پھر فرمایا چالیس سال۔ پھر فرمایا پھر آسمان سے پانی برے گا اور وہ ایسے اگیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے اور پھر ارشاد فرمایا کہ (مرنے کے بعد) انسان بالکل باقی نہیں رہتا علاوہ ایک ہڈی کے (باقی بوسیدہ ہو جاتا ہے) اور وہ دم (ریڑھ کی ہڈی کا آخری کنارہ) کی ہڈی ہے اور اس سے قیامت کے دن مخلوق کھڑی ہوگی۔

امام بخاری نے اسی روایت کو امش سے روایت کیا ہے اور یہی روایت امام احمد کی روایت سے بھی ثابت ہے جو انہوں نے عبدالرزاق کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ مسلم نے محمد بن رافع اور انہوں نے عبدالرزاق سے اس کو روایت کیا ہے۔

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”آدم علیہ السلام کا ہر بیٹا (مرنے کے بعد) پرانا (یعنی بوسیدہ) ہو جائے گا۔ اور مٹی اس کو کھا جائے گی علاوہ عجب ذنب (ریڑھ کی ہڈی کے) آخری کنارے کے، اسی سے دو بارہ پید اہو کر مخلوق اٹھ کھڑی ہوگی۔

یہ روایت مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور امام احمد اس میں منفرہ ہیں۔ امام احمد نے اس کو ابراہیم الحجری کے طریق سے حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت کیا ہے۔

اس کے علاوہ امام احمد نے حضرت ابوسعیدؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مٹی انسان (کے جسم کی ہر چیز) کو کھا جائے گی علاوہ عجب ذنب (ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے) بخاری کتاب التفسیر باب یوم یبعث فی الصور حدیث نمبر ۴۹۳۵، مسلم کتاب الفتن باب ما بین الفتن حدیث نمبر ۴۲۸

کے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا، رائی کے دانے کی طرح ہے، یہیں سے (انسان حشر میں) زندہ ہو کر نکلیں گے۔
یہاں مراد دوسری صورت پھونکے جانا ہے اور یہ بھی کہ ان دونوں مرتبہ کے درمیان یا تو چالیس دن کی مدت ہے، یا چالیس مہینے یا چالیس سال کی مدت ہے۔
اور صور سے مراد (تین میں سے) آخری دو میں یعنی تھوڑے صق اور تھوڑے بعث و نشر یعنی دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو تمام مخلوقات کی موت واقع ہو جائے گی۔ اور تیسری مرتبہ جب صور پھونکا جائے گا تو تمام مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان آسمان سے پانی نازل ہوگا بیان ہے۔ اسکے علاوہ عجب ذنب سے انسان کی دوبارہ تخلیق کا بیان ہے کہ قیامت میں اسی عجب ذنب سے انسان دوبارہ زندہ ہوں گے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد پہلی دو مرتبہ صور پھونکے جانے کا درمیان واقعہ ہو جس کے ذکر کا یہاں ارشاد تھا۔ بہر صورت دونوں مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان کا بیان ہے جس میں بڑے بڑے اہم امور اور واقعات حوادث پیش آئیں گے۔

قیامت کی ہولناکی

ان میں سے زلزلہ اور زمین کا اہل زمین کے ساتھ دائیں بائیں ڈولنا ہے۔ جیسا کہ سورۃ زلزال آیت ۱۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلائی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی اور انسان کہے گا اس کو کیا ہوا؟“ (ترجمہ حضرت تھانوی)
اسی طرح سورۃ ابراہیم آیت ۴۸ میں فرمایا ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن) کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہوگی جس روز تم لوگ اس زلزلے کو دیکھو گے اس روز تمام دودھ پلانے والیاں (مارے بیت کے) اپنے دودھ پیتے کو بھول جاویں گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل (پورے دن ہونے سے پہلے) ڈال دیں گی اور مخاطب تھے کہ لوگ نشہ کی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت چیز۔“
اور سورۃ واقعات آیت ۱۰ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”جب قیامت واقع ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں ہے تو وہ (بعض) کو لپیٹ دے گی اور (بعض کو) بلند کر دے گی۔ جبکہ زمین کو سخت زلزلہ آوے گا اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر وہ پراگندہ غبار ہو جائیں گے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے۔
چنانچہ جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا یعنی ”نوحی الفزع“ (ڈرانے والا صور) جو قیامت کی ابتداء کی علامت ہے، اس پورے دن پر قیامت کا نام ٹھیک صادق آتا ہے۔

جیسا کہ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”ضرور بالضرور (جب) قیامت آئے گی (تو) دواؤں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلایا ہوگا نہ اس کی خرید و فروخت کر سکیں گے اور نہ اس کو دوبارہ لپیٹ سکیں گے، قیامت آجائے گی، ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دھ کر

وہیں آئے گا لیکن اسے پی نہ سکے گا، قیامت آجائے گی اور ایک شخص اپنے حوض لب رہا ہوگا لیکن اس سے پانی نہ پی سکے گا، قیامت آجائے گی اور ایک شخص نے کھانے کے لئے لقمہ منہ کے قریب کر لیا ہوگا لیکن اسے کھانے کا موقع نہیں ملے گا۔“

یہ پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے کا واقعہ ہے جو قیامت کے بالکل شروع میں ہوگا، اور جیسے کے پہلے گذر چکا ہے کہ یہ بالکل آخری زمانہ ہوگا اور قیامت بدترین لوگوں پر واقع ہوگی۔
ابھی صور پھونکے جانے کی جو روایت گذری ہے کہ پہلی دو مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے چمک جائیں گے، سورج اور چاند کو گرہن لگ جائے گا۔ اور بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد ہوگا۔ واللہ اعلم۔

جیسا کہ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴۸ میں فرمایا کہ ”حالانکہ تم ان (پہلے) لوگوں کے رہنے کی جگہ میں رہتے تھے جنہوں نے اپنی ذات کا نقصان کیا تھا اور تم کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیونکر معاملہ کیا تھا اور ہم نے تم سے مثالیں بیان کیں۔ اور ان لوگوں نے اپنی سی بہت ہی بڑی بڑی تدبیریں کیں تھیں اور ان کی تدبیریں اللہ کے سامنے تھیں اور واقعی ان کی تدبیریں ایسی تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں۔“

اور اسی طرح سورۃ انشقاق آیت نمبر ۲۱ میں فرمایا کہ ”جو (تھوڑے ثانیہ کے وقت) آسمان پھٹ جائے گا (تو) اس میں سے فہام اور ملائکہ آئیں گے اور اپنے رب کا حکم سن لے گا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ قیامت آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد ہوا کہ ”اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے سو جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کہیے اچھے ہیں۔ اور جو بائیں والے ہیں کیسے برے ہیں اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی درجے کے ہیں (اور) وہ قرب رکھنے والے ہیں یہ مقرب لوگ آرام کے باغوں میں ہوں گے ان کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے وہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جیسا کہ سندہ آئے گا کہ یہ سب کچھ دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد ہونے والا ہے۔ رہا زمین کا زلزلہ اور اس زلزلے کی وجہ سے زمین کا پھٹنا اور لوگوں کا اس کے کناروں کی طرف دوڑنا تو یہ مناسب لگتا ہے کہ پہلی مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد ان واقعات کا ظہور ہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ غافر آیت نمبر ۳۲-۳۳ فرعونوں میں سے ایک مومن کے بارے میں بتایا ہے کہ ”اے میری قوم میں تمہارے بارے میں قیامت کے دن سے ڈرنا اور جس دن تم پیچھے پھیر کر بھاگو گے (لیکن) تمہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔“

اور سورۃ زمر آیت نمبر ۳۳-۳۶ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”اے گروہ جن اور انسان کے اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ آسمان اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو (ہم بھی دیکھیں) نکلنا مگر بغیر زور کے نہیں نکل سکتے (اور زور

بغیر ترجمہ: (مگر سب گاؤں خود ہو گئیں) پس اللہ تعالیٰ کو اپنے رسولوں سے وعدہ خلافتی کرنے والا نہ سمجھنا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بڑا ہر دست اور پورا ہدایت لینے والا ہے۔ جس روز دوسری زمین بدل دی جائے گی اس زمین کے علاوہ آسمان بھی اور سب کے سب ایک زبردست اللہ کے رو برو پیش ہوں گے اور تو مجرموں (یعنی کافروں کو) زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا اور ان کے کرتے قطران (تانبے) کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر لپٹی ہوگی۔

ہے نہیں) سوائے جن والہ! تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کے منکر ہو جاؤ گے۔ تم دونوں پر (قیامت روز) آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم (اس کو) بھنا نہ سکو گے سوائے جن والہ! تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور جیسے کہ مسند احمد صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے حوالے سے حضرت ابو شریحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ آئیں۔ پھر ان نشانیوں کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ "سب سے آخری نشانی وہ آگ ہوگی جو عدن سے نکلے گی اور لوگوں کو بھڑکاتی ہوئی میدان حشر تک لے جائے گی۔"

یہ آگ آخری زمانے میں دنیا بھر کے لوگوں کو (ہر طرف سے) بانک کر ملک شام میں جمع کرے گی اور یہی وہ جگہ ہے جو میدان حشر بنے گی۔

لوگوں کو دھکیلنے والی

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی گئی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لوگوں کو تین طریقے سے جمع کیا جائے گا، شوق سے، ڈرتے ہوئے، ایک اونٹ پر دو دو اور تین تین اور سوار ہوں گے، باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی، چنانچہ جہاں وہ لوگ تھک کر آرام کریں گے وہیں یہ آگ بھی جمع کرے گی اور جہاں یہ رات گزاریں گے وہیں آگ بھی رات گزارے گی۔"

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ کی ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "قیامت پہلی نشانی، ایک آگ جو لوگوں کو شرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔"

میدان حشر میں لوگوں کو تین گروپوں میں جمع کیا جائے گا

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "لوگوں کو میدان حشر میں تین گروپوں کی صورت میں جمع کیا جائے گا، ایک گروپ پیدل چلنے والوں کا ہوگا ایک گروپ سواروں کا ہوگا اور ایک گروپ وہ ہوگا جو منہ کے بل چل کر جائے گا۔"

صحابہ کرام نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ لوگ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس ذات نے ان کو نالگوں پر چلایا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ ان کو منہ کے بل چلائے، منہ وہ منہ کے بل پٹے ہوئے بھی زمین کی ہر اونچ نیچ اور جھاڑ کاٹنے سے بچیں گے۔

۱۔ مسلم کتاب الفتن باب فی الايات التي تكون قبل الساعة حدیث نمبر ۲۱۵، مسند احمد حدیث نمبر ۷۱۳

۲۔ بخاری کتاب الرقاق باب الحشر حدیث نمبر ۶۵۲۲، صحیح مسلم کتاب الجہنم باب فی الدنایا و بیان الحشر لام القیامہ حدیث نمبر ۷۱۳۱

۳۔ بخاری کتاب الاطعمہ باب خلق آدم و ذریعہ حدیث نمبر ۳۲۲۹، مسند احمد حدیث نمبر ۱۳۶/۳

۴۔ ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب (۱۸) سورۃ بنی اسرائیل حدیث نمبر ۳۱۳۲، مسند احمد حدیث نمبر ۱۳۵۲/۲

الطیالسی حدیث نمبر ۲۵۶۶

امام ابو داؤد الطیالسی نے اپنی مسند میں حماد بن سلمہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ جبکہ امام احمد نے عبد الرزاق کے طریق سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ "میں نے جنگ حشر کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی، لوگوں کو اس جگہ پر جمع کیا جائے گا جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے تشریف لے گئے تھے، زمین پر صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے، ان کی زمین ان کو پیچنیک اس کی آگ ان کو بندروں اور خنزیریوں کے ساتھ ہانکے گی، جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جب وہ صبح کر آرم گے تو آگ بھی رک جائے گی اور جوان میں پیچھے رہ گیا اُس کو آگ کھا جائے گی۔"

طبرانی نے اسی طرح کی روایت حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے۔ جبکہ حافظ ابو بکر البیہقی نے اپنی کتاب "البعث والنبوۃ" حضرت ابو ذر غفاریؓ سے نقل کیا ہے کہ آپؓ نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۹۷ تلاوت فرمائی "اور ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ اندھے بہرے گونگے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب اُس کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو عذاب دینے کے لئے اور بھڑکا دیں گے۔" (فتح محمد جالند ہری) اور پھر فرمایا کہ "میں نے صادق الصدوقؓ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو تین فوجوں کی صورت میں جمع کیا جائے گا ایک فوج کھاتے پیتے عمدہ لباس پہنے ہوئے اور سوار یوں پر سوار ہوگی، ایک فوج (گروہ) پیدل چلے اور دوزخ رہے ہوں گے، اور ایک گروہ کو فرشتے منہ کے بل ٹھیک رہے ہوں گے۔"

ہم نے عرض کیا، (پیدل اور آخری) دونوں گروپوں کو تو ہم سمجھ گئے لیکن یہ پیدل چلنے اور دوزخ والوں کا کیا معاملہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پشت پر ایک آفت ڈالیں گے، حتیٰ کہ کوئی پشت والا باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ ایک شخص ایک ایسی اونٹنی کے بدلے ایک نہایت خوب بارغ دے ڈالے گا جو قد میں اتنی چھوٹی ہوگی کہ اونٹ کے گالوں کے برابر ہوگی، اُس پر بہت کم سواری کی جاسکتی ہوگی اور اُس نے دودھ دینا بھی بند کر دیا ہوگا۔" (یہ منہ رک حاکم کے لفظ ہیں)۔

اسی طرح امام احمد نے یزید بن ہارون کے طریق سے روایت نقل کی ہے، البتہ اُس میں حضرت ابو ذر غفاریؓ کے آیت تلاوت کرنے کا ذکر نہیں اور آخر میں یہ اضافہ ہے کہ "وہ شخص اس اونٹنی پر قادر نہ ہو سکے گا۔"

امام احمد نے حضرت معاویہ بن حیدر القشیریؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "یہاں لوگوں کو جمع کیا جائے گا" (اور شام کی طرف اشارہ فرمایا) پیدل اور سوار ہو کر آئیں گے، اور ایک گروہ جس کے منہ پر آگ لگا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگا اور ان کے منہ پر بند ہوں گے (تاکہ وہ بول نہ سکیں)۔"

ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے۔ بہر حال یہ چند روایات ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں موجود لوگوں کو میدان حشر میں پوری دنیا سے جمع کیا جائے گا، یہ شام کی سر زمین ہوگی، اور لوگ تین قسم کے گروہوں میں تقسیم ہوں گے، چنانچہ ایک قسم ایسی ہوگی جو کھاتے پیتے عمدہ لباس پہنے سوار یوں پر سوار ہوں گے، اور ایک قسم ایسی ہوگی جو کبھی پیدل چلے گی اور کبھی سوار ہوا کرے گی، یہ پیدل چلنے اور سوار

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۹۹/۲، مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر ۲۰۷۹

۲۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۶۳/۵

۳۔ ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ما جاء فی شان الحشر حدیث نمبر ۲۳۲۳

ہونے کا سلسلہ اونٹ پر ہوگا، جیسے کہ پہلے صحیحین کی روایت میں گذرا کہ بعض اونٹ ایسے ہوں گے جن پر وہ اونٹ ہوں، اور بعض پر تین اور بعض پر دس، یعنی سوار یوں کی قلت کی وجہ سے باری باری سواری کریں گے، جیسا کہ تفصیلاً بیان ہو چکا ہے، اور باقی لوگوں (یعنی تیسرے گروہ) کو آگ بائک کر جمع کرے گی، یہ وہ آگ ہوگی جنہوں سے نکلے گی اور لوگوں کو پیچھے سے گھیرے گی اور ہر جانب سے ہانکتی ہوئی میدان حشر کی طرف لے جائے گی ان کے لئے۔

ان تفصیلات سے یہ معلوم ہوا کہ یہ سب دنیا کے آخری زمانے میں ہوگا، مثلاً کھانا پینا، سوار ہونا اور چلنے جانے والوں کو آگ کا کھانا جانا (یعنی جل جانا)، اور اگر ان واقعات کا نظم و ترتیب اور آخری مرتبہ صورت پھونکے جانے کے بعد مان لیا جائے تو صحیح نہیں کیونکہ اس کے بعد نہ تو موت ہوگی نہ چلتی سواری، نہ کھانا نہ پینا، اور نہ ہی وسیع صحرائیں رہنا پھینا اور عجیب بات یہ ہے کہ حافظ ابو بکر اللہمی نے (باوجود یہ کہ اس طرح کی اکثر روایات بیان کی ہیں اس کو قیامت کے بارے پر محمول کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے اور جو ہم نے بیان کیا ہے اس کو ضعیف قرار دیا ہے) سورۃ مریم کی آیت نمبر ۸۵ تا ۸۷ سے استدلال کرتے ہیں "اور جس روز ہم متقیوں کو رخن (کے دارالیمین) کی طرف مہمان بنا کر جمع کریں گے اور مجرموں کو دوزخ کی طرف پیا سا نکلیں گے (وہاں) کوئی سفارش کا اختیار نہ رکھے گا ہاں جس نے رخن کے پاس (سے) اجازت لی ہے۔" (ترجمہ حضرت تھانوی)۔

قیامت کے روز ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون ہوں گے

اور ان کے اس دعوے کا صحیح ہونا کیسے ممکن ہے؟ جو انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں حدیث میں بیان کر کے کہا ہے کہ فرماتے ہیں کہ "بعض اونٹوں پر دو اور بعض پر تین اور بعض پر دس سوار ہوں گے؟ باوجود اس کے کہ سوار یوں کی کمی کی تصریح بھی کی جا چکی ہے؟ اس سے بات نہیں بنتی۔ یہ جنت کی سواریاں ہوں گی جن پر مومن سوار ہوں گے، وسیع صحرائیں سے جنت کی طرف روانہ ہوں گے، لیکن ان کی حالت ایسی نہ ہوگی، جیسا کہ اپنی جگہ پر آئے گا۔

رہی وہ حدیث جو دوسرے طریق سے بہت سے صحابہ کرام سے مروی ہے۔ ان میں حضرت ابن عباس، ابن مسعود اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ شامل ہیں "بے شک تم کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں جمع کیا جائے گا اس حال میں کہ تم ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون ہو گے۔"

سورۃ انبیاء آیت نمبر ۱۰۴ میں ارشاد ہوتا ہے کہ "وہ دن بھی یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم آسمان کو اس طرح پلٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے مضمون کا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے، تو یہ حشر اس کے علاوہ ہے، یہ تو قیامت کا دن ہے، آخری (تیسری مرتبہ) صورت پھونکے جانے کے بعد

بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ ابراہیم علیہ السلام کتاباً یبوء بآب
نا والدینا و بیان الحشر یوم القیامۃ حدیث نمبر ۷۱۳۰، ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ما جاء فی شان الحشر حدیث نمبر ۱۲۲۳،
مسند احمد حدیث نمبر ۵۳/۶

بقیہ ترجمہ: کی ابتدا کی تھی اسی طرح آسانی سے اس کو دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور ہم ضرور
س کو پورا کریں گے (ترجمہ حضرت تھانوی)

جنگیں، ننگے بدن اور غیر مختون (یعنی ان کا ختنہ نہ ہوا ہوگا) اٹھ کھڑے ہوں گے، اور کافروں کو ایک ایسی طرح جہنم کی طرف روانہ کیا جائے گا یعنی پیاس کی حالت میں۔

سورۃ اسراء کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ "اور اللہ جس کو راہ پر لائے وہی راہ پر آتا ہے اور جس کو وہ جہنم کے لئے تو خدا کے سوا آپ کسی کو بھی ایسوں کا مددگار نہ پائیں گے اور ہم قیامت کے روز ان کو اندھا گونگا بھڑا کر کے جنت کے بل چلا دیں گے (پھر) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ جب ذرا دیکھی ہونے لگے گی تب ہی ان کے لئے اور زیادہ بھڑوں گے۔" (ترجمہ حضرت تھانوی)۔ یہ وہ وقت ہوگا جب انہیں آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا میدان حشر سے، جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تفصیل آگے بیان ہوگی، اللہ ہی پر بھروسے اور اعتماد ہے۔

جیسا کہ پہلے صورتی تفصیل حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ جو لوگ قیامت سے پہلے مر چکے ہوں گے ان کو ان تمام ہونے والے واقعات کا کوئی احساس نہ ہوگا، اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمایا ہے وہ صرف شہداء ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے، لہذا ان کو ان معاملات کا احساس ہوگا، لیکن وہ ان سے گہرا نہیں گہرائی اس طرح وہ صحیح معنی سے بھی نہیں گہرائی گے۔

حشرین کا اس میں اختلاف ہے کہ روایت میں مستثنیٰ کئے گئے افراد سے کون لوگ مراد ہیں؟ مختلف قول ہیں، ایک تو صحیح یہ ہے کہ وہ شہداء ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان سے مراد حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور اس کے علاوہ بھی مختلف اقوال ہیں۔ واللہ اعلم۔

اور صورتی تفصیلی حدیث میں یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ مدت اہل دنیا کیلئے اتنی طویل طویل ہوگی جتنی نخلہ (پہلے صورت) اور نخلہ (دوسرے صورت) پھونکے جانے کے درمیان، وہ یہ تمام خوفناک حالات اور معاملات دیکھ رہے ہوں گے، چنانچہ اس کی وجہ سے موجود لوگ مر جائیں گے خواہ وہ آسمان پر رہنے والے ہوں یا زمین پر، انسانوں کے ساتھ ہوں یا جنات و فرشتوں میں سے علاوہ ان کے جن کو اللہ تعالیٰ زندہ رکھنا چاہیں گے۔ چنانچہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ عرش اٹھانے والے فرشتے ہوں گے اور یہ بھی کہ ان سے مراد حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل علیہم السلام ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد شہداء ہیں اور اس کے علاوہ بھی۔ واللہ اعلم۔

سورۃ زمر آیت نمبر ۶۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ "اور (قیامت کے روز) صورت میں پھونک ماری جاوے گی۔ سو تمام انسان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی۔ تو سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے اور چاروں طرف دیکھنے لگیں گے۔" (ترجمہ حضرت تھانوی) اور سورۃ الحاقہ آیت نمبر ۱۸ تا ۲۳ میں فرمایا کہ "پھر جب صورت میں یکبارگی پھونک ماری جائے گی (مراد نخلہ

اولیٰ ہے) اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھائیں جاویں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جاویں گے اور آپ کے پروردگار کا عرش اس روز بالکل بودا ہوگا اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اس کے کنارے پر آ جاویں گے اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جس روز (خدا کے روبرو) حساب کے واسطے تم پیش کئے جاؤ گے (اور) تمہاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہو گی۔" (ترجمہ حضرت تھانوی)

جیسا کہ پہلی صورت والی تفصیلی حدیث میں گزر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ نفیض الصبح پھونکو چنانچہ وہ (دوسری مرتبہ) صور پھونکیں گے۔ چنانچہ اس سے تمام زمین و آسمان والے مر جائیں گے علاوہ اُن کے جن کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنا چائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ باوجود ہر بات معلوم ہونے کے) ملک الموت سے دریافت فرمائیں گے کہ اب کون باقی رہا؟ ملک الموت جواب دے گا کہ اللہ! آپ باقی بچے ہیں آپ کو کبھی موت نہ آئے گی، اور آپ کے علاوہ عرش اٹھانے والے رشتے جبرائیل اور میکائیل باقی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جبرائیل و میکائیل کی روح قبض کرنے کا حکم دیں گے، ان کے بعد عرش اٹھانے والے فرشتوں کی روح قبض کئے جانے کا حکم ہوگا اور پھر ملک الموت کو بھی مرجانے کا حکم ہوگا۔ تمام مخلوقات میں سب سے آخری مخلوق ہونگے جس کو موت کا سامنا کرنا ہوگا۔

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ملک الموت سے کہیں گے کہ تو بھی میری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے، میں نے تجھے پیدا کیا، اب میرا درو بارہ زندہ ہونا۔“

محمد بن کعب نے اپنی اطلاع کے مطابق یہ اضافہ کیا ہے کہ ”ملک الموت سے کہا جائے گا کہ اب مرجع ہو سکے بعد کبھی بھی پیدا نہ ہوتا۔ چنانچہ ملک الموت ایسی زبردست چیخ ماریں گے کہ اگر اس چیخ کو زمین و آسمان والے سنا لیتے تو خوف کی شدت سے مر جاتے۔“

حافظ ابوموسیٰ المدنی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں ان الفاظ کے لیے اسمعیل بن رافع کا قول مبالغہ موجود نہیں ہے اور نہ ہی اکثر رواۃ نے ان الفاظ کو نقل کیا ہے۔

میرا (یعنی علامہ ابن کثیر مصنف تاریخ نذا) کا یہ خیال ہے کہ بعض راویوں نے ان معنی کے ساتھ روایت کی ہے کہ ”مر جا اور اسکے بعد کبھی بھی زندہ مت ہوتا۔“ یعنی اس کے بعد موت کا فرشتہ نہ رہے گا کیونکہ اس دن کے بعد ہی کو موت نہ آئے گی جیسے کہ صحیح روایات میں ثابت ہے۔ کہ قیامت کے دن موت کو ایک چستکبرے میں بند کر دیا جائے گا اور جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور پھر کہا جائے گا اے اہل دوزخ اب تم زندہ رہو گے کبھی موت نہ آئے گی۔“ اور اے اہل جنت اب تم ہمیشہ رہو گے کبھی موت نہ آئے گی۔“

تریب حدیث آئے گی کہ ملک الموت فانی ہے یہاں تک کہ اس کے بعد موت کا فرشتہ کبھی بھی نہ رہے گا۔ واللہ اعلم اور اگر بالفرض یہ الفاظ جناب نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت بھی ہیں تو اس کا ظاہری مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد کبھی موت نہ آئے گی۔ اور یہ تاویل بھی حدیث کے صحیح ہونے کی صورت میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فصل

جیسا کہ صورت کی تفصیلی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ ”جب اُس ذات بابرکات کے علاوہ کوئی نہ رہے گا“

بخاری کی جمع الرواۃ حدیث نمبر ۳۲۵/۵

مسند امام احمد حدیث نمبر ۱۶۲/۲، اور حدیث نمبر ۵۱۳/۲، متدرک حاکم حدیث نمبر ۸۳/۱

بخاری کتاب التفسیر باب (والذکر ہم یوم الحرة) حدیث نمبر ۳۷۴۰، ترمذی کتاب حقیۃ الجنۃ باب ما جاء فی علوہ

الجنۃ والناہ حدیث نمبر ۳۵۵۸، مسند احمد حدیث نمبر ۳۷۷۷

جیسا کہ پہلی صورت والی تفصیلی حدیث میں گزر چکا ہے، نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ ہی اُس کا کوئی ہمسر ہے۔ وہی آخر میں ہوگا جس طرح اول میں تھا، زمین و آسمان کو لپیٹ دے گا جیسے کتابوں کی فہرست کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور پھر ان کو پھیلا کر وسیع کر دے گا اور تین مرتبہ اُن کو پھیلا کر وسیع کرے گا۔

اور تین مرتبہ فرمایا کہ میں ہی جبار ہوں، پھر پکارے گا کون ہے آج حقیقی بادشاہ (تین مرتبہ پکارے گا) تین کوئی ایک بھی جواب دینے والا نہ ہوگا، پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمائے گا ”صرف اللہ ہی کے لئے جو اکیلا ہے اور زبردست ہے۔“

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورۃ الزمر آیت نمبر ۶۷) ہے کہ ”اور (افسوس) کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہتے تھے (اس کی وہ نشان ہے کہ) ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے (ترجمہ حضرت تھانوی)“

اور اسی طرح سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱۰۴ میں ارشاد فرمایا کہ ”وہ دن (بھی) یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم (کچھ اولیٰ کے وقت) آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھتے ہوئے مضمون کا کاغذ لپیٹ لیا جاتا ہے اور ہم نے جس طرح اول بار پیدا کرتے وقت ہر چیز کی ابتداء کی تھی اسی طرح (آسانی سے) اس کو دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)۔

اور سورۃ المدید آیت نمبر ۳ میں فرمایا کہ ”وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے اور ظاہر ہے اور وہی مخفی ہے اور ہر چیز کا ثوب جاننے والا ہے۔“

اور سورۃ غافر آیت نمبر ۱۵ تا ۱۷ میں ارشاد فرمایا کہ ”(وہ) مالک درجات عالی اور صاحب عرش ہے اپنے بدولت میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وہی بھیجتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈراوے۔ جس روز وہ نکل پڑیں گے۔ اُن کی کوئی چیز خدا سے مخفی نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہت ہے؟ خدا کی جو اکیلا اور غالب ہے۔ آج کے دن ہر شخص کو اُس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج بے انصافی نہ ہوگی بے شک خدا جلد حساب لینے والا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور صحیحین میں امام زہرہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی گئی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے قبضے میں لے لیں گے اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ سے لپیٹ دیں گے، اور پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی جبار ہوں، کہاں ہے دنیا کے بادشاہ؟ کہاں ہیں جبار اور شکستگر لوگ؟“

صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ کی مٹھی میں لے لیں گے اور پھر فرمائیں گے کہ میں ہی شہنشاہ ہوں۔“

مسند احمد اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے سورۃ زمر کی آیت نمبر ۶۷ ضرر تلاوت فرمائی کہ ”اور (افسوس) کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہتے تھے“

بخاری کتاب الرقاق، باب یقبض اللہ الارض یوم القیامۃ حدیث نمبر ۲۵۱۹، مسلم کتاب صفات المنافقین باب

کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار حدیث نمبر ۷۹۸۱، مقدمہ ابن ماجہ باب فیما انکرت الحکمۃ حدیث نمبر ۱۹۴

حالانکہ (اس کی وہ شان ہے کہ) ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان اپنے لیے ہوں گے کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اس طرح (اپنے ہاتھ کے اشارے سے) اس کو حرکت دیتے آگے لے جاتے اور کبھی پیچھے۔ اور فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی بیان کریں گے کہ میں ہی جبار ہوں میں ہی مہر ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی زبردست ہوں اور میں ہی کریم ہوں“ اسی دوران آپ ﷺ کا منبر کھٹک گیا کہ ہم سمجھ رہے تھے کہ منبر آپ ﷺ سمیت گر نہ پڑے۔

اس مقام سے متعلق دیگر بہت سی روایات ہم نے اپنی تفسیر کی کتاب میں اس آیت کی تفسیر کے لیے بیان کر دی ہیں اور وہاں تفصیل سے بیان کر دیا ہے اور تعریف تو اللہ ہی کے لئے ہے۔

فصل

حدیث صوری میں فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ اسی زمین کو تبدیل کر دیں گے، اس کو پھیلا دیں گے، اور خوب بھرا دیں گے اور اس کو اس طرح وسیع کر دیں گے جیسے بازار میں کھال کو کھینچ کر وسیع کر دیا جاتا ہے۔ آپ اس میں کھال اونچ نیچ نہ دیکھیں گے۔“

پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کو ایسی ڈانٹ پلائیں گے کہ وہ بھی زمین و آسمان کی طرح تبدیل ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس روز دوسری زمین بدل جائے گی اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی اور سب سب اللہ کے درویش ہوں گے۔“ (سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴۸) (ترجمہ حضرت تھانوی)

صحیح مسلم میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جس دن زمین و آسمان کو تبدیل کر دیا جائے گا تو لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا جیل کے نیچے اندھروں میں۔ اس تبدیلی سے مراد حدیث میں مذکور تبدیلی کے علاوہ کوئی اور تبدیلی ہے اور وہ یہ کہ دوسری اور تیسری صورت صور پھونکے جانے کے درمیان زمین کی علامات تبدیل ہو جائیں گی، پہاڑ ادھر ادھر اڑتے پھریں گے اور زمین ڈولنے لگے گی، اور پوری زمین ایک ہموار زمین میں تبدیل ہو جائے گی نہ ہی اس میں کوئی ٹیڑھا پن ہوگا نہ گھاٹیاں نہ وادیاں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ طہ آیت نمبر ۱۰۵ تا ۱۰۷ میں ارشاد فرمایا ہے کہ ”اور لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں (کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا) سو آپ فرمادیجئے کہ میرا رب ان کو بالکل اڑا دے گا پھر زمین کو ایک میدان ہموار کر دے گا کہ جس میں تو (اے مخاطب) نہ ہمواری دیکھے گا اور نہ کوئی بلندی۔ یعنی نہ گہرائی نہ بلندی اور نہ کوئی بلندی۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ نباہ آیت ۳ میں ارشاد ہوا ”اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے“ اور سورۃ القارعہ آیت نمبر ۵ میں فرمایا کہ ”اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔“ سورۃ الحاقۃ آیت نمبر ۱۳ میں ارشاد ہوا کہ ”اور زمین اور پہاڑ اٹھالیئے جاویں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ بڑھ رہے ہوں گے۔“

بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ (لما خلقت بیدی) حدیث نمبر ۴۱۳، مسلم کتاب صفات المنافقین باب کتاب صفۃ القیامۃ والنجۃ والنار حدیث نمبر ۶۹۸۴، مسند احمد حدیث نمبر ۳۷۴/۳

مسلم کتاب الحیض باب بیان صفۃ منی الرمل والمرآۃ وان الولد مخلوق من ما تحما حدیث نمبر ۷۱۴

اپنے جائیں گے۔“ اور سورۃ الکہف آیت نمبر ۴ میں ارشاد فرمایا کہ ”اور اس دن کو بھی یاد کرنا چاہیے جس دن ہم پہاڑوں کو بٹا دیں گے اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان پڑا ہے اور ہم ان سب کو جمع کر دیں گے اور ان میں سے کسی کو نہ پہوڑیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

فصل

جیسے کہ صوری حدیث میں ارشاد ہوا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے چنانچہ پانی چالیس دن تک برستار ہے گا یہاں تک کہ پانی کی سطح تمہارے سروں سے بھی بارہ گز اوپر تک جا پہنچے گی، پھر اللہ تعالیٰ جسوں کو حکم دیں گے کہ وہ اگیں (یعنی اٹھ کھڑے ہوں) چنانچہ لوگ اپنی قبروں سے اگیں گے جیسے ”طراہیت“ (کھیرے کی ایک قسم جو عام کھیرے سے چھوٹی ہوتی ہے) یا سبزہ۔

امام احمد اور مسلم کی روایت جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کی تھی اس میں یہ بھی گزر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”پھر صور پھونکا جائے گا، چنانچہ اس کی آواز کو سننے والا کوئی ایسا نہ رہے گا جو اس آواز کو نہ سنے اور سر اٹھا کر غور سے سنے، اور اس آواز کو جو شخص سنے گا وہ اپنے حوض کو لپ رہا ہوگا اور اسی حالت میں مری جائے گا۔ اس کو سننے والا کوئی بھی زندہ نہ رہے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجیں گے جیسے وہ شبنم کے قطرے ہوں یا مایہ چنانچہ اس کے اثر سے مخلوق کے جسم اگے لگیں گے (یعنی اٹھ کھڑے ہونے لگیں گے)، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب اٹھ کھڑے ہوں گے، پھر کہا جائے گا، اے لوگو! آ جاؤ اپنے رب کی طرف۔“

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”دوبارہ صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس کی مدت ہوگی۔“

لوگوں نے عرض کیا کہ، اے ابو ہریرہؓ! کیا چالیس دن؟ فرمایا، جس بات کا مجھے علم نہیں اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، لوگوں نے پھر دریافت کیا، کیا چالیس سال؟ آپ نے فرمایا جس بات کا مجھے علم نہیں، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ (قبر میں) انسان کا سارا جسم پرانا (بوسیدہ) ہو جاتا ہے علاوہ ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے کے جس سے مخلوق دوبارہ پیدا ہوگی۔“

امام مسلم نے اعمش کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے، البتہ اس میں تیسری بار پوچھنے کے بعد دوبارہ اسی مذکورہ جواب کا اضافہ کیا گیا ہے یعنی ”جس بات کا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا، پھر فرمایا کہ ”پھر آسمان سے پانی نازل ہوگا۔ تو لوگ اس طرح اگیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے، اور انسان کے جسم میں کوئی چیز بوسیدہ ہوئے بغیر نہیں رہتی علاوہ ایک ہڈی کے اور وہ ”عجب الذنب“ (یعنی ریڑھ کی ہڈی کا آخری سرا) اور اسی سے مخلوقات دوبارہ زندہ ہوں گی۔

ابو بکر بن ابی الدینانے اپنی کتاب ”اسوال یوم القیامۃ“ میں حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں، قیامت کے دن سے پہلے چھ علامات ہوں گی، لوگ ادھر ادھر بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوں گے کہ

۱۔ بخاری کتاب التفسیر باب (یوم یخفی الصور) حدیث نمبر ۴۹۳۵، مسلم کتاب القنن باب ما بین القنن حدیث نمبر ۷۳۴۰

۲۔ بخاری کتاب التفسیر باب (یوم یخفی الصور) حدیث نمبر ۴۹۳۵، مسلم کتاب القنن باب ما بین القنن حدیث نمبر ۷۳۴۰

اچانک سورج کی روشنی ختم ہو جائے گی، ابھی لوگ اسی حیرت سے نہ نکلے ہوں گے کہ پہاڑ زمین پر گر کر قیامت برپا جائیں گے چنانچہ زمین میں حرکت اور بے چینی کے آثار پیدا ہونے لگیں گے، زمین آپس میں غلا ملنے لگے گی۔ کیا انسان، کیا جنات سب گھبرا جائیں گے، (اسی گھبراہٹ کی وجہ سے) چوپائے، وحشی درندے اور بے پروا آپس میں مل جائیں گے، آپس میں ہڑ بڑگ مچی ہوگی، کسی کو دوسرے کا ہوش نہ رہے گا چنانچہ فرمایا "واذا السحاب حشرت" یعنی جب وحشی جانور (گھبراہٹ کے مارے) جمع ہو جائیں گے۔ "اور فرمایا" واذا السحاب عطلت" یعنی "اور جب دس مہینے کی گاہجن اونٹنیاں جھنٹی پھریں گی۔" اور "واذا البحار سجرت" یعنی جب دریا بھڑکائے جائیں گے۔" (سورۃ التکویر آیت نمبر ۶۳-۶۴)

جنات انسانوں سے کہیں گے ہم تمہیں ایک خبر سناتے ہیں، سمندر کی طرف چلو، جب سمندر تک پہنچیں گے سمندر بھڑکتی ہوئی آگ میں تبدیل ہو چکا ہوگا۔ ابھی لوگ اسی حیرت اور پریشانی کے عالم میں ہونگے کہ زمین اچانک ہی جھٹکے میں انتہائی غلجی ساتویں تہہ تک پھٹ جائے گی اسی طرح آسمان بھی اوپر ساتویں آسمان تک پھٹ جائے گا اسی دوران ایک ہوا چلے گی جس سے سب لوگوں کو موت آجائے گی۔

ابن ابی الدنیا نے عطاء بن یزید السکسکی کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات کے بعد اللہ تعالیٰ ایک پاک خوشبودار ہوا بھیجیں گے۔ یہ قرب قیامت کے دن ہونگے۔ چنانچہ اس ہوا سے ہر مومن کی موت واقع ہو جائے گی اور بدترین لوگ رہ جائیں گے۔ وہ لوگ گدھوں کی طرح شور مچائیں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ زمین پر ایک زلزلہ بھیجیں گے جس سے لوگوں کے قدم اکو جائیں گے، ان کے مکانات تباہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ تمام انسان، جن اور شیاطین باہر نکل آئیں گے، ہر ایک فرار راستہ ڈھونڈ رہا ہوگا۔ چنانچہ وہ مغرب کی طرف آئیں گے لیکن وہ بند ہو چکا ہوگا اور اس پر حفاظتی فرشتے موجود ہونگے، لوگ پھر باقی لوگوں کے پاس واپس آ جائیں گے، اسی دوران قیامت آجائے گی۔ ایک پکارنے والی پکار سنی جائے گی جو پکار رہا ہوگا کہ اے لوگو! "انسی امر اللہ فلا تستعجلوہ" (سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۵) یعنی خدا تعالیٰ کا حکم آپہنچا، سو تم اس میں جلدی مت مچاؤ وہ لوگوں کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔"

پھر فرمایا کہ جس طرح ایک عام عورت اس پکار کو صحیح اور وضاحت سے سنے گی۔ اسی طرح اس کی گورمی موجود ہے بھی اس پکار کو سنے گا، اس کے بعد صور پھونکا جائے گا، جس کے اثر سے تمام اہل زمین و آسمان کو موت آجائے گی علاوہ ان لوگوں کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنا چاہے۔"

اور علامہ ابن ابی الدنیا نے ہی ایک روایت فضائے بن عبید اور عقبہ بن عامر کے طریق سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم پر ایک سیاہ بادل ڈھال کی مانند آئے گا، مغرب کی جانب سے یہ بلند ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ مکمل طور پر چھا جائے گا، اور ایک پکارنے والا پکارے گا، اے لوگو! بے شک اللہ کا حکم آپہنچا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دو آدمی (خرید و فروخت کے لیے) کپڑے پھیلائے ہوئے ہونگے لیکن پسینے کی نوبت نہ آئے گی، اور ایک آدمی اپنے حوض کو لپ رہا ہوگا لیکن اس سے پینے کی نوبت نہ

ابن حجر کی کتاب المغنی باب تفسیر الزمان حتی تعبد الاوثان حدیث نمبر ۱۳/۷۷، درمنثور للسیوطی حدیث نمبر ۱۱/۹

آئے گی اور ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دھور ہا ہوگا لیکن اس میں سے ایک قطرہ بھی پینے کی نوبت نہ آئے گی۔" حارب بن دثار نے ارشاد فرمایا کہ "قیامت کے دن پرندے اپنی دم کے ذریعے اڑیں گے اور بلا کسی طلب کے وہ سب یکجا گل دیں گے جو ان کے پیٹ میں ہوگا، اور یہ سب قیامت کے خوف سے ہوگا۔ ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب "الاہوال" میں اس کو ذکر کیا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے ہی حضرت ابن عمر کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دیکھے تو اس کو چاہئے کہ "اذا الشمس کورت" (سورۃ النہر) "اذا السماء انفطرت" (سورۃ الانفطار) اور "اذا السماء انشقت" (سورۃ الانشقاق) پڑھا کرے۔ اس روایت کو امام احمد اور ترمذی نے عبد اللہ بن جبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔"

تیسری اور آخری مرتبہ (نفس البعث) صور پھونکا جانا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جاوے گی۔ سو تمام آسمانوں اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے، پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جاوے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگے گیں۔ (سورۃ الزمر آیت نمبر ۶۸-۷۰، ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ النباء آیت نمبر ۲۰ تا ۲۸ میں ارشاد ہوا کہ "یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا۔ پھر تم لوگ گردہ گردہ آؤ گے اور آسمان کھل جاوے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیئے جاویں گے سو رویت کی طرح ہو جائیں گے۔"

سورۃ الاسراء آیت نمبر ۱۳-۱۴ میں ارشاد فرمایا ہے کہ "یہ اس روز ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم کو پکارے گا اور تم (بالاظہار) اس کی حمد کرتے ہوئے حکم کی تعمیل کرو گے اور تم یہ خیال کرو گے کہ تم بہت ہی کم رہے ہو۔"

سورۃ النازعات آیت نمبر ۱۳-۱۴ میں فرمایا کہ "بس وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آجود ہو جائیں گے۔" (ترجمہ حضرت تھانوی)

جبکہ سورۃ یسین آیت نمبر ۵۱-۵۳ میں ارشاد ہوا کہ "ہائے ہماری کم ختی ہم کو قبروں سے کس نے اٹھا دیا یہ وہی (قیامت) ہے جس کا تمہیں نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر ﷺ کہتے تھے پس وہ ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکا یک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیئے جائیں گے پھر اس دن کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے" (ترجمہ حضرت تھانوی)

صور والی مذکورہ روایت میں دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے بعد اور تمام مخلوقات کے قیام اور ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات کی بقاء (جو سب سے اول اور آخر ہے، اور یہ کہ وہ دونوں کے درمیان زمین و آسمان کو تہدیل

۱. مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۳۹، الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۱۱۰/۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۵۵

۲. ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب من السورۃ (اذا الشمس کورت) حدیث نمبر ۳۳۳۳، مسند احمد حدیث نمبر ۲۷/۲۷

کریں گے) کے بعد فرمایا تھا کہ پھر پانی کو برسنے کا حکم فرمائیں جس سے قبروں میں اجساد و اجسام دوبارہ زندہ ہو گئے اور اپنی قبروں ہی میں دوبارہ زندہ ہو گئے جیسے اپنی دنیاوی زندگی میں رہا کرتے تھے۔ یعنی صرف وہی زندہ ہو گئی بلکہ دنیاوی زندگی کی طرح زندہ ہو گئے۔

پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ عرش اٹھانے والے فرشتے زندہ ہو جائیں، تو وہ زندہ ہو جائیں گے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا جائے گا وہ صور کو لے کر اپنے منہ پر رکھیں گے۔ پھر حضرت جبرائیل و میکائیل زندہ ہونے کا حکم دیا جائے گا وہ بھی زندہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ روحوں کو طلب فرمائیں گے کہ وہ روحوں کو اپنا اپنے گاموشین کی ارواح نور سے چمک رہی ہوگی، اور دوسری روحیں اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہوں گی، اللہ تعالیٰ ان کی ارواح کو پکڑ لیں گے اور صور میں ڈال دیں گے۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ صور پھونکا جائے۔ چنانچہ وہ صور پھونکیں گے۔ لہذا ارواح صور میں سے اس طرح نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں ہوتی ہے اور زمین و آسمان بھر دیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، میری عزت و جلال کی قسم ہر روح اس جسم کی طرف چلی جائے جس میں وہ دنیاوی زندگی کے دوران رہتی تھی۔ چنانچہ ارواح جسوں کی طرف آئیں گی اور ناک کے ذریعے پورے جسم میں اس طرح سرایت کر جائیں گی جیسے کسی ڈسے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ پھر تم سے زمین پھٹ جائے گی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ سب سے پہلا شخص ہوگا جس کی (قبر کی) زمین پھٹے گی، پھر سب لوگ قبروں سے نکل کر ڈرتے گھبراتے ہوئے اپنے رب کی طرف چل پڑیں گے۔ کافر کہیں گے کہ آج تو بہت سخت دن ہے۔ ننگے پیر ہو گئے، ننگے بدن ہو گئے اور غیر محتون ہو گئے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے ”جس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے کسی پرست گاہ کی طرف دوڑے جاتے ہیں (اور) ان کی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) نیچے کو جھکی ہوگی (اور) ان پر ذلت چھائی ہوگی (بس) یہ ہے ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا“۔ (سورۃ العارج آیت نمبر ۳۳ تا ۳۴ ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ ق آیت نمبر ۴۱ تا ۴۴ ارشاد فرمایا کہ ”اور فرص نمازوں کے بعد بھی اور سن رکھو کہ جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب سن لیں گے یہ دن ہوگا قبروں سے (نکلنے کا ہم ہی (اب بھی) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر لوٹ کر آتا ہے جس روز زمین میں ان (مردوں) پر سے کھل جائے گی جبکہ وہ دوڑتے ہوئے یہ ہمارے نزدیک ایک ایک آسان جمع کر لیتا ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جبکہ سورۃ قمر میں ارشاد ہوا ہے کہ ”تو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجئے جس دن ایک بلانے والا فرشتہ ایک ناگوار چیز کی طرف بلاوے گا ان کی آنکھیں (مارے ذلت کے) جھکی ہوئی ہوگی (اور) (قبروں سے) اس طرح نکل رہے ہوئے گئے جیسے نڈی دل بھیل جاتی ہے“۔ (سورۃ القمرا آیت نمبر ۶، ۷۔ ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ ط آیت نمبر ۵۵ میں فرمایا کہ ”ہم نے تم کو اسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں ہم تم کو (بعد موت) لے جاویں گے اور قیامت کے روز پھر دوبارہ اسی سے ہم تم کو نکالیں گے“۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الاحراف آیت نمبر ۲۵ میں فرمایا کہ ”تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی میں سے تم کو زندہ ہونا ہے“۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ نوح آیت نمبر ۱۷-۱۸ میں فرمان مبارک ہے کہ ”اور اللہ نے تم کو زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا پھر زمین میں ہی لے جائے گا قیامت میں پھر اسی زمین سے تم کو باہر لے جاوے گا“۔

جبکہ سورۃ جاء آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد ہوا کہ ”یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے“۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

ابن ابی الدینا نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ ”ہوا چلائی جائے گی جو نہایت بخت اور لطیف ہوگی۔ یہ ہوا زمین پر کسی مومن کو نہ چھوڑے گی۔ پھر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی، چنانچہ زمین و آسمان کے درمیان ایک فرشتہ کھڑا ہوگا جس کے پاس صور ہوگا۔ وہ صور پھونکے گا۔ چنانچہ زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو موت آ جائے گی۔ پھر وہ صور پھونکے جانے کے درمیان وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے۔ چنانچہ اسی پانی سے مخلوقات کے جسم اور گوشت بنیں گے۔ جیسے میرابی سے زمین اگتی ہے“۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۹ تلاوت فرمائی ”کذلک النشور“۔ یعنی اسی طرح قیامت میں آدمیوں کا نئی المان ہوگا“۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر فرشتہ صور لے کر زمین و آسمان کے درمیان کھڑا ہوگا اور صور پھونکے گا چنانچہ ہر نفس اپنے جسم کی طرف پھرتے گا اور اس میں داخل ہو جائے گا اور رب العالمین کے سامنے حاضر ہو جائے گا“۔

دوبن منہ فرماتے ہیں کہ ”لوگ قبروں میں بوسیدہ ہو جائیں گے، چنانچہ جو چیخ کی آوازیں گے تو ادا ہو جائیں گے جسوں کی طرف واپس آ جائیں گی یہاں تک کہ ہڈیوں اور جوڑوں میں سما جائیں گے، پھر جب دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کی آوازیں گے تو سب لوگ اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں گے اپنے سروں سے مٹی جھاڑ لیں گے، مومنین کہہ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! پاک ہے آپ کی ذات، جیسے آپ کی عبادت کا حق تھا ویسے ہم آپ کی عبادت نہ کر سکے۔

دوبارہ زندہ ہونے سے متعلق احادیث

سفیان ثوری نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ”پھر ہوا بھیجی جائے گی جس میں نہایت شدید خشک ہوگی۔ چنانچہ زمین پر کوئی مومن ایسا نہ رہے گا جو اس ہوا کے اثر سے وفات پا جائے، پھر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ پھر ایک فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا اور صور پھونکے گا۔ چنانچہ اس صور کے اثر سے وہی ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے۔ لہذا لوگوں کے جسم اور گوشت اگلے لگیں گے جیسے زمین میں سبزہ اگتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۹ تلاوت

یعنی کتاب البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی کی ”ملاوات“ حدیث نمبر ۳۶، طبرانی کی تفسیر مختصر و مطول

حدیث نمبر ۱۵/۲۶۲۵، اور حدیث نمبر ۱۳۳/۱۳۳

طبرانی کی تفسیر سورۃ فاطر، حدیث نمبر ۱۱۹/۱۱۹

فرمائی۔ ”اور اللہ ایسا قادر ہے جو بارشوں سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ان بادلوں کو خشک قطعہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعے سے زمین کو زندہ کرتے ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر ایک فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا اور صور پھونکے گا۔ چنانچہ ہر مرد و عورت کی طرف روانہ ہوگی اور اس میں داخل ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ سب کھڑے ہو جائیں گے اور اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے لگیں گے۔

ابن ابی الدنیاء نے حضرت ابورزین کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ فرمائیں گے؟ اور مخلوق میں اس کی کیا علامت ہے؟

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اے ابورزین! کیا تو بھی نہایت دشوار گزار اور مہلک وادی سے نہیں گذرا؟ اور کیا تو بزمبر سے نہیں گذرا؟ میں نے عرض کیا جی حضرت گزارا ہوں۔ فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کریں گے اور یہی مخلوقات میں اس کی نشانی ہے۔

امام احمد نے عبد الرحمن بن مہدی اور غندر سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔ جبکہ علی بن اسحاق کے طریق سے امام احمد نے ایک روایت حضرت ابورزین العقیلیؒ کی نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا بھی تم کسی قطار زندہ زمین سے گذرے ہو؟ کیا تم بھی سرسبز و شاداب زرخیز زمین سے گذرے ہو؟

فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا جی ہاں گزارا ہوں تو آپ ﷺ نے سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۹ تلاوت فرمائی ”کذلک النشور“ یعنی اسی طرح قیامت میں آدمیوں کا جی اٹھنا ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر فرماتے ہیں کہ میں نے دوبارہ پوچھا یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اور یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور یہ کہ تو شرک کرنے کے بجائے آگ میں جل جانا پسند کرے اور کسی ایسے بے نسب شخص کی محبت تیرے دل میں داخل ہوگئی جیسے پیاسے کے دل میں پانی کی محبت ہوتی ہے ایسے دن میں جب کہیں پانی دستیاب نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں مومن ہوں؟ ارشاد فرمایا کہ میرے امت میں سے کوئی بھی ایسا نہیں، یا کوئی امت ایسی نہیں گذری جس میں کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اچھا عمل کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے اچھا عمل کیا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اچھا بدلہ دیں گے، اور کوئی ایسا نہیں جو برا عمل کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے برا عمل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معاف نہیں کر سکتا مگر یہ کہ وہ مومن ہو۔

ولید بن مسلم جنہوں نے صور پر حدیث کے متعدد طرق اور آثار جمع کیے ہیں۔ وہ ایک آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ بیت المقدس کی چٹان پر کھڑا ہوگا اور پکارے گا کہ اے بوسیدہ ہڈیو! اے ٹوٹے ہوئے

میں جمع ہو جاؤ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جن قبروں میں عذاب ہو رہا ہے ان کا عذاب صرف دوسری اور تیسری مرتبہ ہوگا۔

پھر ایک فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا اور صور پھونکے گا۔ چنانچہ ہر مرد و عورت کی طرف روانہ ہوگی اور اس میں داخل ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ سب کھڑے ہو جائیں گے اور اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے لگیں گے۔

ابن ابی الدنیاء نے حضرت ابورزین کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ ابوہکیم الجسری ایک حکیم وانا تھا، اس کے بھائی بند دوست احباب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ یہ آیت تلاوت کرتا کہ ”کہیں گے کہ ہائے ہماری کم“ یعنی ہم کو قبروں سے کس نے اٹھا دیا۔ یہ وہی (قیامت) ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر ﷺ کہتے تھے۔ (سورۃ یسین نمبر ۵۲، ترجمہ حضرت تھانوی)

تو وہ اور کہتا کہ بے شک قیامت کی برائی سختی اور لوگوں کے دلوں سے نکل گئی ہے۔ اگر واقعی لوگ سو رہے ہوں جیسا کہ ظاہر معلوم ہوتا ہے، تو قبر سے اٹھنے کے بعد پہلی ہی بار میں ”ویل“ ”ویل“ یعنی تباہی ہو، تباہی ہو نہ پکارتے اور مرنے کی ایک وقت نہ کریں اور مگر یہ کہ وہ خود اپنی آنکھوں سے عظیم الشان زبردست خطرے کا مشاہدہ نہ کر لیں، قیامت اپنے تمام طویل القدر اور عظیم الشان حوادث و واقعات کے ساتھ قائم ہوگی۔ لیکن چونکہ وہ ایک طویل عرصے سے رزخ میں تکلیف و عذاب بھگت رہے تھے۔ اس درد و عذاب کو ختم ہوتے وقت انہوں نے ”ویل“ ”ویل“ پکارا تھا۔ لیکن یہ تو قبروں سے اٹھتے وقت پکارا تھا۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا یعنی آخری دوسری صورت پھونکے جانے کے درمیان قبروں میں ان سے عذاب نہ ہٹا لیا جاتا تو مردے قبروں میں رہنے والے اس عرصے کو معمولی نہ سمجھتے اور اس عرصہ (قبروں میں گزارا ہوا) کو سونے سے تعبیر نہ کرتے اور قرآن کریم سورۃ النازعات آیت نمبر ۳۴ میں اس کی دلیل مذکور ہے ”فإذا جاءت الطامة الكبرى“ یعنی سوجب وہ بڑا ہنگامہ آئے گا۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

یہ کہہ کر ابوہکیم الجسری اتاروتے کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی ولید بن مسلم نے عبد اللہ الجسری سے نقل کیا ہے کہ میں نے ابوہکیم خولانی کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں عراق اور شام کے درمیان لوگ اپنے بزرگوں کے پاس جمع ہوئے، ان میں سے ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور بولے، اے لوگو! تم لوگ مرنے والے ہو اور پھر فیصلے اور حساب کے دن دوبارہ اٹھائے جانے والے ہو۔ اس کے بعد ایک اور کھڑا ہوا اور بولا خدا کی قسم میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کبھی دوبارہ نہیں اٹھا نہیں گے، عرب کے موسموں میں سے ایک موسم میں اپنی سواری سے گریزاؤ اس کے اونٹ نے اس کو اپنے پیروں تلے چل دیا اور چوپایوں نے اپنے کھروں سے اور لوگوں نے اپنے پیروں سے چل دیا، یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گیا حتیٰ کہ اس کا کوئی انگلی کا پورہ بھی باقی نہ رہا۔

تو اس بزرگ نے اس شخص سے کہا کہ تم ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہو، جن کی عقلیں متید ہیں، جن کے ایمان و یقین ضعیف ہیں، جن کے عمل قلیل ہیں۔ اگر ایک گز بھگلو اس ہڈی کو کھالے اور پھر خارج کر دے، اور کوئی کتا آکر اس کو کھائے اور فضلے کے ساتھ خارج کر دے، اور پھر کوئی مرغی اس کو کھالے، اور بیت کے ذریعے اس کو خارج

کروے اور پھر کوئی اس کو ہانڈی کے نیچے آگ میں جلا دے اور ہوا اس کی راکھ کو ادھر ادھر بکھیر دے۔ یہ کتاب کے لیے اس کو حاضر کر دیا جائے گا۔

ولید کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے حدیث بیان کی کہ زمانہ جاہلیت کے ایک بزرگ سے آپ ﷺ سے پوچھا اے محمد! مجھے تین باتیں معلوم ہونیں ہیں کہ آپ فرماتے ہیں حالانکہ وہ باتیں ایسی ہیں کہ کوئی بھی حکمدان پر یقین نہیں کر سکتا۔ (اول یہ کہ) مجھے معلوم ہوا کہ آپ فرماتے ہیں کہ عرب اور ان کے آقا و اہل بیت جس کی عبادت کرتے تھے اب انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے (دوم یہ کہ) آپ کہتے ہیں کہ ہم قیصر و سروری کے خزانوں پر غالب آجائیں گے (سوم یہ کہ) آپ کہتے ہیں کہ ہم سب کو ضرور موت آئے گی اور مرنے کے بعد سب نے دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”پھر میں ضرور تیرا ہاتھ پکڑوں گا قیامت کے دن“۔

”نہ تم مجھ سے گم ہو گے نہ میں تمہیں بھلاؤں گا۔“ وہ بوڑھا پھر بولا اچھا آپ مجھے مرنے کے بعد گم تو نہ کر دیں گے اور بھلا تو نہ دیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ

پھر فرمایا کہ وہ بوڑھا طویل عرصہ زندہ رہا یہاں تک کہ رسول اکرم ﷺ نے رحلت فرمائی، اس بوڑھے نے آپ کی رحلت کے بعد مسلمانوں کا غلبہ، اور قیصر و کسریٰ پر فتوحات دیکھیں اور اسلام قبول کر لیا اور بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ اکثر سنا جاتا کہ حضرت عمرؓ مسجد نبویؐ میں اس کو سلام کرتے اور خوب تعظیم و تکریم کرتے کیونکہ آپؐ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت عمرؓ اس کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ تو مسلمان ہو گیا اور نبی کریم ﷺ نے تجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ تیرا ہاتھ پکڑیں گے۔ اور ایسا کوئی نہیں ہو سکتا کہ آپؐ اس کا ہاتھ پکڑ لیں اور وہ کامیاب و نیک بخت نہ ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ابوبکر بن ابی الدینا نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ عاص بن وکیلؓ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بوسیدہ اور بھر بھری ہڈی لیے ہوئے آیا اور بولا اے محمد! کیا اللہ اس کو دوبارہ اٹھائے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ اللہ تجھے موت دے گا، خدا کی قسم پھر تجھے دوبارہ زندہ کرے گا اور پھر جہنم میں داخل کرے گا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اور اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا اور اپنی اصل کو بھول گیا۔ کہتا ہے کہ ہڈیوں کو (خصوصاً) جبکہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہوگی کون زندہ کرے گا۔“ آپؐ جواب دے دیں کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے اول بار میں ان کو پیدا کیا ہے اور وہ سب طرح کا پیداکرنا جانتا ہے۔“ (سورۃ یسین آیت نمبر ۷۸-۷۹، ترجمہ حضرت تھانوی) اور سورۃ واقعہ آیت نمبر ۶۳ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اچھا پھر یہ بتاؤ کہ تم جو کچھ بوتے ہو اس کو تم اگاتے ہو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

السلام کی وفات ہوئی اور اسی دن قیامت آئے گی، اور کوئی چوپایہ ایسا نہیں جو جمعہ کے دن (جب جمعہ سورج قیامت سے ڈرتا ہوا طلوع ہوتا ہے) تسبیح کرتا رہتا ہو علاوہ جنات اور انسانوں کے اور اسی جمعہ کے دن میں ایک گھڑی کی بھی جو کسی مسلمان پر گزرتی ہے، اس گھڑی میں وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ رہا ہوتا ہے اور ضرور دیا جاتا ہے۔

ابوداؤد نے اپنے الفاظ میں ترمذی نے، امام مالک سے، نسائی نے قتیبہ سے اسی روایت کو بیان کیا ہے۔ یہ نسائی کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

قیامت کس وقت آئے گی

طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعاً نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ قیامت صرف اذان کے آئے گی۔ امام طبری فرماتے ہیں کہ یعنی فجر کی اذان کے وقت قیامت آئے گی۔

امام شافعی نے اپنی مسند میں حضرت انس بن مالکؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام ایک سفید چمکتا ہوا آئینہ لے کر رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل نے جواب دیا کہ یہ جمعہ ہے، آپ کو اور آپ کی امت کو اس کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے، باقی لوگ اس میں آپ کے پیروکار ہیں خواہ یہودی ہوں یا عیسائی، آپ کے لیے اس میں خیر ہے، اس میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی مومن اللہ تعالیٰ سے کسی بھلائی کی دعا مانگے تو ضرور قبول ہوتی ہے، اس دن کو ہمارے ہاں "یوم المعزید" کہتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا، اسے جبرائیل ایہ یوم المعزید کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا بے شک آپ کے رب نے جنت الفردوس میں ایک وادی بنائی ہے جس میں مشک کی خوشبو پھیلانی ہے۔ تو جب جمعہ کا دن ہوتا ہے، جتنے فرشتے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، نازل ہوتے ہیں، ارد گرد نور کے منبر بنے ہوئے ہوتے ہیں جہاں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے، ان کے پاس دوسرے منبر ہیں جن پر سونا چڑھا ہوا ہے اور ان میں یاقوت اور زبرجد بڑے ہوئے ہیں۔ ان پر شہداء اور صدیقین کے بیٹھنے کی جگہ ہے، یہ شہداء اور صدیق انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے منبروں کے ارد گرد ان مشک کے ٹیلوں پر بیٹھتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں۔ تم نے میرے وعدے کو سچا ثابت کر دیا۔ چنانچہ جو چاہو مانگو میں تمہیں دوں گا۔ تو وہ لوگ کہیں گے اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی رضا مندی کے طلبگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تم سے راضی ہو گیا، اور تمہارے لیے وہ سب کچھ ہے جس کی تم خواہش کرو اور میرے پاس اور بھی بہت کچھ ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جتنے کے دن کو پسند کریں گے کیونکہ ان کو اسی دن خیر اور بھلائی دی گئی تھی۔ اور یہ وہی دن ہے جس میں تمہارا رب اپنی شان کے مطابق عرش پر مستوی ہوا، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام بھی پیدا کیے گئے اور اسی دن قیامت آئے گی۔

۱۔ سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ حدیث نمبر ۱۰۳۶ نسائی کتاب ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی فضل یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۲۸۸، نسائی کتاب الجمعۃ باب ذکر فضل یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۱۳، موطا امام مالک کتاب الجمعۃ باب ما جاء فی الساعۃ اتی فی یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۲۳۶

۲۔ مسند شافعی حدیث نمبر ۳۱، کتاب الامام الشافعی حدیث نمبر ۲۰۸

پھر امام شافعی نے اسی روایت کو ابراہیم بن محمد کے طریق سے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے اور اس میں

یہ حدیث اتنا ماثلاً تعالیٰ جنت کی خاصیات کے باب میں اپنے شواہد اور اسانید کے ساتھ آئے گی۔ باللہ المستعان

انبیاء اکرام کے اجسام مبارکہ کو زمین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی

امام احمد نے اوس بن اوسؓ کی روایت نقل کی فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا سب سے افضل ترین دن جمعہ ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن وفات، اسی دن صور بونگا جائے گا اور لوگ مریں گے۔ چنانچہ اس دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا جبکہ آپ تو قبر میں پرانے ہو چکے ہوتے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام کے اجساد کو کھائے۔

امام احمد نے ہی ایک روایت ابوامامہ بن عبدالمہذ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں سے زیادہ عظیم ہے یہاں تک کہ میرا قطر اور میدان اٹھنی سے بھی زیادہ۔ اس میں پانچ باتیں ہوئیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اسی دن حضرت آدم کی وفات ہوئی۔ اس دن میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں بندہ جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا ہے تو اس کو ضرور دیا جاتا ہے بشرطیکہ حرام نہ ہو، اسی دن قیامت آئے گی، کوئی مقرب فرشتہ ایسا نہیں، نہ ہی کوئی آسمان اور زمین، نہ کوئی پہاڑ، سمندر ایسا ہے کہ جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔

اس روایت کی تخریج ابن امامہ نے اور طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ قیامت جمعہ کے دن فجر کی اذان کے وقت آئے گی۔

ابو عبد اللہ القرطبی نے "تذکرہ" میں لکھا ہے کہ نصف رمضان المبارک کا ہوگا، لیکن اس قول کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔

ابوبکر ابن ابی الدنیا نے حضرت حسنؓ کے شاگردوں میں سے کسی سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ دو دن اور دو راتیں ایسی ہیں کہ مخلوقات نے ان جیسے دنوں اور راتوں کے بارے میں کبھی نہ سنا ہوگا، میت کی رات اہل قبور کے ساتھ جس نے اس سے پہلے کبھی ایسی رات نہیں گزاری اور وہ رات جس کی صبح قیامت آئے گی۔ وہ دن جس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنانے والا جنت یا جہنم کی خوشخبری سنائے گا اور وہ دن جس میں تمام اعمال دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

عبد قیس اور حرم بن حیان سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے کہ وہ اس رات کو بڑا سمجھتے تھے جس کی صبح قیامت آئے گی۔

۱۔ سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ حدیث نمبر ۱۰۳۶، نسائی کتاب الجمعۃ باب ذکر فضل یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۱۳، ابن ماجہ کتاب القامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیما جاء فی فضل الجمعۃ حدیث نمبر ۱۰۸۵، کتاب البیاض باب ذکر وفاتہ ودفنہ حدیث نمبر ۱۶۳۶

۲۔ سنن ابن ماجہ کتاب القامۃ الصلوٰۃ باب فی فضل الجمعۃ حدیث نمبر ۱۰۹۴

۳۔ مجمع الزوائد فی حدیث نمبر ۳۳۱/۱۰

ابن ابی الدنیا نے حید سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ماہ رجب میں حضرت مسیحؑ نے موجود تھے ان کے ہاتھ میں چھوٹا سا مشکیزہ تھا جس سے وہ پانی پیتے اور پھر غرارے کرتے تھے کہ ایک ایک شخص نے ایک زبردست آہ بھری اور پھر رونے لگے اور اس شدت سے رونے کہ کانپنے لگے۔ (جب ذرا حالت تسکین فرمانے لگے کاش دل زندہ ہوتے، کاش دلوں میں نیکی اور تقویٰ ہوتا، ہائے تباہی وہ صبح بھی آنی ہے جس میں قیامت برپا ہوگی یعنی وہ رات جس کے گزرنے کے بعد آنے والی صبح میں قیامت آئے گی مخلوقات نے بھی ایسے دن بارے میں نہ سنا ہوگا جس میں شرمگاہیں ظاہر ہوگی اور آنکھیں رو رہی ہوگی، علاوہ قیامت کے دن کے۔

قیامت کے دن سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کھڑے ہونگے

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہونگا، اور میں ہی وہ ہونگا جو سب سے پہلے قبر سے کھڑا ہوگا، سب سے پہلے شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔
پیشم نے حضرت ابوسعیدؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہونگا، لیکن اس بات پر فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے قبر سے کھڑا ہوونگا۔ اس پر بھی فخر نہیں کرتا۔

ابوبکر ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”صور پھونکا جائے گا، زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو موت آ جائے گی، علاوہ اس کے جسے اللہ چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور میں سب سے پہلے کھڑا ہونے والا ہونگا، تو میں دیکھوں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے کھڑے ہونگے۔ مجھے معلوم نہیں وہ مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہونگے یا کوہ طور پر ہونے والی بیہوشی کے بدلے ان کو ہوش میں رکھا جائے گا۔“

صحیح مسلم میں بھی اسی معنی پر مشتمل حدیث موجود ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے اٹھ کر کھڑا ہونگا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مضبوطی سے عرش کے پائے کو پکڑے کھڑے ہونگے۔ سو مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا طور پر بے ہوش ہونے کے بدلے ان کو قیامت کے دن کی بیہوشی سے محفوظ رکھا جائے گا؟

یہاں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے تو شاید کسی راوی نے ایک حدیث کو دوسری میں ملا دیا ہے۔

صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفضیل نبینا ﷺ علی جمیع الخلق حدیث نمبر ۵۸۰۰، سنن ابی داؤد کتاب التباب فی الخیر بین الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حدیث نمبر ۳۶۷۳

صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفضیل نبینا ﷺ علی جمیع الخلق حدیث نمبر ۵۸۰۰، سنن ابی داؤد کتاب التباب فی الخیر بین الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حدیث نمبر ۳۶۷۳

بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ (وان یونس لمن المرسلین، الی قولہ، فمتناہم الی حین) (ولا تکن کصاحب الحوت اذ نادى وهو مکتوم) حدیث نمبر ۳۳۱۳، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من نفاک موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۷۱۰۲

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ”ان کو قیامت کے دن کی بے ہوشی سے محفوظ رکھا جائے گا۔“
ابن ابی الدنیا نے سعید بن المسیب کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ایک یہودی کے درمیان بحث ہوئی، یہودی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زندہ ہونے سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسے تھمڑ دے مارا۔ اس کے بعد یہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا کہ اسے یہودی قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھلے گی اور میں کھڑا ہونگا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے کھڑے ہونگے۔ سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا کہ وہ مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہونگے یا طور پر بیہوشی کے بدلے ان کو اس سے محفوظ رکھا جائے گا۔“

صحیحین میں یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ یہودی کی گفتگو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے نہیں بلکہ کسی اور انصاری صحابی سے ہوئی تھی۔ واللہ اعلم
بہر حال سب سے بہترین طریق میں روایت اس طرح ہے کہ ”جب قیامت کا دن ہوگا اور سب لوگ بے ہوش ہونگے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مضبوطی سے عرش کے پائے پکڑے ہوئے دیکھوں گا۔ سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مجھ سے پہلے ہوش آ گیا یا طور پر بیہوش ہونے کے بدلے ان کو قیامت کے دن کی بیہوشی سے محفوظ رکھا گیا۔“

اور یہ (جیسے کہ آگے کا بیان آئے گا) اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ یہ بے ہوشی اس میدان میں ہو جس میں قیامت واقع ہوگی، یہ بے ہوشی اس بے ہوشی کے علاوہ ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے۔ اس حدیث میں اس بیہوشی کی وجہ اللہ تعالیٰ کا بجلی فرماتا ہے جس وقت اللہ تعالیٰ فیصلے کرنے کے لیے تشریف لائیں گے تو لوگ بیہوش ہو جائیں گے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر بے ہوش ہو کر گر پڑے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ابن ابی الدنیا نے حضرت حسنؓ سے نقل کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ”گویا کہ میں اپنے آپ اپنے سر سے مٹی جھماڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد میں نے ادھر ادھر دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور دکھائی نہ دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے ہونگے۔ سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس بے ہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہے کہ وہ پھر کھڑے کا اثر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک نہ پہنچے یا ان کو مجھ سے پہلے اٹھایا جائے گا۔“

یہ روایت بھی مرسل ہے۔
حافظ ابوبکر ترمذی نے حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

بخاری کتاب الرقاق باب تلخ الصور حدیث نمبر ۶۵۱، کتاب الخصومات باب ما یذکر فی الاشخاص والخصومات بین المسلم والمکذوب حدیث نمبر ۳۳۱۳، مسلم کتاب الفضائل باب من نفاک موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۱۰۲

بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ (وان یونس لمن المرسلین، الی قولہ، فمتناہم الی حین) اور (ولا تکن کصاحب الحوت اذ نادى وهو مکتوم) حدیث نمبر ۳۳۱۳، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من نفاک موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۱۰۲

کہ "قیامت کے دن میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوگا۔ لیکن اس پر مجھے فخر نہیں۔ اور سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھینگی اور میں کھڑا ہوں گا۔ میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور میرے ہی ہاتھ میں لوہا لکھوا ہوگا حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی اس کے نیچے ہوئے۔" ابو بکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھینگی اور میں کھڑا ہوں گا، پھر ابو بکر پھر عمر، پھر میں جنت البقیع کی طرف ہوں گا۔ باقی لوگ بھی میرے ساتھ چلیں گے۔ پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا۔ وہ بھی میرے ساتھ جمع ہوتے پھر میں ان کے درمیان ٹھہروں گا۔" ۱۲

ابو بکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابو بکر صدیقؓ آپ کے دائیں جانب تھے اور حضرت عمرؓ آپ کے بائیں جانب تھے اور آپ دونوں کے ساتھ سہارا لگائے ہوئے تھے، پھر آپ نے فرمایا: "اسی طرح ہمیں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔" ۱۳ ابن ابی الدنیا نے کعب الاحبار سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ جب بھی فجر طلوع ہوتی ہے ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں جو آپ کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں اور آپ پر درود و تشریف دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے اور وہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار آ جاتے ہیں اور یہی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب زمین شق ہوگی، آپ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے اور فرشتے آپ کی تعظیم و تکریم کر رہے ہوں گے۔

ایک روایت یونس بن سیف سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "لوگوں کو میدان حشر میں پیدل جمع کیا جائے گا اور میں براق پر سوار ہو کر جاؤں گا اور بلال میرے سامنے سرخ آونٹنی پر ہوں گے۔ جب ہم جمع میں پہنچیں گے تو بلال اذان دیں گے اور جب اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ پڑھیں گے تو سب اولین و آخرین کے لوگ ان کی تصدیق کریں گے۔"

قیامت کے دن لوگ ننگے پیر، ننگے بدن ہوں گے

امام احمد نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مخنثون اٹھایا جائے گا۔" فرمایا کہ پھر ام المؤمنینؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں کی شرمگاہوں کا کیا ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "ان میں ہر شخص کو اپنی ہی جانب سے ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔" (سورۃ ہجس آیت نمبر ۳۷، ترجمہ حضرت تھانویؒ)

۱۔ ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ حدیث نمبر ۳۶۱۵، ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر الشفاعة حدیث نمبر ۳۸۸

۲۔ ترمذی کتاب المناقب باب فی مناقب عمر بن الخطابؓ حدیث نمبر ۳۶۹۲، طبرانی المعجم کبیر حدیث نمبر ۳۵/۱۲

۳۔ ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر الصديقؓ حدیث نمبر ۳۶۶۹، ابن ماجہ باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ و فضل ابی بکر الصديقؓ حدیث نمبر ۹۹

۴۔ بخاری کتاب الرقاق باب الحشر حدیث نمبر ۶۵۴۷، مسلم کتاب الجنۃ و النہم باب فناء الدنیا و بیان الحشر يوم القیامۃ

حدیث نمبر ۷۱۲۷، مسند احمد حدیث نمبر ۲۳۵۷۹

قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عمدہ لباس پہنایا جائے گا امام احمد نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور نصیحت فرماتے ہوئے کہا کہ "اے لوگو! تم سب کو ننگے پیر، ننگے بدن غیر مخنثون حالت میں اللہ تعالیٰ کے پاس لے جایا جائے گا۔" اور ہم نے جس طرح اول بار پیدا کرنے کے وقت ہر چیز کی ابتدا کی تھی اسی طرح آسانی سے اس کو دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اور سنو! قیامت کے دن سب مخلوقات سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، میری امت میں سے کچھ لوگ زندہ ہوں گے تو ان کو بائیں جانب سے پکڑ لیا جائے گا، میں کہوں گا کہ یہ میرے امتی ہیں، مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا شروع کر دیا، (یہ سن کر) میں بھی ایک آدمی کی طرح کہوں گا۔ اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھایا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں اگر آپ ان کو سزا دیں گے تو آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرمادیں تو آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۱۱۷-۱۱۸، ترجمہ حضرت تھانویؒ)۔ (یہاں تک آدمی سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں)۔ پھر کہا جائے گا کہ آپ کے جدا ہوتے ہی ان لوگوں نے دینوں کے عمل دین سے پھرنا شروع کر دیا تھا۔" ۱۴ صحیحین میں شعبہ کے طریق سے اس روایت کی تخریج کی گئی۔

امام احمد نے حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت مرفوعاً نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن، غیر مخنثون اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر کیا جائے گا۔" ۱۵ اسی روایت کو تہمتی نے اس طرح روایت کیا ہے کہ "تمہیں ننگے بدن اور ننگے پیر جمع کیا جائے گا، ام المؤمنین نے دریافت فرمایا کہ کیا (ننگے ہونے کی وجہ سے) لوگ ایک دوسرے کی طرف نہ دیکھیں گے؟ فرمایا اے لائ ان میں ہر شخص کو اپنا ہی ایسا مشغلہ ہوگا، جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دیگا۔" (سورۃ ہجس آیت نمبر ۳۷)

ابو بکر ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن غیر مخنثون جمع کیا جائے گا۔ چالیس سال تک لوگ کھڑے رہیں گے ان کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوں گی۔ تکلیف کی شدت سے مینے مینے ہو رہے ہوں گے، پھر کہا جائے گا ابراہیمؑ کو لباس پہناؤ۔ چنانچہ ان کو جنت کے قطعی کپڑوں میں سے دو کپڑے پہنائیں جائیں گے۔ پھر رسول اکرم ﷺ کے لیے ندا لگائی جائے گی کہ حوض کو سامنے کیا جائے جو "ایلہ" سے لے کر مکہ تک (طویل) ہے۔ چنانچہ آپ اس حوض سے پانی میٹیں گے اور غسل کریں گے جبکہ ہائی مخلوق کی گردنیں پیاس کی شدت سے گویا کٹی جا رہی ہوگی۔

پھر فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "پھر مجھے جنت کے لباس میں سے لباس پہنایا جائے گا پھر میں

۱۔ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ (و اتخذ اللہ ابوہیم خلیلاً) وقول (ان ابوہیم کان امۃ

لنفا) حدیث نمبر ۳۳۳۹، مسلم کتاب الجنۃ و النہم باب فناء الدنیا و بیان الحشر يوم القیامۃ حدیث نمبر ۷۱۳۰، مسند احمد حدیث

نمبر ۲۳۸۰ ۲۔ اس روایت کی تخریج پہلے گزر چکی ہے

کر لیں گے یا کرسی سے دائیں جانب کھڑے ہوں گا۔ میرے علاوہ مخلوقات میں سے اس جگہ کوئی اور نہ کھڑا ہوگا۔
کہا جائے گا مانگئے، دیا جائے گا، شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی۔

اسی دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اپنے والدین کے لیے بھی دعا فرمائیے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کی شفاعت کروں گا خواہ قبول کی جائے یا نہ اور میں ان کے لیے دعا کی امید نہیں رکھتا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ روایت اس آیت سے پہلے کی ہو جس میں آپ کو مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے منع فرمادیا گیا تھا۔

قرطبی نے حضرت علیؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت غیل (ابراہیم) علیہ السلام کو جنت کے قطعی کپڑوں میں سے دو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر آپ کو جنتی لباس پہنایا جائے گا اور آپ عرش کے دائیں جانب ہونگے۔

قرطبی نے ”تذکرہ“ میں اور ابو نعیم اصبہانی نے ”تاریخ اصحابان“ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے غیل کو لباس پہناؤ چنانچہ دو زم اور باریک اور سفید کپڑے لائے جائیں گے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنچائے جائیں گے، پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھیں گے، پھر میرا لباس لایا جائے گا، میں اسے پہنوں گا، میں عرش کے دائیں جانب ایسی جگہ پر کھڑا ہوں گا جہاں آج تک میرے علاوہ کوئی اور نہ کھڑا ہوا ہوگا، میرے بارے میں تمام اولین و آخرین کے لوگ غبطہ کا شکار ہو جائیں گے۔“

عباد بن کثیر نے حضرت جابرؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ مؤذن اور مصلیٰ قیامت کے دن اذان کہتے ہوئے اور تکبیر پڑھتے ہوئے آئیں گے۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنتی لباس پہنایا جائے گا، پھر رسول اللہ ﷺ کو پھر دیگر انبیاء کرام کو اور پھر مؤمنوں کو۔“

اس کے بعد قرطبی نے وہ وجوہات ذکر کی ہیں جن کی بناء پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آپؐ سے پہلے جنتی لباس پہنایا جائے گا۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تسبیح کے خیال میں شلواری پہنی یا یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالتے وقت عمرو نے برہنہ کر دیا تھا اس لیے ان کو پہلے لباس پہنایا جائے گا۔ واللہ اعلم

بیہقی نے ام المومنین حضرت سودہؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے بدن، ننگے پیر اور غیر مخنثون جمع کیا جائے گا، انہیں پسینے کی لگام پہنائی گئی ہوگی یعنی پسینہ کان کی نو تک آ رہا ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایسا برا منظر ہوگا، کیا لوگ اس حال میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے فرمایا کہ لوگوں کو اس دن مشغول کر دے گی ”ان میں ہر شخص کو ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے

۱
۲
۳

ترمذی کتاب الناقب باب فی فضل النبی ﷺ حدیث نمبر ۳۶۱۱، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۹۳۳

ابو نعیم کی تاریخ اصحابان حدیث نمبر ۴۳۴

کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۸۸۱، بیہقی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱۳۲۷ اور سیوطی کی مجمع الجوامع حدیث نمبر ۵۸۲۷

شہادۃ للہدایۃ تاریخ ابن کثیر حصہ ۱۵
”سورہ یحس آیت نمبر ۳۷“

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ام سلمہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ لوگوں کو قیامت کے دن ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مخنثون جمع کیا جائے گا جس طرح وہ اپنی پیدائش کے وقت تھے۔ ام المومنین نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا لوگ اس حال میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا لوگوں کو مشغول کر دیا جائے گا۔ پھر عرض کیا کہ چیز میں مشغول ہونگے فرمایا نامہ اعمال کو چوبیسوں اور ران کی کھالوں کی طرر تقسیم کرنے (میں مشغول ہونگے)۔

حافظ ابوبکر بزار نے عمر بن شیبہ کے طریق سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن غیر مخنثون حالت میں جمع کیا جائے گا۔

بزار کہتے ہیں کہ ”میرا خیال ہے کہ عمر بن شیبہ سے روایت بیان کرنے میں بھول ہوئی ہے انہوں نے ایک حدیث کو دوسری سند سے ذکر کر دیا ہے، کیونکہ یہی حدیث سفیان الثوری عن زبیدہ عن مرثدہ عن عبداللہ بن مسعود، ابن ابی الدنیا نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور ساتھ یہ اضافہ بھی ہے کہ ”قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔“

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! مردوں کو کیسے جمع کیا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا ”ننگے پیر اور ننگے بدن۔“ ام المومنین نے کہا ہائے قیامت کے دن کی برائی، آپؐ نے فرمایا تم کس بارے میں پوچھ رہی ہو؟ مجھ پر بات نازل ہوئی ہے کہ آپؐ پر لباس ہو یا نہ ہو لیکن آپؐ کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔ ام المومنین نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا نشانی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ”ان میں ہر شخص کا ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔“ (سورہ یحس آیت نمبر ۳۷)

ابو یعلیٰ موسلی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اس طرح جمع کیا جائے گا جس طرح ان کی ماؤں نے ان کو پیدا کیا تھا۔ ننگے پیر، ننگے بدن، غیر مخنثون۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا کہ مردوں اور عورتوں سب کو اسی طرح؟ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ (اسی طرح) ام المومنین نے کہا ہائے قیامت کے دن کی برائی، تو آپؐ نے فرمایا۔ اے ابوبکر کی بیٹی، کس بات پر حیران ہوئی ہو؟ ام المومنین نے جواباً عرض کیا، آپؐ کی حدیث سے کہ مردوں اور عورتوں کو ننگے پیر، ننگے بدن غیر مخنثون جمع کیا جائے گا، وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ تو آپؐ نے ام المومنین کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اے ابوبکر! وہ لوگوں کے پاس اس دن ادھر ادھر دیکھنے کا وقت نہ ہوگا۔ وہ ایک جگہ کھڑے ایک ہی جگہ دیکھ رہے ہوں گے نہ کھائیں گے اور نہ کچھ پیئیں گے، چالیس سال تک مسلسل آسمان کی طرف ٹٹکتی باندھ دیکھتے رہیں گے۔ ان میں سے بعض لوگ وہ ہونگے جن کا پسینہ ان کے قدموں تک ہوگا۔ بعض کا پنڈلیوں تک، بعض کا پیٹ تک اور بعض پیٹ

۱
۲
۳

کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۹۳۷، بیہقی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۳۳، سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۶/۳۱۷
ابن حجر کی کتاب الرقاق باب الحشر حدیث نمبر ۳۸۳
مسند احمد حدیث نمبر ۲۳۵، تاریخ اصحابان لابن نعیم حدیث نمبر ۶/۲۷

میں ڈوبے ہوئے، پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ مقرب فرشتوں کو حکم فرمائیں گے، چنانچہ وہ فرشتے آسمانوں سے عرش اٹھا کر زمین پر لے آئیں گے، اور سفید زمین پر ایسی جگہ، رکھ دیں گے جہاں کبھی خون نہیں بہایا گیا اور نہ ہی اس جگہ کبھی کوئی خطا کی گئی ہوگی، وہ زمین ایسی ہوگی گویا کہ سفید چمکتی چاندی، پھر فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوئے عرش کے ارد گرد کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ پہلا دن ہوگا جب کوئی آنکھ اللہ کی طرف دیکھے گی۔ پھر ایک منادی کو حکم دیا جائے گا۔ چنانچہ وہ ایسی آواز سے پکارے گا کہ تمام جن انسان نہیں گئے کہاں ہے فلاں بن فلاں بن فلاں؟ لوگ یہ آواز سن کر پریشان ہو جائیں گے، بہر حال وہ شخص جمع سے نکلے گا جس کو پکارا گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں میں اس کا تعارف کروائیں گے، اس کے بعد کہا جائے گا کہ اس کی نیکیاں بھی نکل آئیں، اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو لوگوں میں بتائیں گے۔ پھر جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا، کہا جائے گا کہ ظالم لوگ کہاں ہیں؟ لوگ جواب دیں گے۔

پھر ہر ایک سے کہا جائیگا کہ تو نے فلاں پر ایسا ایسا ظلم کیا؟ کہے گا جی ہاں میرے رب، یہی وہ دن ہوگا جس میں زبانیں، ہاتھ اور پیران کے اعمال کے خلاف گواہی دیں گے۔ چنانچہ ظالم کی نیکیاں لی جائیں گی اور مظلوم کو دے دی جائیں گی، پھر کوئی دنیا ور درہم نہ بچے گا مگر یہ کہ ان کے بدلے نیکیاں لی جائیں گی اور برائیوں میں ڈال دی جائیں گی۔ چنانچہ اسی طرح ظالم کی نیکیاں لے کر مظلوموں کو دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی کوئی نیکی نہیں بچے گی۔ پھر وہ شخص کھڑا ہوگا جس کی نیکیوں سے کچھ کم نہ کیا گیا ہوگا وہ کہے گا، یہ کیا بات ہے کہ دوسروں کو تو پورا پورا دے دیا گیا اور ہمیں روک دیا گیا؟ تو ان سے کہا جائے گا کہ جلدی نہ کرو۔ چنانچہ پھر ان کی برائیوں میں سے لے کر ظالم کی خطاؤں میں شامل کر دی جائیں گی یہاں تک کہ کوئی بھی ایسا نہ بچے گا جس کو اس کے ظلم کا بدلہ نہ دے دیا گیا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سارے کے سارے لوگوں کا تعارف کروائیں گے اور جب ظالم کے حساب سے فارغ ہو جائیں گے تو کہا جائے گا کہ اپنے ٹھکانے ہاویہ (جہنم کی ایک وادی) کی طرف لوٹ جاؤ۔ بے شک آج کوئی ظلم نہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ نہایت تیزی سے حساب لینے والے ہیں۔ اس دن نہ کوئی بادشاہ ہوگا نہ کوئی نبی مرسل نہ کوئی صدیق نہ شہید۔ لیکن شدت حساب کو دیکھ کر گمان کرے گا کہ آج تو وہ نہیں بچ سکتا علاوہ اس کے جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔

یہ روایت اس طریق سے غریب ہے لیکن صحیح روایات میں اس کے بعض شواہد موجود ہیں جیسا کہ اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آگے آئے گا، بھروسہ اور اعتماد تو اللہ تعالیٰ ہی پر ہے۔

قیامت کے دن انسان اپنے عمل خیر یا عمل شر کے لباس میں اٹھایا جائے گا

حافظ کہتے ہیں کہ ابوسعید الخدریؓ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور پہنے، پھر فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا فرمایا کہ مسلمان کو اسی لباس میں اٹھایا جائے گا جس میں اس کی موت واقع ہوگی۔

اس روایت کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حسن بن علی بن ابی مریم، روایت کیا ہے۔ چونکہ یہ روایت پہلے مذکورہ روایات کے معارض واقع ہوئی ہے کیونکہ پہلے مذکورہ روایات میں یہ ہے کہ لوگ جب مرنے کے بعد

دوبارہ اٹھیں گے تو ننگے پیر، ننگے بدن غیر محتون ہونگے جبکہ اس روایت میں ہے کہ اسی کپڑے میں اٹھیں گے جو موت کے وقت پہنے ہوئے ہونگے۔ چنانچہ پہلی اس کے جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اول تو یہ کہ یہ کپڑے قبر میں طویل عرصے رہنے کے بعد پرانے اور بوسیدہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ جب وہ قبروں سے اٹھیں گے تو وہ ننگے بدن ہونگے، پھر ان کو جنت کے کپڑے پہنچا دیئے جائیں گے۔

توجیہ دوم..... دوسری توجیہ یہ ہے کہ جب انبیاء کرام کو لباس پہنائے جائیں گے پھر صدیقین کو پھر ان کے بعد لوگوں کو ان کے درجات کے مطابق ہر انسان کا لباس اسی جنس میں سے ہوگا جس میں اس کی وفات ہوئی تھی تو پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں ان کو جنتی لباس پہنا دینے جائیں گے۔

سوم..... یہ کہ یہاں کپڑوں سے مراد اعمال ہیں یعنی انسان کو اس کے ان اعمال کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو وہ مرتے وقت کر رہا تھا خواہ وہ اعمال خیر کے ہوں یا شر کے۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا سورۃ الاعراف آیت نمبر ۲۶ میں ارشاد فرمایا کہ ”اور تقویٰ کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور اسی طرح سورۃ مدثر آیت نمبر ۳ میں فرمایا ”اور اپنے کپڑوں کو پاک کرو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

قائد اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اپنے اعمال کو خالص کرو۔

پھر اس آخری اور تیسرے جواب کی تائید میں پہلی نے وہ روایت نقل کی ہے جو مسلم نے حضرت جابرؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”ہر شخص اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس میں اس کی موت واقع ہوئی۔“

فرماتے ہیں کہ ہم نے فضالہ بن عبیدہ سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ ”جو ان مرتبوں میں سے کسی مرتبے پر وفات پا گیا تو اسی حالت میں اس کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔“

ابو بکر بن ابی الدین نے عمرو بن الاسود سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاذؓ نے مجھے اپنی اہلیہ کا خیال رکھنے کا کہا اور کہیں تشریف لے گئے، لیکن ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے ان کو دفن کر دیا، اتنے میں حضرت معاذؓ واپس تشریف لائے ہم ابھی ان کی اہلیہ کی تدفین سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ حضرت معاذؓ نے فرمایا تم نے کس چیز میں انکو تیار کیا ہم نے جواب دیا کہ انہی کپڑوں میں جو انہوں نے پہن رکھے تھے۔ حضرت معاذؓ نے حکم دیا۔ چنانچہ قبر کو کھولا گیا اور ان کو نئے کپڑے کا کفن پہنایا گیا اور فرمایا کہ اپنے مردوں کے اچھے کفن بناؤ کیونکہ انہی میں ان کو اٹھایا جائے گا۔

ابن ابی الدین نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ متیوں کو ان کے کفنوں میں جمع کیا جائے گا۔ اور ابوصالح المرمری سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ ان کو اپنی قبروں سے ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ ان کے کفن پھٹے پرانے ہونگے، جسم بوسیدہ ہونگے، چہرے بگڑ رہے ہونگے، بکھرے بال پرانہ حال ہونگے، جسم کمزور ہونگے، ڈر کے مارے دل سینوں اور حلق سے باہر آنے کو ہونگے، ان کو اپنے ٹھکانوں کا اس

۱۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز وسمیہ باب الامرن المظن باللہ تعالیٰ عند الموت حدیث نمبر ۱۶۱۶، ابن ماجہ کتاب الزہد باب الجنائز حدیث نمبر ۳۲۳۳ ج ۲ منہ احمد حدیث نمبر ۱۹/۶، بیہقی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱۱۳ ج ۲
۲۔ تزیین الشریعہ لابن عراق حدیث نمبر ۲/۳۷۴ ج ۲

۱۔ مسند ابی یعلیٰ موصیٰ حدیث نمبر ۵۳۲۹/۱۳ ج ۱
۲۔ سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب ما یسحب من تطہیر ثیاب المیت عند الموت حدیث نمبر ۳۱۱۳ ج ۲

وقت تک علم نہ ہوگا جب تک وہ میدان حشر سے فارغ نہ ہوں۔ پھر اس کے بعد جنتیوں کا رخ جنت کی طرف اور دوزخیوں کا رخ دوزخ کی طرف ہو جائے گا۔ پھر بلند آواز سے پکاریں گے کہ کیا یہی برا ٹھکانہ ہے واپس لوٹنے کا۔ اگر تو ہمیں اپنی رحمت واسعہ سے بچا نہ لیتا تو ہمارے سینے ہمارے بڑے بڑے گناہوں سے تنگ ہو جاتے اور ان جرائم سے ہمارے سینے بند ہو جاتے جن کو آپ کے علاوہ کوئی معاف کرنے والا نہیں۔

قیامت کے بعض ہولناک واقعات جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے

سورۃ الحاقة آیت نمبر ۱۵ تا ۱۸ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”تو اس روز ہونے والی ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جاوے گا اور وہ (آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا۔ اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اس کے کنارے پر آ جائیں گے اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جس روز (خدا کے ربوہ) حساب کے واسطے تم پیش کیے جاؤ گے (اور تمہاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی) پھر نامہ اعمال ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ ق آیت نمبر ۳۱ تا ۴۳ میں ارشاد ہوا کہ ”اور سن رکھو کہ جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا، جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب سن لیں گے یہ دن ہوگا (قبروں سے) نکلنے کا ہم ہی (اب بھی) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف لوٹ کر پھر آنا ہے جس روز زمین ان مردوں پر سے کھل جائے گی جبکہ وہ دوڑتے ہوں گے یہ ہمارے نزدیک ایک آسان جمع کر لینا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ مزمل آیت نمبر ۱۲ تا ۱۳ میں فرمایا کہ ”ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے میں پھنس جانے والا کھاتا ہے اور دردناک عذاب ہے جس روز کہ زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ (ریزہ ریزہ) ایک دوال ہو جائیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ مزمل آیت نمبر ۱۷ تا ۱۸ میں فرمایا ”سو اگر تم (بھی بعد پچھتے رسول ﷺ کے نافرمانی اور) کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا جس میں آسمان پھٹ جائے گا بے شک اس کا وعدہ ضرور ہو کر رہے گا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ یونس آیت نمبر ۴۵ میں فرمایا کہ ”اور ان کو وہ دن یاد دلائیے جس میں اللہ تعالیٰ ان کو اس کیفیت سے جمع کرے گا کہ وہ ایسا سمجھیں گے کہ گویا وہ دنیا پر زرخ میں سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہوئے اور آپس میں ایک دوسرے کو پچھانیں گے بھی۔ واقعی اس وقت سخت خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے پاس جانے کو جھٹلایا اور وہ دنیا میں بھی ہدایت نہ پانے والے تھے۔“

سورۃ کہف آیت نمبر ۴۷ تا ۴۹ میں فرمایا کہ ”اور اس دن کو یاد کرنا چاہیے جس دن ہم پہاڑ کو ہادیں گے اور اپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان پڑا ہے اور ہم ان سب کو جمع کر دیں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الزمر آیت نمبر ۶۷ تا ۷۰ میں ارشاد ہوا کہ اور ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہتے تھی۔ حالانکہ ساری دنیا اس کی مٹھی میں ہوگی، قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوئے ہونگے اس کے دانے ہاتھ میں۔ وہ پاک اور برتر ہستی ہے۔ اور (قیامت کے روز) صورتیں پھونک ماری جائے گی، سو تمام آسمان اور زمین

والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے اور چاروں طرف دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی۔“ (سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۱۰۱ تا ۱۰۳ میں ارشاد ہوا کہ ”پھر جب (قیامت میں) صور پھونکا جائے گا تو ان میں (جو) باہمی رشتے ناتے (تھے) اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا سو جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا تو ایسے لوگ کامیاب (یعنی ناجی) ہونگے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ المعارج آیت نمبر ۲۸ تا ۳۸ میں فرمایا کہ ”جس دن کہ آسمان (رنگ میں) تیل کی تیلچٹ کی طرح ہو جاوے گا اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے (یعنی اڑتے پھریں گے) اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔ گویا ایک دوسرے کو دکھا بھی دیئے جائیں گے اور (اور اس روز) مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کتبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دے دے پھر یہ اس کو (عذاب سے) بچالے یہ ہرگز نہ ہوگا بلکہ وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے جو کمال (شک) اتارے دے گی وہ اس شخص کو بلائے گی جس نے حق سے پیٹھ پھیری ہوگی اور اطاعت سے بے رغبتی کی ہوگی اور جمع کیا ہوگا۔“

سورۃ یحیٰ آیت نمبر ۳۳ تا ۴۲ میں فرمایا کہ ”پھر جس وقت کانوں کا بہرہ کر دینے والا شور برپا ہوگا جس روز ایسا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا ان میں ہر شخص کو ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا اور بہت سے چہرے اس روز روشن اور خنداں و شادیاں ہونگے اور اس روز ظلمت ہوگی ان پر غم کی کدورت چھائی ہوگی یہی لوگ کافر فاجر ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ النازعات آیت نمبر ۳۳ تا ۴۲ میں ارشاد ہوا کہ ”سو جب وہ بڑا ہنگامہ آوے گا یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جاوے گی تو (اس روز یہ حالت ہوگی کہ) جس شخص نے (دن سے) سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہو کر) دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ (اس کا) ٹھکانہ ہوگا اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو حرام خواہش سے روکا ہوگا سو جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ فجر آیت نمبر ۲۱ تا ۳۰ میں ارشاد فرمایا کہ ”ہرگز ایسا نہیں جس وقت زمین کو تو زلزلہ پڑے پرزہ کر دیا جائے گا اور آپ کا پروردگار اور جوق در جوق فرشتے (میدان حشر) میں اتریں گے اور اس روز جہنم کو لایا جائے گا، اس روز انسان کو سمجھ آئے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا۔ کہے گا کاش میں اس زندگی (آخری) کے لیے کوئی عمل آگے بھیج لیتا۔ پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلے گا۔ اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور

روشن ہو جائے گی اور (سب کا) نامہ اعمال (ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جائے گا اور بغیر اور گواہ حاضر کئے جانے کے اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جاوے گا اور ان پر ذرا غلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

وہ تجھ سے خوش پھر تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔“

اور سورۃ الغاشیہ آیت نمبر ۱۰ تا ۱۷ میں فرمایا کہ ”آپ کو اس محیط عام واقعے کی کچھ خبر پہنچی ہے، بہت سے چہرے اس روز ذلیل اور مصیبت جھیلنے والے اور مصیبت جھیلنے سے خستہ ہو گئے۔ اور آتش سوزاں میں داخل ہو گئے اور کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جائیں گے اور انکو بجز ایک خاردار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ (تو کھانے والوں کو) فرہہ کرے گا اور نہ ان کی بھوک کو دفع کرے گا۔ بہت سے چہرے اس روز بارونق (اور) اپنے نیک کاموں کی بدولت کی بدولت خوش ہوں گے اور بہشت بریں میں ہو گئے جس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے۔ اس (بہشت) میں بہتے ہوئے چشمے ہو گئے اور اس بہشت میں اونچے اونچے تخت بچھے ہیں اور رکھے ہوئے آنکھوں سے (موجود) ہیں اور برابر لگے ہوئے گدے تکیے ہیں اور سب طرف قالین پھیلے ہوئے ہیں تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ واقعہ آیت نمبر ۱۳ تا ۱۴ میں ارشاد ہوا کہ ”جب قیامت واقع ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں ہے تو وہ پست کر دے گی (اور بعض کو) بلند کر دے گی جبکہ زمین کو سخت زلزلہ آئے گا اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، پھر وہ پراگندہ غبار ہو جائیں گے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے۔ سو جو اپنے والے ہیں وہ اپنے والے کیسے اچھے ہیں اور جو بائیں والے ہیں وہ کیسے برے ہیں اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی درجے کے ہیں وہ قرب رکھنے والے ہیں یہ مقرب لوگ آرام کے باغوں میں ہو گئے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے بعد ان تینوں اقسام کے لوگوں کو ان کے حاضر ہونے کے وقت جزاء کا ذکر کیا ہے جیسے ہم نے اس سورۃ کی تفسیر کے آخر میں ذکر کیا ہے۔

پھر سورۃ القمر آیت نمبر ۶ تا ۸ میں ارشاد ہوا کہ ”تو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجئے جس دن ایک بلانے والا فرشتہ ایک ناگوار چیز کی طرف بلاوے گا ان کی آنکھیں مارے ذلت کے جھلکی ہوئی ہوگی اور قبروں سے اس طرح نکل رہے ہو گئے جیسے مٹی دل پھیل جاتی ہے (اور پھر نکل کر) بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہو گئے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۲۸ تا ۵۲ میں ارشاد ہوا کہ ”جس روز دوسری زمین بدل دی جائے گی اس زمین کے علاوہ اور اسماں بھی اور سب کے سب ایک زبردست اللہ کے رو برو پیش ہو گئے۔ اور تو مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا ان کے کرتے قطر ان کے ہو گئے اور آگ ان کے چہروں پر لپٹی ہوئی ہوگی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہر مجرم کو اس کے کیے کی سزا دے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے احکام کا پہلا ہے اور تاکہ اس کے ذریعے سے عذاب سے ڈرائے جائیں اور تاکہ اس بات کا یقین کر لیں کہ وہی ایک معبود برحق ہے اور تاکہ دانش مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ مومن آیت نمبر ۱۵ تا ۱۷ میں ارشاد فرمایا کہ ”(وہ) مالک درجات عالی اور صاحب عرش ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈراوے۔ جس روز وہ نکل پڑیں گے ان کی کوئی چیز خدا سے مخفی نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہت ہے؟ خدا کی جو اکیلا اور غالب ہے۔“

اور سورۃ طہ آیت نمبر ۹۸ تا ۱۱۱ میں فرمایا کہ ”بس تمہارا حقیقی معبود تو جس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں

وہ (اپنے) علم سے تمام چیزوں کو احاطہ کیے ہوئے ہے (جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا) اسی طرح ہم آپ سے اور واقعات گذشتہ کی خبریں بھی بیان کرتے رہتے ہیں اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ دیا ہے (یعنی قرآن) جو لوگ اس سے روگردانی کریں گے سو وہ قیامت کے روز بڑا بھاری بوجھ عذاب کو لا دے ہو گئے اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے روز ان کے لیے بڑا بوجھ ہوگا جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت سے جمع کریں گے کہ آنکھوں سے کرنبے ہو گئے، چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہو گئے کہ تم لوگ قبروں میں صرف دو روز رہے ہو گے جس مدت کی نسبت وہ بات چیت کریں گے اس کو ہم خوب جانتے ہیں (کہ وہ کس قدر ہے) جبکہ ان سب میں صائب الرائے یوں کہتا ہوگا کہ نہیں تم ایک ہی روز (قبر میں) رہے ہو گے اور لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا۔ سو آپ فرما دیجئے کہ میرا رب ان کو بالکل اڑا دے گا پھر زمین کو ایک میدان ہموار کر دے گا جس میں تو (اے مخاطب) نہ تھواری دیکھے گا اور نہ کوئی بلندی دیکھے گا اس روز سب کے سب (خدائی) بلانے والے کے کہنے پر ہو لیں گے اس کے سامنے (کسی کا) کوئی ٹیڑھا پن نہ رہے گا اور تمام آوازیں اللہ تعالیٰ کے سامنے (مارے مصیبت) دب جائیں گی سو تو (اے مخاطب) بجز پاؤں کی آہٹ کے اور کچھ نہ سنے گا اس روز کسی کو کسی کی سفارش نفع نہ دے گی مگر ایسے شخص کو کہ جس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہو اور اس شخص کے واسطے بولنا، یا (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد ہوا کہ ”اور اس دن سے ڈرو جس دن تم اللہ تعالیٰ کی عیسیٰ میں لائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کا بدلہ پورا پورا ملے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ البقرۃ نمبر ۲۵۳ میں فرمایا کہ ”اے ایمان والو! خرچ کرو ان چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ قبل اس کے کہ وہ دن قیامت کا آ جاوے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی اور نہ کوئی سفارش ہوگی اور کا فر لوگ ظلم ہی کرتے ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۰۶ تا ۱۰۷ میں فرمایا ”اس روز بعض کے چہرے سفید ہو جائیں گے اور بعض کے چہرے سیاہ ہو گئے۔ سو جن کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم لوگ کافر ہوئے تھے۔ اپنے ایمان لانے کے بعد سو سزا چکھو بسبب اپنے کفر کے۔ اور جن کے چہرے سفید ہو گئے وہ اللہ کی رحمت میں ہو گئے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۶۱ میں فرمایا کہ ”اور نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت کرے حالانکہ جو شخص خیانت کرے گا وہ شخص اپنی اس خیانت کی ہوئی چیز کو قیامت کے دن حاضر کرے گا پھر ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر بالکل ظلم نہ ہوگا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ النحل آیت نمبر ۸۹ میں فرمایا کہ ”اور جس دن ہم ہر امرت میں ایک ایک گواہ جو ان ہی کا ہوگا، مقابلہ میں قائم کر دیں گے اور ان لوگوں کے مقابلے میں آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپ پر قرآن اتارا ہے کہ تمام دین کی باتوں کا بیان کرنے والا ہے اور خاص مسلمانوں کے واسطے بڑی ہدایت اور بڑی رحمت اور بڑی

پسند کر لیا ہو وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کے اگلے پچھلے احوال کو جانتا ہے اور اس کو ان کا علم احاطہ نہیں کر سکتا اور اس روز تمام چہرے اس ہی وقوم کے آگے جھکے ہوں گے اور ایسا شخص تو ہر طرح ناکام رہے گا جو ظلم (یعنی شرک) کر کے آیا ہو۔

خوش خبری سنانے والا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ النحل آیت نمبر ۸۸ تا ۸۴ میں ارشاد ہوا کہ ”اور جس دن ہم ہر امت میں ایک ایک گواہ کر دیں گے پھر ان کا فروں کو اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کو حق تعالیٰ کے راضی کرنے کی فرمائش کی جائے گی اور جب ظالم یعنی کافر لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ عذاب نہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ وہ کچھ مہلت دیئے جائیں گے اور جب مشرک لوگ اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے پروردگار! وہ ہمارے شریک ہیں جیسا کہ آپ کو چھوڑ کر ہم انہی کو پوجا کرتے تھے سو وہ ان کی طرف کلام کو متوجہ کریں گے کہ تم جھوٹے ہو اور یہ مشرک اور کافر لوگ اس روز اللہ کے سامنے اطاعت کی باتیں کرنے لگیں گے اور جو کچھ افراط پر دایاں کرتے تھے وہ سب کم ہو جائیں گی۔ جو لوگ کفر کرتے تھے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے ان کے لیے ہم ایک سزا پر دوسری سزا بھگایاں ان کے فساد کے بڑھا دیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ النساء آیت نمبر ۸۷ میں فرمایا کہ ”اللہ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود ہونے کے قابل نہیں اور ضرورت سب کو جمع کریں گے قیامت کے دن میں اس میں کوئی شبہ نہیں اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات بڑی ہوگی۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الذاریات آیت نمبر ۲۳ میں فرمایا کہ ”ان سب کا معین وقت آسمان میں ہے تو قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ جس کا برحق ہے جیسا تم باتیں کر رہے ہو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۰۹ میں ارشاد ہوا کہ ”جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو (معدان کی امتوں کے) جمع کریں گے پھر ارشاد فرمائیں گے کہ تم کو (ان امتوں کی طرف سے) کیا جواب ملتا تھا وہ عرض کریں گے کہ (ظاہر جواب تو ہم کو معلوم ہے لیکن ان کے دل کی) ہم کو کچھ خبر نہیں (اس کو آپ ہی جانتے ہیں)۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الاعراف آیت نمبر ۹۶ تا ۹۴ میں فرمایا کہ ”پھر ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے پھر ہم جو کہ پوری خبر رکھتے ہیں ان کے رو برو بیان کر دیں گے اور ہم کچھ بے خبر نہ تھے اور اس روز میزان بھی واقع ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۰ میں فرمایا کہ ”جس روز ایسا ہوگا کہ ہر شخص اپنے اچھے کئے ہوئے کاموں کو سامنے لایا ہوا پائے گا اور اپنے برے کئے ہوئے کاموں کو بھی۔ اور اس بات کی تمنا کرے گا کہ کیا خوب ہوتا کہ اس شخص کے اور اس روز کے درمیان میں دور دراز کی مسافت حائل ہوتی اور خدا تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نہایت مہربان ہے بندوں پر۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ زخرف آیت نمبر ۳۸ تا ۳۹ میں فرمایا کہ ”یہاں تک کہ ایک ایسا شخص ہمارے پاس آئے گا تو اس شیطان سے کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان میں مشرق اور مغرب کے برابر فاصلہ ہوتا کہ تو تو میرا راستہ ہی تھا اور ان سے کہا جائے گا کہ جب کہ تم دنیا میں کفر کر چکے تھے تو آج یہ بات تمہارے کام نہ آئے گی کہ تم (اور شیاطین) سب عذاب میں شریک ہو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ یونس آیت نمبر ۲۸ تا ۳۰ میں ارشاد ہوا کہ ”اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس روز ہم ان سب کو میدان قیامت میں جمع کر دیں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرو پھر ہم ان (عابدین و پیغمبرین) کے درمیان پھوٹ ڈالیں گے اور ان کے وہ شرکاء ان سے خطاب کر کے کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے سو ہمارے تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ القیامت آیت نمبر ۱۳ تا ۱۸ میں ارشاد ہوا کہ ”اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا ہوا جلتا دیا جائے گا (اور انسان کا اپنے اعمال سے آگاہ ہونا کچھ اس جلتا نے پر موقوف نہ ہوگا) بلکہ انسان خود اپنی حالت پر توبہ مطلق ہوگا گویا نقصانے طبعیت اس وقت بھی اپنے حیلے پیش لائے (اور اسے پیغمبر) آپ قبل اختتام وحی قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے تاکہ آپ اس کو جلدی لیں ہمارے ذمہ ہے (آپ کے قلب میں) اس کا جمع کر دینا اور ہم اور نبی و رسول اسے پڑھیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الاسراء آیت نمبر ۱۳ تا ۱۴ میں فرمایا کہ ”ہم ہر انسان کا نامہ اعمال اس کے واسطے نکال کر سامنے کر دیں گے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا۔ اپنا نامہ اعمال خود پڑھ لے! آج تو خود اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الزمر آیت نمبر ۳۴ تا ۳۵ میں ارشاد ہوا کہ ”اور آپ ان لوگوں کو اس دن سے ڈرائیے جس دن ان پر عذاب آئے گا پھر یہ ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ایک مدت قلیل تک ہم کو (اور) مہلت دیجئے ہم آپ کا سب کہاں مان لیں گے اور پیغمبروں کا اتباع کریں گے (جواب میں ارشاد ہوگا) کیا تم نے اس کے قبل قسمیں نہ کھائی تھیں کہ تم کو کتبیں چنانچہ نہیں ہے۔ حالانکہ تم ان (پہلے) لوگوں کے رہنے کی جگہوں میں رہتے تھے جنہوں نے اپنی ذات کا نقصان کیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیونکر معاملہ کیا تھا اور ہم نے تم سے مثالیں بیان کیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الفرقان آیت نمبر ۲۵ تا ۲۹ میں فرمایا کہ ”اور جس دن آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور فرشتے (زمین پر) بکثرت اتارے جائیں گے (اور) اس روز حقیقی حکومت (حضرت) رحمن (ہی) کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت دن ہوگا اور جس روز ظالم (یعنی آدمی عتایت حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا (اور) کہے گا کیا اچھا ہوتا میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (دین کی) راہ پر لگ لیتا۔ ہائے میری شامت (کہ ایسا نہ کیا اور) کیا اچھا ہوتا کہ میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ اس کم بخت نے مجھ کو نصیحت آئے پیچھے بہکا دیا (اور ہٹا دیا) اور شیطان تو انسان کو (لیکن وقت پر) امداد کرنے سے جواب دے ہی دیتا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الفرقان ہی میں آیت نمبر ۱۹ تا ۱۹ میں فرمایا کہ ”اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (کافر) لوگوں کو اور جن کو وہ لوگ خدا کے سوا پوجتے تھے ان (سب) کو جمع کرے گا پھر (ان معبودین سے) فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ (خود ہی) راہ (حق) سے گمراہ ہو گئے تھے وہ (معبودین) عرض کریں گے کہ معاذ اللہ ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ کے سوا اور کارسازوں کو تجویز کریں لیکن آپ نے (تو) ان کو اور ان کے بڑوں کو (خوب) آسو کی دی یہاں تک کہ وہ (آپ کی) یاد کو بھلا بیٹھے اور یہ لوگ خود ہی برباد ہوئے تمہارے ان معبودوں نے تو تم کو تمہاری باتوں میں جھوٹا ٹھہرا دیا سو (اب) تم نہ تو خود (عذاب کو) ٹال سکتے ہو اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے مدد ایسے جاسکتے ہو اور جو ظالم (یعنی مشرک) ہوگا ہم اسی کو بڑا عذاب چکھائیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ المرسلات آیت نمبر ۳۵ تا ۳۹ میں فرمایا کہ ”اور جس دن خدا تعالیٰ ان کافروں کو پکار کر کہے گا کہ وہ شریک کہاں ہیں جن کو تم (ہمارا شریک) سمجھ رہے تھے۔ جن پر خدا کا فرمودہ ثابت ہو چکا ہوگا وہ بول اٹھیں گے اے ہمارے پروردگار بیشک وہی لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا ہم نے ان کو دیا ہی بہکایا جیسا ہم خود شریک تھے تو آپ کی پیشانی میں ان سے دستبرداری کرتے ہیں اور یہ لوگ ہم کو نہ پوجتے تھے اور (اس وقت ان مشرکین سے تم کو کہا جائے گا کہ) (اب) ان شرکاء کو بلاؤ چنانچہ وہ (افراد حیرت سے بالا خطرار) ان کو پکاریں گے سو وہ جواب دیں گے اور (اس وقت) یہ لوگ (اپنی آنکھوں سے) عذاب دیکھ لیں گے اے کاش یہ لوگ (دنیا میں) راہ راست پر ہوتے (تو یہ مصیبت نہ دیکھتے) اور جس دن ان کافروں سے پکار کر پوچھے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا۔ اور سورۃ المرسلات آیت نمبر ۳۵ تا ۳۷ میں فرمایا کہ ”یہ وہ دن ہوگا جس میں لوگ نہ بول سکیں گے اور نہ ان کی اجازت ہوگی سو عزت بھی نہ کر سکیں گے اس روز حق کے جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔ (ترجمہ حضرت تھانوی) یعنی وہ کوئی ایسی بات نہ کر سکیں گے جو ان کو فائدہ دے۔“

اور پھر سورۃ الانعام آیت نمبر ۲۳ تا ۲۴ میں ارشاد فرمایا کہ ”پھر ان کے شرک کا انجام اس کے سوا اور کون سا نہ ہوگا کہ وہ بولیں کہیں گے قسم اللہ کی اپنے پروردگار کی ہم مشرک نہ تھے، ذرا دیکھو تو کس طرح جھوٹ بولا اپنی جانوں پر اور جن چیزوں کو وہ جھوٹ موٹ تراشا کرتے تھے وہ سب غائب ہو گئیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد ہوا کہ ”جس روز اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا سو یہاں کے رو رہو بھی (جھوٹی) قسمیں کھا جاویں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یوں خیال کریں گے کہ ہم کسی اچھی حالت میں ہیں خوب سن لو یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

تو کیوں دوسرے حال میں نہیں؟ جیسے اس کے جواب میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تھا جیسا کہ بخاری میں روایت نقل کی گئی ہے، اور سورۃ الصافات آیت نمبر ۲۷ تا ۳۷ میں ارشاد ہوا کہ ”اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر جواب سوال (یعنی اختلاف) کرنے لگیں گے۔ (چنانچہ) تابعین کہیں گے کہ ہم پر تمہاری آمد بڑے زور کی ہوا کرتی تھی۔ مستوعین کہیں گے کہ نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور تو تھا ہی نہیں بلکہ تم خود ہی سرکشاں کرتے تھے۔ سو ہم سب ہی پر ہمارے رب کی یہ (ازلی) بات تحقیقی ہو چکی تھی۔ کہ ہم سب کو چکھنا ہے تو ہم نے تم کو بہکایا ہم خود بھی گمراہ تھے۔ تو وہ سب کے سب اس روز عذاب میں (بھی) شریک رہیں گے (اور) ہم ایسے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو تکبر کیا کرتے تھے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ یسین آیت نمبر ۲۸ تا ۵۴ میں ارشاد ہوا کہ ”اور یہ لوگ (بطور اِکارت) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو، یہ لوگ بس ایک آواز سخت کے منتظر ہیں جو ان کو آپکڑے گی اور وہ سب باہم لڑجھڑ رہے ہوتے۔ سو نہ تو وصیت کرنے کی فرصت ہوگی اور نہ اپنے گھروالوں کے پاس لوٹ کر جا سکیں گے۔ اور پھر دوبارہ سورہ پھر پھر جائے گا سو وہ سب یکا یک قبروں سے (نکل نکل) پڑیں گے یہ وہی ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبرؐ کہنے

اپنے معبود کو ایک شاعر دیوانہ کی وجہ سے چھوڑ دیں گے۔ بلکہ ایک سچا دین لے کر آئے ہیں اور دوسرے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں۔“

تھے۔ میں وہ ایک زور کی آواز ہوگی۔ جس سے یکا یک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیئے جاویں گے۔ پھر اس دن کی نفس پوزر ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الروم آیت نمبر ۱۳ تا ۱۶ میں فرمایا کہ ”اور جس روز قیامت قائم ہوگی۔ اس روز سب آدمی جدا جدا ہو جائیں گے یعنی جو لوگ ایمان لائے تھے اور انہوں نے اچھے کام کئے تھے وہ تو باغ میں سرور ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تھا وہ لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الروم آیت نمبر ۳۳ تا ۳۴ میں ارشاد ہے کہ ”سو تم اپنا رخ اس دین راست کی طرف رکھو، قبل اس کے کہ ایسا دن آ جاوے جس سے پھر خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ جو شخص کفر کر رہا ہے اس پر تو اس کا کفر پڑے گا۔ اور جو نیک عمل کر رہا ہے سو یہ لوگ اپنے لیے سامان کر رہے ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ روم آیت نمبر ۷ میں فرمایا کہ ”اور جس روز قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ قسم کھائیں گے کہ وہ لوگ (یعنی عالم برزخ) میں ایک ساعت سے زیادہ نہیں رہے اسی طرح اگلے چلا کرتے تھے، اور جن لوگوں کو علم اور ایمان ملا ہوا ہے۔ وہ کہیں گے کہ تم تو نوحۃ خداوندی کے موافق قیامت کے دن تک رہے ہو سو قیامت کا دن یہی ہے لیکن تم یقین نہ کرتے تھے۔ غرض اس دن ظالموں کو ان کا عذر کرنا نفع نہ دے گا اور نہ ان سے خدا اپنی خشکی کا تذکرہ چاہے گا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ سبا آیت نمبر ۴۱ تا ۴۲ میں فرمایا کہ ”وہ عرض کریں گے کہ آپ پاک ہیں ہمارا تو آپ سے تعلق ہے نہ کہ ان سے، بلکہ یہ لوگ شیاطین کو پوجا کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر لوگ انہیں کے معتقد تھے۔ سو (کافروں سے کہا جاوے گا) آج تم (مجموعہ عابدین و معبودین) میں سے نہ کوئی کسی کو نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نقصان پہنچانے کا اور (اس وقت) ہم ظالموں (یعنی کافروں سے) کہیں گے کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ لقمان آیت نمبر ۳۳ میں ارشاد ہوا کہ ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ مطالبہ کر سکے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی ہے کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے ذرا بھی مطالبہ کرے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے، سو تم کو دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکے میں ڈالے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ ہود آیت نمبر ۱۰۳ تا ۱۰۸ میں فرمایا کہ ”ان واقعات میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔ وہ ایسا دن ہوگا کہ اس میں تمام آدمی جمع کیے جائیں گے اور وہ سب کی حاضری کا دن ہے اور ہم اس کو صرف تھوڑی مدت کے لیے ملتوی کیے ہوئے ہیں۔ (پھر) جس وقت وہ دن آئے گا کوئی شخص اس دن خدا کی اجازت کے بغیر بات تک (بھی) نہ کر سکے گا پھر ان میں بعضے تو شقی ہوں گے۔ سو جو لوگ شقی ہیں وہ تو دوزخ میں ایسے حال میں ہوں گے کہ اس میں ان کی چیخ پکار پڑی رہے گی (اور) ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں۔ ہاں اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے۔ (کیونکہ) آپ کا رب جو کچھ چاہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

کیا اسے گمان نہیں ہے کہ یہ لوگ اٹھائے جائیں اس عظیم دن میں، جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ المطففین آیات نمبر ۶۲۳

ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ لوگ قیامت کے دن آدھے کانوں تک پیٹنے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور ایک حدیث کے مطابق اپنے اعمال کے مراتب کے مطابق ڈوبے ہوئے ہوں گے جیسا کہ پہلے گذرا۔

حدیث شفاعت میں ہے (جو آگے آرہی ہے) کہ قیامت کے دن سورج لوگوں سے بہت قریب ہوگا چنانچہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا اور لوگ اس دن اپنے اعمال کے اعتبار سے پہچانے جائیں گے۔

اور کہا کہ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن پینہ زمین میں ستر سال رہے گا اور یہ لوگوں کے منہ تک یا فرمایا کانوں تک پہنچا ہوگا"۔ صحیح "منہ تک یا کانوں تک" ایکس ٹورنامنٹ روای کو شک ہوا ہے) صحیح مسلم میں بھی اسی قسم کی روایت آئی ہے۔

مسند احمد میں سعید بن عسیر انصاری سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے پاس ہوں تو ان میں سے ایک نے دوسرے صحابی کو مخاطب کر کے پوچھا کہ تم نے رسول اکرم ﷺ سے اس بارے میں کیا سنا کہ قیامت کے دن پینہ کہاں تک ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ کان کی لونگ۔ دوسرے نے کہا کہ لگام ڈال دے گا۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے لکیر کھینچی اور ابوسعید نے کان کی لوسے منہ تک اشارہ کیا۔ اور فرمایا میں ان دونوں کو برابر سمجھتا ہوں۔

علامہ ابن ابی الدنیا نے حضرت مقداد بن اسودؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ "قیامت کے دن بندوں سے قریب ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک میل یا دو میل کے فاصلے پر ہوگا۔"

راوی سلیم کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ کونسا میل مراد ہے زمین کی مسافت کا یا وہ میل (سرمہ کی کی مٹائی کو بھی عربی میں میل کہتے ہیں) جس سے آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ سورج ان کا پینہ نکال دے گا حتیٰ کہ لوگ اپنے اعمال کے بقدر پینے میں ڈوب جائیں گے۔ بعض لوگوں کے گھٹنوں تک پینہ پہنچے گا اور بعض کے گھٹنوں تک اور بعض کے کولہوں تک اور بعض کو تو گویا لگام ڈال دے گا (یعنی لگام کی طرح منہ تک پہنچ جائے گا) حضرت مقداد کہتے ہیں کہ یہ فرماتے ہوئے میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے دیکھا فرمایا اسے لگام ڈال دے گا"۔

ابن المبارک نے عبید اللہ بن عراز سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں پاؤں اس طرح ہونگے جیسے سخت بارش میں پتھر (پر پاؤں رکھنے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ شخص خوش بخت ہوگا جو اس دن اپنے پاؤں رکھنے کی جگہ ڈھونڈ لے اور سورج ایک یا دو میل کے فاصلے پر آجائے گا اور اس کی گرمی کی شدت میں ننانوے گنا اضافہ ہو جائے گا۔

ولید بن مسلم نے مغیث بن سہمی سے نقل کیا ہے کہ سورج چند ہاتھوں کے فاصلے پر آجائے گا۔ جہنم کے دروازے کھل جائیں گے اور ان پر اس کی گرم ہوا اور جہنم کی چوکیں آئیں گی حتیٰ کہ ان کے پسینے کی نہریں چل پڑیں۔

۱ صحیح مسلم حدیث نمبر ۷۱۳۲ ۲ صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۵۵، ترمذی حدیث نمبر ۲۳۲۱

۳ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۳۲، مسند احمد صفحہ ۴۱۸/۲ ۴ مسند احمد صفحہ ۹۰/۳

۵ صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۵۵، مسند احمد حدیث نمبر ۲۳۸۱۰

کی جو کہہ گی سے نہ یاد ہو دار ہوگی اور روزے دار اپنے خیموں میں عرش کے سائے کے نیچے ہونگے۔

ابو بکر بزار نے حضرت جابرؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ "اس دن ایک شخص کو پینہ خوب آئے گا حتیٰ کہ وہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ اسے رب تیرا مجھے جہنم میں بھیج دینا، مجھے اس کیفیت سے ہلکا معلوم ہو رہا ہے۔ حالانکہ وہ جس شدت مذاب کو جانتا ہوگا"۔ (اس حدیث کی سند ضعیف ہے)

بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے سائے میں ہوں گے

صحیح حدیث سے ثابت ہے حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد نبوی ﷺ نقل فرماتے ہیں کہ "سات افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں اس دن جگہ دے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا (ایک اور روایت میں سوائے اس کے عرش کے سائے کے افراد یاد آئے ہیں) (۱) امام عادل (۲) وہ نو جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں پرورش پائی ہو (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں انکار ہے نکلنے کے بعد جب تک کے لوٹ نہ جائے (۴) وہ شخص جسے خوبصورت اور صاحب منصب عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (۵) (۶) دو وہ شخص جنہوں نے اٹھ کے لیے آپس میں محبت کی اسی پر جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے (۷) وہ شخص جس نے یوں چھپا کر صدقہ دیا کہ اس کے ہاتھ ہاتھ لگتی پتہ نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا"۔

قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سائے میں پہلے کون آئے گا

مسند احمد میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ "کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون ہیں وہ لوگ جو اللہ کے سائے میں پہلے آئیں گے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جنہیں حق دیا جائے وہ قبول کریں۔ جب ان سے کچھ مانگا جائے تو وہ خرچ کریں اور لوگوں کے لیے بھی وہ چاہیں جو اپنے آپ کے لیے چاہیں۔" (اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ مشکم فیہ ہے)

مصنف کہتے ہیں

یہ سب ایسا ہوگا کہ لوگ تنگ تکلیف وہ جگہ میں کھڑے ہونگے جو شدید مشکل والا ہوگا۔ سوائے اس کے جسے اللہ تعالیٰ آسانی عطا فرمائے ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب پر وہ وقت آسان فرمائے ہم پر توسع فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور ہم انہیں سب کو جمع کریں گے اور کسی کو نہیں چھوڑیں گے"۔ (سورۃ الکہف آیت نمبر ۴۷)

مسند احمد میں ہے کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کیا کہتے تھے؟ نماز کس طرح شروع فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ الحمد للہ، دس مرتبہ لا الہ الا اللہ اور دس مرتبہ استغفار کہتے۔ یا یہ فرماتے اللھم اغفر لی واھدنی وارزقنی (ترجمہ اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھے ہدایت عطا کر مجھے رزق عطا فرما)

اور فرماتے "اللھم الی اعوذ بک من الضیق یوم القیامۃ"۔

ترجمہ: اے اللہ میں قیامت کے دن تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۱ مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۱۰/۳۳۶ ۲ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۶۰، صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۳۷۷

۳ مسند احمد صفحہ نمبر ۶۷/۶ ۴ مسند احمد صفحہ نمبر ۱۳۳/۶

نسائی نے عمل الیوم واللیلیۃ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں "من ضیق المقام یوم القیامۃ"۔
ترجمہ: قیامت کے دن کھڑے ہونے کی جگہ کی تنگی سے (پناہ مانگتا ہوں)
ابوبکر ابن ابی الدنیانے اپنی سند سے ابوالاعظی الزہادی سے نقل کیا ہے کہ "لوگ اپنی قبروں سے نکل کر ایک
ہزار سال اندھیروں میں کھڑے رہیں گے اور اس دن زمین بالکل سیاہ ہوگی۔ ان میں سب سے زیادہ خوش نصیب
وہ شخص ہوگا جو اپنے دونوں پاؤں رکھنے کے لیے جگہ پالے۔"
نضر بن عربی کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یوم حشر میں جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو ان کا شمار
لا الہ الا اللہ ہوگا۔ اور ہر نیک و بد شخص جو پہلا جملہ بولے گا وہ جملہ "اے رب ہم پر رحم کر" ہوگا۔
ابوصالح کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یوم حشر میں لوگ اس طرح آئیں گے "یہ کہہ کر انہوں نے
سر جھکایا اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھا۔
ابن ابی الدنیانے شامی کا قول نقل کیا ہے کہ سب لوگ قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ وہ خوفزدہ
ہو گئے تو ایک آواز دینے والا پکارے گا "اے بندو آج تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ آج تم غمگین ہو گے (یہ سورۃ زخرف
کی آیت نمبر ۶۸ ہے) لوگ اس آواز سے خوش ہو جائیں گے مگر اس کے فوراً بعد یہ آواز آئے گی۔
"وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلمان تھے (زخرف آیت نمبر ۶۹)۔ یہ آواز سن کر غیر مسلم
مایوس ہو جائیں گے۔"

مومنوں کے لیے عظیم بشارت

عبدالرحمان بن زید کی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "لا الہ الا
اللہ" والوں کے لیے ان کی قبروں میں وحشت نہیں، نہ جس دن انہیں اٹھایا جائے گا، گویا کہ میں لا الہ الا اللہ والوں کو
سر سے مٹی جھاڑتے دیکھ رہا ہوں۔ وہ کہہ رہے ہیں "اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کیا۔"۔
میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ اس حدیث کی دلیل قرآن کریم میں موجود ہے۔
"بیشک وہ لوگ جن کے لیے نیکی ہماری طرف سے سبقت کر گئی، وہ لوگ اس آگ سے دور ہو گئے، اس
کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی پسندیدہ جگہ میں ہمیشہ رہیں گے ان کو یومیۃ فزع (خوف) غمگین نہ کر سکے گی
اور ان سے فرشتے ملاقات کریں گے (کہیں گے کہ) یہ وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس دن (کی
فزع) جس دن ہم آسمان کو کتابوں کو پلینے کی طرح پلیٹ دیں گے جیسا کہ ہم نے پہلی مرتبہ اسے بنایا تھا لوٹا دیں گے،
ہم پر یہ وعدہ رہا ہم بیشک یہ کریں گے (سورۃ الانبیاء)

ابن ابی الدنیانے ابراہیم بن عیسیٰ بکری کا قول نقل کیا ہے کہ

"ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جب مومن کو قبر سے اٹھایا جائے گا تو فرشتے اس کا استقبال کریں گے۔ ایک
کے پاس رہیسی تھیلا اور دوسرے کے پاس جنت کا پیالہ ہوگا جس میں پینے کی کوئی چیز ہوگی۔ تھیلے میں مشک اور برف
ہوگی جب وہ قبر سے نکلے گا تو فرشتہ مشک اور برف ملا کر اس پر چھڑک دے گا۔ دوسرا فرشتہ اسے پیالہ بھر کے شربت

نسائی نے عمل الیوم واللیلیۃ حدیث نمبر ۸۷۷ ج ۲ تفسیر طبری، سورۃ زخرف صفحہ نمبر ۱۳/۹۵

کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۱۲۸، الدائمہ صفحہ ۱۸۸/۲، مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۲۸/۱۰

النهاية للبدایۃ تاریخ ابن کثیر حصہ ۱۵ ۲۲۵
قرب قیامت کے فتنے اور جنگیں
دے گا۔ وہ اسے پیٹے گا تو اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ البتہ جو بد بخت
لوگ ہو گئے ان کے لیے قرآن میں ارشاد ہے کہ "اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے (یعنی تغافل کرے)
ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے، اور یہ (شیطان) ان کو رستے سے روکتے رہتے
ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھے رستے پر ہیں یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ اے کاش مجھ میں
اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو برا ساتھی ہے۔ اور جب تم ظلم کرتے رہے تو آج تمہیں یہ بات فائدہ نہیں
دے سکتی کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو۔" (سورۃ زخرف آیت نمبر ۳۶-۳۹)
ہمیں اس آیت کی تفسیر یہ معلوم ہوئی ہے کہ جب کافر قبر سے اٹھے گا تو اپنے شیطان کو ہاتھ سے پکڑ لے گا
اور اسی کے ساتھ رہے گا، الگ نہ ہوگا حتیٰ کہ ان دونوں کو ایک ساتھ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

"ہر نفس ایک رہبر اور ایک گواہ کے ساتھ آئے گا۔" (سورۃ حق آیت نمبر ۲۱)

یعنی ایک فرشتہ محشر تک لائے گا اور دوسرا اس کے اعمال پر گواہی کے لیے ہوگا اور یہ اصول ہر نیک و بد کے
لیے عام ہے۔

کافر کو خطاب ہوگا "کہ (اے انسان) تو اس دن سے غفلت میں تھا ہم نے تیری نظر سے پردہ ہٹا دیا
چنانچہ تیری نگاہ آج کے دن لوہے جیسی (طاقتور) ہے اس کا ساتھی کہے گا یہ جو میرے ساتھ ہے میں نے اس پر
اعتماد کیا تھا چنانچہ سائق اور گواہ کو حکم ہوگا کہ "تم دونوں ہر کافر عبادی کو اٹھا کر جہنم میں پھینک دو، جو خیر کو روکنے والا
سرکش اور فریبی ہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا بنائے رکھا چنانچہ پھینک دو اسے سخت عذاب میں۔ اس کا ساتھی
کہے گا کہ اے ہمارے رب! میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا مگر یہ خود سخت گمراہی میں تھا۔ اللہ کہے گا میرے پاس جھگڑا
مت کرو میں نے تو تمہیں پہلے ہی وعید بھیج دی تھی۔ میرے پاس فیصلہ بدل نہیں سکتا اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا
ہوں۔ اس دن جب ہم جہنم کو نکلیں گے کیا تو بھر گئی وہ کہے گی کیا اور بھی لوگ ہیں۔ (سورۃ حق آیت نمبر ۲۳-۳۰)

قیامت میں بعض متکبرین کی سزا

مسند احمد میں عمرو بن شعیب عن ابی عن جدہ کے طریق سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد مروی ہے فرمایا کہ
"متکبروں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کے مثل انسانوں کی صورت میں پیش کیا جائے گی۔ ہر چھوٹی چیز ان سے اونچی
ہوگی حتیٰ کہ وہ جہنم کی جیل میں داخل ہو جائیں گے جنہیں "مولیس" کہا جائے گا اور قیدیوں کی آگ ان سے بلند ہوگی
انہیں "طیۃ النہال" پلایا جائے گا جو جہنمیوں کا پسینہ ہوگا۔ (ترمذی اور نسائی میں بھی یہ روایت آئی ہے)

مسند بزار میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ "متکبرین کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی
شکل میں لایا جائے گا۔"۔

حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر میں تھے اور بعض صحابہ کے ساتھ چل
رہے تھے تو آپؐ نے یہ دو آیتیں بلند آواز سے تلاوت فرمائیں۔

”اے لوگو! قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ اس دن تم دیکھو گے کہ دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول جائے اور حاملہ کا اسقاط حمل ہو جائے۔ اور لوگوں کو دیکھ کر سمجھ گاہ کہ وہ نشے میں ہیں مگر وہ نشے میں نہ ہونگے لیکن اللہ کا عذاب شدید ہے۔

صحابہ نے جب یہ آواز سنی تو سمجھ گئے کہ آپ کوئی بات کہنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ جب رات کو یہ سب آپ کے گرد آگئے تو آپ نے فرمایا ”کیا تمہیں معلوم ہے یہ کس دن ہوگا؟ اس دن جب حضرت آدم کو ان کا رب آواز دے گا کہ ”اے آدم جہنمیوں کو بھیجو! وہ کہیں گے اے رب جہنمی کتنے ہیں؟ اللہ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو نواوے۔ (یہ کہہ کر آپ نے اپنے صحابہ کو حیرت زدہ کر دیا اور کسی کے ہنسنے والے دانت بھی نظر نہیں آ رہے تھے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا ”خوش ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں حضرت محمد ﷺ کی جان ہے تم دو اور مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ وہ جس کے ساتھ ہوگی اسے زیادہ کر دیں گی۔ ایک تو یا جوج اور دوسرے انسانوں اور شیطان کی نسل کے ہلاک ہونے والے لوگ۔ (یہ سن کر وہ خوش ہو گئے) پھر آپ نے فرمایا جان لو اور خوش ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے تم سب لوگوں میں تعداد کے اعتبار سے صرف اتنے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں کوئی تل یا چھوٹے جانور کا تل (رقہ) اس کا حجم درہم کے برابر ہوتا ہے۔ (ترمذی اور نسائی میں بھی یہ حدیث آئی ہے ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)“

فصل

جب لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو زمین کو اس حالت سے ہٹ کر دیکھیں گے جس پر انہوں نے اسے چھوڑا تھا کہ اب پہاڑ بالکل زمین کی سطح کے برابر ہو چکے، چوئیاں فنا ہو گئیں، احوال بدل چکے، نہریں ختم، درخت غائب، اور سمندر آگ بن چکے۔ اسکے شہر اور گاؤں کھنڈر ہو چکے اور زمین میں ایسے زلزلے آئے۔ اس نے اپنے بوجھ نکال دیئے۔ انسان حیرانی سے کہتا ہے اسے کیا ہوا؟ اسی طرح آسمان اور اس کے آس پاس کا علاقہ پھٹ چکا۔ اس کے آثار ریزہ ریزہ ہو گئے، سورج اور چاند بے نور ہو چکے، بلکہ رہن ہو چکے اور ایک جگہ جمع ہیں۔ پھر یہ لپیٹ دیئے جائیں گے بے نور کر کے اور آگ میں پھینک دیئے جائیں گے (جیسا کہ آگے آ رہا ہے) گویا کہ یہ مرے ہوئے تیل ہیں۔

ابوبکر بن عیاش نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے فرمایا کہ: ”وہ لوگ قبروں سے نکل کر زمین کو اپنے دور کے اعتبار سے بدلا ہوا دیکھیں گے اور لوگ بھی وہ نہ ہونگے جو ان کے وقت میں تھے۔“ پھر حضرت ابن عباس نے یہ شعر پڑھا

فما الناس بالناس الذين عهدتهم ولا الدار بالدار التي كنت اعرف
نہ تو لوگ وہ رہے جن میں میں رہتا تھا اور نہ محلہ وہ محلہ رہا جسے میں جانتا تھا
ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

”اس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی۔

اور وہ سب ایک اللہ ”قہار“ کے سامنے حاضر ہونگے۔“ سورۃ ابراہیم آیت نمبر ۴۸

ایک اور ارشاد ہے
”پہلی جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت بھٹاؤ گے۔“ (سورۃ زمر آیت نمبر ۳۸-۳۷)

ایک اور ارشاد ہے
”پہلی جس دن وہ فظیم واقعہ رونما ہوگا اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن کمزور ہوگا اور فرشتے اس کے کناروں پر اترا آئیں گے۔ اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ اس دن تم سب لوگوں کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔“ (الحاقہ آیت نمبر ۱۵-۱۸)

ایک اور ارشاد ہے
”جب سورج بے نور ہو جائے گا اور ستارے ٹوٹ پڑیں گے۔“ (الکویر آیت نمبر ۲۵-۲۴)
ایک صحیح حدیث میں حضرت سہل بن سعد سے ارشاد نبوی مروی ہے فرمایا
”قیامت کے دن لوگ بالکل سفید چٹیل زمین پر جمع ہوں گے جیسا کہ صاف ستھرا روٹی کا ٹکڑا جس پر کوئی نشان نہ ہو۔ محمد بن قیس اور سعید بن جبیر کا قول ہے کہ
”زمین سفید روٹی میں بدل جائے گی اور مومن اپنے پاؤں کے نیچے سے لے کر اسے کھائے گا۔“

اعمش نے حضرت ابن مسعود کا ارشاد نقل کیا ہے فرمایا:
”قیامت کے دن زمین پوری کی پوری آگ ہوگی، جنت اس کے سامنے ہوگی تم اس کی حوروں اور بیالوں کو دیکھو گے۔ لوگوں کو پسینہ آیا ہوگا منہ تک پہنچا ہوگا اور وہ حساب تک نہ پہنچے ہونگے۔“
حضرت ابن مسعود ہی سے اس آیت (زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی) کی تفسیر یوں منقول ہے کہ زمین چاندی کی طرح بالکل صاف ہوگی جس پر نہ کوئی خون بہا ہوگا نہ اس پر کوئی گناہ ہوا ہوگا۔ محشر ان سب کو جمع کرے گا ایک منادی انہیں پکارے گا سب ننگے بدن، ننگے پیر کھڑے ہو گئے، جیسے پیدا ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ پسینہ ان کو لگام ڈال دے گا۔ یعنی منہ تک پہنچ جائے گا۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ! جب زمین دوسری زمین سے بدلی جا رہی ہوگی تو لوگ اس وقت کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا ”میری امت میں مجھ سے یہ سوال اب تک کسی نے نہیں کیا؟“ فرمایا لوگ پل صراط پر ہونگے۔“

ابن ابی الدنیا نے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کی گود میں نبی کریم ﷺ کا سر تھا، وہ رو پڑیں تو آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے یہ آیت یاد آگئی کہ ”اس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور لوگ ایک اللہ قہار کے سامنے حاضر ہونگے۔“ آپ نے فرمایا زمین کی تبدیلی کے وقت لوگ جہنم کے پل پر ہونگے۔ فرشتے کھڑے کہہ رہے ہونگے اے رب محفوظ رکھ محفوظ رکھ۔ مگر کچھ لوگ مرد و عورتیں (کٹ کر) جہنم میں گر بھی جائیں گے۔“ (یہ حدیث صحاح ستہ میں نہیں آئی)

مسند احمد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ

”میں اس امت کی پہلی فرد ہوں جس نے نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ”اس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی۔“ میں نے پوچھا کہ اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا ”پہلے صراط پر“۔ مسند احمد میں یہی روایت کچھ اور الفاظ سے بھی آئی ہے فرمایا کہ لوگ اس دن جہنم کی پیچھے پر ہونگے“۔ صحیح مسلم میں حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ ایک یہودی عالم نے آپ سے پوچھا کہ ہم اس دن کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا ”پہلے سے پرے اندھیرے میں“۔

ابن جریر نے حضرت ابویوب انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے ایک یہودی عالم نے سوال کیا جس دن زمین تبدیل ہوگی اس دن اللہ کی مخلوق کہاں ہوگی؟ آپ نے فرمایا اللہ کے مہمانوں میں ان کو جو اس کے پاس ہے وہ عاجز نہ کر سکے گا“۔

(مصنف کہتے ہیں) اور یہ تبدیلی محشر کے بعد ہوگی اور یہ دوسری حالت پر پہلی حالت کے بعد کی تبدیلی ہے۔ ابی ابن الدنیا نے بنو جاشع کے ایک عبد الکریم یا ابو عبد الکریم سے نقل کیا ہے کہ میں ایک خراسانی کے پاس مقیم ہوا اس نے مجھے بتایا کہ اس نے حضرت علیؓ کو یہ فرماتے سنا کہ ”جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی۔“ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں بتایا گیا کہ زمین اس دن چاندی سے اور آسمان سونے سے بدل جائے گا۔ اسی طرح حضرت ابن عباس اور حضرت انس، مجاہد بن جبر وغیرہ سے بھی مروی ہے۔

روز قیامت کی طوالت کا ذکر

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اور یہ تجھ سے عذاب جلدی مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی ہرگز نہیں کرے گا اور تیرے رب کے ہاں ایک دن تمہارے شمار کے اعتبار سے ہزار سال کا ہے۔“ (سورۃ الحج آیت نمبر ۴۷)

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے قیامت کا دن مراد ہے سورۃ المعارج میں ہے ”اس میں فرشتے اور روح الامین ایک دن میں جڑتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔“ (سورۃ المعارج آیت نمبر ۴۷)

اس آیت کی تفسیر میں سلف و خلف کا اختلاف منقول ہے۔ لیث بن ابی سلیم وغیرہ نے مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ”یہ مقدار جو پچاس ہزار سال بتائی گئی ہے اس سے مراد محشر سے لے کر ساتویں زمین تک کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح تفسیر ابن عباس میں بھی ہے اور سورۃ جحدہ میں جو آیت نمبر ۵ میں ہزار سال کا ذکر ہے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ ”اس سے مراد آسمان سے زمین تک اترنے اور زمین سے آسمان تک (فرشتوں کا) جانا مراد ہے اس لیے کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔“ یہی قول ابن ابی حاتم کا ہے اور ابن جریر نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ فرما کا بھی یہی مذہب ہے۔ اور ابو عبد اللہ حلی نے تنبیہ کی کتاب ”البعث والنشور“ سے نقل کیا ہے کہ ”فرشتہ اس مسافت کو دن کے کچھ حصے میں طے کر لیتا ہے، کیونکہ انسان اس مسافت کو پانچ سو سال ہی میں طے کر سکتا ہے۔“

۱۔ السلسلۃ الصحیحۃ للابانی حدیث نمبر ۵۶۱ ج ۲ صحیح مسلم حدیث نمبر ۶۹۸، ترمذی حدیث نمبر ۴۱۲۱
۲۔ مسند احمد صفحہ نمبر ۱۱۷ ج ۲ مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر ۲۰۷۷، تفسیر قرطبی صفحہ نمبر ۳۸۳

وہ کہتے ہیں کہ مذکورہ مقدار قیامت کے دن کی طوالت کی نہیں ہے اور حلی نے آیت (من القدر فی المعارج) ”وہ خدائے صاحب درجات کی طرف سے نازل ہوگا“ کے تحت اس کا معنی علو اور عظمت بیان کیا ہے اور سورۃ مومن کی آیت نمبر ۱۵ ”رفیع الدرجات ذوالعرش کا معنی یہی ہے۔ پھر حلی نے آیت ”اور فرشتے اور روح الامین اس میں ایک دن میں جڑتے ہیں (دن کا معنی مسافت بیان کیا ہے اور) جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔“ کا معنی فاصلہ اور امتداد میں اس کا پورا ہونا بیان کیا ہے۔ اس تفصیل کے مطابق دو قول ہوئے، مسافت مکان کا اور مدت دنیا کا۔ ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہے اور اسی عمر کو اللہ تعالیٰ نے ایک دن سے تعبیر فرمادیا ہے۔ اسی لیے سورۃ المعارج کی آیت میں ”دن“ سے مراد ”دنیا“ بیان کی ہے۔ (ابن کثیر)۔

عبد الرزاق نے مجاہد اور عکرمہ سے ”پچاس ہزار سال کے دن“ کا مطلب نقل کیا ہے کہ دنیا اول سے آخر تک پچاس ہزار سال کی ہے اور اللہ کے سوا کسی کو نہیں معلوم کہ کتنی گزر گئی اور کتنی باقی ہے۔ یہی جتنی نے بھی اسے ”معر“ سے نقل کیا ہے۔ اور یہ قول انتہائی غرابت والا ہے کتب مشہورہ میں نہیں ملتا۔ واللہ اعلم

تیسرا قول..... اس مقدار سے مراد دنیا اور قیامت کے دن کے درمیان کی مدت ہے۔ یہ قول ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب قرطبی سے نقل کیا ہے اور یہ بھی انتہائی غریب قول ہے۔

چوتھا قول..... اس سے مراد قیامت کا دن ہے یہ قول ابن ابی حاتم نے سماک کے حوالے سے عکرمہ سے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کی سند صحیح ہے۔

ثوری نے سماک کے حوالے سے عکرمہ سے یہی نقل کیا ہے۔ حضرت حسن بصری کا بھی یہی قول ہے اور سماک اور ابن زید کا بھی یہی قول ہے۔

ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے زید الرشد سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ”لوگ قیامت کے دن ایک ہزار سال کھڑے رہیں گے اور دس ہزار سال میں جا کر ان کا حساب کتاب مکمل ہوگا۔“

انہوں نے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کا دن بدکاروں کے لیے پچاس ہزار سال کا بنا دیں گے۔ کبھی نے اپنی تفسیر میں ابوصالح سے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ ”اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور حساب کتاب کرنے لگے تو پچاس ہزار سال میں بھی فارغ نہیں ہوگا۔“

یہی جتنی نے ذکر کیا ہے کہ حسن بصری نے فرمایا کہ تمہارا اس دن کب پر میں کیا خیال ہے جب لوگ پچاس ہزار سال تک بغیر کھائے پیے اپنے قدموں پر کھڑے رہیں گے۔ حتیٰ کہ پیاس سے گردنیں ٹوٹ جائیں گی، بھوک کے مارے ان کے پیٹ جل جائیں گے اور پھر جب انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا تو اہل بیت پانی پلایا جائے گا۔

اس بارے میں متعدد احادیث آئی ہیں۔

قیامت کا دن باوجود اپنی سختی اور طوالت کے، مومن کے لیے فرض نماز کی ادائیگی سے زیادہ ہلکا ہوگا۔ مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اس دن (قیامت) کی طوالت کتنی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، یہ دن مومن پر ہلکا ہوگا حتیٰ کہ دنیا میں پڑھنے والی فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہوگا۔

تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۳۴۷ ج ۲ تنبیہ کی کتاب البعث والنشور صفحہ نمبر ۶۱

صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر ۲۲۸۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۵۸، مسند احمد صفحہ نمبر ۳۸۳ ج ۲

اس روایت کو ابن جریر نے بھی یونس بن عبد الاعلیٰ کی سند سے دراج سے نقل کیا ہے مگر دراج ابوالحسن اور اس کا شیخ ابوالہشیم سلیمان بن عمرو عیواری دونوں ضعیف ہیں مگر یہی ہے کہ اس کو دوسرے الفاظ سے نقل کیا ہے کہ ہمیں خلاوہ بن سلیمان حضرت قی نے بیان کیا جو خائفین میں سے تھے کہ میں نے ابوالحسن کو کسی شخص کو یہ حدیث سناتے سنا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مجھے بتائیے کہ قیامت کے دن کون شخص کھڑا ہونے میں مضبوط ہوگا؟ جس کے بارے میں ارشاد باری ہے۔ جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مومن پر یہ دن اتنا ہلکا ہوگا حتیٰ کہ اس پر فرض نماز کی ادائیگی جیسا ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ مومنوں کے لیے قیامت کے دن نور سے بنی کرسیاں ہوں گی جن پر وہ بیٹھیں گے اور ان پر بادلوں کا سایہ ہوگا اور قیامت کے دن ان پر ایک دن یا اس کے کچھ حصے جیسا ہوگا (اسے احوال قیامت میں ابن ابی الدنیاء نے بیان کیا ہے)

زکوٰۃ نہ دینے والوں کو عذاب

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو دولت مند دولت کا حق ادا نہیں کرتا (زکوٰۃ ادا نہیں کرتا) اللہ تعالیٰ جہنم میں اس پر نگران مقرر کریں گے جو اس کی پیشانی، پہلو اور پیٹھ پر لوہا گرم کر کے داغے رہیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مابین اس دن فیصلہ فرمادے جو تمھارے شمار کے اعتبار سے پچاس ہزار سال کا ہے۔ پھر اس کا راستہ دکھادیا جائے گا یا تو جنت یا پھر جہنم۔“ (باقی حدیث میں بکریوں اور اونٹوں وغیرہ کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا کا ذکر ہے)۔ فرمایا کہ اس شخص کو ایک چیل میدان میں لٹا دیا جائے گا جہاں وہ جانور اپنے کھروں، ناخنوں اور سینگوں سے اس کو روندے گا (اگر چیل دیں گے) جب گزر جائیں گے تو اسے پھر ٹھیک کر دیا جائے گا (اس طرح ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ خدا بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ فرمادے جو تمھارے حساب سے پچاس ہزار سال کا ہے پھر اس کا راستہ دکھادیا جائے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔“

مسند احمد اور ابوداؤد میں شعبہ کی سند سے اور نسائی میں سعید بن ابی عمرو کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے اپنی خوشحالی اور تنگی میں۔ تو یہ جانور قیامت کے دن دنیا کی حالت سے زیادہ مونے تازے آئیں گے اور اس شخص کو چیل میدان میں لٹا دیا جائے گا جہاں یہ جانور اسے اپنے پاؤں سے روند ڈالیں گے اور اس شخص کو پھر اپنی پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا اس دن میں فیصلہ فرمادے جو کہ تمھارے حساب سے پچاس ہزار سال کا ہے۔ اور پھر اسے اس کا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دکھادیا جائے گا۔“

جس شخص کے پاس گائے ہوں (اس کے بعد مذکورہ الفاظ ہیں جن اور یہ کہ سینگ والی گائے اپنے سینگوں سے اسے مارے گی پھر آگے بکری کی زکوٰۃ کے بارے میں بھی انہی الفاظ سے وعید آئی ہے)۔ یہی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس کے سوا کوئی احتمال نہیں ہے کہ اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے تمھارے حساب سے۔ واللہ اعلم

قیامت کا دن گناہگاروں کے لیے مشکل اور طویل ہوگا اور تقویٰ والوں کے لیے طویل اور مشکل نہ ہوگا

قیامت کا یہ دن گناہگاروں کے لیے طویل اور مشکل ہوگا جیسا کہ سابقہ احادیث میں گذرا البتہ مومن کے لیے کیسا ہوگا، چنانچہ ابو عبد اللہ الحافظ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت کا دن مومنین کے لیے ظہر اور عصر کے درمیانی وقت کی طرح ہوگا۔“

ابو عبد اللہ نے اس حدیث کو محفوظ کیا ہے اور ایک اور سند سے بھی اسے روایت کیا ہے۔ یعقوب بن سفیان نے اپنی سند سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس دن لوگ رب العالمین کے روبرو کھڑے ہوں گے۔ (المطففین آیت نمبر ۶) پھر فرمایا کہ ”تمھیں کیسا لگے جب تیروں کو ترکش میں جمع کرنے کی طرح اللہ تمھیں جمع کرے اور پچاس ہزار سال تک تمھاری طرف دیکھے گا بھی نہیں۔“

ابن ابی الدنیاء نے اپنی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ ”قیامت کے دن نصف نماز اس وقت تک نہ ہوگا جب تک یہ لوگ اور وہ لوگ آرام نہ کر لیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کی ”پھر اٹھا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ (الصافات آیت نمبر ۶۸)

ابن المبارک کہتے ہیں کہ یہ الفاظ ابن مسعود کی قرات کے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے آیت نمبر ۲۴ سورۃ فرقان کی تفسیر میں یوں منقول ہے ”اہلیان جنت اس دن بہترین ٹھکانے اور اچھی آرام دہ جگہ میں ہونگے۔“

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا، قیامت کا دن آدھانہ ہوگا حتیٰ کہ یہ لوگ اور وہ لوگ آرام نہ کر لیں۔“

شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود کا ذکر جو رسول اکرم ﷺ کا خاص دولت کدہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”اور رات کو (اٹھ کر) تہجد پڑھ یہ تیرے لیے اضافی نماز ہے قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر بھیج دے۔“ (الاسراء آیت نمبر ۷۹)

صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبداللہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ اذان سننے کے بعد جو کوئی یہ پڑھے ”اللھم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدن الوسيلة والفضيلة وابعثه

مقاما محمودا الذی وعدته“

یعنی اے اللہ اس دعوت کامل اور اسکے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے رب! تو محمدؐ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ اور ان کو اس مقام محمود تک پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ (اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی)۔

شفاعت ہی ”مقام محمود“ ہے

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے ”آپؐ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا ”قرب ہے کہ تیرا رب مجھے مقام محمود پر پہنچائے۔“ فرمایا ”یہ شفاعت ہے۔“ (اس کی سند حسن ہے)

وہ پانچ انعامات جو نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئے

صحیحین میں حضرت جابر وغیرہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے ”مجھے پانچ ایسے خواص دیئے گئے جو اور کسی نبی کو مجھ سے پہلے عطا نہیں ہوئے۔“ (۱) ایک ماہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (۲) میرے لیے قیمت کو حلال کیا گیا (۳) میرے لئے پوری زمین کو مسجد اور پاک قرار دیا گیا (پاک حاصل کرنے کا ذریعہ) لہذا جہاں کہیں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو جائے وہ وہیں پڑھ لے۔ (۴) مجھے شفاعت (عظمیٰ) عطا کی گئی (۵) پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

مذکورہ ارشاد میں شفاعت سے مراد وہ شفاعت ہے۔ جس کی پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے گزارش کی جائے گی، وہ فرمائیں گے میں (خود کو) اس کا اہل نہیں (سمجھتا) نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ وہ بھی اسی طرح فرمائیں گے وہ انھیں حضرت ابراہیم کی طرف بھیج دیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے اور وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے اور وہ انہیں حضرت محمد ﷺ کی طرف بھیج دیں گے۔ چنانچہ آپؐ فرمائیں گے میں اس کا اہل ہوں، میں اس کا اہل ہوں۔

یہ واقعہ گناہگاروں کو بہنم سے نکالنے کے بیان میں احادیث شفاعت کے ذیل میں تفصیل سے آ رہا ہے۔ البتہ اس موضوع پر ہم نے صحابہ کرام کے اقوال مقدسہ کی روشنی میں اپنی تفسیر میں کافی بحث کی ہے جو اپنے موضوع کے لیے کافی ہے۔

نبی کریم ﷺ قیامت کے دن بنی آدم علیہ السلام کے سردار ہونگے

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے، فرمایا ”میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے میری قبر شرف ہوگی میں ہی پہلا شافع اور مشفع ہوں گا۔“ مسلم ہی میں حضرت ابی بن کعبؓ سے القراءۃ علی سبعة احرف والی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ اے میرے رب میری امت کی مغفرت فرما۔ اور تیسری دعا کو اس دن تک مؤخر کر دیا گیا جس دن لوگوں سے مایوسی کا اظہار کر دیا جائے گا حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی (مایوسی کا اظہار) کر دیں گے۔

روز قیامت رسول اکرم ﷺ امام الانبیاء ہونگے

مسند احمد میں حضرت ابی بن کعبؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا ”میں روز قیامت انبیاء کا امام اور خطیب

صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۳۸، مسلم حدیث نمبر ۱۱۶۳ تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۴/۱۴۲۱، البدایہ والنہایہ صفحہ ۱/۱۷۱

صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۸۹۹ صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۹۰۱

یہ لوگ اور ان کا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور اس میں مجھے کوئی فخر نہیں۔“ (حدیث حسن صحیح)

مسند احمد میں عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ ”قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے، میں اور میرے امتی اوپنی جگہ پر ہونگے، میرا رب مجھے بزرگوار پہنائے گا اور مجھے اجازت دے گا کہ میں جب تک وہ چاہے پہنوں۔ یہ ہے وہ ”مقام محمود“۔“

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ: ”میں وہ پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جسے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچانوں گا اسی طرح اپنے پیچھے دیکھوں گا، اسی طرح دائیں دیکھوں گا، اسی طرح بائیں طرف دیکھوں گا (اور اپنی امت کو پہچانوں گا) ایک شخص نے پوچھا دوسری امتوں میں آپ کی امت کی امتیازی شان کیا ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا کہ ان کے اعضاء وضو سے چمکتے ہونگے، (وضو کے اثر سے)۔ اور کوئی دوسرا اس طرح نہ ہوگا۔ اور اس طرح بھی پہچانوں گا کہ ان کا نام اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا اور اس طرح بھی کہ ان کی اولاد ان کے سامنے دوڑتی پھرتی ہوگی۔“

مسند احمد میں حضرت نصر بن انس سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اکرم ﷺ سے بیان کیا کہ ”میں پل صراط (کے مرحلے) کے بعد اپنی امت کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور کہیں گے کہ اے محمدؐ ایہ انبیاء کرام آپ کے پاس درخواست لے کر آئے ہیں۔ یا فرمائیں گے کہ آپ کے پاس جمع ہونے آئے ہیں کہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ تمام امتوں کو علیحدہ کر کے جہاں چاہے بھیج دے۔ لوگ منہ تک پسینے میں فرق ہیں۔ یہ کیفیت مومن کے لیے زکام کی طرح ہوگی اور کافر جیسے موت طاری ہوگی۔

نبی کریم ﷺ انھیں فرمائیں گے کہ میرا انتظار کیجئے حتیٰ کہ میں آپ کے پاس واپس آ جاؤں۔ پھر اللہ کے نبیؐ جا کر عرش کے نیچے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ اعزاز پائیں گے جو کسی منتخب فرشتے اور نبی مرسل کو بھی حاصل نہ ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیں گے کہ محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو کہ سر اٹھائیں اور مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کریں قبول کی جائے گی، اور ہر تانوں میں سے ایک انسان کو نکال لیں، میں بار بار اپنے رب سے درخواست کرتا رہوں گا۔ اور میں ابھی کھڑا بھی نہ ہوں گا کہ میری شفاعت قبول کر لی جائے گی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے وہ عطا فرمادیں گے اور کہیں گے اے محمدؐ اپنی امت میں سے ان کو جنت میں لے جاؤ جس نے کسی ایک دن اخلاص کے ساتھ اس کی گواہی دی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اسی حالت پر اس کی وفات ہوئی۔“

مسند احمد میں حضرت ابن مسعود کی ایک طویل حدیث ہے جس میں یہ ذکر بھی کہ ”اور بیشک میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔“ ایک انصاری نے پوچھا مقام محمود کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا۔ اس وقت جب تمہیں ننگے بدن، ننگے پیر لایا جائے گا اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے دیئے جائیں گے۔ اللہ فرمائے گا کہ میرے خلیل کو کپڑے پہناؤ۔ دوسفید چادریں ان کو پہنائیں جائیں گی، پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میرا لباس لایا جائے گا میں اسے پہنوں گا، اور ان کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہو جاؤں گا جہاں کوئی اور کھڑا نہ ہوگا اور پہلے اور آخری لوگ میرے اس مرتبے پر رشک کریں گے۔“ پھر فرمایا کہ اور ان کے لیے

۱ مسند احمد صفحہ نمبر ۱۳۷۷، ترمذی حدیث نمبر ۳۶۱۲ ۲ مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۳۵۶

۳ مسند احمد صفحہ نمبر ۱۹۹ ۴ مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۱۷۸

(مطلب یہ کہ وہ اطراف زمین میں کھڑے ہیں یعنی ایک ہی جگہ سب جمع ہیں ان میں مومن بھی ہیں اور کافر بھی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں گے کہ حساب کتاب کر کے مومن اور کافر میں تفریق کی جائے۔ کھڑے ہونے کی جگہ میں بھی اور مستقل ٹھکانے میں بھی یہاں اسی لیے ابن جریر نے لکھا ہے کہ "اکثر اہل تاویل نے قرآن کی اس آیت "عنقریب تیرا رب تجھ کو مقام محمود پر مبعوث کرے گا" (الاسراء آیت نمبر ۷۹)

یہ وہ مقام ہے جہاں رسول اکرم ﷺ لوگوں کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن کھڑے ہوں گے تاکہ ان کا رب انہیں اس عظیم دن سے نجات دے جو اس دن کی سختی کی وجہ سے ان پر آئی ہوئی ہوگی۔ بخاری میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ لوگ قیامت کے دن ہر امت کو ترغیب دیتے پھریں گے کہ وہ اپنے نبی سے شفاعت کے لیے کہے اور پھر یہ شفاعت کی درخواست نبی کریم ﷺ تک پہنچے گی اور آپ شفاعت کریں گے۔ یہ ہے وہ دن کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر لائیں گے۔

بھکاری کے چہرے سے قیامت کے دن گوشت اتار لیا جائے گا

صحیح بخاری میں حضرت حمزہ بن عبد اللہ عمرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے، فرمایا کہ "جو بندہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہے گا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔" اور فرمایا کہ "قیامت کے دن سورج بہت قریب آجائے گا حتیٰ کہ پسینہ آدھے کانوں تک پہنچ جائے گا اور اسی دوران لوگ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ اور پھر حضرت محمد ﷺ سے فریاد کریں گے۔

(ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد آئے ہیں) چنانچہ وہ (محمد ﷺ) شفاعت کریں گے کہ رب تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ فرمادے حتیٰ کہ وہ دروازے کی کنڈی پکڑ کر کھڑے ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں مقام محمود پر لا کھڑا کرے گا کہ وہاں جمع ہونے والے سب آپ کا شکر یہ ادا کریں گے (یعنی حمد کریں گے)۔

اس حوض محمدی کا ذکر جس سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں سیراب فرمائیں گے حوض کوثر کا وجود متعدد مشہور احادیث سے اور کئی طرق سے ثابت ہے ایسے بے شمار لوگ مٹی میں مل گئے جو اس کے وجود کے منکر تھے ان کا انکار ان کے اور حوض کوثر پر آنے کے درمیان حائل ہے۔ جیسا کہ بعض سلف سے منقول ہے کہ جو شخص کرامت کا منکر ہو وہ حوض کوثر پر نہیں آسکے گا اور اگر حوض کوثر کا منکر ان احادیث پر مطلع ہو جائے جو ہم پیش کرنے والے ہیں تو وہ اپنے قول کے خلاف رجوع کر لے گا۔

سب صحابہ حوض کوثر کی تصدیق کرتے اور اس کے وجود پر ایمان رکھتے تھے اور اس بارے میں احادیث بھی روایت کی ہیں "بے شمار صحابہ سے اس کے وجود کے بارے میں احادیث

تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۵/۱۰۸، اتحاف سادۃ القین صفحہ نمبر ۱۰۵۳/۱، کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۰۹۲

بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر ۴۷۱۸ ج ۲ بخاری کتاب الزکاة حدیث نمبر ۱۲۷۲، اور نمبر ۱۳۷۵

مروئی ہیں جن میں کچھ مندرجہ ذیل حضرات ہیں، حضرت ابی بن کعب، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت جندب بن عبد اللہ الجعفی، حضرت زید بن ارقم، حضرت سلمان فارسی، حضرت حارث بن وہب، حضرت حذیفہ بن اسید، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت سرہ بن جندب، حضرت کبیل بن سعد، حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم، حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص، حضرت ابن مسعود، حضرت عقبہ بن عبد المطلب، حضرت عقبہ بن عامر الجعفی، حضرت نواس بن سمان، حضرت ابوامامہ باہلی، حضرت ابو بکرہ اسلمی، حضرت ابو بکرہ، حضرت ابوذر غفاری، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابو ہریرہ، حضرت اسماء بنت ابی بکر، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ام سلمی، حضرت حمزہ کی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہم و عنہن اجمعین۔

حضرت ابی بن کعب کی حدیث

ابوالقاسم طبرانی نے اپنی سند سے حضرت ابی بن کعبؓ سے نقل کیا ہے کہ "رسول اکرم ﷺ نے حوض کوثر کا ذکر فرمایا تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ حوض کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ "وہ دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ خنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جس نے ایک گھونٹ پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس سے روگردانی کرے گا کبھی سیراب نہ ہوگا۔"

کتاب السنۃ میں ایک اور سند سے یہ روایت آئی ہے صرف انہیں قسم کھا کر بیان کرنے اور ستاروں سے زیادہ اس کے پیالوں کے ہونے کا ذکر آیا ہے۔ اور یہ روایت صحاح ستہ یا مسند احمد میں نہیں۔

حضرت انس بن مالک کی حدیث

بخاری میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا کالیلہ اور صنعاء یمن کے درمیان فاصلہ اور اس میں ستاروں کی تعداد برابر پیالے ہیں (کذا رواہ مسلم)

حضرت انس کی دوسری روایت

بخاری ہی میں ارشاد نبویؐ ہے کہ

"میرے پاس (حوض پر) میرے کچھ ساتھی (اتنی) آئیں گے اور میں ان کو پہچان بھی لوں گا مگر فرشتے مجھ سے انہیں دور کر دیں گے میں کہوں گا یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا بدعتیں ایجاد کیں۔" (رواہ مسلم عن محمد بن حاتم)

کوثر ایک نہر ہے جو رسول اکرم ﷺ کو ملے گی، حضرت انس کی تیسری روایت

مسند احمد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو اگلے آئی جب بیدار ہوئے تو آپ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا (آپ سے حضرت انسؓ یا دوسرے صحابہ نے پوچھا) یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا "مجھ پر ابھی ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے۔"

طبرانی، المعجم الکبیر صفحہ نمبر ۱۸۷ ج ۲ حوالہ سابقہ

بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۸، مسلم حدیث نمبر ۵۹۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم: ہم نے تجھ کو کثر عنایت کی ہے (الی آخر سورۃ) سورت سنانے کے بعد پوچھا کہ ”کیا تمہیں پتہ ہے کہ کوثر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ ”یہ ایک نہر ہے جو مجھے رب تعالیٰ نے جنت میں عطا کی ہے۔ اس میں بہت بھلائی ہے، قیامت کے دن میری امت اس پر میرے پاس پانی پیے آئی گے۔ اس کے پیالے ستاروں جتنی تعداد میں ہیں۔ ایک بندے کو اس سے دو روٹھکیلا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ میرا امتی ہے۔ تو کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کیں۔“ (یہ عثمائی حدیث ہے اسے مسلم ابوداؤد اور نسائی نے بھی محمد بن فضیل کی سند سے روایت کیا ہے)

حضرت انس کی چوتھی روایت

مسند احمد میں حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مدینہ اور صنعاء کے درمیان ہے اور مدینہ اور عمان کے درمیان ہے۔“ (مسلم شریف میں دو طرق سے یہ روایت آئی ہے)

حضرت انس کی پانچویں روایت

مسند احمد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے عبید اللہ بن زیاد کے پاس حوض کوثر کا تذکرہ کیا تو اس نے اس کا انکار کیا اور کہنے لگا حوض کیا ہے؟ یہ بات جب حضرت انسؓ تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کہ میں اس کے پاس جا کر ضرور بات کروں گا۔ چنانچہ تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ”تم حوض کوثر کے بارے میں بات کر رہے تھے؟ عبید اللہ نے کہا کیا آپؐ نے رسول اکرم ﷺ سے اس حوض کا تذکرہ سنا ہے؟ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ بہت زیادہ اور ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے یہ فرمایا کہ

”میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان ایلہ سے مکہ یا صنعاء سے مکہ کے درمیان فاصلہ جتنا فاصلہ ہے۔ اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔“

مسند احمد ہی میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”میرا حوض اتنا اتنا بڑا ہے۔ اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر برتن ہیں شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا، اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو نہ پیئے گا کبھی سیراب نہ ہوگا۔“

حضرت انس کی چھٹی روایت

مسند ابویعلیٰ میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن زیاد نے ان سے پوچھا ”اے ابو حمزہ کیا آپؐ نے نبی کریم ﷺ سے حوض کے بارے میں تذکرہ سنا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں مدینے میں ایسی بوڑھی عورتوں کو چھوڑ کر آیا ہوں جو کثرت سے یہ دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت محمد ﷺ کے حوض سے (شربت) پلائے۔“

حضرت انس کی ساتویں روایت..... مسند ابویعلیٰ میں یزید الرقاشی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت

انسؓ سے عرض کیا ”اے ابو حمزہ! کچھ لوگ ہمیں کفر و شرک سے متہم کرتے ہیں، حضرت انسؓ نے فرمایا کہ وہ لوگ بدخلق اور بدترین مخلوق ہیں۔ میں نے کہا اور وہ حوض کوثر کو جھٹلاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”میرا ایک حوض ہے۔“

جس کا عرض ایلہ سے کعبہ کی مسافت کے برابر ہے (یا فرمایا کہ صنعاء تک) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر برتن ہیں اس میں کئی پر نالے جنت کی طرح سے بہتے ہیں۔ جو اسے جھٹلائے وہ اس سے نہیں پی سکے گا۔

حضرت انس کی آٹھویں روایت

مسند بزار میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا حوض اتنا اتنا بڑا ہے اس میں ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں، مشک سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ جو اس سے ایک مرتبہ پیئے کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو نہیں پیئے گا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔

حافظ بزار کہتے ہیں ان الفاظ سے ہمیں سوائے حضرت انسؓ کے اور کسی سے روایت نہیں معلوم۔ یہ اسناد جید ہیں۔ اس روایت کو صحاح ستہ یا مسند احمد میں نقل نہیں کیا گیا۔

حضرت انس کی نویں روایت

علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت انسؓ بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”میں نے اپنا حوض دیکھا، اس کے کنارے پر ستاروں کی طرح برتن رکھے تھے میں نے انہیں ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ انتہائی خوشبودار عذری کی طرح تھا۔“

حضرت بریدہ بن حصیبؓ کی روایت

مسند ابویعلیٰ میں حضرت بریدہ بن حصیبؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ ”میرا حوض عمان سے یمن تک کی مسافت جتنا بڑا ہے اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں جو اس سے ایک مرتبہ پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔“ (اسی طرح حضرت بریدہ سے ابن صاعد، اور ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے نقل کیا ہے، اس کے الفاظ یہ نہیں)

”میرا حوض عمان اور یمن (کی مسافت) کے برابر ہے، اس میں ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں، شہد سے میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید اور دودھ مکھن سے، جو شخص ایک مرتبہ اس سے پیئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔“

حضرت ثوبانؓ کی روایت

مسند احمد میں حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے دن میں اپنے حوض پر ہوں گا اور اہل یمن میں سے کچھ لوگوں کو اس سے دور کروں گا اور اپنی لاشیں سے ماروں گا۔ حتیٰ کہ ان کو دور کر دوں گا۔“

رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس کی گنجائش کتنی ہے؟ فرمایا کہ ”میری اس جگہ سے عمان تک اس میں دو پرنا لے ہیں جو اس (شریت کو) لار ہے ہوں گے، گر رہے ہوں گے۔“

مسند احمد میں حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اس حوض کی چوڑائی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ میری اس جگہ سے عمان تک۔“

عبدالرزاق نے نقل کیا ہے کہ ”بصری اور صنعاء کے فاصلے کے برابر یا کم اور ایلہ کے فاصلے کے برابر۔“

اسکے شریعت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ”دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس میں جنت سے دو پرنا لے کر رہے جو ایک سوٹے کا ہے دوسرا چاندی کا بنا ہوا ہے۔“

مسند ابویعلیٰ میں حضرت ثوبان سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ ”میں اپنے حوض کے پاس کھڑا ہوں گا، اہل یمن کے کچھ لوگوں کو اس سے دور کروں گا اور اپنی لاشی سے ماروں گا حتیٰ کہ وہ حوض چھوڑ جائیں گے۔“

نبی کریم ﷺ سے اس حوض کی چوڑائی وغیرہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ میری اس جگہ سے عمان تک۔ جس کا فاصلہ ایک ماہ کا ہے یا اسی طرح کچھ اور۔“

پھر آپ ﷺ سے اس کے شریعت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں دو پرنا لے جنت سے آ کر کر رہے ہیں۔ ایک سوٹے کا اور دوسرا چاندی کا ہے۔“

(مسلم میں یہ روایت حضرت قتادہ سے مروی)

حضرت ثوبان کی روایت کا ایک اور طریق

مسند احمد میں حسین بن محمد کی سند سے عباس بن سالم نخعی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابوسلام حبشی سے حوض کوثر کے بارے پوچھنے کے لیے کسی کو روانہ کیا۔ چنانچہ وہ انھیں لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت ثوبان سے سنا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا

”میرا حوض عدن سے عمان بلقاء کی مسافت کے برابر بڑا ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ جو اس سے ایک بار پیے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور سب سے پہلے حوض کوثر پر فقراء مہاجرین پہنچیں گے۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا کہ ”پراگندہ بالوں اور میلے کپڑے والے مسلمان جو مالدار اور ناز و نعم میں پٹی ہوئی عورتوں سے شادی نہیں کر سکتے اور نہ ان کے لیے دوستی کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔“

یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز کہنے لگے کہ میں نے ناز و نعم میں پٹی عورت سے شادی کی ہے اور میرے لیے دوستی

کے دروازے کھلے ہوتے ہیں بس اب تو اللہ ہی مجھ پر رحم کرے۔ خدا کی قسم میں اپنے سر میں اب تیل نہ ڈالوں گا حتیٰ کہ میرے بال پراگندہ ہو جائیں اور ان پہنے ہوئے کپڑے کو نہیں دھوؤں گا حتیٰ کہ یہ بوسیدہ ہو جائیں۔“

ابوبکر بن ابی عامر نے اپنی سند سے حضرت ثوبان سے ارشاد نبوی نقل کیا ہے فرمایا کہ ”میرا حوض عدن اور عمان کے درمیان (یعنی اس مسافت کے برابر) ہے، دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کے پیالے آسمان کے تاروں کے برابر ہیں (تعداد میں) جو اس سے ایک مرتبہ پیے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس پر آنے والے اکثر لوگ فقراء مہاجرین ہوں گے۔ (ہم نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو فرمایا) وہ اچھے بال اور میلے کپڑوں والے لوگ ہیں جو امیر زادیوں سے نکاح نہیں کر سکتے۔ اور ان کے لیے دوستی کے دروازے نہیں کھلتے، جو دوسروں کا حق تو واپس کر دیتے ہیں مگر ان کا حق واپس نہیں کیا جاتا۔“ (مسند کا یہ طریق بھی پچھلی روایت کی سند کی طرح جید ہے)

حضرت جابر بن سمرہ کی روایت

مسند ابویعلیٰ میں حضرت جابر بن سمرہ سے ارشاد نبوی مروی ہے، فرمایا کہ ”میں حوض پر تم سے پہلے پہنچوں گا اور اس حوض کے دونوں کناروں میں فاصلہ، صنعاء اور ایلہ کے فاصلے کے برابر ہے اور اس کے پیالے گویا ستارے ہیں۔“

حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت

مسند احمد میں ابو ذر سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد سناتے ہوئے سنا۔ ”میں حوض پر اپنے پاس آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا۔ مجھ سے کچھ لوگوں کو دور کیا جا رہا ہوگا تو میں کہوں گا اے رب! یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میرے امتی ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال کیے یہ لوگ آپ کے بعد اگلے پیروں واپس ہوتے رہے (یعنی دین پرست کے خلاف چلتے رہے)

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے اس کی چوڑائی، لمبائی کی مثل ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں، وہ مشک سے زیادہ خوشبودار اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو اس سے ایک بار پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔“

(اس کی اسناد شرط مسلم پر ہیں مگر مسلم نے اسے روایت نہیں کیا، بلکہ حضرت جابر سے چھ روایات نقل کی ہیں مگر مذکورہ روایت ان میں نہیں)

روایت جابر، رسول اکرم ﷺ امت کی کثرت پر فخر کریں گے

مسند بزار میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے ارشاد نبوی مروی ہے، فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے موجود

ترمذی صفحہ القیامۃ حدیث نمبر ۲۲۳۳، ابن ماجہ الزہد حدیث نمبر ۳۳۰۳، مسند احمد صفحہ نمبر ۲۷۵/۵

ترمذی صفحہ القیامۃ حدیث نمبر ۲۲۳۲، ابن ماجہ ایضاً، مسند احمد صفحہ نمبر ۲۷۵/۵

مسلم کتاب الفضائل حدیث نمبر ۵۹۵۸، ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۳۱۲/۷

صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۲۸، مسند احمد صفحہ نمبر ۳۸۳/۳

۱ مسند احمد صفحہ نمبر ۲۸۰/۵ ایضاً صحیح مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۸۵۲

۲ ایضاً صحیح مسلم، الفضائل حدیث نمبر ۵۹۳۶، مسند احمد صفحہ نمبر ۲۵۰/۵

۳ مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۳۱۲/۷ مسند احمد صفحہ نمبر ۲۸۰/۵

۴ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۶، مسند احمد صفحہ نمبر ۲۵۰/۵ اور صفحہ نمبر

(انتظار میں) ہوں گا اور دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ چنانچہ تم میرے بعد کا فرمت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ایک شخص نے حوض کی پیمائش پوچھی تو فرمایا۔ ایلہ سے مکہ کے درمیان کی مسافت (حضرت جابر کا خیال ہے کہ مکہ کہا ہے) اس میں پینے کے برتن تاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ مومن ایک پیالہ اٹھا کر دوبارہ رکھنے نہ پائے گا کہ اسے دوسرا مومن بھائی اٹھا لے گا۔“

حضرت جندب بن عبد اللہ الجبلی کی روایت

بخاری میں حضرت جندب سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ”میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔“ (مسلم میں شعبہ کی سند اور مسند احمد میں سفیان بن عیینہ کی سند سے بھی منقول ہے)

حضرت جبار بن وہب کی حدیث

صحیح بخاری میں حضرت جبار بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حوض کوثر کا تذکرہ کرتے سنا فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینے اور صنعاء میں ہے (اتنا بڑا ہے) (ابن ابی عدی نے حضرت جبار بن وہب کی روایت میں یہ اضافہ بنایا ہے، ان کا حوض صنعاء اور مدینے کے درمیان ہے۔ مستور نے ان سے پوچھا کہ ”تم نے انہیں برتنوں کا ذکر کرتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا نہیں تو مستور نے کہا ہم نے انہیں یہ ذکر دیکھا ہے۔“ فرمایا ”برتن ستاروں کی مانند ہیں۔“

(صحیح مسلم میں محمد بن عرعہ سے مروی ہے۔ اسی طرح محمد بن عبد اللہ کی سند سے بھی ہے۔ یہ مستور، ابن شداد بن عمرو فہری ہیں۔ جو کہ صحابی ہیں۔ ان کی روایات بخاری و مسلم میں آئی ہیں اور سنن اربعہ میں بھی۔)

حضرت حذیفہ بن اسید کی حدیث

ابو ثریب غفاری نے اپنی سند سے حضرت حذیفہ سے نقل کیا ہے کہ ”جب نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع سے لوٹے تو فرمایا کہ میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔ تم اس حوض پر آؤ گے جس کی لمبائی بھری سے صنعاء کی مسافت کے برابر ہے۔ اس میں ستاروں کی تعداد میں پیالے ہیں۔“ (یہ روایت مشہور کتب ستہ اور مسند احمد میں نہیں آئی)

حضرت حذیفہ بن یمان عسلی کی حدیث

ابو القاسم البغوی نے اپنی سند سے حضرت حذیفہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”میرا حوض ایلہ و عدن سے بھی دور ہے۔ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ میں اس سے کچھ لوگوں کو دور کروں گا جیسا کہ کوئی شخص اپنے حوض سے اجنبی اونٹ کو بھگا دیتا ہے۔“ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ اس دن ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا

طبرانی کبیر صفحہ نمبر ۸/۹۳، فتح الباری صفحہ نمبر ۱۱/۳۶۸

صحیح بخاری کتاب الرقاق، حدیث نمبر ۶۵۹۱، صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۸

کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۱۶۹، طبرانی کبیر صفحہ نمبر ۱۵/۶۵

پاس تم لوگ میرے حوض پر آثار و ضوع سے چمکتے اعضاء کے ساتھ آؤ گے اور یہ امتیاز کسی اور کو حاصل نہ ہوگا۔“ (مسلم اور بخاری میں بھی یہ روایت الگ الگ اسناد سے آئی ہے)

حضرت زید بن ارقم کی حدیث

مسند احمد میں حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”تم لوگ ان لوگوں کا لاکھوں حصہ بھی نہیں جو لوگ میری امت کے میرے حوض پر آئیں گے۔“ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید سے پوچھا کہ ان دنوں تم مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا کہ ہم سات یا آٹھ سو افراد تھے۔“

حدیث حضرت زید بن ارقم کی حدیث

تہذیبی میں زید بن حیان تھی سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن ارقم کی خدمت میں حاضر ہوا، مجھے عبید اللہ بن زیاد نے ان کے پاس پوچھنے بھیجا تھا کہ ”وہ احادیث کیا ہیں جو تم رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں؟ اور کیا تمہارا خیال ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا جنت میں کوئی حوض ہے؟ تو حضرت زید نے جواب دیا کہ ہمیں رسول ﷺ نے بتایا اور ہم سے اس کا وعدہ بھی فرمایا تو عبید اللہ نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ لیکن تم ایک دماغ خراب بوڑھے شخص ہو تو وہ فرمانے لگے کہ میرے کانوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ ”جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔“ اور میں رسول اکرم ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھ رہا۔“

حضرت سلمان فارسی کی حدیث

صحیح ابن خزیمہ میں حضرت سلمان فارسی کی فضیلت رمضان پر ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ: ”اے لوگو تم پر ایک عظیم مبارک مہینہ آ گیا ہے (اس کے بعد طویل حدیث ہے پھر فرمایا) جو شخص اس مہینے میں روزے سے رہا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے (شریت) پلائیں گے۔ چنانچہ وہ اس کے بعد پیا سا نہ ہوگا حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائے۔“

فصل: ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور آنے والوں کی کثرت پر ایک دوسرے

سے فخر کریں گے، حضرت سمرہ کی روایت

ابو بکر بن عامر نے اپنی سند سے حضرت سمرہؓ سے ارشاد نبوی نقل کیا ہے، فرمایا ”ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ حوض پر آنے والے لوگوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر سب

صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۸، صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۸۲

سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۴۳۶، مسند احمد صفحہ نمبر ۲/۳۷۲

تہذیبی سنن کبریٰ، صفحہ نمبر ۳/۲۷۶، دلائل النبوة صفحہ نمبر ۶/۲۸۳

صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۸۷

سے زیادہ لوگ آئیں گے۔“ (ہذا حدیث غریب)

حضرت سہل بن سعد الساعدی کی روایت

صحیح بخاری میں حضرت سہل بن سعدؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے، فرمایا میں ”حوض پر تم سے پہلے موجود (تمہارے انتظار میں) ہوں گا جو آئے گا پانی لے گا اور جو پانی لے گا کبھی پیسا نہیں ہوگا۔ اور میرے حوض پر اور تو میں آئیں گی جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے۔ پھر ان کے اور میرے درمیان آ ذکر دی جائے گی۔“
ابو حازم راوی نے کہا نعمان بن ابی عیاش نے مجھ سے یہ روایت سنی تو پوچھا کہ اتنی ہی روایت تم نے حضرت سہل سے سنی تھی؟ میں نے کہا ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے یہ روایت سنی اور اس میں یہ زائد الفاظ تھے (فرمایا)

”میں کہوں گا یہ مجھ سے ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا بابت کیں دور کرو، دور کرو اس شخص کو جس نے میرے بعد (دین) بدل دیا۔“

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مدنی کی روایت

صحیح بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے جنین کی غنیمت تقسیم فرمائی تو قریش کے بعض سرداروں کو بھی دیا۔ اس پر بعض انصار ناراض ہو گئے تو آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم میرے بعد عنقریب لذات کی محبت پاؤ گے حتیٰ کہ تم مجھے حوض پر آ کر مل جاؤ۔

حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت

مسند بزار میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے، فرمایا کہ
”میں تمہارے دامن کو پکڑے کہتا رہوں گا کہ جنم سے اور حدود کے تجاوز سے بچو۔ (تین مرتبہ فرمایا) اور اگر میں مر گیا تو تمہیں چھوڑ جاؤں گا اور تم سے پہلے حوض پر (منتظر) ہوں گا۔ جو وہاں آئے گا کامیاب ہوگا۔ ایک قوم کو لایا جائے گا مگر انہیں بائیں والے فرشتے روک لیں گے، میں پکاروں گا اے رب..... (حضرت ابن عباسؓ کا خیال ہے کہ یہ کہا ہے) کہا جائے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد دین سے پھر گئے تھے۔“
صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ
”حوض کوثر وہ خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائیں گے۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ حوض جنت میں ایک نہر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کوثر سے حوض تک دو پرنا لے ہیں ایک سونے کا اور ایک چاندی کا۔“

حضرت ابن عباس کی دوسری روایت

طبرانی میں حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے، فرمایا

۱۔	ترمذی حدیث نمبر ۲۳۳۳	۲۔	صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۸۹	۳۔	بخاری حدیث نمبر ۷۳۳۱
۲۔	طبرانی کبیر صفحہ نمبر ۳۳/۱۱	۵۔	طبرانی معجم الکبیر صفحہ نمبر ۱۱۵/۱۱		

”میرا حوض ایک ماہ کی مسافت (کے برابر بڑا) ہے۔ اس کے چاروں کونے برابر ہیں اس کے برتن اسمان تک ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ اس کا پانی زیادہ سفید ہے برف سے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو اس سے ایک مرتبہ پیئے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے گی۔“

حضرت ابن عباس کی تیسری روایت

علامہ ابن ابی الدنیانے اپنی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا میرا رب تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں کہ کیا وہاں پانی ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا
”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس میں ضرور پانی ہوگا بیشک اللہ کے اولیاء انبیاء کرام کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجے گا۔ جن کے ہاتھوں میں آگ کے ڈنڈے ہوں گے جو کافروں کو انبیاء کے حوضوں سے دور ہٹائیں گے۔“

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت

صحیح بخاری میں حضرت ابن عمرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے، فرمایا
” (قیامت میں) تمہارے سامنے اتنا بڑا حوض ہوگا جتنا کہ جبراء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔“ (جبراء عمان کے قریب اور اذرح شام کا ایک علاقہ ہے)
مسند احمد میں حضرت ابن عمرؓ سے یہی حدیث مروی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ تمہارے سامنے اتنا بڑا حوض ہوگا جتنا جبراء اور اذرح کے درمیان مسافت ہے۔ یہ دونوں شام کے علاقے ہیں جو شخص اس حوض سے ایک مرتبہ پیئے گا اس کے بعد کبھی اسے پیاس نہیں لگے گی۔“

حضرت ابن عمرؓ کی ایک اور روایت

مسند احمد میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ
”میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسا کہ مدینہ اور عمان کے مابین فاصلہ ہے۔ برف سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے پالے آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں جو ایک مرتبہ اس سے پیئے گا کبھی پیاس نہ ہوگا۔ اور سب سے پہلے حوض پر آنے والے غریب مہاجرین ہوں گے۔ کسی نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ ”ان کے بال پر انگنہ، چہرے زرد اور کپڑے میلے ہوتے ہیں۔ ان کے لیے دوستی کا دروازہ نہیں کھلا اور وہ مالدار عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ دوسروں کا حق واپس کر دیتے ہیں ان کا حق کوئی واپس نہیں کرتا۔“

حضرت ابن عمرؓ کی ایک اور روایت

مسند ابوداؤد طیالسی میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب ”سورة انا اعطینک الکواثر“ نازل ہوئی تو ہمیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

۱۔	صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۷۷، مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۱، مسند احمد صفحہ نمبر ۱۳۱/۲	۲۔	حوالہ بالا	۳۔	مسند احمد صفحہ نمبر ۱۳۲/۲
----	---	----	------------	----	---------------------------

”کوثر جنت میں ایک نہر ہے اس کے دونوں کنارے سونے کے بنے ہوئے ہیں۔ وہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی، اس کے پیالے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جو اس سے پئے گا پھر کبھی پیسا سنا نہ ہوگا۔“

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت

مسند احمد میں سالم بن سمرہ سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن زیاد، نبی کریم ﷺ کے حوض کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت براء بن عازبؓ، عائد بن عمرؓ اور ایک شخص سے پوچھنے کے بعد اس نے جھٹلاتا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ابو سمرہ نے ایک دن اسے کہا کہ میں ایک حدیث ایسی نہ سناؤں جس میں اس سے شفاء حاصل ہو جائے۔ تمہارے باپ نے مجھے کچھ مال کے ہمراہ حضرت معاویہؓ کی خدمت میں بھیجا تھا، میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ملا انہوں نے مجھے ایک حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”بیشک اللہ تعالیٰ فاشی اور بے حیائی کو پسند نہیں فرماتے یا فرمایا نفرت فرماتے ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کھلم کھلا بے حیائی اور فحاشی ظاہر نہ ہو جائے۔ قطع رحمی، پڑوسی سے ظلم ظاہر نہ ہو۔ اور جب تک کہ امانت دار خیانت نہ کرے اور خائن امانتداری کرے۔ اور مزید فرمایا ”سنو تم سے میرے حوض کا وعدہ کیا گیا ہے جس کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہے اور وہ ایلہ اور مکہ کے درمیان مسافت کے برابر ہے، اور وہ ایک ماہ کی مسافت ہے۔ اس میں پیالے آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں اس کا شربت چاندی سے زیادہ سفید ہے جو اس سے پئے گا اس کے بعد کبھی پیسا سنا نہ ہوگا۔“

یہ سن کر عبید اللہ نے کہا کہ حوض کے بارے میں اس سے زیادہ اثبت اور سچی حدیث میں نے نہیں سنی۔ یہ کہہ کر اس نے وہ کاغذ جس پر حدیث لکھی تھی، اپنے پاس رکھ لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت

مسند بزار میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے، فرمایا کہ ”جنت میں میرا ایک حوض ہوگا، جس کی مسافت ایک ماہ کی ہے۔ اس کے چاروں کنارے برابر ہیں۔ اس کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کا پانی چاندی جیسا اور پیالے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جو اس سے ایک بار پئے گا اس کے بعد کبھی پیسا سنا نہ ہوگا۔“

۱۔ ترمذی حدیث نمبر ۳۳۶۱، ابوداؤد طیالسی حدیث نمبر ۱۹۳۳

۲۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۹۳، مسلم حدیث نمبر ۵۹۲۸

۳۔ مسند احمد صفحہ نمبر ۱۵۹/۲ ۴۔ مسند بزار حدیث نمبر ۳۲۷۹

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت

طبرانی میں حضرت ابو بکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”میرے حوض کے دو کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایلہ سے صنعاء تک ہے۔ ایک ماہ کی مسافت ہے، اس کی چوڑائی لمبائی جیسی ہے اس میں دو پر تالے آتے ہیں جو جنت سے نکل رہے ہیں، ایک سونے کا اور ایک چاندی کا ہے، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس میں آسمان کے تاروں کی تعداد میں پیالے ہیں۔“

(یہ روایت طبرانی اور صحیح ابن حبان میں بھی ابوالوازع جابر بن عمروؓ سے مروی ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں تم سے پہلے حوض پر موجود (منتظر) ہوں گا۔“

بخاری ہی میں ایک اور سند سے روایت ہے فرمایا کہ:

”میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا، اور کچھ لوگ تم میں سے اٹھا کر لائے جائیں گے پھر مجھ سے دور کر دیے جائیں گے۔ میں کہوں گا اے رب! یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں پتہ کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا نئی ایجاد کیں۔ (اس حدیث کا ایک تابع حضرت حذیفہؓ کی حدیث ہے)

حضرت ابن مسعودؓ کی دوسری روایت

مسند احمد میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ملک کے دو بیٹے خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری ماں اپنے شوہر کا اکرام کرتی تھی، اولاد پر مہربان تھی اور مہمانوں کی خدمت کرتی تھی مگر وہ جاہلیت میں انتقال کر گئی تھی تو آپ نے فرمایا کہ ”تمہاری ماں جہنم میں ہوگی۔“ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں واپس گئے تو غم کے مارے چہرے کالے پڑ گئے تھے۔ آپ نے انہیں دوبارہ بلوایا تو وہ دونوں خوشی خوشی لوٹ کر آ گئے اور امیدی کہ اب کوئی بات ضرور ہوگی۔ چنانچہ آپ نے انہیں فرمایا کہ تمہاری والدہ میری والدہ کے ہمراہ ہوگی۔ یہ سن کر ایک منافق بولا کہ یہ کیا اپنی والدہ کو کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ حالانکہ ہم اس کے پیچھے چل رہے ہیں۔ ایک انصاری نے کہا (اس شخص سے زیادہ سوال کرنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا تھا) یا رسول اللہ! کیا آپ سے رب تعالیٰ نے آپ کی والدہ یا ان دونوں کی والدہ کے بارے میں کوئی وعدہ فرمایا ہے؟ اس کا خیال تھا کہ کوئی ایسا جواب ہوگا جو پہلے بھی وہ سن چکا ہوگا۔ مگر نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ

”نہ تو میں نے رب سے سوال کیا اور نہ اس کی لالچ کی اور بیشک میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔ اس نے پوچھا مقام محمود کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تمہیں ننگے سر، ننگے پیر اور ننگے بدن لایا جائے گا تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پکڑے دیئے جائیں گے۔ رب تعالیٰ کہے گا کہ میرے خلیل کو پکڑے پہناؤ۔ چنانچہ انہیں دو سفید چادریں پہنائی جائیں گی پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میرے پکڑے

لائے جائیں گی میں انہیں پہنوں گا اور ان کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہو جاؤں گا جہاں نہ پہلے کوئی کھڑا ہوا ہوگا اور نہ میرے بعد ہوگا۔ چنانچہ اولین و آخرین مجھ پر رشک کریں گے اور کوثر سے حوض کی طرف (پرنا لے) کھول دیئے جائیں گے۔

یہ سن کر منافق بولا کہ پانی ہمیشہ کالی مٹی یا کنکریوں پر چلتا ہے۔ تو انصاری نے پوچھا کیا یا رسول اللہ! پانی کالی مٹی (ریت) پر چلے گا یا کنکریوں پر؟ تو آپؐ نے فرمایا اس کی ریت مشک ہے اور کنکریاں موتی ہیں۔ منافق نے پھر کہا کہ آج میں نے ایسی بات سنی جو پہلے نہیں سنی تھی پانی کہیں بھی چلے کچھ اگلا ضرور ہے۔ انصاری نے پوچھا کیا یا رسول اللہ! کیا وہ کوئی چیز اگائے گا بھی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں سونے کی شاخیں۔ منافق کہنے لگا کہ آج کی طرح میں نے پہلے بات نہیں سنی۔ جب بھی کوئی شاخ (ٹہنی) اگتی ہے تو پانی پتے نکلتے ہیں ورنہ پھل اگتے ہیں۔ چنانچہ انصاری نے پوچھا کیا یا رسول اللہ! کیا اس کا پھل بھی ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں جو اہرات مختلف رنگ کے ہوں گے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا جو ایک بار پانی لے گا اس کے بعد اسے پیاس نہیں لگے گی اور جو محروم رہا وہ بعد میں سیراب نہ ہو سکے گا۔ (تفسیر احمد و حوثر رب جدا)

حضرت عتبہ بن عبدالمسلمی کی حدیث

طبرانی میں حضرت عتبہ بن عبدالمسلمی سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر پوچھا۔ آپؐ کا حوض کیا ہے جس کے بارے میں آپؐ بتاتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ”بیضاء سے بھری جتنا بڑا ہے انسان نہیں جان سکتا کہ اللہ نے کس سے بنوایا اس کے دونوں کنارے کہاں ہیں؟“

جو شخص سنت رسولؐ سے اعراض کرے گا فرشتے اس کے چہرے کو حوض سے دور لے جائیں گے

قرطبی میں حضرت عثمان بن مظعونؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”اے عثمان میری سنت سے اعراض مت برتنا، کیونکہ جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا قیامت کے دن فرشتے اس کا چہرہ میرے حوض (کی طرف) سے پھیر دیں گے۔“

حضرت عقبہ بن عامر کی روایت

صحیح بخاری میں حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شہد کی نماز جنازہ پڑھ کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

”میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا اور میں تم پر گواہ ہوں گا بیشک واللہ میں اپنے حوض کی طرف ابھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک میں واللہ تم پر اس سے خوف نہیں کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، لیکن مجھے اس کا خوف ہے کہ تم دنیا کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے۔“

۱۔ مسند احمد صفحہ نمبر ۳۹۸ طبرانی کبیر صفحہ نمبر ۳۱۲/۱ ۲۔ تفسیر قرطبی صفحہ نمبر ۱۱۹ اور صفحہ نمبر ۳۲۸/۱

۳۔ بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۹۰، مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۲

”بیشک میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور اس کا عرض ایلہ سے مجھ کے فاصلے کے برابر ہے۔ اور مجھے تم پر اس سے خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے میں تم پر دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم اس کے حصول کے لیے مقابلہ کرو گے اور قتال کرو گے اور تم سے پہلے والوں کی طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔“ (عقبہؓ فرماتے ہیں میں نے اس وقت نبی کریم ﷺ کو آخری مرتبہ دیکھا تھا)

حضرت عمر بن الخطابؓ کی حدیث

بیہقی میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو یہ فرماتے سنا کہ ”بیشک رسول اکرم ﷺ نے رحم فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے رحم کیا اور میں نے رحم کیا، اور عقرب ایسے لوگ آئیں گے جو رحم، دجال، حوض کوثر شفاعت، عذاب قبر اور لوگوں کے جہنم سے نکالے جانے کے مکر ہوں گے۔“

حضرت نواس بن سمعان کی حدیث

عمر بن محمد بن بحر الجبیری نے اپنی سند سے حضرت نواس سے ارشاد نبویؐ نقل کیا ہے فرمایا کہ ”میرے حوض کا عرض و طول ایلہ سے عمان کے فاصلے کے برابر ہے۔ اس میں آسمان کے تاروں کی تعداد میں پیالے ہیں اور سب سے پہلے اس حوض پر پردہ آئے گا جو سب پیاسوں کو پانی پلائے گا۔“ (ضیاء نے کہا کہ میں اس حدیث کو جبیری کی صحیح احادیث میں سے سمجھتا ہوں)

حضرت ابو امامہ باہلی کی روایت

”النتہ“ میں حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ آپؐ کے حوض کی پیمائش کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ”عدن سے عمان کی مسافت کی طرح (اور اپنے ہاتھ سے وسعت کا اشارہ فرمایا) اس میں دو پرنا لے سونے اور چاندی کے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ آپؐ کے حوض کا شربت کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ”دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو اس سے پئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس کا چہرہ کالا نہ ہوگا۔“

حضرت ابو امامہ کی ایک اور روایت

علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت ابو امامہ باہلی سے نقل کیا ہے کہ ”رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپؐ کی حوض کا طول و عرض کتنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ”عدن اور عمان کے درمیانی مسافت جتنا۔ (یہ کہہ کر آپؐ نے اپنے دست مبارک سے کشادہ ہونے کا اشارہ فرمایا) اور اس کے اندر سونے اور چاندی کے دو پرنا لے (پاںپ وغیرہ) ہیں۔“ کسی نے پوچھا کہ اس کا شربت کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ”دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو شخص اسے ایک مرتبہ پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور اسکے بعد کبھی اس کا چہرہ کالا نہ ہوگا۔“

۱۔ کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۱۵ و حدیث نمبر ۳۹۱۶ ۲۔ النتہ لابن ابی عاصم صفحہ نمبر ۳۲۵

۳۔ الاولیاء لابن ابی الدنیا صفحہ نمبر ۷

حضرت ابو بزرہ اسلمیؓ کی حدیث

سنن ابوداؤد میں ابوطالوت عبدالسلام بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو بزرہ کو عبید اللہ بن زیاد کے ساتھ آتے دیکھا۔ پھر مجھے ایک شخص نے (راوی اس کا نام مسلم بتاتا ہے) بتایا کہ جب عبید اللہ نے حضرت ابو بزرہ کو دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ ٹھکنے کا شخص تمہارا محدث ہے؟ اس کی بات سن کر حضرت مجھ گئے فرمانے لگے کہ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ کبھی مجھے محمد کا صحابی ہونے پر عار دلائی جائے گی۔ تو عبید اللہ نے کہا کہ صحابیت تو آپ کے لیے زینت ہے عیب نہیں۔ پھر کہا کہ میں نے آپ کو اس لیے بلوایا تھا کہ میں آپ سے حوض کوثر کے بارے میں معلومات کروں کہ آپ نے اس بارے میں رسول اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں سنا ہے مگر ایک دو تین یا چار یا پانچ مرتبہ نہیں۔ جو شخص اس کا منکر ہوگا اسے اللہ تعالیٰ حوض کوثر سے ذرا بھی نہیں پلائیے گئے۔ یہ کہہ کر غصے میں باہر نکل گئے۔

حوض کوثر کو جھٹلانے والے کو کوثر کا جام نہیں ملے گا

علامہ ابن ابی الدنیانے اپنی سند سے ابوطالوت عنزی سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو بزرہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”میرا ایک حوض ہے جو اس کا منکر ہوگا اللہ اس کو حوض سے شربت نہیں پلائیے گئے۔“ (یہ روایت بیہقی میں ایک اور سند سے آئی ہے)

حضرت ابو بزرہ کی ایک اور روایت

ابوبکر بن عاصم نے اپنی سند سے حضرت ابو بزرہ کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ ”میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا، فرمایا کہ میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان الیلہ اور صنعاء جتنا فاصلہ ہے۔ اور اس کی چوڑائی لمبائی کے مثل ہے اس میں سونے اور چاندی کے دو پرنا لے جنت سے آ کر گر رہے ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جو اس سے ایک مرتبہ پیئے گا اس کے بعد کبھی پیسا نہ ہوگا اور جو کوئی اسے جھٹلائے گا اس کو نہیں پلایا جائے گا۔“

حضرت ابوبکرہ کی حدیث

علامہ ابن ابی الدنیانے ”اہوال قیامت“ میں حضرت ابوبکرہ کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا (استقبال کرونگا)۔“

حضرت ابوذر غفاریؓ کی حدیث

صحیح مسلم میں حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ میں نے خدمت نبویؐ میں عرض کیا ”یا رسول اللہ! حوض کے

برتن کیسے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ

”میں اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن اندھیری رات کے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں اور جنت کے برتن ہیں۔ اس میں جنت سے دو پرنا لے کر رہے ہیں۔ جو اس کا شربت پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ حوض کا طول و عرض ایک جیسا ہے۔ عمان سے الیلہ کی مسافت کے برابر (اور) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔“

روایت حضرت ابوسعیدؓ۔ قیامت میں نبی کریم ﷺ کے پیروکار زیادہ ہونگے

ابن ابی عاصم نے اپنی سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبویؐ نقل کیا ہے فرمایا کہ ”میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کی مسافت کے برابر ہے۔ دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اور قیامت کے دن سب سے زیادہ پیروکار میرے ہونگے۔“ (یہ روایت ابن ماجہ، اور مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہے) علامہ ابن ابی الدنیانے اپنی سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبویؐ نقل کیا ہے فرمایا کہ ”میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کی مسافت کے برابر ہے (اس کا شربت) دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ ہر نبی اپنی امت کو بلائے گا۔ ہر نبی کا حوض ہوگا۔ چنانچہ ان میں سے کسی کے پاس لاتعداد لوگ آئیں گے۔ کسی کے پاس چالیس تک آئیں گے اور کسی کے پاس دس کے قریب لوگ آئیں گے اور کسی کے پاس دو ہی آدمی اور کسی کے پاس ایک آدمی آئے گا اور کسی کے پاس ایک بھی نہیں آئے گا۔ اور میرے پیروکار قیامت میں تمام انبیاء سے زیادہ ہونگے۔“

نبی کریم ﷺ کے روضے اور منبر کے درمیان جنت کا باغ ہے

بیہقی میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔“ (یہ روایت صحیح اور موطاء میں بھی دوسری اسناد سے آئی ہے) حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث۔ بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے حضرت ابوسعید کے الفاظ کے ساتھ روایت آئی ہے اس کے آخر میں ہے ”اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ کی دوسری حدیث

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”ایک مرتبہ میں سورہا تھا کہ میں نے لوگوں کا ایک گروپ دیکھا حتیٰ کہ انہیں پہچان بھی لیا پھر میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلا اور انہیں کہنے لگا کہ چلو! میں نے کہا کہ کہاں؟ اس نے کہا کہ جہنم کی طرف۔ میں نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کیا کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ یہ

آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ پھر ایک دوسرا گروپ دیکھا حتیٰ کہ میں نے انہیں بھی پہچان لیا، اسے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلا اور انہیں کہنے لگا کہ چلو! میں نے پوچھا کہاں لے جا رہے ہو انہیں؟ اس نے کہا جہنم کی طرف۔ میں نے پوچھا انہوں نے کیا کیا ہے؟ اس نے کہا ”یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے میں نہیں سمجھتا کہ ان میں سے کوئی چھٹکارا پائے سوائے یہ کہ وہ آوارہ اونٹ کی طرح ہو۔“

حضرت ابو ہریرہؓ کی تیسری روایت

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو یوں دور کروں گا جیسے اجنبی اونٹ کو اپنے تالاب سے ہٹایا جاتا ہے۔“

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت

حافظ ضیاء نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے کہ ”جب میری وفات ہو جائے گی تو میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں (وہاں ملوں گا) پوچھا گیا یا رسول اللہ! یہ حوض کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کی چوڑائی تمہارے اور جبراء و اذرح کے مابین مسافت جیسی ہے۔ اس کی سفیدی دودھ کی طرح ہے۔ وہ شہد اور شکر سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے برتن آسمان کے تاروں کی طرح ہیں۔ جو میرے پاس آئے گا وہ شربت پئے گا اور جو پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے گی۔ میرے پاس کچھ قومیں آئیں گی جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گیں۔ پھر ان کے اور میرے درمیان آڑ کر دی جائے گی (مجھ سے دور کر دیا جائے گا) میں کہوں گا کہ ”یہ لوگ میرے امتی ہیں۔“ کہا جائے گا کہ آپؐ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا کیا؟ پھر میں کہوں گا کہ دور کرو، دور کرو اس شخص کو مجھ سے جو بدل گیا تھا۔“

حافظ ضیاء کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے علاوہ کہیں اور کسی حدیث میں ”شکر (چینی)“ کا لفظ نہیں دیکھا۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ شکر کا لفظ تنہائی کی روایت میں آیا ہے جو انہوں نے باب الوسیعہ میں نقل کی ہے۔ رسول اکرم ﷺ ایک نکاح کی تقریب میں تشریف لائے۔ چنانچہ وہاں ایک طباق شکر اور انڈوں کا لایا گیا، جسے آپؐ نے بکھیر دیا اور لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر انہیں اٹھانے لگے۔ (الحدیث، ابو غریب جدا)

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کے دن میرے ساتھیوں کا ایک گروپ میرے پاس آئے گا مگر انہیں حوض سے ڈانٹ ڈپٹ کر بھگا دیا جائے گا۔ میں کہوں گا یا رب یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو وہ کہے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کیں۔ یہ لوگ الٹے پیروں مرتد ہو گئے تھے۔“

اس روایت کے مختلف الفاظ بھی بعض روایات میں آئے ہیں مگر میں نے عموماً شیوخ کو انہیں اعلیٰ بیان

کرتے دیکھا ہے اور اس طریقے سے مسند بیان نہیں کیا۔ سوائے یہ کہ بخاری میں ایک اور روایت میں اعتقاد کھم کے بجائے ادبار ہم کے الفاظ آئے ہیں۔

علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ ”گویا کہ میں ابھی تھیں حوض پر آتے جاتے دیکھ رہا ہوں ایک شخص دوسرے سے مل کر پوچھتا ہے کہ کیا تو نے پی لیا؟ وہ کہتا ہے کہ ہاں پی لیا۔ ایک دوسرا شخص دوسرے سے مل کر پوچھتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے میری پیاس۔“

حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے، فرمایا کہ ”میرا حوض ایلہ سے عدن کے فاصلے سے بھی زیادہ دور ہے اور وہ برف سے زیادہ سفید ہے۔ شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں۔ اور میں اس سے بعض لوگوں کو یوں دور کروں گا جیسا کہ اجنبی اونٹ کو اپنے حوض سے ہٹایا جاتا ہے۔“ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپؐ اس دن ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا کہ ہاں تمہاری ایک نشانی ایسی ہوگی جو دوسری امتوں میں نہ ہوگی۔ تم میرے پاس حوض پر وضو کے اثر سے چمکتے اعضاء کے ساتھ آؤ گے۔“

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کی روایت

صحیح بخاری میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”میں حوض پر ہوں گا اور آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا کہ کچھ لوگ مجھ سے دور لے جائے جائیں گے۔ میں کہوں گا یا رب یہ مجھ سے ہیں میرے امتی ہیں تو کہا جائے گا کہ کیا تمہیں پتہ ہے جو انہوں نے تمہارے بعد کیا، واللہ یہ لوگ الٹے پیروں پھر تے رہے (مرتد رہے)۔“

ابن ابی ملیکہ (روای) کہتے ہیں کہ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم مرتد ہو جائیں یا اپنے دین میں فتنہ برپا کریں۔ (مسلم میں بھی یہ روایت دوسری سند سے آئی ہے)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت

تنہائی میں ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے حوض کوثر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ”یہ ایک حوض ہے جو تمہارے نبی کو جنت میں عطا کی جائے گی اس کے دونوں کنارے (ایسے ہیں جیسے) موتی میں سوراخ (کے بعد اس کے کنارے لگتے ہیں) اور اس پر ستاروں کی تعداد میں برتن رکھے ہیں۔“ صحیح مسلم میں عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے صحابہ کے سامنے یہ فرماتے سنا کہ ”میں حوض پر آنے والوں کا انتظار کروں گا۔ واللہ وہاں مجھ سے کچھ لوگ دور کئے جائیں گے تو میں کہوں گا اے رب یہ مجھ سے ہیں اور میرے امتی ہیں۔ وہ فرمائے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کئے۔ یہ لوگ الٹے پیروں مرتد ہو گئے تھے۔“

بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۸۷ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۸

صحیح بخاری، حدیث نمبر ۵۰۵۰، صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۶، مسند احمد صفحہ نمبر ۳۸/۲۸

بخاری کتاب الرقاق، حدیث نمبر ۶۵۸۵

مسلم حدیث نمبر ۵۸۰ بخاری حدیث نمبر ۶۵۹۳، صحیح مسلم کتاب الفضائل حدیث نمبر ۵۹۴۸

بخاری حدیث نمبر ۶۵۸۱ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۹

ام المؤمنین حضرت سلمہ کی روایت

صحیح مسلم میں حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ میں لوگوں کو حوض کوثر کا تذکرہ کرتے سنتی رہتی تھی لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے نہیں سنا تھا۔ چنانچہ ایک دن میری خادمہ میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”اے لوگو! یہ سن کر میں نے خادمہ سے کہا کہ تھوڑا انتظار جاؤ، تو اس نے کہا کہ آپ نے مردوں کو بلایا ہے۔ عورتوں کو نہیں۔ تو میں نے کہا کہ لوگوں میں میں بھی شامل ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”میں تم سے پہلے حوض پر (منتظر) ہوں گا میں آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا اور تم میں بعض لوگ مجھ تک آئیں گے تو انہیں مجھ سے یوں دور کر دیا جائے گا جیسے لا وارث اونٹ کو بھگا دیا جاتا ہے۔ میں کہوں گا یہ کس جرم میں؟ کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کو انہوں نے آپ کے بعد کیا کام کئے۔ چنانچہ میں کہوں گا دور کرو۔“

خلاصہ

مذکورہ تمام احادیث میں اس عظیم حوض کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان کا خلاصہ یوں ہے کہ یہ حوض جنت کا شربت ہے، نہر کوثر سے بھرے گا، دودھ سے زیادہ سفید ہے، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا، مشک سے زیادہ خوشبودار اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔ اس کا طول و عرض برابر ہے چاروں طرف سے ایک ماہ کی مسافت جتنا بڑا ہے۔ اور اس کی تہہ میں اس کی منی مشک ہے اور نکلیاں موتی ہیں۔ پس پاک ہے وہ ذات جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود بھی نہیں۔

ہمارے نبی کا حوض دوسرے انبیاء کے حوض سے بڑا ہے اور اس پر زیادہ لوگ

پایاں بجھانے آئیں گے

علامہ ابن ابی الدنیانے ”ابوالقیامت“ میں حضرت ابوسعید کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”کعبہ اور بیت المقدس کی مسافت جتنا بڑا میرا حوض ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں ہر نبی اپنی امت کو بلائے گا اور ہر نبی کا حوض ہوگا۔ چنانچہ بعض کے پاس لاکھوں لوگ آئیں گے، بعض کے پاس چالیس کے قریب لوگ آئیں گے، بعض کے پاس دس کے قریب، بعض کے پاس دو آدمی، بعض کے پاس صرف ایک آدمی اور بعض کے پاس کوئی ایک بھی نہیں آئے گا۔ چنانچہ کہا جائے گا آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا۔ اور بیشک میرے پیروکاروں کی تعداد دوسرے انبیاء سے زیادہ ہوگی۔“

اللہ تعالیٰ کے اولیاء انبیاء کرام کے حوضوں پر تشریف لائیں گے

حافظ ابن ابی الدنیانے اپنی سند سے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ

”نبی کریم ﷺ سے رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں سوال کیا اور پوچھا کیا وہاں پانی ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس میں یقیناً پانی ہوگا۔ بیشک

اللہ تعالیٰ کے اولیاء، انبیاء کرام کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجیں گے جن کے ہاتھوں میں آگ کے ڈنڈے ہوں گے اور وہ انبیاء کرام کے حوضوں سے کافروں کو بھگا کریں گے۔“

اس انداز سے یہ حدیث غریب ہے صحاح ستہ میں سے کسی میں نہیں البتہ اس قسم کی ملتی جلتی حدیث ترمذی کے حوالے سے گزر چکی ہے کہ حضرت سرہ بن جندب سے ارشاد نبوی مروی ہے، فرمایا کہ ”ہر نبی کا حوض ہوگا اور وہ اس پر آنے والوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد ان سب سے زیادہ ہوگی۔“

(ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور انہوں نے اشعث بن عبد الملک سے جو مرسل روایت کی ہے، وہ زیادہ صحیح ہے)

ابن ابی الدنیانے حضرت حسن بصری سے مرسل روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تم مجھے نہ پاؤ تو میں حوض پر تمہارا منتظر ہوں گا، ہر نبی کا حوض ہوگا اور وہ اپنے حوض پر کھڑے ہوں گے ان کے ہاتھ میں عصا ہوگی وہ اس کے ذریعے انہیں بلائیں گے۔ جنہیں اپنی امت میں سے پہچانتے ہو گئے اور وہ اپنے پیروکاروں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ میرے پیروکاروں کی تعداد ان سب سے زیادہ ہوگی۔“

(یہ حدیث مرسل ہے اور حسن ہے۔ سبکی بن سعید قطن نے اسے صحیح روایت کیا ہے اور ہمارے شیخ مزنی نے بھی اس کے صحیح ہونے کا فتویٰ دیا ہے)

فصل: حوض پر لوگ پل صراط سے پہلے آئیں گے

اگر کوئی شخص کہے کہ حوض پر لوگوں کا آنا پل صراط سے گزرنے کے بعد ہوگا یا پہلے؟ تو میں کہتا ہوں کہ ابھی جتنی احادیث گزریں وہ حوض کا واقعہ پل صراط سے گزرنے سے پہلے ہونے کا تقاضا کرتی ہیں۔ کیونکہ حدیث کے مطابق بعض قوموں کو حوض سے دور کیا جائے گا جو مرتد تھے۔ چنانچہ جب یہ لوگ کافر ہیں تو کافر پل صراط پار نہیں کر سکے گا بلکہ جہنم میں منہ کے بل گر جائے گا اور اگر وہ ہٹائے جانے والے لوگ گناہگار ہیں تو وہ مسلمان تو ہیں اور پھر ان پر نشانی ہوگی کہ وضو کے آثار سے ان کے اعضاء چپکتے ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث میں گذرا۔ چنانچہ پل صراط صرف مسلمان ہی پار کر سکے گا اور اس قسم کے لوگوں کو حوض سے دور نہیں کیا جائے گا۔ بہر حال زیادہ واضح یہی بات ہے حوض پر ورود پل صراط سے پہلے ہوگا (باقی اللہ بہتر جانتا ہے)

باقی رہی وہ حدیث جو مسند احمد میں حضرت انس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ آپ قیامت میں میری شفاعت کریں گے تو آپ نے فرمایا ”ہاں میں کروں گا“ پھر حضرت انس نے پوچھا قیامت کے دن میں آپ کو کہاں ڈھونڈوں؟ تو آپ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر دیکھنا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں وہاں آپ سے نہ مل سکوں تو؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے منبر پر دیکھنا۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہاں بھی آپ کو نہ پاؤں تو؟ آپ نے فرمایا پھر میں حوض پر ملوں گا ان میں جگہوں کے علاوہ کہیں اور نہیں ہوں گا۔

یہ حدیث تفسیر ابن ماجہ میں اور ترمذی میں بدل بن بحر کی روایت سے مروی ہے۔ بخاری و مسلم نے ان دونوں حدیثوں کو ایک ہی حدیث قرار دیا ہے جب کہ الدارقطنی نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ شیخ مزنی کہتے ہیں کہ بے

شمار لوگوں نے انہیں ایک قرار دیا ہے اور بے شمار نے ہی دو مختلف احادیث قرار دیا ہے اور یہی بات صحیح ہے۔
میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ میں نے اس بارے میں کافی دوائی بحث کی ہے اور مقصود یہ ہے کہ اس حدیث کا ظاہر یہ کہتا ہے کہ حوض، پل صراط کے بعد ہوگا اور اسی طرح میزان کے بھی بعد ہوگا۔ اور میں ایسے کسی کو نہیں جانتا جس نے یہ قول کیا ہو۔ اس حدیث کے متفقہی کے بارے میں مجبوراً یہی کہنا پڑے گا کہ یہ حوض کا دوسرا مرحلہ ہے جس سے کسی کو دور نہیں کیا جائے گا۔ باقی اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

فصل

پھر جب گذشتہ تمام احادیث کا ظاہر یہ ہے کہ حوض کا واقعہ پل صراط سے پہلے ہے تو اس میں اختلاف ہے کہ فیصلے کے لیے کرسی رکھے جانے سے پہلے ہے یا نہیں؟ دونوں باتوں کا احتمال ہے اور فیصلہ کرنے والی کوئی دلیل مجھے نہیں نظر آتی، ہوگا کیا؟ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

حوض میزان قائم ہونے سے پہلے ہے

علامہ قرطبی نے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حوض کے میزان سے پہلے ہونے میں اختلاف ہے۔ ابو الحسن قابلہ کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حوض میزان سے پہلے ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ معنی بھی اسی کا مقتضی ہے اس لیے کہ لوگ قبر سے پیاسے نکلیں گے چنانچہ حوض پل صراط اور میزان پر مقدم ہوگا۔

امام غزالی نے ”علم کشف الاحرار“ نامی کتاب میں لکھا ہے کہ بعض سلف نے بعض اہل تصنیف سے حکایت کیا ہے کہ حوض پر پل صراط کے بعد آئیں گے یہ بات کہنے والے نے غلط کہی ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ حقیقت بھی وہی ہے جو غزالی نے فرمایا۔ اس کے بعد انہوں نے مرتدین کو حوض سے روکے جانے کی حدیث ذکر کر کے لکھا ہے کہ یہ حدیث اپنی صحت کے ساتھ بڑی دال ہے کہ حوض موقف (کھڑے ہونے کی جگہ میں) پل صراط کے مرحلے سے پہلے ہوگا اس لیے کہ پل صراط سے جو گذر گیا وہ جہنم میں جانے سے بچ گیا۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ یہ وہی توجید ہے جو ہم پہلے بیان کر سکے ہیں۔

فصل: نبی کریم ﷺ نے فاصلے بیان کرنے میں مختلف جگہوں کا نام کیوں لیا؟

علامہ قرطبی کہتے ہیں کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ”آپ ﷺ نے حوض کی حدود بیان کرنے کیلئے کبھی جبراء اور اذرح کا نام لیا۔ کبھی کعبہ سے بیت المقدس تک بیان فرمایا اور کبھی کوئی اور، تو یہ اضطراب متن ہے“ (قرطبی کہتے ہیں کہ) یہ بات اس طرح نہیں ہے اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو بہت مرتبہ یہ بیان فرمایا اور ہر مرتبہ بیان کرتے ہیں اس جگہ کا نام لیا جسے مخاطب لوگ جانتے تھے۔ اور حدیث میں اس کی تحدید ایک ماہ کی مسافت کی بھی آئی ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ اسی زمین میں ہے بلکہ یہ مسافت اس زمین کی ہے کہ جو موجودہ زمین کو بدل کر بچھائی جائے گی اور وہ زمین سفید ہوگی چاندی کی طرح۔ جس میں کوئی خون نہ بہا ہوگا اور نہ اس میں کسی نے کسی پر ظلم کیا ہوگا۔

یہ زمین فیصلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزول کے لیے پاک کی جائے گی

قرطبی کہتے ہیں کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ زمین کے چاروں کونوں پر چاروں خلفاء راشدین موجود ہونگے۔ رکن اول پر حضرت ابوبکر، رکن ثانی پر حضرت عمر فاروق، رکن ثالث پر حضرت عثمان اور رکن رابع پر حضرت علی ہوں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ہم نے اسے ذکر کیا ہے۔ اس کی اسناد صحیح نہیں کیونکہ اس کے بعض رجال ضعیف ہیں۔

فصل: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کرنے کے لیے تشریف لانا

پہلے حدیث میں جو گذر راجب رسول اکرم ﷺ ہندوں کا حساب کتاب شروع کرنے کی شفاعت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور جائیں گے اور شفاعت کر چکیں گے تو فرشتے آسمان سے اتریں گے۔ اور آسمان دنیا کے لوگ بھی اتریں گے جو اہل زمین کے جن وانس کے برابر تعداد میں ہوں گے۔ ان کے گرد ایک دائرہ بنا دیا جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا آسمان پھٹے گا اور فرشتے اتریں گے جو اہل زمین کے برابر ہوں گے ان کے گرد بھی دائرہ کھینچ دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک ایک کر کے ساتویں آسمان کھلیں گے اور ہر ایک قوم کے گرد دائرہ کھینچ دیا جائے گا، پھر اور فرشتے اتریں گے اور عرش کے حامل مقرب فرشتے اتریں گے جو تسبیح و تقدیس اور تعظیم کا ورد کر رہے ہوں گے۔ وہ کہیں گے

سبحان ذی العز والجلوت
پاک ہے وہ عزت اور سلطنت والی ذات
سبحان ذی الملک والملکوت
پاک ہے وہ ملک اور عالم ملکوت والی ذات
سبحان الحی الذی لایموت
پاک ہے وہ ذات جو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی
سبحان الذی یمیت الخلائق ولا یموت
پاک ہے وہ ذات جو مخلوق کو موت دیتی ہے اور خود اسے موت نہیں آئے گی
سبحان قدوس، سبحان قدوس
پاک ہے مقدس ہے، پاک ہے مقدس ہے
سبحان ربنا الاعلیٰ، رب الملائکة والروح
پاک ہے ہمارا بلند رب، جو فرشتوں اور روح الامین کا رب ہے
سبحان ربنا الاعلیٰ
پاک ہے ہمارا بلند و برتر رب
یمیت الخلائق ولا یموت
جو مخلوق کو موت دیتا ہے اور خود اسے موت نہیں آتی

ابوال قیامت میں علامہ ابن ابی الدنیا نے لکھا ہے کہ مجھے حمزہ بن عباس نے اپنی سند سے حضرت عبداللہ بن عباس سے نقل کر کے بتایا کہ:

”قیامت کے دن زمین کو کھال کی طرح کھینچا جائے گا اور گنجائش پیدا کی جائے گی تمام مخلوق ایک ہی

میدان میں ہوگی جنات بھی انسان بھی۔ جب ایسا ہوگا تو اس دنیا کے آسمان کو بھیج کر زمین پر پھیلا دیا جائے گا تاکہ اہل زمین اور اہل آسمان کے لیے گنجائش ہو جائے۔ چنانچہ جب لوگ آسمان والوں کو زمین سے اترتا دیکھیں گے تو ان سے التجا یہ انداز میں کہیں گے کہ ”کیا تم میں ہمارا رب موجود ہے؟ اور ان کا یہ جواب سن کر آہ و زاری کریں گے کہ ہمارے رب کی ذات پاک ہے وہ ہم میں موجود نہیں اور وہ آنے والا ہے پھر سارے آسمان ایک ایک کر کے کھینچ لیے جائیں گے۔ ہر دوسرے آسمان والے پہلے آسمان والوں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے اور زمین والوں سے بھی دگنے ہوں گے (ان کے جن بھی اور انسان بھی) جب بھی کسی آسمان والے وہاں سے گذریں گے لوگ آہ و زاری کرتے ہوئے ان سے رب تعالیٰ کی موجودگی کا سوال کریں گے اور وہ ویسا ہی جواب دیں گے۔ حتیٰ کہ ساتواں آسمان بھی کھینچ لیا جائے گا اور اس کے رہنے والے باقی چھ آسمانوں اور زمین والوں سے دو گنے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان میں آئے گا اور ساری اقوام صفوف بنا کر کھڑی ہوں گی۔

ایک منادی پکارے گا کہ غفریب تم جان لو گے کہ آج عزت والے کون ہیں؟ چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کے پہلو اپنے بستر سے دور رہتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو خوف و امید میں پکارتے ہیں اور جو کچھ انہیں ہم نے دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں (السجدۃ آیت نمبر ۱۶) چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہو کر تیزی سے جنت کی طرف چلیں گے۔ پھر پکارے گا تم غفریب آج کے دن عزت والوں کو جان لو گے۔ کہاں ہیں وہ لوگ ”جنہیں تجارت اور کوئی بیع اللہ کے ذکر، نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتی۔ اور جو اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن دل اور نگاہیں الٹ پلٹ ہوں گی (النور آیت نمبر ۳۷) چنانچہ وہ لوگ بھی اٹھ کر تیزی سے جنت کی طرف چلے جائیں گے۔

ان کے جانے کے بعد جہنم سے ایک گردن نمودار ہوگی اور لوگوں کے اوپر معلق ہو جائے گی اس کے چہرے پر دودھکتی آنکھیں اور چیختی زبان ہوگی۔ وہ کہے گی کہ مجھے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے۔ ایک مجھے معاند ظالم شخص پر مسلط کیا گیا ہے ”یہ کہہ کر وہ ان لوگوں کو اس طرح سے اچک لے گی جیسے پرندہ دانہ چکلتا ہے اور ان کو جہنم میں لے جائے گی۔

پھر دوبارہ نمودار ہو کر کہے گی کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دینے والوں پر مسلط کیا گیا ہے۔ یہ کہہ کر انہیں بھی پرندے کی طرح چک لے گی اور جہنم میں لے جائے گی۔ پھر تیسری بار نمودار ہو کر کہے گی کہ مجھے تصویر والوں پر مسلط کیا گیا ہے۔ یہ کہہ کر ان کو بھی صفوں سے پرندے کے چکنے کی طرح اٹھائے گی اور جہنم میں لے جائے گی۔ اس کے بعد صحائف کھولے جائیں گے، میزان عدل قائم کئے جائیں گے اور مخلوقات کو حساب کتاب کے لیے بلایا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ہرگز نہیں! جب زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور تیرا رب اور فرشتے صفوف کی صورت میں حاضر ہوں گے اور اس دن جہنم کو لایا جائے گا تو اس دن انسان نصیحت پکڑے گا۔ مگر اب نصیحت پکڑنے کی مہلت کہاں؟ (الفجر آیت نمبر ۲۱-۲۳)۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان کے پاس بادلوں کے سائے میں آئیں۔ اور معاملہ چکنا کر دیا جائے۔ اور اللہ ہی کی طرف سارے امور لوٹیں گے۔ البقرۃ آیت نمبر ۲۱۰

”اور زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی اور کتاب رکھ دی جائے گی اور انبیاء اور شہداء کو لایا جائیگا اور ان سب (لوگوں) کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں ہوگی۔ ہر نفس کو اس کے کیے کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ (اللہ) زیادہ جانتا ہے جو کچھ وہ کر رہے تھے۔“ (الزمر آیت نمبر ۶۹-۷۰)۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور جس دن آسمان کھل جائے گا بادلوں سے اور فرشتے اتر آئیں گے۔ آج کے دن تجی بادشاہت (اللہ تعالیٰ) رحمن کے لیے ہوگی اور یہ دن کافروں کے لیے بہت مشکل ہوگا۔“ (الفرقان آیت نمبر ۲۶-۲۷)۔ حدیث صحیحہ میں آتا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ جس جگہ چاہے اپنی کرسی رکھے گا۔ اس کرسی سے مراد فیصلہ کرنے کی کرسی ہے، یہ وہ کرسی نہیں جس کا ذکر صحیح ابن حبان کی اس روایت میں آیا ہے۔

”ساتواں آسمان، ساتواں زمین اور ان میں جو کچھ ہے اور دونوں کے درمیان جو کچھ ہے یہ چھیل زمین (بیابان) میں زنجیر کی طرح لٹکے ہوئے ہیں اور عرش میں جو کرسی ہے وہ بھی اس بیابان میں اس زنجیر کی طرح لٹکی ہے اور عرش کی قدر (بیائش) اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا) ۲

کبھی کبھار اس کرسی کو عرش کہہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ جیسا کہ صحیحین میں ہے ”سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔“ الی آخرہ ۳

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ سب بجلی کی کڑک سے بیہوش ہو جائیں گے اور میں پہلا شخص ہوں گا جسے ہوش آئے گا۔ چنانچہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عرش کے پائے پکڑے دیکھوں گا۔ مجھے نہیں پتہ کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا کوہ طور کی تجلی کے وقت بیہوشی کی وجہ سے انہیں اس بیہوشی سے رخصت دے دی جائے گی۔“ ۴۔ اس حدیث میں ”کوہ طور کی تجلی کے وقت بیہوشی سے رخصت ملنے“ کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ قیامت میں جو بجلی کی کڑک سے بیہوش ہوگی اس کا سبب اللہ تعالیٰ کی تجلی ہوگی جو وہ اپنے بندوں کا حساب کتاب کرنے کے لیے ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ لوگ اس کی عظمت اور جلال کی وجہ سے بیہوش ہو جائیں گے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کوہ طور پر بیہوشی طاری ہوگئی تھی۔ جس وقت انہوں نے رب تعالیٰ سے دیدار کی خواہش کی تھی اور تجلی ظاہر ہونے پر وہ بیہوشی سے ہمسکنا ہو گئے تھے۔

لہذا قیامت کے دن کی تجلی میں یا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور کی تجلی کی وجہ سے رخصت دی جائے گی یا پھر بجلی کی یہ کڑک کوہ طور کی کڑک سے ہلکی ہوگی اس لیے وہ سب سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کی زیارت قیامت کے دن کر لیں گے۔ جیسا کہ بخاری و مسلم میں آیا ہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ بدر کی رات نکلے اور فرمایا کہ

۱۔ بیہقی، البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹، الدر المنثور صفحہ نمبر ۵/۳۳۹ ۲۔ البدایہ والنہایہ صفحہ نمبر ۱۵/

۳۔ بخاری حدیث نمبر ۶۶۰ ۴۔ بخاری حدیث نمبر ۶۵۱، مسلم حدیث نمبر ۶۱۰۳

”بیشک تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھ لو گے جس طرح تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ اور اس کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔“

بخاری کی روایت میں ہے کہ تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھ لو گے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ لوگ رب تعالیٰ کو دیکھ کر سجدہ کریں گے۔ جیسا کہ ابن ماجہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعرئ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

”جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوقات کو جمع کرے گا تو امت محمدیہ کو سجدہ کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ چنانچہ وہ ایک طویل سجدہ کریں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ اپنے سر اٹھاؤ میں نے تمہاری اس مدت کو جہنم سے آزادی کا فدیہ قرار دے دیا ہے۔“

(اس حدیث کے اور بھی شواہد ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے)

مسند بزار میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ

”حتیٰ کہ تم میں سے کوئی اس طرف دیکھے گا تو وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا۔ چنانچہ سب لوگ سجدے میں گر جائیں گے اور منافقین کے کمریں لوٹ آئیں گی اور ہڈی سخت ہو کر مڑ نہ سکیں گی۔ گویا کہ وہ گائے کی کمر کی ہڈی ہو۔“

حدیث صور میں آتا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آواز دے گا کہ ”میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا ہے آج تک خاموش رہا ہوں۔ تمہارے اعمال دیکھتا رہا تمہاری باتیں سنتا رہا۔ چنانچہ اب تم میرے سامنے چپ رہو۔ یہ تمہارے اعمال اور صحیفے ہیں جو تم پر پڑھے جائیں گے، جو شخص اس میں بھلائی دیکھے تو اللہ کا شکر ادا کرے اور جو کچھ اور دیکھے اسے چاہیے کہ صرف اپنے نفس کو ملامت کرے۔“

مسند احمد میں عبد اللہ بن جابر سے مروی ہے کہ انہوں نے سواری کا جانور خرید اور اس پر حضرت عبد اللہ بن انیس سے مل کر ایک حدیث سننے کے لیے ایک مہینہ کا سفر طے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ:

”قیامت کے دن لوگوں کو جمع کیا جائے گا (یا بندوں کا لفظ کہہ کر ننگے بدن غیر مخنثوں فرمایا) ان کے پاس کچھ نہ ہوگا۔ پھر انہیں ایک آواز دی جائے گی جسے دور والا بھی سنے گا۔ جیسا کہ قریب والا سنتا ہے۔ آواز آئے گی ”میں ہوں بادشاہ، ہر ایک کو اس کا حق دینے والا۔ کوئی جہنمی بھی اس وقت تک جہنم میں نہ جائے گا کہ اگر اس کا کسی جنتی پر حق ہو تو وہ اسے اس سے وصول نہ کر لے۔ حتیٰ کہ تحیض (کا بدلہ بھی دیا جائے گا)۔“

صحابہ نے پوچھا ہم اللہ تعالیٰ کے پاس وہ چیزیں کس طرح لائیں گے۔ (حق ادا کرنے کے لیے) فرمایا کہ نیکیوں اور گناہوں سے بدلہ اتارا جائے گا۔“

۱ بخاری حدیث نمبر ۵۵۴، مسلم حدیث نمبر ۱۳۳۲

۲ بخاری کتاب التوحید حدیث نمبر ۷۳۳۵

۳ ابن ماجہ کتاب الزہد حدیث نمبر ۳۲۹۱

۴ بیہقی البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹

۵ مسند احمد صفحہ نمبر ۳۹۴/۳

صحیح مسلم میں حضرت ابو ذرؓ سے حدیث قدسی مروی ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

”اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں میں تمہارے سامنے انہیں شمار کرتا ہوں۔ چنانچہ جو اس میں اچھی بات پائے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو کچھ اور پائے وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بیشک ان سب میں یقیناً نشانی ہے اس شخص کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے۔ یہ وہ دن ہے کہ اس میں اس کیلئے لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور یہ حاضری کا دن ہے۔ اور ہم اسے مقررہ وقت سے مؤخر نہیں کریں گے۔ وہ دن جسمیں کوئی شخص اللہ کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ لوگوں میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب ہوں گے۔ سورۃ ہود آیت نمبر ۱۰۳ تا ۱۰۴

پھر بد بختوں کے لیے جو عذاب اور خوش نصیبوں کے لیے جو انعام ہے اس کا ذکر فرمایا (سورۃ ہود)

ایک اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”رحمن رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ لوگ اس سے بات کرنے کے مالک نہ ہوں گے۔ جس دن روح الامین اور فرشتے صف بنا کر کھڑے ہوں گے، بات نہیں کریں گے مگر وہ جس کو رحمان (اللہ تعالیٰ) اجازت دے دے اور بات سیدھی سچی کرے گا۔“ (النباء آیت نمبر ۳۸ تا ۳۹)

صحیح حدیث میں آتا ہے کہ اس دن رسولوں کے سوا کوئی بات نہیں کرے گا۔“

اور اسی موضوع پر امام بخاری رحمۃ اللہ نے اپنی صحیح میں باب قائم فرمایا ہے۔ جو کہ کتاب التوحید کے ذیل میں ہے۔۔۔۔۔ واللہ اعلم

۱ صحیح مسلم حدیث نمبر ۶۵۱۷ ۲ صحیح بخاری حدیث نمبر ۷۳۳۹

اختتام بحمد اللہ وعونه

النهاية في الفتن والملاحم

قرب قیامت کے فتنے اور جنگیں

النهاية للبدایة معروف بہ تاریخ ابن کثیر

حصہ پانزدہم ۱۵

قیامت کے بعد کے مفصل احوال

پروردگار عزوجل کا قیامت کے دن لوگوں سے کلام فرمانا

قیامت کے دن پروردگار اپنے بندوں سے کلام فرمائیں گے، امام بخاریؒ نے اس موضوع پر ایک مستقل باب قائم فرمایا ہے، چنانچہ باب التوحید کے ذیل میں حضرت انسؓ کی حدیث درج فرمائی ہے:

تم میں سے ہر ایک شخص سے پروردگار عزوجل اس حال میں کلام فرمائے گا کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔

اس موضوع پر بہت سی آیات قرآنیہ بھی شاہد ہیں، من جملہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(وہ دن یاد رکھنے کے لائق ہے) جس دن خدا پیغمبروں کو جمع کرے گا پھر ان سے پوچھے گا کہ تمہیں (لوگوں کو دعوت دینے پر) کیا جواب ملا تھا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے۔ (المائدہ: ۱۰۹)

نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:

پس جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے، ہم ان سے بھی پرسش کریں گے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے پھر اپنے علم سے ان کے حالات بیان کریں گے اور ہم کہیں غائب تو نہیں تھے۔ اور اس روز (اعمال کی) میزان برحق ہے۔ اور جن لوگوں کے (اعمال کے) وزن بھاری ہو گئے وہ تو نجات پانے والے ہیں۔ اور جن کے وزن ہلکے ہو گئے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کو خسارے میں ڈالا۔ اس لئے کہ وہ ہماری آیات میں بے انصافی کرتے تھے۔ (الاعراف: ۹۲، ۹۳)

اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر تم پر گواہ بنیں۔ (البقرہ: ۱۴۳)

اور لوگ تجھ کو مدہوش نظر آئیں گے حالانکہ وہ مدہوش نہ ہو گئے۔ بے شک خدا کا عذاب بڑا سخت ہے۔ (الحج: ۶)

تو جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے ہم ان سے بھی پرسش کریں گے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے۔ (الاعراف: ۶)

قیامت کے دن امت محمدیہ ﷺ کی دوسری امتوں پر شہادت

ابن ابی الدنیا (ابن المبارک، راشد بن سعد، ابن ارقم المغافری، حبلان بن ابی جبلہ) کی سند کے ساتھ فرماتے ہیں: کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جمع فرمائیں گے تو سب سے پہلے حضرت اسرافیلؑ کو بلایا جائے گا۔ پروردگار آپ سے پوچھیں گے کیا تم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی؟ وہ عرض کریں گے: جی پروردگار! پھر ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔ پھر حضرت جبرئیلؑ سے استفسار کیا جائے گا کیا تم نے اپنا عہد پیا مبری پورا کر دیا؟ وہ عرض کریں گے: جی پروردگار! میں نے رسولوں کو اپنی ذمہ داری پوری کر دی تھی۔ پھر پروردگار رسولوں سے دریافت فرمائیں گے: کیا جبرئیل نے میرا پیغام تم تک پہنچا دیا تھا؟ رسول عرض کریں گے: جی پروردگار! پھر حضرت جبرئیل کو بھی بری الذمہ کر دیا جائے گا۔

اس کے بعد رسولوں سے پوچھا جائے گا: تم نے میرے عہد کا کیا کیا؟ وہ عرض کریں گے: ہم نے اپنی اپنی امتوں کو پہنچا دیا تھا لیکن کسی نے تصدیق کی اور کسی نے ہم کو جھٹلادیا۔ اس بات پر ہمارے پاس گواہ ہیں، جو اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اپنی اپنی امتوں کو آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ پروردگار رسولوں سے پوچھیں گے تمہارے گواہ کون ہیں؟ رسول عرض کریں گے: امت محمد ﷺ۔

پھر امت محمدیہ ﷺ کو بلایا جائے گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کیا میرے رسولوں نے میرا پیغام اپنی اپنی امتوں تک پہنچا دیا تھا؟ امت محمدیہ ﷺ عرض کرے گی: جی پروردگار! ہم شہادت دیتے ہیں کہ انہوں نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ اس پر دوسرے رسولوں کی امتیں اعتراض کریں گی، کہ جن لوگوں نے ہم کو دیکھا نہیں وہ ہم پر کس طرح شہادت دینے کی اہل ہیں؟ تب پروردگار امت محمدیہ ﷺ سے فرمائیں گے تم کس برتے ان پر شہادت دے رہے ہو جبکہ تم نے ان کو پایا نہیں؟ امت محمدیہ ﷺ عرض کرے گی: پروردگار! آپ نے ہمارے پاس اپنا رسول بھیجا، اپنا عہد اور اپنی کتاب بھیجی۔ اس میں آپ نے خود فرمایا کہ ان رسولوں نے آپ کا پیغام پہنچا دیا تھا، تو ہم نے آپ کے فرمان پر شہادت دی ہے۔ پروردگار فرمائیں گے: امت محمدیہ ﷺ سچ کہتی ہے۔ پس پروردگار کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے:

اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر الزمان) تم پر گواہ بنیں۔ (سورۃ البقرة، الآیہ: ۱۴۳)

ابن ارقم فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ امت احمد ﷺ میں سے ہر شخص شہادت دینے کی سعادت حاصل کرے گا مگر وہ شخص جس کے دل میں کینہ ہو۔

قیامت کے روز اللہ تبارک و تعالیٰ کا آدم سے کلام فرمانا

دیگر امتوں کے مقابلہ میں امت محمدیہ ﷺ کی تعداد

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے آدم کو بلایا جائے گا اور (لوگوں سے) پوچھا جائے گا کیا یہ تمہارے والد آدم ہیں؟ (لوگوں کے اقرار کے ساتھ) حضرت آدم بھی عرض کریں گے: بے شک پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے فرمائیں گے: اپنی اولاد میں سے جہنم کا حصہ نکالو! حضرت آدم عرض کریں گے: کتنا پروردگار! پروردگار فرمائیں گے: ہر سو میں سے نانوے۔

اس موقع پر صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ اگر ہر سو میں سے نانوے نکال لئے جائیں گے تو چیچھے ہم میں کیا رہ جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

میری امت دیگر امتوں کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال۔ یعنی ایک فی صد سے بھی بہت کم تعداد امت محمدیہ کی ہے کہ امت محمدیہ کا نانوے فی صد بھی تمام انسانیت کے ایک فی صد میں آرام سے آجائے گا اور پھر بھی امت محمدیہ کے جنت میں جانے والوں کے برابر دیگر امتوں کے لوگ جنت میں جائیں گے۔ (مترجم اص غ)

قیامت کے دن سب پہلے پیش ہونے والے شخص

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو (میدان محشر) میں بلایا جائے گا، وہ حضرت آدم ہونگے۔ آپ کو آپ کی تمام اولاد دکھائی جائے گی اور لوگوں کو بتایا جائے گا: یہ تمہارے والد آدم ہیں۔ حضرت آدم (اللہ کی جناب میں) پیش ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم فرمائیں گے: اپنی اولاد میں سے جہنم کا حصہ نکالو۔

رسول اللہ ﷺ کا خیال کہ میری امت اہل جنت میں نصف تعداد میں ہوگی

مسند احمد میں ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے آدم اٹھ کھڑا ہو اور جہنم کا حصہ نکال! آدم عرض کریں گے: لیک یا ربی! ہر خیر کے آپ ہی مالک ہیں۔ اے پروردگار! جہنم کا کتنا حصہ ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: ہر ہزار میں سے نو سو نانوے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں: اس موقع پر (جوان تو جوان) ہر بچہ (بھی مارے خوف کے) بوڑھا ہو جائے گا۔ اور لوگ تجھ کو مدہوش نظر آئیں گے مگر وہ مدہوش نہیں ہونگے بلکہ (عذاب دیکھ کر ان کے رنگ اڑے ہونگے) بیشک خدا کا عذاب بڑا سخت ہے۔ (سورۃ الحج، الآیہ: ۲)

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: وہ ایک (خوش بخت) کس میں سے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نوسونانو سے یاجوج ماجوج میں سے ہونگے اور ایک تم میں سے ہوگا۔

راوی کہتے ہیں یہ جواب سن کر لوگوں نے (خوشی سے) اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے امید ہے تم اہل جنت میں ایک چوتھائی تعداد میں ہو گے۔ اللہ کی قسم مجھے امید ہے تم اہل جنت میں ایک تہائی تعداد میں ہو گے۔ بلکہ اللہ کی قسم مجھے امید ہے تم اہل جنت میں نصف تعداد میں ہو گے۔

راوی کہتے ہیں یہ سن کر لوگوں نے (پھر خوشی سے) اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تمام انسانیت میں ایسے ہو، جیسے سیاہ فام تیل میں ایک سفید بال یا سفید تیل میں سیاہ بال۔

بخاری و مسلم میں کئی طرق سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: ہم مقام فید میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ جنت میں تمہاری تعداد ایک چوتھائی ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی، جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم جنت میں نصف تعداد میں ہو گے۔ یہ اس لئے کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور تم اہل شرک کی نسبت یوں ہو جیسے سیاہ فام تیل میں ایک سفید بال یا سرخ تیل میں سیاہ بال۔

قیامت کے روز اللہ تبارک و تعالیٰ کا نوح سے کلام فرمانا

پس جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے، ہم ان سے بھی پرسش کریں گے اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے۔

(سورۃ الاعراف، الآیۃ ۶)

مسند احمد میں ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز نوحؑ کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کیا تم نے (میرا پیغام اپنی امت کو) پہنچا دیا تھا؟ وہ عرض کریں گے جی پروردگار!۔ پھر نوحؑ کی امت کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تم کو (میرا پیغام) پہنچا دیا تھا؟ امت (مکرجائے گی اور) کہے گی: ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا آیا اور نہ ہی کوئی اور (پیغمبر) آیا۔ پھر نوحؑ کو کہا جائے گا: آپ کے پاس کوئی گواہ ہے؟ وہ عرض کریں گے: محمد اور اس کی امت۔ یہی مطلب ہے اس فرمان باری کا:

اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر الزمان) تم پر گواہ بنیں۔

(سورۃ البقرۃ، الآیۃ ۱۴۳)

آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم کو بلایا جائے گا اور تم حضرت نوحؑ کے متعلق گواہی دو گے کہ انہوں نے پیغام دعوت پہنچا دیا تھا اور میں تمہارے متعلق (سچا ہونے کی) گواہی دوں گا۔

بخاری، ترمذی اور امام نسائی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

امام احمدؓ نے مذکورہ روایت کو مزید اضافہ کے ساتھ بھی روایت کیا ہے، کہ مسند احمد میں ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز ایک نبی آئے گا، اس کے ساتھ صرف ایک امتی ہوگا، کوئی نبی آئے گا، اس

کے ساتھ صرف دو امتی ہونگے اور کسی کے ساتھ اس سے کچھ زیادہ۔ پس ہر ایک قوم کو (اس کے نبی کے ساتھ) بلایا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کیا اس (پیغمبر) نے تم تک (میرا) پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے نہیں۔ پھر اس پیغمبر سے پوچھا جائے گا کیا تم نے ان تک دعوت پہنچا دی تھی؟ وہ عرض گزار ہونگے: بے شک۔ پوچھا جائے گا تمہارا کوئی گواہ؟ وہ عرض کریں گے: محمد اور اس کی امت۔ پھر محمد ﷺ کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کیا انہوں نے دعوت پہنچا دی تھی؟ آپ بھی عرض کریں گے جی! پروردگار! پھر امت محمدیہ ﷺ کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا کیا انہوں نے اپنی امت کو دعوت پہنچا دی تھی؟ امت محمدیہ عرض کریں گی جی! پروردگار! پھر ان سے کہا جائے گا یہ بات تم کو کس نے بتائی؟ امت محمدیہ عرض کریں گی ہمارے پاس محمد ﷺ (پیغمبر بن کر آئے، انہوں نے ہم کو خبر دی کہ رسولوں نے دعوت کا فریضہ انجام دیدیا ہے۔ پھر فرمایا: یہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر الزمان) تم پر گواہ بنیں۔

(سورۃ البقرۃ، الآیۃ ۱۴۳)

ابن ماجہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

قیامت کے دن امت محمدیہ ﷺ کی دوسری امتوں پر شہادت

(اس امت کیلئے یہ عدالت اور شرافت کا پروانہ ہے)

مصنف ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن امت محمدیہ ﷺ کی دوسری امتوں پر شہادت (دینا اور اس کا شرف قبولیت پانا) اس امت کیلئے عدالت اور شرافت کا پروانہ ہے۔ قیامت کے روز تمام اقوام کے نزدیک اس امت کے افراد عادل اور امانت دار ہونگے۔ اسی وجہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں پر اس امت کو گواہ بنائیں گے۔ اگر دیگر امتیں اس امت کی شرافت و برتری کا اعتراف نہ کرتیں تو ان کی گواہی سے ان پر الزام عائد نہ ہوتا۔ چنانچہ ہزیم بن حکیم اپنے والد حکیم اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

تم ستر امتوں کے برابر ہو (بلکہ) اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاں ان سے زیادہ بہتر اور عزت دار ہو۔

یوم حشر کو ابراہیمؑ کی حاضرین پر فضیلت اور برتری

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور ہم نے ان کو دنیا میں بھی خوبی دی تھی اور وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں ہونگے۔ (سورۃ النحل، الآیۃ ۱۲۲)

بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تم ننگے پاؤں، ننگے بدن (میدان محشر میں) جمع کئے جاؤ گے۔

پھر آپ ﷺ نے آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے:

جس طرح ہم نے (تم کو اور کائنات کو) پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے۔ (سورۃ الانبیاء، الآیۃ ۱۰۳)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیمؑ کو لباس پہنایا جائے گا۔ اور میری امت کے لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کو بائیں طرف کر دیا جائے گا (اور حوض کوثر سے ان کو پینے نہ دیا جائے گا) میں عرض کروں گا: یا ربی! یہ تو میرے..... اصحاب ہیں۔ پروردگار فرمائے گا: تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا (فتنے کھڑے کئے)۔ تب میں ایک نیک بندے کی طرح کہوں گا:

اور جب تک میں انہیں رہاں (کے حالات) کی خبر رکھتا رہا جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا تو تو ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو (تیری مہربانی ہے) بے شک تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔ (سورۃ المائدۃ، الآیات: ۱۱۵، ۱۱۸) پروردگار فرمائے گا: تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا۔ اس کی تشریح میں فرمایا کہ یہ دین سے الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے موسیٰ کی عظمت و برتری کا بیان فرمایا اور ان کے متبعین کی کثرت اور ان کے اختلاف و امتیاز کا ذکر بھی فرمایا۔

قیامت کے روز اللہ تبارک و تعالیٰ کا عیسیٰؑ سے کلام فرمانا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اور (اس وقت کو بھی یاد رکھو جب خدا فرمایا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود بنا لو؟ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے، مجھے کب شکایاں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کوئی حق نہیں، اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا (کیونکہ) جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا بے شک تو علما الغیوب ہے۔ میں نے ان سے نہیں کہا، بجز اس کے جس کا تو نے مجھے حکم دیا ہے، وہ یہ کہ تم خدا کی عبادت کرو، جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے۔ اور جب تک میں ان میں رہا (ان کے حالات) کی خبر رکھتا رہا جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا تو تو ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔ اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو (تیری مہربانی ہے) بے شک تو غالب (اور) حکمت والا ہے۔ خدا فرمائے گا کہ آج وہ دن ہے کہ راست بازوں کو ان کی سچائی ہی فائدہ دے گی۔ ان کے لئے بارخ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ابد الابد ان میں بستے رہیں گے خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ المائدۃ، الآیات: ۱۱۶، ۱۱۹)

اللہ عزوجل کو بخوبی یہ معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے ہرگز ایسی بات نہیں کہی، لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ آپ سے یہ سوال صرف گمراہ نصاریٰ کو جزو قبیح کرنے کیلئے فرمائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ مذکورہ جواب دے کر یوں بری ہو جائیں گے، جیسے ملائکہ ان لوگوں سے بری ہوں گے جو ان کے متعلق خدائی کا دعویٰ کرنے والے تھے، اس کے متعلق فرمان باری ہے:

اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے تو ہی ہمارا دوست ہے، نہ کہ یہ۔ بلکہ یہ جنات کو پوجا کرتے تھے اور اکثر ان کو مانتے تھے۔ (سورۃ سباء، الآیات: ۳۰، ۳۱)

نیز اسی طرح فرمان باری عزاسمہ ہے:

اور جس دن (خدا) ان کو اور جنہیں یہ خدا کے سوا پوجتے ہیں جمع کرے گا تو فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ خود گمراہ ہو گئے تھے؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمیں یہ بات شکایاں نہ تھی کہ تیرے سوا اوروں کو دوست بناتے۔ لیکن تو نے ہی ان کو اور ان کے باپ دادا کو برتنے کو تعین دیا، یہاں تک کہ وہ تیری یاد کو بھول گئے اور یہ تو تجھے ہی تباہ ہونے والی قوم۔ تو (کافرو!) انہوں نے تم کو تمہاری بات میں جھٹلایا پس (اب) تم (عذاب کو) پھیر سکتے ہو نہ (کسی سے) مدد لے سکتے ہو۔ اور جو شخص تم میں سے ظلم کرے گا ہم اس کو بڑے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ (سورۃ الفرقان، الآیات: ۱۸، ۱۷)

اسی کے مثل اور مشابہ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

اور جس دن ہم ان کو جمع کرینگے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو تو ہم انہیں تفرق ڈال دیں گے اور ان کے شریک (ان سے) کہیں گے کہ تم ہم کو نہیں پوجا کرتے تھے ہمارے اور تمہارے درمیان خدا بطور گواہ کافی ہے۔ ہم تمہاری پرستش سے بالکل بے خبر تھے۔ وہاں ہر شخص (اپنے اعمال کی) جو اس نے آگے بھیجے ہوئے آزمائش کرے گا۔ اور وہ اپنے سچے مالک کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ وہ بہتان باندھا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہیگا۔ (سورۃ یونس، الآیات: ۲۸، ۳۰)

قیامت کے روز خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کا مقام

جس تک کسی اول و آخر پیغمبر کی رسائی نہ ہوگی

قیامت کے روز خاتم النبیین حضور ﷺ کا ایسا مقام ہوگا جس تک کسی کی پہنچ نہ ہوگی، بلکہ اس کے قریب تک کوئی نہ آ سکے گا۔ اول و آخر تمام مخلوقات آپ کی عظمت و برتری پر رشک کر رہی ہوگی۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ سائر الانبیاء والمرسلین۔

قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو خدا کے حضور سر بسجود ہونے کا اعزاز حاصل ہوگا وہ آپ ﷺ کی ذات مبارک ہوگی۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس کو شفاعت کرنے کا حق ملے گا اور اس کی شفاعت مقبول بھی ہوگی وہ آپ ﷺ کی ذات ہوگی۔ حضرت ابراہیمؑ کے بعد سب سے پہلے آپ ہی کو لباس پہنایا جائے گا۔ حضرت ابراہیمؑ کو دو سفید کپڑے پہنائے جائیں گے اور آپ ﷺ کو دو بزرگ کپڑے پہنائے جائیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ کو عرش خداوندی کے سامنے اور حضور ﷺ کو عرش خداوندی کے دائیں طرف بٹھایا جائے گا۔

پھر آپ ﷺ حضرت جبریل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور خداوندی میں گویا ہونگے یا رب! انہوں نے آپ کی طرف سے مجھے یہ خبر دی تھی کہ آپ نے ان کو میری طرف قاصد بنا کر بھیجا ہے؟ اللہ عزوجل فرمائیں گے: جبریل نے سچ کہا تھا۔

مقام محمود

کئی طرق سے حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے کہ مقام محمود کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائیں گے۔ عبد اللہ بن سلامؒ سے بھی یونہی مروی ہے۔ ابو بکر مردیؒ نے اس بارے میں کافی

اقوال جمع کئے ہیں۔ آپ کے علاوہ کئی حضرات اور محدثین ائمہ امام احمد اور اسحاق بن راہویہ جیسے جلیل القدر بزرگوں نے اس کو نقل فرمایا ہے۔

حافظ ابوالحسن الدارقطنی نے (حضور ﷺ کی مدح میں کہے ہوئے) اپنے ایک قصیدہ میں بھی اس بات کو ذکر کیا ہے۔

منہر ابن جریر فرماتے ہیں اس بات کا انکار یا اثبات مروی نہیں ہے۔

مصنف حضرت امام ابن کثیر فرماتے ہیں: یہ بات حدیث یا وحی کے سوا قبول نہیں کی جاسکتی اور ایسی کوئی حدیث مروی نہیں ہے جس پر اس بات کا مدار ہو سکے۔ امام مجاہد کا قول فقط اس کیلئے دلیل نہیں بن سکتا اگرچہ دوسرے بعض مفسرین نے اس کی تائید کی ہو۔

ابوبکر بن ابی الدنیا اپنی سند کے ساتھ علی بن الحسین سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب یوم حشر ہوگا زمین چمڑے کی طرح پھیلا دی جائی گی۔ (بھڑکی وجہ سے) کسی انسان کیلئے پاؤں رکھنے سے زیادہ جگہ نہ ہوگی۔ فرمایا: پھر پہلے مجھے بلایا جائے گا، جبریل رحمن کے حضور میں دائیں طرف ہونگے۔ اللہ کی قسم جبریل نے اس سے پہلے رحمن عز وجل کو نہ دیکھا ہوگا۔ پھر میں عرض کروں گا: یا رب! انہوں نے مجھے خبر دی تھی کہ ان کو آپ نے میرے پاس قاصد بنا کر بھیجا تھا؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس نے سچ کہا تھا۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور بارگاہ خداوندی میں عرض کروں گا یا رب! تیرے بندے زمین کے اطراف میں پھیلے ہوئے ہیں (اور حساب لئے جانے کے منتظر ہیں)۔

فیصلہ کے وقت اللہ عز وجل کا اہل علم سے کلام فرمانا

اور اہل علم کا اکرام

طبرانی میں شعبہ بن الحکم سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ جب فیصلہ کیلئے کرسی پر جلوہ افروز ہونگے، علماء سے فرمائیں گے: میں نے اپنا علم و حکم تم کو اس لئے عطا کیا تھا تاکہ میں تمہاری بخشش کروں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

اللہ عز وجل کا مؤمنین سے پہلا کلام

ابوداؤد میں معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا:

اگر تم کہو تو میں تم کو وہ پہلی بات بتاؤں جو اللہ عز وجل مؤمنین سے فرمائیں گے اور جو مؤمنین اللہ عز وجل کی جناب میں عرض کریں گے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا بالکل یا رسول اللہ! تب آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مؤمنین کو فرمائیں گے: کیا تم مجھ سے ملاقات پر راضی ہو؟ مؤمنین عرض کریں گے: جی ہاں پروردگار! پروردگار فرمائیں گے: کس چیز نے تم میں اس کی ہمت پیدا کی؟ وہ عرض کریں گے آپ کے غفور و درگزر اور آپ کی رحمت و خوشنودی نے۔ پروردگار فرمائیں گے: پس آج میں نے تمہارے لئے اپنی رحمت واجب کر دی۔

اس روایت کو امام ابن حجر نے المطالب العالیہ رقم الحدیث ۳۶۲۹ پر ذکر فرمایا ہے۔ کنز العمال ۳۹۰۹۳۔

۱۲ الکبیر للطبرانی الحدیث ۱۳۸۱/۲ ۱۳ ابوداؤد الحدیث ۵۶۳

فصل

جس نے اللہ کی امانت اور عہد میں خیانت کی اس کا

آخرت میں کوئی حصہ نہیں

فرمان باری ہے:

جو لوگ خدا کے عہد و پیمان اور اپنی قسموں (کو سچ ڈالتے ہیں اور ان) کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔ ان سے خدا نہ کلام کرے گا اور نہ قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا۔ (سورۃ آل عمران، الآیہ: ۸۸)

اسی طرح دوسری جگہ فرمان الہی ہے:

جو لوگ (خدا کی) کتاب سے ان (آیتوں اور ہدایتوں) کو جو اس نے نازل فرمائی ہیں چھپاتے اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منفعت) حاصل کرتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ بھرتے ہیں ایسے لوگوں سے خدا قیامت کے دن نہ کلام کریگا اور نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کریگا اور ان کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور بخشش چھوڑ کر عذاب خرید لیا۔ یہ آتش (جہنم) کو کیسے برداشت کرنے والے ہیں!۔ یہ اس لئے کہ خدا نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل فرمائی۔ اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں (آ کر نیکی سے) دور (ہو گئے) ہیں۔ (سورۃ البقرۃ، الآیات: ۱۷۶-۱۷۷)

یعنی اللہ عز وجل بات کرنے کیلئے ان کی طرف متوجہ ہوگا اور نہ ہی ان پر نظر رحمت فرمائے گا بلکہ وہ اس دن پروردگار سے حجاب میں ہونگے۔ بات کرے گا تو بے رخی سے اور حجاب میں کرے گا جیسے فرمان باری عز اسہ ہے:

پیشک یہ لوگ اس روز اپنے پروردگار (کے دیدار) سے اوٹ میں ہونگے۔ (سورۃ المطففین، الآیہ: ۱۵)

جن وائس سے کلام کے بارے میں فرمان باری ہے:

اور جس دن وہ سب (جن وائس) کو جمع کریگا (اور فرمایا کہ) اے گروہ جنات تم نے انسانوں سے بہت (فائدے) حاصل کئے۔ تو جو انسانوں میں ان کے دوست دار ہونگے وہ کہیں گے کہ پروردگار! ہم ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرتے رہے۔ اور (آخر) اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ خدا فرمائے گا (اب) تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے ہمیشہ اس میں (جلتے) رہو گے مگر جو خدا چاہے۔ پیشک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے۔ (سورۃ الانعام، الآیہ: ۱۲۸)۔

اور فرمان خداوندی ہے:

یہی فیصلہ کا دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے۔ اگر تمہارے پاس کوئی کمر ہے تو مجھ سے کھلیو۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (سورۃ المرسلات، الآیات: ۳۸-۴۰)

اور فرمان خداوندی ہے:

جس دن خدا ان سب کو جلا اٹھائے گا تو جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں (اسی طرح) خدا

کے سامنے قسمیں کھا بیٹھے اور خیال کریں گے کہ ایسا کرنے سے کام نکل جائے گا۔ دیکھو! یہ جھوٹے (اور برسرِ غلط) ہیں (سورۃ المجادلۃ، الآیہ: ۱۸)۔

اور فرمانِ خداوندی ہے:

اور جس روز (خدا) انکو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تمہیں دعویٰ تھا؟ (تو) جن لوگوں پر (عذاب کا) حکم ثابت ہو چکا ہوگا وہ کہیں گے کہ ہمارے پروردگار ایسا یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا تھا (اب) ہم تیری طرف (متوجہ ہو کر) ان سے بیزار ہوتے ہیں۔ یہ ہمیں نہیں پوجتے تھے اور کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ تو وہ ان کو پکاریں گے اور وہ ان کو جواب نہ دے سکیں گے اور (جب) عذاب کو دیکھ لیں گے (تو تمنا کریں گے کہ) کاش وہ ہدایت یاب ہوتے۔ اور جس روز (خدا) ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تو وہ اس روز خبروں سے اندھے ہو جائیں گے، اور آپس میں کچھ بھی پوچھ گچھ نہ کر سکیں گے۔ (سورۃ القصص الآیات: ۶۲، ۶۶)

پھر آگے فرمایا:

اور جس دن وہ ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے وہ شریک جن کا تمہیں دعویٰ تھا کہاں ہیں؟ اور ہم ہر ایک امت میں سے گواہ نکال لیں گے پھر کہیں گے کہ اپنی دلیل پیش کرو تو وہ جان لیں گے کہ حق بات خدا کی ہے اور جو کچھ وہ افتراء کیا کرتے تھے ان سے جاتا رہیگا۔ (سورۃ القصص، الآیات: ۷۳-۷۵)

اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک سے کلام فرمائے گا بہت سی آیات ہیں۔

صحیحین میں عدی بن حاتم سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے ہر ایک سے پروردگار اس حال میں کلام فرمائے گا کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ پس پروردگار ایک شخص سے ملاقات فرمائے گا اور (اپنے احسانات شمار کراتے ہوئے) اس کو کہے گا: کیا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی؟ کیا تیری شادی نہیں کرائی؟ کیا تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ کو مخزن نہیں کیا؟ کیا میں نے تجھے نہیں چھوڑ رکھا تھا کہ تو سردار بنا خوشحالی سے پھرتا رہا؟ وہ عرض کرے گا: بے شک۔ پھر پروردگار فرمائے گا: کیا تجھے میری ملاقات کا یقین تھا؟ وہ کہے گا: نہیں۔ پس پروردگار فرمائے گا: جا آج میں نے بھی تجھے بھلا دیا جیسے تو نے مجھ کو بھلا دیا تھا۔!

مذکورہ بالا کلام سے صراحتاً معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کافر بندے سے بھی کلام فرمائیں گے۔

گناہ گار مسلمان کے ساتھ اللہ کا معاملہ

صحیحین میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے کو اس قدر اپنے قریب کر لیں گے حتیٰ کہ اس پر چھنا جائیں گے۔ پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائیں گے۔ پروردگار اس کے گناہوں کو یاد دلائیں گے کہ فلاں دن میں تو نے یہ کیا، فلاں دن یہ کیا۔ بندہ اقرار کرے گا اور کہے گا ہاں پروردگار راستی کہ اس کو یقین ہو جائے گا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ جب

اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے:

دیکھ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی، پس جا آج بھی میں نے تجھے بخش دیا۔

فصل

جنت و جہنم کا ظاہر ہونا، میزانِ عدل کا قائم ہونا اور حساب کتاب کا شروع ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی اور بہشت جب قریب لائی جائے گی تب ہر شخص معلوم کر لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے۔ (سورۃ النور، ۱۲-۱۴)

دوسری جگہ فرمایا:

اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھڑکی؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ اور بہشت پر بیہزار گروں کے قریب کر دی جائیں گی (کہ مطلق) دور نہ ہوگی یہی وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (یعنی) ہر رجوع کرنے والے حفاظت کرینو! سے، جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا رہا اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے وہاں وہ جو چاہیں گے انکے لئے حاضر ہے اور ہمارے ہاں اور بھی (بہت کچھ) ہے۔ (سورۃ ق، الآیات: ۳۰-۳۵)

ایک اور جگہ فرمایا:

اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اس کو لاموجود کرینگے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں۔ (سورۃ الانبیاء، الآیہ: ۷۷)

ایک اور جگہ فرمایا:

خدا کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اس کو دو چند کر دے گا۔ اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا بھلا اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے احوال بتانے والے کو بلا بیٹھے اور تم کو ان لوگوں کا (حال بتانے کو) بطور گواہ طلب کریں گے اس روز کافر اور پیغمبر کے نافرمان آرزو کریں گے کہ کاش ان کو زمین میں مدفون کر کے مٹی برابر کر دی جاتی۔ اور خدا سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔ (سورۃ النساء، الآیات: ۴۰-۴۲)

اسی طرح ایک جگہ حضرت لقمان کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

(لقمان نے یہ بھی کہا کہ) بیٹا اگر کوئی عمل (بالفرض) رائی کے دانے کے برابر بھی (چھوٹا) ہو اور ہو بھی کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں (مخفی ہو) یا زمین میں، خدا اس کو قیامت کے دن لاموجود کرینگا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا باریک بین (اور) خبردار ہے۔ (سورۃ لقمان، الآیہ: ۱۶)

جزاء سزا کے بارے میں بہت سے آثار ہیں۔ واللہ الموفق للصواب

میدان محشر میں جہنم کا لایا جانا اور لوگوں پر ظاہر ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی تو انسان اس دن متنبہ ہوگا مگر (اب) انتباہ (سے) اسے (فائدہ) کہاں (مل سکے گا)؟ (سورۃ الفجر، الآیہ ۲۳)

صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کو لایا جائے گا اور اس دن جہنم کی ستر ہزار باگ ڈور ہوگی، ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو جہنم کو کھینچ کر لارہے ہونگے۔ اس روایت کو امام ترمذی نے مرفوعاً اور امام ابن ماجہ نے موقوفاً روایت کیا ہے۔

جہنم سے ایک گردن کا نکلنا اور اس کا کلام کرنا اور سرکش، مشرکین

اور ناحق جان لیوا قاتلین کو جہنم رسید کرنا

مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جہنم سے ایک گردن نکلے گی جو باتیں کرتی ہوگی، وہ کہے گی: مجھ تین آدمیوں پر مقرر کیا گیا ہے سرکش، مشرک، اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا اور ناحق کسی کو قتل کرنے والا۔ پس وہ گردن ان لوگوں کی طرف بڑھے گی اور ان کو اٹھا اٹھا کر جہنم کی تاریکیوں میں پھینک دے گی۔
فرمان الہی ہے:

جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو (غضبناک ہو رہی ہوگی اور یہ) اس کے جوش (غضب) اور اس کے چیخنے چلانے کو سنیں گے اور جب یہ دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں (زنجیروں میں) جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے۔ آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو۔ (سورۃ الفرقان، الآیہ ۱۲-۱۳)
امام شعبیؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو غضبناک ہو رہی ہوگی اور یہ اس کے جوش غضب اور اس کے چیخنے چلانے کو سنیں گے، اس کا چیخنا چلانا مشرکین کیلئے ہوگا وہ ان پر انتہائی خوفناک طرح سے غضبناک ہو رہی ہوگی۔ العیاذ باللہ۔

حدیث میں ہے

جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا یا اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کی یا غیر آقاؤں کی طرف نسبت کی، پس وہ جہنم میں دور..... کہیں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

کیا جہنم کی آنکھیں ہوں گی؟

صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا جہنم کی آنکھیں بھی ہوں گی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ کا ارشاد نہیں سنا:

جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو (غضبناک ہو رہی ہوگی اور یہ) اس کے جوش (غضب) اور اس

۱۔ مسلم الحدیث ۷۹۳، ترمذی الحدیث ۲۵۷۳، ترمذی الحدیث ۲۵۷۴، مسند احمد ۴۰۳

کے چیخنے چلانے کو سنیں گے۔

ابن ابی حاتم نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

تفسیر ابن جریر میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، آپؓ نے فرمایا:

ایک شخص کو جہنم کی طرف کھینچا جائے گا تو جہنم اس سے سسے گی اور بند ہونے لگے گی۔ رحمن عزوجل جہنم سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ جہنم عرض کرے گی: وہ مجھ سے پناہ مانگ رہا ہے۔ تب پروردگار فرمائیں گے: میرے بندے کو چھوڑ دو۔

اسی طرح ایک شخص کو جہنم کی طرف گھسیٹ کر لایا جا رہا ہوگا، وہ کہے گا: یا رب میرا تو تیرے ساتھ ایسا گمان نہ تھا کہ تو مجھے جہنم میں دھکیل دے گا۔ پروردگار فرمائیں گے: تیرا کیا گمان تھا؟ وہ عرض کرے گا: میرا تو یہ گمان تھا کہ تیری رحمت مجھ پر حاوی ہو جائے گی۔ پروردگار فرمائیں گے: میرے بندے کو چھوڑ دو۔

اسی طرح ایک شخص کو جہنم کی طرف لایا جا رہا ہوگا جہنم اس کی طرف یوں پکارے گی جیسے نچر اونٹنی کو دیکھ کر بھیناتا ہے (یعنی اس کی طرح تیزی سے چیختی ہوئی لپکے گی) اور جہنم کی آگ یوں سانس لے گی گویا کسی کو اچکے بغیر نہیں چھوڑے گی۔ اس روایت کی اسناد صحیح ہے۔

مصنف عبدالرزاق میں عبید بن عسیر سے مروی ہے کہ جہنم کی آگ خوفناک چٹکھاڑ سے بھر پور یوں سانس لے گی کہ کوئی فرشتہ یا نبی بھی ایسا نہ بچے گا جو گرنہ جائے اور اس کا جسم پکیا رہا ہوگا..... حتیٰ کہ حضرت ابراہیمؑ (جیسا جلیل القدر پیغمبر) گھٹنوں کے بل اٹھ کر فریاد کرے گا: یا رب! آج کے دن میں تجھ سے اپنی جان کی سلامتی کے سوا کچھ نہیں مانگتا۔

صور پھونکنے جانے والی حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے:

پھر اللہ تعالیٰ جہنم کو حکم فرمائیں گے تو اس سے ایک انتہائی سیاہ اور دراز گردن ظاہر ہوگی (جو مشرکین، جبارین وغیرہ کی طرف لپکے گی اور) پھر پروردگار فرمائے گا:

اے آدم کی اولاد! ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہیں پوجنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا تھا تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی جاتی تھی۔ (سو) جو تم کرتے رہے ہو اس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ (سورۃ لیس، الآیہ ۶۰-۶۳)

پھر اللہ تبارک و تعالیٰ خلایق پر گزر فرمائیں گے اور تمام امتیں گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی، یہ مطلب ہے ذیل کے اس فرمان باری کا:

اور تم ہر ایک امت کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی (اور) ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے ہو آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائے گا یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کر دے گی۔ جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے۔ (سورۃ الجاثیہ، الآیہ ۲۸-۲۹) ۳

۱۔ تفسیر طبری سورۃ الفرقان الآیہ ۱۲، الحدیث ۱۸۷۱۰، ۱۸۷۱۱

۲۔ علامہ سیوطی نے اس حدیث کو البعث والنشور میں تخریج فرمایا ہے، الحدیث ۶۶۹۔

میزانِ عدل کا قائم ہونا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کر دیں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں (سورۃ الانبیاء، الآیہ: ۳۷)

دوسری جگہ فرمایا:

تو جن کے عملوں کے بوجھ بھاری ہونگے وہ فلاح پانے والے ہیں اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی ذات کو خسارے میں ڈالا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ (سورۃ المؤمنون، الآیات: ۱۰۳-۱۰۴)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور اس روز (اعمال کا) تلسا برحق ہے۔ تو جن لوگوں کے (عملوں کے) وزن بھاری ہونگے وہ تو نجات پانے والے ہیں اور جن کے وزن ہلکے ہونگے تو یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا اس لئے کہ ہماری آیتوں کے بارے میں بے انصافی کرتے تھے، (سورۃ الاعراف، الآیات: ۹۰، ۹۱)

سورۃ القارعة میں فرمایا:

تو جس کے (اعمال کے) وزن بھاری نکلیں گے وہ دل پسند عیش میں ہوگا اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے اس کا مرجع ہاویہ ہے اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے (سورۃ القارعة، الآیات: ۶-۱۱)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کہہ دو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں، وہ لوگ جن کی سچی دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے اور اس کے سامنے جانے سے انکار کیا۔ پس ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (سورۃ الکہف، الآیات: ۱۰۳-۱۰۵)

حساب اور فیصلے کے بعد اعمال کا وزن

ابو عبد اللہ قرطبی فرماتے ہیں: علماء نے کہا ہے کہ جب حساب کتاب ختم ہو جائے گا اس کے بعد اعمال کا وزن ہوگا کیونکہ وزن بدل دینے کیلئے ہوگا لہذا مناسب ہے کہ حساب کتاب کے بعد ہو، اس لئے کہ حساب کتاب اعمال کی جنس کیلئے ہوگا آیا نیک عمل ہیں یا بد۔ جب یہ حساب منٹ جائے گا کہ نیک ہیں یا بد، تب ان کا وزن ہوگا کہ ان کی مقدار کیا ہے؟

یہ جو فرمان الہی ہے کہ ہم قیامت کے دن انصاف کی میزانیں قائم کریں گے میزان کی جمع استعمال کی گئی، ممکن ہے کہ قیامت کے روز کئی میزانیں قائم کی جائیں جن میں اعمال کا وزن کیا جائے۔ یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ میزان کی بجائے سوزن مراد ہو، یعنی ترازوں کی بجائے تلنے والی اشیاء مراد ہوں۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

میزان کے دو مجسم پلڑے ہونے کا بیان

”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پر کوئی شیء بھاری نہیں ہو سکتی

مسند احمد میں عبد اللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے میری امت کے ایک فرد کو بلائیں گے اور اس کے سامنے (اس کے گناہوں کے) تانوں سے دفتر پھیلا دیئے جائیں گے ہر دفتر حدنگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے کہ میرے نگہبان فرشتوں نے یونہی لکھ دیا ہو؟ وہ عرض کرے گا اللہ! نہیں! پروردگار! پروردگار! فرمائیں گے: کیا تیرے پاس کوئی عذر یا نیکی ہے؟ بندہ خوفزدہ ہو جائے گا اور کہے گا نہیں! اے پروردگار! پروردگار! فرمائیں گے: ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، آج تجھ پہ کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا، جس میں مکتوب ہوگا: ”اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداً عبده ورسوله“ پروردگار فرشتوں سے فرمائیں گے اس کو بتا دو۔ وہ بندہ عرض کرے گا: یا رب! یہ کاغذ کا ایک پرزہ اتنے سارے گناہوں کے دفاتر کا کیا مقابلہ کرے گا؟ پروردگار فرمائیں گے: آج تجھ پہ کچھ ظلم نہ ہوگا۔ پھر وہ دفاتر میزان کے ایک پلہ میں اور کاغذ کا وہ پرزہ دوسرے پلہ میں رکھ دیا جائے گا۔ اس کلمہ کے وزن سے دفتروں کا پلہ ہوا میں اڑنے لگے گا۔ یقیناً، ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پر کوئی شیء بھاری نہیں ہو سکتی۔

ترمذی، ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیاء نے لیث کی حدیث سے اس کو روایت کیا ہے۔

کیا قیامت کے دن عمل کے ساتھ عامل کا وزن بھی کیا جائے گا؟

مسند احمد میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن میزانیں قائم کی جائیں گی، پھر ایک آدمی کو لایا جائے گا اور ایک پلہ میں رکھ دیا جائے گا اور اس کے اعمال دوسرے پلہ میں رکھ دیئے جائیں گے۔ آدمی والا پلہ جھک جائے گا تو اس کو جہنم کی طرف بھیج دیا جائے گا۔ جب وہ منہ پھیر کر جانے لگے گا تو زمین عز و جل کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارے گا جلدی مت کرو، اس کا کچھ عمل باقی رہ گیا ہے۔ پھر کاغذ کا ایک پرزہ لایا جائے گا، جس میں مکتوب ہوگا: ”لا الہ الا اللہ“ اس کو آدمی کے ساتھ دوسرے پلہ میں رکھا جائے گا حتیٰ کہ اس پرزہ والا حصہ بھاری ہو جائے گا۔ لیکن اس روایت میں غرابت و اجنبیت ہے۔ لیکن ایک فائدہ کا علم ہے کہ آدمی کو بھی اس کے عمل کے ساتھ تولایا جائے گا۔

قیامت کے دن ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی

شہادۃ میزان میں گناہوں پر بھاری ہو جائے گی

ابن ابی الدنیاء میں عبد اللہ بن عمرو سے مرفوعاً روایت ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو میزان کی طرف

لایا جائے گا۔ اس کے ننانوے رجسٹر نکالے جائیں گے، ہر ایک حد نگاہ تک پھیلا ہوگا۔ ان میں اس کے گنہ ہو گئے۔ وہ ایک پلہ میں رکھ دیئے جائیں گے۔ پھر انکی کے پور جتنا کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں مکتوب ہوگا: "اشھدان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبده ورسوله" وہ دوسرے پلہ میں رکھ دیا جائے گا۔ وہ پڑھان سب رجسٹروں پر بھاری ہو جائے گا۔

ابوبکر بن ابی الدنیا سنداً کہتے ہیں: ابن عبد اللہ بن سابط سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؓ نے حضرت عمرؓ کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ:

قیامت کے دن میزان میں اس کے اعمال بھاری ہونگے، جو دنیا میں حق کی اتباع کے ساتھ اپنے اعمال (کاپلہ) بھاری کرتا رہے اور وہ اعمال کرنے والے سے بھاری ہو جائیں۔ میزان کو لازم ہے کہ جب حق اس میں رکھا جائے تو وہ جھک جائے۔ اسی طرح قیامت کو میزان میں اس کے عمل ہلکے ہونگے جو دنیا میں باطل کی اتباع کے ساتھ اپنے اعمال ہلکے کرتا رہا اور وہ باطل کے سامنے ہلکا ہو گیا اور میزان کو لازم ہے کہ جب کل قیامت کے دن باطل اس میں رکھا جائے تو وہ ہلکا ہو جائے۔

قیامت کے دن بندے کے اعمال میں حسن اخلاق سب سے بھاری شیء ہوگی

مسند احمد میں ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے بھاری شیء حسن اخلاق ہوگی۔

اس بارے میں احادیث وارد ہوئی ہیں کہ اعمال کا بذات وزن ہوگا، جیسے صحیح مسلم میں آیا ہے ابوالمالک اشعرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

طہارت نصف ایمان ہے۔ الحمد للہ میزان کو بھردیتا ہے۔ سبحان اللہ والحمد للہ آسمان و زمین کے درمیان خلا کو بھردیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ برہان ہے۔ صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں حجت ہے یا تیرے خلاف حجت ہے۔ ہر انسان صحیح کرتا ہے اور اپنی جان کو بیچ دیتا ہے یا تو اس کو (جہنم سے) آزاد کرالیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔

الحمد للہ میزان کو بھردیتا ہے، سے ثابت ہوتا ہے کہ عمل بذات خود ایک جسمانی حیثیت سے قائم ہوگا۔ ورنہ تو عمل کیلئے عامل کا سہارا ضروری ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عمل کو جسم عطا کر دیں گے جو میزان میں رکھا جائے گا۔ ابن ابی الدنیا میں مذکور روایت بھی اس پر دلیل ہے:

کہ ابوالدرداءؓ سے مروی ہے، رسول اکرمؐ نے فرمایا:

سب سے وزنی شیء جو میزان میں رکھی جائے گی وہ عمدہ اخلاق ہیں۔

اسی طرح امام احمد نے الفاظ کی معمولی ترمیم کے ساتھ مزید کئی طرق سے اس کو نقل کیا ہے۔

مسند احمد میں ہی ابی سلام حضورؐ کے کسی آزاد کردہ غلام کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

واہ! واہ! میزان میں پانچ چیزیں کس قدر وزنی ہیں!! لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ اور نیک بچہ، جس کی وفات ہو جائے تو اس کا والد خدا سے ثواب کی امید رکھے (اور صبر کرے)۔

اور فرمایا:

پانچ چیزوں کا کیا ہی کہنا!! جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ ان پانچ چیزوں پر یقین کامل رکھتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا، اللہ پر ایمان رکھے۔ یوم آخرت پر ایمان رکھے۔ جنت پر ایمان رکھے۔ جہنم پر ایمان رکھے اور موت کے بعد اٹھائے جانے اور حساب کتاب پر ایمان رکھے۔

امام احمد اس روایت میں منفرد ہیں۔

اسی طرح دوسری روایت ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ اعمال مجسم ہو جائیں گے:

سورۃ بقرۃ اور آل عمران قیامت کے روز سائبان کی طرح آئیں گی ان کے دو پر ہونگے جس سے وہ اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کر رہی ہونگی۔

یعنی دونوں سورتوں کی تلاوت کا ثواب قیامت کے روز مجسم شکل ہو جائے گا۔

یہ بھی ممکن ہے کہ مکتوب کاغذ میزان میں رکھا جائے۔ جیسے مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ عامل کا وزن کیا جائے گا جیسے بخاری میں ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: قیامت کے دن انتہائی فریبہ جسم شخص کو پیش کیا جائے گا لیکن اللہ کے نزدیک مجھ کے پر کے برابر بھی اس کا وزن نہ ہوگا۔

پھر فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

ترجمہ آیت: اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (سورۃ الکہف، الآیہ: ۱۰۵)۔ بخاری و مسلم میں دوسری روایتوں سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

ابن ابی حاتم نے مذکورہ روایت اپنی سند کے ساتھ کچھ مختلف الفاظ میں یوں نقل کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ایک بہت کھانے پینے والے شخص کو لایا جائے گا اور ایک رانی کے دانے کے ساتھ اس کو ہم وزن کیا جائے گا مگر وہ اس کے برابر نہیں پہنچ سکے گا۔

اس روایت کو بخاری کے الفاظ میں ابن جریر نے بھی مرفوعاً روایت کیا ہے۔

مسند ابیہرہ میں حضرت بریدہؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ رسول اکرمؐ کے پاس حاضر تھے کہ ایک قریشی

۱۔ مسند احمد، الحدیث ۲۳۷۴۔ مجمع الزوائد، الحدیث ۱۸۷۱۔ مسند احمد، الحدیث ۱۸۳۳۔ الحدیث

۲۳۹۵۔ مسند الدارمی، الحدیث ۳۵۰۷۔ بخاری، الحدیث ۳۷۲۹، مس ۶۹۷۶، مسند احمد، ۱۵۳۵، ۱۷۷۵۔ تفسیر الطبری

سورۃ الکہف، الآیہ ۱۰۳، الحدیث ۳۵۸۹

۱۔ الحدیث ۳۷۵۲۔ ترمذی، الحدیث ۲۰۰۲، ابوداؤد، الحدیث ۳۷۹۹، مسند احمد، الحدیث ۳۳۲۶

۲۔ مسند احمد، الحدیث ۳۳۲۶، مسند احمد، الحدیث ۳۵۸۷، ترمذی، الحدیث ۵۳۳، ابوداؤد، الحدیث ۳۷۹۹

۳۔ مسند احمد، الحدیث ۳۳۲۶، ابوداؤد، الحدیث ۳۷۹۹، ترمذی، الحدیث ۲۰۰۲

ایک جوڑے میں اکڑتا ہوا آیا۔ جب وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:

اے ابو بکر! یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے، جن کے بارے میں ارشاد ہے:

اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (سورۃ الکہف، الآیۃ: ۱۰۵)۔

مسند احمد میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میری ٹانگیں نازک سی تھیں، تیز ہوا چلی تو میں ڈگمگا گیا اس پر حاضرین قوم ہنس دیئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کیوں ہنستے؟ وہ بولے یا رسول اللہ! اس کی کمزور ٹانگوں کی وجہ سے ہم کو ہنسی آگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے دست تصرف میں میری جان ہے! میزان میں ان کا وزن بہت زیادہ ہو گا۔

امام احمد اس کی روایت میں منفرہ ہیں لیکن پھر بھی اس کی سند جید اور قوی ہے۔

جامع روایت

اس طرح بہت سی روایات اس بارے میں آئی ہیں۔ مسند احمد کی کاغذ کے پرزے والی روایت میں وارد ہے کہ کاغذ کا عامل کے ساتھ وزن کیا جائے گا۔ اس روایت کے ساتھ سب روایتیں سمجھ میں آ جاتی ہیں۔

مسند احمد میں ہے حسن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن آپ اپنے اہل کو یاد رکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(ہر جگہ یاد رکھوں گا) لیکن تین جگہوں میں نہیں کتاب، میزان اور پل صراط۔

کتاب کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ جب (مجموعی) کتاب الاعمال تمام امتوں کے سامنے رکھی جائے گی۔ دوسرا مطلب یہ بھی ممکن ہے کہ جب لوگوں کے اعمال نامے اڑا کر ان کے پاس پہنچیں گے، کوئی نیک بخت اپنا نال نامہ دائیں ہاتھ میں لے رہا ہو گا اور کوئی سیاه بخت بائیں ہاتھ میں، وہ وقت مراد ہے۔

تیسری میں حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ رو رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے عائشہ!

کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا مجھے اہل جہنم کا ذکر یاد آیا تو رونا آ گیا، کیا آپ قیامت کے دن اپنے اہل خانہ کو یاد رکھیں گے؟ فرمایا: لیکن تین جگہوں میں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا ایک تو جب میزان رکھی جائے گی اور جب تک یہ پتہ نہ

چل جائے گا کہ اس کا عمل بھاری ہے یا ہلکا۔ دوسرا جب وہ کہے گا: آؤ اپنا نامہ (اعمال) پڑھو، اس وقت اعمال نامے اڑے پھریں گے اس وقت کوئی بات چیت نہ کرے گا جب تک کہ اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا اعمال نامہ دائیں

ہاتھ میں ملتا ہے یا پیٹھ پیچھے بائیں ہاتھ میں ملتا ہے۔ اور تیسرا جب پل صراط کو جہنم پر رکھ دیا جائے گا۔ اس روایت کے راوی یونس کہتے ہیں مجھے شک ہے کہ حضرت حسن نے مزید یہ بھی کہا تھا: جہنم کے آئینے ایک رہے ہونگے

اور اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ جس کو چاہے روک رہا ہو گا، تو اس موقع پر بھی کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا حتیٰ کہ وہ جان لے نجات پا گیا ہوں یا نہیں۔

اس کے بعد امام بیہقی ایک اور سند کے ساتھ دوسری روایت ذکر فرماتے ہیں کہ حضرت حسن روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کو جہنم کا ذکر یاد آیا تو آپ رو پڑیں۔ آگے وہی حدیث ذکر کی ہے صرف اس فرق کے

۱۔ مسند ابوالرحمہ الحدیث ۲۹۵۶۔ ۲۔ مسند احمد الحدیث ۱۱۱۴۱/۱۱۱۴۲۔ ۳۔ مسند احمد الحدیث ۳۱۰۱/۳۱۰۲۔ (سورۃ الحاقۃ، الآیۃ

ساتھ کتاب کے وقت بھی کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا جس وقت کہا جائے گا: آؤ اپنا نامہ اعمال پڑھو، اس وقت تک کہ یہ پتہ نہ چل جائے کہ اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ پیچھے سے۔ اور پل صراط کے وقت جب جہنم پر اس کو بچھایا جائے گا۔

عائشہ بنت ابی بکر الصدیق سے روایت کا دوسرا طریق

مسند احمد میں دوسرے طریق سے مذکور ہے، قاسم بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا قیامت کے دن دوست اپنے دوست کو یاد رکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے عائشہ! لیکن تین موقعوں پر (کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا)، میزان کے وقت جب تک یہ معلوم نہ

ہو جائے کہ اس کا پلہ بھاری ہے یا ہلکا؟ دوسرا صحیفوں کے اڑنے کے وقت جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے یہ صحیفہ عمل اس کو دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں میں؟۔ تیسرا اس وقت جب جہنم سے گردن نکلے گی، وہ لوگوں پر چھا جائے گی۔

فیض و غضب کے مارے ان پر چنگھاڑے گی اور کہے گی: مجھے تین آدمیوں پر مامور کیا گیا ہے، ایک وہ جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھیرایا، دوسرا وہ جو اللہ پر ایمان نہیں لایا اور تیسرا ہر جاہل و سرکش۔ پھر وہ ان تین قسم کے افراد کو اچک

اچک کر جہنم کے اندھیروں میں پھینک دے گی۔ اس دن جہنم پر بال سے زیادہ باریک تلواریں زیادہ تیز ایک پل ہو گا اس پر نوک دار کھینچنے والے آئینے ہونگے، جس کو اللہ تعالیٰ چاہیں گے، وہ اس کو کھینچ کر جہنم کا ایندھن بنا رہے ہونگے۔ کوئی اس پل سے پلک جھپکنے کی مانند گزر جائے گا، کوئی بجلی کی طرح، کوئی ہوا کی طرح، کوئی گھڑ سوار کی

طرح اور کوئی کسی اور سوار کی طرح اس کو پار کرے گا۔ ملائکہ اس وقت کہہ رہے ہونگے رب سلم رب سلم یا رب سلامتی فرمایا رب سلامتی فرما۔ پس کوئی خیریت کے ساتھ گزر جائے گا کوئی ذمی حالت میں نکلے گا اور کوئی اوندھے منہ جہنم

میں گرے گا۔

قیامت کے روز حضور ﷺ کہاں کہاں ہونگے؟

حضرت انسؓ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ میری شفاعت فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ عرض کیا میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ عرض کیا اگر وہاں میں

آپ کو نہ پاسکوں؟ فرمایا: پھر حوض کے پاس۔ عرض کیا اگر وہاں بھی میں آپ کو نہ پاسکوں؟ فرمایا: پھر میزان کے پاس جب میں نے عرض کیا میں قیامت کے دن ان جگہوں پر ضرور تلاش کروں گا۔

شقی یا سعید؟

حافظ ابو بکر بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن ابن آدم کو لایا جائے گا اور میزان کے دو پتوں کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا۔ اگر اس

کا عمل نامہ بھاری ہو تو فرشتہ تیز آواز سے پکارے گا، جس کو تمام مخلوق سنے گی: فلاں شخص کامیاب ہو گیا، اب کبھی وہ ناکام نہیں ہوگا۔ اگر اس کا عمل نامہ ہلکا رہا تو فرشتہ تیز آواز سے پکارے گا، جس کو تمام مخلوق سنے گی: فلاں بد بخت ہو گیا اب کبھی وہ فلاح نہیں پاسکے گا۔

حافظ تہجدی روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں اس روایت کی اسناد ضعیف ہے۔

مسند المز ار اور ابن ابی الدنیا میں سند آند کور ہے عبد اللہ بن ابی الغرار فرماتے ہیں:

میزان کے پاس ایک فرشتہ ہوگا۔ جب بندہ کا وزن ہوگا تو وہ پکارے گا فلاں بن فلاں کا میزان بھاری ہو گیا لہذا وہ کامیاب ہو گیا، اب کبھی وہ ناکام نہیں ہوگا۔ فلاں بن فلاں کا میزان ہلکا ہو گیا لہذا وہ بد بخت ہو گیا اب کبھی وہ فلاح نہیں پاسکے گا۔

ابن ابی الدنیا میں ہے حضرت حذیفہ فرماتے ہیں:

قیامت کے دن حضرت جبرئیل میزان پر نگہبان ہونگے۔ لوگ ایک دوسرے کے پاس آئیں گے۔ اس دن سونا ہوگا نہ چاندی۔ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلوای جائیں گی، اگر ظالم کے پاس نیکی نہ ہوگی تو مظلوم کی برائیاں ظالم کے کھاتے میں ڈال دی جائیں گی۔

ابن ابی الدنیا میں ابوالاخص فرماتے ہیں: حضرت سلمانؓ کے پاس قریش اپنی بڑائیاں بیان کرنے لگے تو حضرت سلمانؓ نے فرمایا: لیکن میں تو ایک گندے قطرے سے پیدا ہوا ہوں، پھر بد بودار مردے کی حالت میں بدل جاؤں گا پھر میزان قائم ہوگی تب اگر میری میزان بھاری رہی تو میں عزت دار ہوں، لیکن اگر میری میزان ہلکی پڑگئی تو میں بد بخت ہوں۔

ابن الاخص فرماتے ہیں: کیا تو جانتا ہے کس چیز میں نجات ہے؟ اگر بندہ کی میزان بھاری ہوگی تو اس مجمع میں نداء دی جائے گی جہاں اول و آخر تمام مخلوق حاضر ہوگی کہ فلاں بن فلاں کامیاب ہو گیا، اب کبھی وہ ناکام نہیں ہوگا۔ اگر اس کی میزان ہلکی رہی تو پکارا جائے گا فلاں بن فلاں بد بخت ہو گیا اب کبھی وہ فلاح نہیں پاسکے گا۔

تہجدی میں ہے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے عرض کیا یا محمد (رسول اللہ)! ایمان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر ایمان لائے، اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ جنت، جہنم، میزان اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔ جب تو نے یہ کر لیا تو بس تو مومن ہے۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا جی ہاں (میں بھی ایمان لایا) یا کہا آپ نے صحیح فرمایا۔

حضرت شعبہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے کہ میزان عمل کے پاس لوگوں کا ازدحام اور رش ہوگا۔

ابن ابی الدنیا میں ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا: میزان رکھی جائے گی۔ اس کے دوپٹے ہونگے اگر ایک پلہ میں آسمان وزمین اور ان کے درمیان کی تمام اشیاء رکھی جائیں تو وہ سب پلہ میں سما جائیں گی۔ ملائکہ عرض کریں گے: یارب! اس میں کس کا عمل تو لایا جائے گا؟ پروردگار فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا میں چاہوں

گا۔ فرشتے عرض کریں گے پروردگار! ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

ابن ابی الدنیا میں حماد بن ابراہیمؓ آیت ذیل کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے۔ (سورۃ الانبیاء، الآیۃ: ۳۷) کہ ایک آدمی کا عمل ایا جائے گا اور ترازو کے پلہ میں رکھ دیا جائے گا پھر بادل کی مثل کوئی شئی لائی جائے گی وہ دوسرے پلہ میں رکھ دی جائے گی، بادل والا پلہ جھک جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا جانتا ہے یہ کیا شئی ہے؟ یہ وہ علم ہے جو تو نے پڑھا اور آگے پڑھایا، انہوں نے پڑھ کر تیرے بعد اس پر عمل کیا۔

ابن ابی الدنیا میں سعید بن جبیرؓ سے مروی ہے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں:

قیامت کے دن لوگوں کا حساب کتاب کیا جائے گا۔ جس کی نیکیاں بدیوں سے ایک نیکی میں بھی زیادہ ہوئیں وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جس کی بدیاں نیکیوں سے ایک بدی میں بھی زیادہ ہوئیں وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہوں گے وہ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ (سورۃ المؤمنون، الآیۃ: ۱۰۳-۱۰۴)

پھر آپ نے فرمایا: میزان عمل رائی کے دانہ کے برابر بھی ظاہر کرے گی، یا تو اس سے اٹھ جائے گی یا ہٹک جائے گی۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم سے تین عذر فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا:

اے آدم! اگر میں جھٹلانے والوں پہ لعنت نہ کرتا اور جھوٹ اور حلف سے بغض نہ رکھتا تو آج مجھے تیری ذریت پر شدت عذاب سے رحم آ جاتا۔ (لیکن چونکہ مجھے ان چیزوں سے بغض ہے) اس لئے مجھ پر لازم ہے کہ جس نے میرے رسولوں کو جھٹلایا اور میری نافرمانی کی میں ان سے جہنم کو بھر دوں گا۔ اے آدم جان لے! میں تیری اولاد میں سے کسی کو آگ کا عذاب نہیں دوں گا اور نہ کسی کو جہنم میں داخل کروں گا سوائے اس کے جس کے متعلق میرے علم میں یہ بات آچکی ہے کہ اگر میں اسکو دوبارہ دنیا میں لوٹا دوں تو وہ پہلے سے بھی زیادہ شرکی طرف بڑھے گا۔ اے آدم! آج تو میرے اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرنے والا ہے، پس جا! میزان کے پاس کھڑا ہو جا، دیکھ ان کے اعمال میں کیا چیز وزنی ہے؟ اگر کسی کی بھلائی اس کی بدی سے ایک ذرہ بھی زیادہ ہے تو اس کیلئے جنت ہے، تاکہ اس کو پتہ چل جائے کہ میں ظالم کے سوا کسی کو عذاب نہیں دوں گا۔

ابن ابی الدنیا میں ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا، لوگوں کا ایک بڑا انبوه کھڑا ہوگا جو (کثرت تعداد کی وجہ سے) افق کو بھر دے گا ان کا نور آفتاب کی طرح ہوگا۔ اس کے ساتھ آواز دی جائے گی یہ نبی امی کا ہے۔ یہ سن کر ہر نبی تجسس ہو جائے گا تب کہا جائے گا یعنی محمد اور اس کی امت کا گروہ ہے۔ پھر دوسرا ایک جتھہ کھڑا ہوگا جو (کثرت تعداد کی وجہ سے) افق کو بھر دے گا ان کا نور چودہویں کے ماہتاب کی طرح ہوگا۔ اس کے ساتھ آواز دی جائے گی یہ نبی امی کا ہے۔ یہ

سن کر ہر نبی مجتہس ہو جائے گا تب کہا جائے گا یعنی محمد اور اس کی امت کا گروہ ہے۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ آئیں گے اور فرمائیں گے: اے محمد! یہ میری طرف سے تیرے لئے (ہدیہ) ہے۔ یہ میری طرف سے تیرے لئے (ہدیہ) ہے۔ پھر میزان رکھی جائے گی اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔

فصل

میزان کے متعلق علماء کے اقوال

امام قرطبی نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ میزان کے عظیم پلڑے ہیں۔ اگر کسی ایک پلڑے میں زمین و آسمان رکھ دیئے جائیں تو وہ پلڑا دونوں کو کافی ہو جائے گا۔ نیکیوں کا پلڑا اتنا ہوتا ہے اور دوسرا ظلمت ہے۔ یہ ترازو اللہ کے عرش کے سامنے نصب ہے۔ عرش کے دائیں طرف جنت ہے۔ نور کا پلڑا اس کی طرف ہے۔ عرش کے بائیں طرف جہنم ہے اور ظلمت کا پلڑا اس کی طرف ہے۔

معتزلہ نے میزان کا انکار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں اعمال عرض ہیں، جن کا کوئی جسم نہیں تو ان کا وزن کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ اعراض کو اجسام عطا فرمائیں گے اور ان کا وزن کیا جائے گا۔ امام قرطبیؒ فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ اعمال کے رجسٹروں کا وزن کیا جائے گا۔ لیکن مصنف علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: پہلے تصریح کے ساتھ گزر چکا کہ اعمال کو جسم مل کر وزن ہو سکتا ہے اسی طرح ان کے رجسٹروں کا وزن ہو سکتا ہے اور بذات خود عامل کا وزن کیا جاتا بھی ممکن ہے۔ قرطبیؒ فرماتے ہیں مجاہد، خماک اور اعش سے مروی ہے کہ میزان سے مراد عدل اور فیصلہ ہے۔ اور وزن کا ذکر مثلاً لایا گیا ہے، جیسے کہا جاتا ہے یہ بات اس وزن کی ہے۔ مصنفؒ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ ان علماء نے یہ تفسیر ذیل کی آیت کی وجہ سے کی ہو:

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ (سورۃ الرحمن، الآیات: ۷-۹)

ووضع المیزان سے مراد عدل ہے۔ اللہ نے بندوں کو اس کا حکم فرمایا ہے۔ احادیث اور قرآن میں میزان کا ذکر بھی محسوس کیلئے آیا، جیسے فرمایا "فمن ثقلت موازينه ومن خفت موازينه"

میزان ہر شخص کیلئے قائم نہیں ہوگی

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: میزان برحق ہے، لیکن ہر ایک کے حق میں نہیں ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ کا فرمان دلیل ہے: گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے۔ (سورۃ الرحمن، الآیہ: ۳۱)

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے: پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے محمد! اپنی امت میں سے، جس پر حساب کتاب نہیں ہے اس کو جنت میں دائیں دروازے سے داخل کر لے۔ اور وہ باقی امور میں لوگوں کے شریک کار ہو گئے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں: ستر ہزار اشخاص کے بارے میں احادیث تو اتر کے ساتھ ثابت ہیں کہ وہ بغیر حساب

کتاب جنت میں جائیں گے۔ لیکن اس سے لازم نہیں آتا کہ ان کے اعمال کا وزن بھی نہ کیا جائے، اس میں کلام ہے، کیونکہ اعمال نیکو کاروں کے بھی وزن کئے جائیں گے محض اس لئے کہ حاضرین محشر پر ان کی عظمت ظاہر ہو۔ اسی طرح کفار خواہ ان کے پاس کوئی سود مند نیکی نہ ہو تب بھی ان کے اعمال کا وزن ہوگا تاکہ ان کے کفر و بد بختی کا اندازہ کیا جاسکے اور حاضرین محشر پر ان کی شقاوت ظاہر ہو سکے۔

کیا آخرت میں کافر سے عذاب کی تخفیف ہوگی؟

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ایک نیکی کا ظلم بھی نہیں فرماتے یعنی اگر کسی کافر سے کوئی نیکی مرزد ہو تو اس کو بھی اس کا بدلہ عطا فرمادیتے ہیں اسی طرح کہ دنیا میں اس کو بخش و عشرت سے نواز دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ اللہ کے پاس حاضر ہوتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہتی۔

لیکن اللہ کرۃ میں امام قرطبیؒ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ کافر کوئی صدقہ کرے یا صلہ رحمی وغیرہ نیکی کا کام کرے تو اس سے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔ انہوں نے جناب ابی طالب کے قصہ سے اس پر دلیل لی ہے، کہ ان کی نیکی اور حضور ﷺ کی مدد کے صلہ میں ان پر عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور آگ کے صرف جوتے پہنائے جائیں گے، جس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

حضرت مصنفؒ فرماتے ہیں ممکن ہے یہ خصوصیت صرف حضرت جناب ابی طالب کے ساتھ ہو کیونکہ انہوں نے حضور ﷺ کی بے انتہاء مدد و نصرت فرمائی تھی۔

امام قرطبیؒ اپنی رائے پر اس آیت سے دلیل پکڑتے ہیں: اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اس کو لا موجد کر دیں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں۔ (سورۃ الانبیاء، الآیہ: ۲۷)

مصنفؒ فرماتے ہیں یہ آیت عموم پر دلیل ہے، کہ کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا اور کافرین پر بھی ظلم نہیں ہوگا اور ان کو ہم پہلے ہی دنیا میں ان کی نیکی کا بدلہ دے چکے ہونگے لہذا کافروں کو اس آیت کے عموم سے خاص کر لیا جائے گا۔ اسی طرح آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ عبد اللہ بن جدعان مہمان نوازی کرتا تھا، صلہ رحمی سے پیش آتا تھا اور غلاموں کو آزاد کرتا تھا تو کیا یہ باتیں اس کے لئے سود مند ثابت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! کیونکہ اس نے کبھی زندگی میں لا الہ الا اللہ نہیں کہا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور جو انہوں نے عمل کئے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہو گئے تو ان کو اڑاتی خاک کر دیں گے۔ (سورۃ الفرقان، الآیہ: ۲۳)

اسی طرح فرمایا: یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے گا تو اسے کچھ بھی نہ پائے گا۔ اور خدا ہی کو اپنے پاس دیکھے تو وہ اسے اس کا حساب پورا پورا چکا دے اور خدا جلد حساب کرے گا۔ (سورۃ النور، الآیہ: ۳۹)

اور فرمایا: جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال راکھ کی سی ہے کہ آندھی کے دن اس زور کی ہوا چلے (کہ) اسے اڑالے جائے۔ (سورۃ ابراہیم، الآیہ: ۱۸)

اور فرمایا: اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال (کی مثال ایسی ہے) جیسے میدان میں ریت کہ پیاسا اسے پانی سمجھے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے تو اسے کچھ بھی نہ پائے۔ اور خدا ہی کو اپنے پاس دیکھے تو وہ

اسے اس کا حساب پورا پورا چکا دے اور خدا جلد حساب کرے والا ہے۔ (سورۃ النور، الآیہ: ۳۹)

مترجم اصغر عرض کرتا ہے ناقص رائے میں مصنف ابن کثیر کی بات زیادہ قوی ہے کیونکہ اکثر نصوص اسی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

فصل

امام قرطبی فرماتے ہیں: جس کی نیکیاں برائیوں سے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی زیادہ ہوئیں وہ جنت میں داخل ہو جائے گا، جس کی برائیاں اس کی نیکیوں سے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی زیادہ ہوئیں تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا، **إلا** یہ کہ اللہ عز وجل اس کی بخشش فرمادیں اور جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہو گئیں وہ اعراف میں داخل ہوگا۔

اس روایت کے مثل حضرت ابن مسعود سے بھی ایک روایت مروی ہے۔ مصنف فرماتے ہیں قرآن کی یہ آیت بھی اس کی شاہد ہے:

خدا کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اس کو وہ چند کر دے گا۔ اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا۔ (سورۃ النساء، الآیہ: ۴۰)

لیکن اگر کسی کی نیکی اس کی برائیوں سے ایک نیکی میں زیادہ ہوئیں اور وہ جنت میں داخل ہو گیا تو کیس کی تمام نیکیاں اس کے لئے رفع درجات کا سبب بنیں گی یا نہیں اور اس کی برائیاں کا عدم ہو جائیں گی یا نہیں اس کا کوئی علم نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی، صحائف اعمال کا اڑنا اور اللہ تعالیٰ کا حساب کتاب لینا فرمان الہی ہے:

اور جس دن ہم پہاڑوں کو بلاتیں گے اور تم زمین کو صاف میدان دیکھو گے اور ان (لوگوں) کو ہم جمع کر لیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اور سب تمہارے پروردگار کے سامنے صف باندھ کر لائے جائیں گے (تو ہم ان سے کہیں گے کہ) جس طرح ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا (اسی طرح آج) تم ہمارے سامنے آئے لیکن تم نے تو یہ خیال کر رکھا تھا ہم نے تمہارے لئے (قیامت کا) کوئی وقت مقرر ہی نہیں کیا۔ اور (عملوں کی) کتاب (کھول کر) رکھی جائے گی تو تم گناہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہوگا اس سے ڈر رہے ہونگے اور کہیں گے ہائے شامت یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوٹی ہی نہ بڑی بات کو (کوئی بات نہیں) مگر اسے لکھ رکھا ہے اور جو عمل کئے ہونگے سب کو حاضر پائیں گے۔ اور تمہارا پروردگار کسی پر ظلم نہیں کریگا۔ (سورۃ الکہف، الآیات: ۴۷-۴۹)

ایک جگہ فرمایا:

کہہ دو کہ بے شک پہلے اور پچھلے (سب) ایک روز مقرر کئے وقت پر جمع کئے جائیں گے۔ (سورۃ الواقعة، الآیات: ۳۹-۵۰)

اور فرمایا:

اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک جائے گی۔ اور (اعمال کی) کتاب (کھول کر) رکھ دی جائیگی

اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور انہیں انصاف کیساتھ فیصلہ کیا جائیگا اور بے انصافی نہیں کی جائیگی اور جس شخص نے جو عمل کیا ہوگا اس کو اس کا پورا پورا بدلہ مل جائیگا اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اس کو سب کی خبر ہے۔ (سورۃ الزمر، الآیات: ۲۹-۴۰)

اور فرمان الہی ہے:

اور جسے ہم نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا ایسے ہی تم آج اکیلے اکیلے ہمارے پاس آئے۔ اور جو (مال و متاع) ہم نے تمہیں عطا فرمایا تھا وہ سب اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جنکی نسبت تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے (شفیع اور ہمارے) شریک ہیں (آج) تمہارے آپس کے سب تعلقات منقطع ہو گئے اور جو دعویٰ تم کیا کرتے تھے سب جاتے رہے۔ (سورۃ الانعام، الآیہ: ۹۴)

اور فرمان الہی ہے:

اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ تو ہم انہیں تفرقہ ڈال دیں گے اور ان کے شریک (ان سے) کہیں گے کہ تم ہم کو تو نہیں پوجا کرتے تھے ہمارے اور تمہارے درمیان خدا ہی گواہ کافی ہے۔ ہم تمہاری پریش سے بالکل بے خبر تھے۔ وہاں ہر شخص (اپنے اعمال کی) جو اس نے آگے بھیجے ہوئے آزمائش کر لے گا اور وہ اپنے سچے مالک کی طرف لوٹائے جائیں گے اور جو کچھ وہ بہتان باندھا کرتے تھے سب ان سے جاتا رہیگا۔ (سورۃ یونس، الآیات: ۲۸-۳۰)

اور فرمایا:

اور جس دن وہ سب (جن وانس) کو جمع کریگا (اور فرمایگا کہ) اے گروہ جنات! تم نے انسانوں سے بہت (فائدے) حاصل کئے۔ تو انسانوں میں جو ان کے دوست دار ہو گئے وہ کہیں گے کہ پروردگار! ہم ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرتے رہے۔ اور (آخر) اس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لئے مقرر کیا تھا۔ خدا فرمائے گا (اب) تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے۔ ہمیشہ اس میں (جلتے) رہو گے مگر جو خدا چاہے۔ بیشک تمہارا پروردگار دانا اور خبردار ہے۔ اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے اعمال کے سبب جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے پر مسلط کر دیتے ہیں اے جنوں اور انسانوں کی جماعت! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آتے رہے؟ جو میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ سنا تے اور اس دن کے سامنے آمو جو وہ ہونے سے ڈراتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ (پروردگار!) ہمیں اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور (اب) خود اپنے اوپر گواہی دی کہ کفر کرتے تھے۔ (اے محمد) یہ جو پیغمبر آتے رہے اور کتابیں نازل ہوتی رہیں (تو) اس لئے کہ تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والوں کو (کچھ بھی) خبر نہ ہو۔ اور سب لوگوں کے بلحاظ اعمال درجے (مقرر) ہیں اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں خدا ان سے بے خبر نہیں۔ (سورۃ الانعام، الآیات: ۱۲۸-۱۳۲)

اس بارے میں بہت سی آیات وارد ہیں لہذا ہر موقع پر وہاں کی مناسبت سے ہم ان آیات کو ذکر کرتے چلیں گے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تم اللہ سے اس حال میں ملاقات کرو گے کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون ہو گے، جیسے کہ ہم نے تم

کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح دوبارہ لوٹائیں گے۔

حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ وغیرہ سے بھی اس کے مثل مروی ہے۔

ابن ابی الدنیا میں ابوموسیٰ اشعریؓ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ دو میں توبخت و جدال اور عذر معذرت ہوگی اور ایک پیشی میں اعمال نامے اڑیں گے۔ سو جس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں ملاوہ حساب کتاب سے آسانی کے ساتھ جلد فارغ ہو جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔ لیکن جس کا اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملاوہ جہنم میں داخل ہوگا۔

مسند احمد میں ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

لوگوں کی تین پیشیاں ہوں گی۔ دو میں توبخت و جدال اور عذر معذرت ہوگی اور ایک پیشی میں اعمال نامے اڑیں گے۔ سو کوئی دائیں ہاتھ میں لینے والا ہوگا اور کوئی بائیں ہاتھ میں۔

ابن مبارکؒ اس بولناک مرحلہ کے متعلق چند اشعار فرماتے ہیں: جن کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

سجائے اعمال اڑتے پھریں گے، جو مجاہدوں سے بھرے ہوئے، نگاہیں پھٹی پھٹی تھیں ان کو دیکھ رہی ہوگی۔ پس تو کیسے اس کو بھولے ہوئے ہے۔ اس وقت چھوٹی چھوٹی باتوں کا پتہ چل جائے گا اور تجھے نہیں بتا کہ کیا کیا رہنا ہوگا؟ کیا جنت میں ٹھکانہ ہوگا جہاں نور ہی نور ہے۔ یا جہنم میں سڑنا ہوگا جہاں خلاصی ہے نہ آزادی۔ افسوس تیرے طور طریقے اسی کے پاسیوں کے سے لگتے ہیں؟ تو خوب دیکھ لے گا جب جہنمی جہنم کی عیش وادیوں سے چھٹکارے کی کوشش کریں گے تو مزید گہرائیوں میں غوطہ زن ہو جائیں گے، ان کا رونوٹ بڑھ جائے گا لیکن وہ رونادھونا ان کو کچھ سودمند نہ ہوگا پس جان لے! کہ علم موت سے پہلے پہلے ہی اپنے عامل کو کچھ نفع دے سکتا ہے۔ کیونکہ موت کے بعد تو واپسی ممکن نہیں۔

پروردگار اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

اے انسان! تو اپنے پروردگار کی طرف (پہنچنے میں) خوب کوشش کر، تو اس سے جا ملے گا۔ پس جس کا نامہ (اعمال) اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے حساب آسان لیا جائے گا اور وہ اپنے گھر والوں میں خوش خوش آئے گا اور جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا وہ موت کو پکارے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا۔ یہ اپنے اہل و عیال میں مست رہتا تھا۔ اور خیال کرتا تھا کہ (خدا کی طرف) پھر نہ جائے گا۔ ہاں (ہاں) اس کا پروردگار اس کو دیکھ رہا تھا۔ (سورۃ الانشقاق، الآیات: ۶-۱۵)

جس سے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی وہ ہلاک ہو گیا

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جس کسی سے بھی حساب کتاب کیا گیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ خدا کا فرمان نہیں ہے؟ (ترجمہ) تو جس کا نامہ (اعمال) اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے حساب آسان لیا جائے گا۔ (سورۃ الانشقاق، الآیات: ۶-۷)

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو محض پیشی ہے، حساب تو جس سے بھی لیا گیا وہ ہلاکت سے نہیں بچ سکتا۔ یعنی پروردگار بندوں سے حساب میں پوچھ گچھ شروع فرمائیں تو کوئی بھی حساب کتاب پر پورا نہیں اتر سکتا۔ جس سے بھی حساب لیا گیا وہ جتنائے عذاب ہو کر رہے گا لیکن اس کے باوجود ظلم رتی بھرتہ ہوگا۔ اس وجہ سے پروردگار غفور و درگزر سے کام لیں گے اور جس طرح دنیا میں بندوں کی پردہ پوشی فرماتے رہے اسی طرح آخرت میں بھی بہت سوں کے ساتھ ستاری و غفاری کا کرشمہ فرمائیں گے۔ جیسے ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے قریب کریں گے حتیٰ کہ اس پر چمکا جائیں گے اور پھر اس سے حکما ہوں کا اقرار کروائیں گے۔ حتیٰ کہ جب اسے اپنی ہلاکت کا یقین ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: (دیکھ!) میں نے دنیا میں بھی تیرا پردہ رکھا، جا آج بھی تیری بخشش کرتا ہوں۔

فصل

(دنیا میں نیک و بد سب ساتھ ہیں لیکن قیامت میں کافر اور مؤمن اچھے و برے سب الگ الگ کر دیے جائیں گے، مترجم، ص، غ) فرمان ایزدی ہے:

اور تم لوگ تین قسم میں ہو جاؤ۔ داہنے ہاتھ والے، (سخان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (یہ چین میں) ہیں؟ اور بائیں ہاتھ والے (افسوس!) بائیں ہاتھ والے کیا (ذلیل و خوار اور گرفتار عذاب) ہیں!! اور جو آگے بڑھنے والے (ہیں، ان کا کیا ہی کہنا) وہ آگے ہی بڑھنے والے ہیں! وہی (خدا کے) مقرب ہیں۔ نعمت کی بیہوشی میں۔ (سورۃ الواقعة، الآیات: ۷-۱۲)

جب فیصلہ کیلئے پروردگار کی کرسی رکھ دی جائے گی تو کافر و مؤمنوں سے بائیں طرف ہٹا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ مؤمنین عرش کی دائیں جانب رہ جائیں گے۔ ان میں سے کچھ پروردگار کے سامنے ہونگے۔

اس سے متعلق فرماتا اسی ملاحظہ ہوں:

اور گنہگارو! تم آج الگ ہو جاؤ۔ (سورۃ یس، الآیہ: ۵۹)

پھر مشرکوں سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ تو ہم انہیں تفرقہ ڈال دیں گے سورۃ یونس، الآیہ: ۲۸)

اور تم ہر ایک فرقہ کو دیکھو گے کہ گھنٹوں کے بل بیٹھا ہوگا (اور) ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے ہو آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائیگا۔ (سورۃ الجاثیہ، الآیہ: ۲۸)

اور (مملوک کی) کتاب (کھول کر) رکھی جائے گی تو تم گناہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہوگا وہ اس سے ذرا بے ہونگے اور کہیں گے ہائے شامت! یہ کیسی کتاب ہے، کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے نہ بڑی بات کو (کوئی بات بھی نہیں) مگر اسے لکھ رکھا ہے اور جو عمل کئے ہونگے سب کو حاضر پائیں گے۔ اور تمہارا پروردگار! کسی پر ظلم نہیں کریگا۔ (سورۃ الکہف، الآیہ: ۴۹)

الغرض ساری خلق خدا خدا کے سامنے سرنگوں کھڑی ہوگی۔ ہر شخص اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں

۱۔ بخاری، الحدیث ۶۵۳۷۔ مسلم، الحدیث ۱۵۶۷۔ بخاری الحدیث ۳۶۸۵۔ مسلم الحدیث ۶۹۳۶۔ ابن ماجہ الحدیث

غرق ہوگا۔ تمام لوگ گردن ڈالے ہونگے۔ ہر طرف گھبرستا ناچھایا ہوگا۔ مشیت ایزدی کے سوا کوئی کسی سے بات کرنے کی جرات نہیں کر سکے گا۔ انبیاء ہی بات چیت کر رہے ہونگے۔ ہر نبی کے ارد گرد اس کی پریشان امت جمع ہوگی۔ اولین و آخرین پر مشتمل کتاب الاعمال رکھ دی جائے گی، جو چھوٹی بات کو چھوڑے گی اور نہ بڑی بات کو بلکہ ہر ذرہ ذرہ اس میں محفوظ ہوگا۔ خلق خدا کے کئے ہوئے اعمال اس میں درج ہونگے، نگہبان اور امانت دار فرشتوں نے نئی پرانی ہر بات اس میں لکھ رکھی ہوگی۔

فرمان الہی ہے: اس دن انسان کو اگلی پچھلی ہر بات بتادی جائیگی۔

اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بہ صورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔ اور قیامت کے روز (وہ) کتاب اسے نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا۔ (کہا جائے گا کہ) اپنی کتاب پڑھ لے تو آج اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔ (سورۃ الاسراء: الآيات ۱۳-۱۴)

حضرت بھریؒ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! پروردگار نے خود تجھے تیرا نگہبان بنا کر تیرے ساتھ کسی قدر انصاف کیا ہے، پس سوچ لے! اس دن کا عالم کیا ہوگا جب اچھے برے اعمال کے لئے میزان نصب کر دی جائے گی۔ پل صراط جہنم کی پشت پر بچھادی جائے گی۔ ملائکہ جن وانس کو گھیرے ہوئے ہونگے۔ جہنم ظاہر ہو جائے گی۔ نعمتوں کا جہان مزین ہو کر سامنے آ جائے گا۔ بندوں کا فیصلہ کرنے کیلئے پروردگار جلوہ افروز ہونگے۔ زمین اپنے رب کے نور سے متور ہو جائیگی۔ صحائف اعمال پڑھے جائیں گے۔ ملائکہ بنی آدم کے اعمال پر گواہی دیں گے۔ زمین اپنی پشت پر کی جانے والی ہر بات کی گواہی دے گی۔ پس کوئی تو حقیقت کا اعتراف کر لے گا اور جو اپنے کئے سے منکر ہوگا اس کے منہ پر مہر سکوت ثبت کر دی جائے گی۔ اور اس کے اعضاء، جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا دن کے اجالے میں یارات کی اندھیری میں از خود سب کچھ بتا دیں گے۔

فرمان الہی ہے: اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی۔ کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہوگا) (سورۃ الزلزلا، الآيات ۵: ۴)

فرمان الہی ہے: یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو وہ انکے کان اور آنکھیں اور جلدیں (یعنی اعضاء) ان کے اعمال پر پر گواہی دیں گے وہ اپنی جلدوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی؟ وہ کہیں گی کہ جس خدا نے سب چیزوں کو خلق بخشا اسی نے ہم کو بھی گویائی دی۔ اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور تم اس (بات کے خوف) سے تو پرواہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور چہرے تمہارے خلاف شہادت دینگے بلکہ تم خیال کرتے تھے کہ خدا کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر ہی نہیں۔ اور اسی گمان (بد) نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تم کو ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے۔ اب اگر یہ صبر کریں گے تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور اگر توبہ کریں گے تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی۔ (سورۃ فصلت، الآيات ۲۰-۲۳)

فرمان الہی ہے: (یعنی قیامت کے روز) جس دن ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں سب ان کے کاموں کی گواہی دیں گے، اس دن خدا ان کو (ان کے اعمال کا) پورا پورا (اور) ٹھیک بدلہ دیگا اور ان کو معلوم ہو جائیگا کہ خدا برحق (اور حق کو) ظاہر کر نیوالا ہے۔ (سورۃ النور، الآيات ۲۳-۲۵)

اور فرمان الہی ہے: آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور انکے ہاتھ جو کچھ عمل کرتے رہے تھے ہم سے بیان کر دیں گے اور انکے پاؤں (انکی) گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا (کر اندھا کر) دیں پھر یہ رہتے کو دوڑیں تو کہاں دیکھ سکیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہ پر ان کی صورتیں بدل دیں پھر وہاں سے نہ آئے جاسکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں۔ (سورۃ یس، الآيات ۶۵-۶۷)

اور فرمان الہی ہے: اور اس زندہ وقائم کے رو برو منہ نیچے ہو جائیں گے۔ اور جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا وہ ہمارا درہا۔ اور جو نیک کام کرتا تھا اور وہ مومن بھی ہوگا تو اس کو ظلم کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا۔ (سورۃ طہ، الآيات ۱۱۱-۱۱۳) یعنی اس کی نیکیوں میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی کا بر عمل اس کے کندھوں پر ڈالا جائے گا۔

فصل

سب سے پہلے، اللہ تعالیٰ انس و جن کے علاوہ بے زبان مخلوق کا فیصلہ فرمائیں گے اور ان کو زندہ کر کے اٹھایا جائے گا ذیل کا فرمان خداوندی اس پر شاہد ہے:

اور زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یا دو پروں سے اڑنے والا جانور ہے ان کی بھی تم لوگوں کی طرح جماعتیں ہیں۔ ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز (کے لکھنے) میں کوتاہی کی نہیں پھر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گے۔ (سورۃ الانعام، الآيات ۳۸)

اسی طرح فرمان الہی ہے: اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے۔ (سورۃ التکویر، الآيات ۵) عبد اللہ بن امام احمد اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ بن عفان سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن بغیر سینگوں والی بکری سینگوں والی سے اپنا بدلہ لے لی۔
مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے حقوق دلوائے جائیں گے۔ حتیٰ کہ بغیر سینگوں والی بکری کا سینگوں والی بکری سے بدلہ دلویا جائے گا۔
اس روایت کی اسناد کے متعلق مصنف امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں یہ سند صحیح مسلم کی شرائط پر پوری اترتی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے ساتھ روایت نہیں فرمائی۔

مسند احمد میں ہی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
مخلوق میں سے ایک دوسرے سے قصاص لیا جائے گا۔ حتیٰ کہ بغیر سینگوں والی بکری کا سینگوں والی بکری سے قصاص لیا جائے گا۔ اور جیونئی تک کو قصاص دلایا جائے گا۔

امام احمد اس کی روایت میں منفرد ہیں۔
عبد اللہ بن امام احمدؒ سند روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ تشریف

۱۔ مجمع الزوائد، الحدیث: ۳۵۲۱۰۔ جمع الجوامع للسیوطی، الحدیث: ۵۳۲۸۔ کنز العمال، الحدیث: ۳۸۹۸۶۔

۲۔ مسلم، الحدیث: ۶۵۲۳۔ ترمذی، الحدیث: ۲۳۲۰۔ مسند احمد، الحدیث: ۲۳۵/۲، والحدیث: ۳۰۱/۲۔

۳۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۶۳/۲۔

فرماتے، دو بکریاں چارہ کھاری تھیں۔ ایک نے دوسری کو سینگ مارا اور اس پر حاوی ہو گئی۔ ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو ہمایا؟ فرمایا: مجھے اس پر تعجب ہوا کہ تم ہے جان کے مالک کی! قیامت کے دن اس کو بھی بدلہ دلا جائے گا۔

مسند احمد میں منذر بن یعلیٰ سے سنداً مروی ہے وہ اپنے مشائخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے (جیسا کہ گزر چکا)۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جانتے ہو یہ بکریاں کس وجہ سے لڑ رہی ہیں۔ حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور وہ ان کے درمیان فیصلہ بھی فرمائے گا۔ قرطبی میں حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو بکریوں کے پاس سے گزرے جو بیتلوں سے لڑ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس بے یکتوں والی کا بدلہ اس بیتلوں والی سے دلائیں گے۔

ابن وہب سنداً ذکر کرتے ہیں کہ ثابت بن ظریف نے حضرت ابوذرؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آئے تو دیکھا کہ آپ ﷺ تیز آواز سے فرما رہے ہیں: اللہ کی قسم! اگر قیامت کے دن کا خوف نہ ہوتا تو میں تجھے بتاتا۔ میں نے عرض کیا: کیا بات ہے ابوذر؟ اگر یہ (بکری) دوسری کو مار رہی ہے تو تم پر کوئی پکڑ نہیں۔ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، (راوی کو شک ہے کہ یا پھر آپ نے یوں قسم کھائی) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! بکری سے ضرور سوال کیا جائے گا کہ اس نے کس وجہ سے اپنی ساتھی کو مارا اور پتھر سے ضرور سوال کیا جائے گا کہ اس نے کیوں کسی آدمی کی انگلی توڑی۔

مسند احمد میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خیانت کا ذکر فرمایا اور اس کی شاعت اور برائی کو بیان کیا۔ پھر فرمایا: دیکھو میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اونٹ کو لا دے آئے اور وہ بلبل (کرفریادکر) رہا ہو، پس وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیے اور مجھے کہنا پڑے: میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔ اور کسی کو نہ پاؤں کہ وہ اپنی گردن پر بکری کو لا لے اور وہ مننا (کرفریادکر) رہی ہو، پس وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیے اور مجھے کہنا پڑے: میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔ اسی طرح کسی کو نہ پاؤں کہ وہ اپنی گردن پر کوئی گھوڑے کا بار لے کر آئے، جو ہننا رہا ہو، پس وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیے اور مجھے کہنا پڑے: میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔ اسی طرح کسی کو نہ پاؤں کہ وہ اپنی گردن پر کسی جان کا بار لا لے اور وہ چیخ رہی ہو، پس وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیے اور مجھے کہنا پڑے: میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔ اسی طرح کسی کو نہ پاؤں کہ وہ اپنی گردن پر کسی بے جان شی کا بار لا لے، پس وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیے اور مجھے کہنا پڑے: میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔

یہ حدیث خیانت سے متعلق ہے کہ جو شخص کسی چیز میں خیانت کرے گا جاندار ہو یا بے جان اور قیامت

کے دن اس کی گردن پر چڑھی آئے گی اور اپنے سے متعلق خائن شخص کے خلاف فریاد کرے گی اور اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ قیامت کے دن فیصلہ سے متعلق ہر شیء زندہ کر دی جائے گی، جاندار ہو یا بے جان (حزب)۔

صحیحین میں بھی ابو حیان کی روایت سے اس کی تخریج کی گئی ہے:

کہ کوئی اونٹ والا جو اپنے اونٹ کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو، اس کو قیامت کے دن ایک جگہ قید کر کے اونٹ کو اس پر چھوڑ دیا جائے گا وہ اس کو بار بار روندتا رہے گا۔

اس کے بعد حدیث میں گائے اور بکری کا ذکر ہے۔

پس یہ احادیث اور سابقہ قرآنی آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ تمام حیوانات کو بھی قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ حدیث صورت میں ہے:

پس اللہ تعالیٰ انس و جن کے سوا مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے، حیوانات اور بہائم کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے حتیٰ کہ بے سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلا دیا جائے گا۔ جب اس سے فراغت ہو جائے گی اور کسی جانور کا کسی پر کوئی حق نہ رہے گا تب اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے: مٹی مٹی ہو جاؤ۔ اس وقت کافر حسرت کے مارے تننا کرے گا: کاش میں بھی مٹی ہو جاتا۔

ابن ابی الدنیا ہارون بن عبد اللہ سے، وہ سیار سے روایت فرماتے ہیں کہ جعفر بن سلیمان نے کہا کہ میں نے ابو عمران جونی سے سنا وہ فرماتے تھے:

قیامت کے دن جب حیوانات بنی آدم کو دو قسموں میں دیکھیں گے کہ کچھ لوگ تو جنت والے ہیں اور کچھ جہنم والے، تو وہ پکاریں گے اے بنی آدم! اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں تمہاری طرح نہیں بنایا، پس ہمیں جنت کی آس ہے اور نہ جہنم کا خوف۔

شرح اسماء الحسنیٰ میں "المقطب الجامع" کی شرح میں امام قرطبی ابو قاسم القشیریؒ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: درندے اور حیوانات قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے۔ وہ خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ ملائکہ کہیں گے: یہ سجدہ کا دن نہیں ہے، یہ تو جزا و سزا کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ثواب و عقاب کیلئے نہیں اٹھایا بلکہ اس لئے اٹھایا ہے کہ تم بنی آدم کی رسوائیوں پر شہادت دے سکو۔

امام قرطبی نقل فرماتے ہیں کہ حیوانوں سے حساب کتاب کے بعد جب ان کو مٹی کر دیا جائے گا تو وہ مٹی بنی آدم کے گناہگاروں کے منہوں پر اڑا دی جائے گی۔ یہی مطلب ہے اس فرمان باری کا: اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی۔ (سورۃ یحییٰ، الآیہ: ۴۰)

فصل

قیامت کے دن (بندوں کے اعمال میں) پہلی شیء جس کا حساب کیا جائے گا وہ خون (ناحق) ہوگا

جب اللہ تعالیٰ بہائم اور چوپایوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہو جائیں گے تو پھر خون کا فیصلہ فرمائیں گے۔ حدیث میں ہے، فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے۔ پس پہلی شیء خون (ناحق) کا فیصلہ ہوگا۔

فرمان الہی ہے: اور ہر ایک امت کی طرف پیغمبر بھیجا جائے گا جب ان کا پیغمبر آئے گا تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (سورۃ یونس، الآیہ: ۴۷) فیصلہ میں سب سے پہلے امت محمدیہ آئے گی۔

قیامت کے روز تمام امتوں میں سب سے پہلے امت محمدیہ کا حساب کتاب ہوگا پھر حضور محمد ﷺ کی عزت و تکریم کیلئے سب سے پہلے آپ کی امت کا فیصلہ کیا جائے گا اور اسی کو سب سے پہلے پل صراط عبور کرایا جائے گا اسی طرح سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والی پہلی امت بھی آپ کی امت محمدیہ ہی ہوگی۔ جیسا کہ صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم (دنیا میں تو) آخر میں آنے والے ہیں، لیکن قیامت کے دن پیش پیش ہونگے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: خلافت میں سب سے پہلے امت محمدیہ کا فیصلہ ہوگا۔

ابن ماجہ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم امتوں میں سب سے آخر میں ہیں اور حساب کتاب میں سب سے پہلے ہونگے۔ کہا جائے گا: ای امت اور اس کا نبی کہاں ہے؟ پس ہم آخرین و اولین ہیں۔

قیامت کے دن جن چیزوں کا پہلے حساب کیا جائے گا

اور کس سے حساب میں احتساب کیا جائے گا اور کس سے چشم پوشی سے کام لیا جائے گا حدیث میں ہے: قیامت کے دن حقوق دلوں جائیں گے حتیٰ کہ بغیر سنگوں والی بکری کا سنگوں والی بکری سے قصاص لیا جائے گا۔

مصنف امام ابن کثیر فرماتے ہیں: جب غیر مکلف جانوروں کے حقوق کا اس قدر لحاظ کیا جائے گا تو آدمیوں کے حقوق اور انصاف بطریق اولیٰ ملحوظ ہونگے۔ پس ان میں سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا جیسا کہ صحیحین میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلی شیء جس کا قیامت کے دن

۱۔ بخاری، الحدیث: ۸۷۶۔ مسلم، الحدیث: ۱۹۷۸۔ مسند احمد الحدیث: ۲۳۹/۲ والحدیث: ۲۷۲۲۔ ابن ماجہ، الحدیث: ۳۲۹۰۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۹/۲ والحدیث: ۲۸۲/۱۔ مسلم، الحدیث: ۶۵۲۳، ترمذی الحدیث: ۲۳۲۰۔ مسند احمد، الحدیث: ۲۸۲/۱

فیصلہ کیا جائے گا وہ خون ہوگا۔ احادیث میں ہے کہ اس کا سراں کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ قاتل کے ساتھ چٹ جائے گا حتیٰ کہ مار رہی ہوگی۔ بعض احادیث میں ہے کہ اس کا سراں کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ قاتل کے ساتھ چٹ جائے گا حتیٰ کہ اگر (کافر) مقتول خدا کی راہ میں کسی (مسلمان) کے ہاتھ قتل ہوا تو وہ بھی فریاد کرے گا، کہے گا اے رب اس قاتل سے سوال کر کہ اس نے مجھے کیوں تیغ کیا؟ پروردگار قاتل سے فرمائیں گے: تو نے اس کو کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: پروردگار میں نے اس کو اس لئے قتل کیا تھا تا کہ تیرا نام بلند ہو۔ پروردگار فرمائیں گے: تو نے سچ کہا۔

ظلماً قتل کیا ہو شخص فریاد کرے گا اور کہے گا اے رب اس قاتل سے سوال کر کہ اس نے مجھے کیوں تیغ کیا؟ پروردگار قاتل سے فرمائیں گے: تو نے اس کو کیوں قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: پروردگار میں نے اس کو اس لئے قتل کیا تھا تا کہ میرے نام کا شہرہ ہو۔ ایک روایت میں ہے پروردگار اس سے فرمائیں گے: تو نے بہت برا کیا۔ پھر اس سے اس کے مظلوم مقتولین کا حساب لیا جائے گا۔ پھر آگے خدا کی مشیت ہوگی چاہے اس کو مبتلائے عذاب فرمائیں یا رحمت کا معاملہ فرمائیں۔

یہ اس بات پر دلیل ہے کہ قاتل جہنم کا مستحق ضرور ہوگا جیسا کہ ابن عباسؓ وغیرہ اسلاف سے بھی مقتول ہے۔ حتیٰ کہ بعض نے نقل کیا ہے کہ قاتل کیلئے توبہ بھی نہیں ہے۔ یہ اس وقت ہے جب قتل کا قصاص اور اس کا حق محض آدمیوں کو حاصل ہو۔ تب توبہ سے اس کا معاف نہ ہونا واضح ہے۔ لیکن اگر قتل کو اس حدیث کے تناظر میں دیکھا جائے جس میں ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے ننانوے قتل کئے پھر سو پورے کئے پھر بنی اسرائیل کے ایک عالم سے سوال کیا کہ کیا میرے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے؟ عالم نے کہا تیری توبہ کے درمیان کیا چیز حائل ہو سکتی ہے؟ تو فلاں ہستی میں جا! وہ نیکیوں کی ہستی ہے، وہاں تجھے معافی مل جائے گی۔ پس جب وہ وہاں کیلئے نکلا اور ابھی عین درمیان میں تھا کہ موت نے اسے آلیا۔ اور ملائکہ رحمت نے اس کو ڈھانپ لیا۔ الخ۔

اسی طرح فرمان الہی ہے: اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور جس جاندار کو مار ڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق (اور شریعت کے حکم) سے اور بدکاری نہیں کرتے۔ اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا۔ قیامت کے دن اس کو دگنا عذاب ہوگا اور ذلت و خواری سے ہمیشہ اس میں رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کی (سورۃ الفرقان، الآیات: ۶۷-۷۰)

مذکورہ حدیث اور آیت بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کے حق میں توبہ ممکن ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اعمش شہر بن عطیہ سے، وہ شہر بن حوشب سے، وہ حضرت ابوالدرداءؓ سے نقل کرتے ہیں آپؓ نے فرمایا: قیامت کے دن مقتول آئے گا اور برسر راہ بیٹھ جائے گا۔ جب قاتل اس کے پاس سے گزرے گا تو مقتول کھڑا ہوگا اور اس کو گریبان سے پکڑے گا اور پروردگار سے کہے گا: یا رب! اس سے سوال پوچھیں اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا مجھے فلاں شخص نے حکم دیا تھا۔ پس آ مر اور قاتل کو پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ حدیث میں ہے: پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے حتیٰ کہ کسی کا کسی پر کوئی ظلم نہ رہے گا حتیٰ کہ دودھ میں پانی کی آمیزش کرنے والے کو مکلف کیا جائے گا کہ وہ دودھ کو پانی سے جدا کرے۔

نیز فرمان باری ہے: اور خیانت کر نیوالوں کو قیامت کے دن خیانت کی ہوئی چیز (خدا کے روبرو) لا حاضر

کرتی ہوگی پھر ہر شخص کو اس کے افعال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائیگی۔ (سورۃ الاحقاف، آیہ ۱۶۱)

جس نے زمین کا ٹکڑا غصب کیا اسے سات زمینوں

تک وہ ٹکڑا گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا

صحیحین سعید بن زید وغیرہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پر باشت بھر زمین کے ٹکڑے کا ظلم کیا، اللہ تعالیٰ سات زمینوں تک، بکڑا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالیں گے۔

قیامت کے روز مصورین اور مجسمہ گروں کو عذاب

صحیحین میں ہے کہ جس نے کوئی صورت بنائی قیامت کے روز اسے مجبور کیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے اور وہ ہرگز روح پھونکنے پر قادر نہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ مصورین کو عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا جو تم نے بنایا تھا اسے زندہ کرو۔

صحیح میں ہے کہ جس نے جھوٹا خواب بیان کیا جو اس نے نہیں دیکھا تھا قیامت کے دن اسے مکلف کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں میں گرہ ڈالے۔ اور وہ نہیں کر سکے گا۔

اسی طرح خیانت سے متعلق ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اونٹ کو لادے آئے اور وہ بلہلا (کرفریادکر) رہا ہو، یا کوئی گائے لے کر آئے جو ڈاکر رہی ہو یا بکری کو لائے اور وہ منہنا (کرفریادکر) رہی یا گھوڑے کا بار لے کر آئے، جو ہنہار رہا ہو، پس وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیے اور مجھے کہنا پڑے: میں اللہ کی طرف سے تم کو کسی چیز سے چھٹکارا نہیں دلا سکتا، میں تم کو بات پہنچا چکا تھا۔ یہ پوری روایت صحیحین میں موجود ہے۔

وہ پانچ باتیں جن کا جواب دیئے بغیر قیامت کے دن

بندے کے قدم زمین سے ہل نہ سکیں گے

حافظ ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے، آپ فرماتے ہیں قیامت کے دن ابن آدم کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک وہ پانچ باتوں کا جواب نہ دیدے، تو نے اپنی عمر کس چیز میں فدا کی؟ اپنا شتاب کس مشغلہ میں گزارا؟ مال کہاں سے کمایا؟ اس کو کہاں خرچ کیا؟ اور اپنے علم پر کیا عمل کیا؟

تہنیتی (عبداللہ بن شریک، عن ہلال، عن عبداللہ بن علیہم) کے طریق سے نقل کرتے ہیں:

عبداللہ بن علیہم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جب مذکورہ حدیث بیان فرماتے تو کہتے: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ تنہائی میں بات چیت فرمائیں گے۔ جس طرح تم میں سے ہر شخص چاند کے ساتھ تنہا ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے بندے! تجھے کس چیز نے مجھ سے دھوکہ میں ڈالا؟ تو نے اپنے علم

بخاری، الحدیث ۲۳۵۳، والمسلم، الحدیث ۳۱۱۳، بخاری، الحدیث ۳۲۲۵، والحدیث ۵۹۶۳، مسلم، الحدیث ۵۵۰۷،

النسائی، الحدیث ۵۳۷۳، بخاری، الحدیث ۷۰۲۳، ترمذی، الحدیث ۲۳۱۶۔

قیامت کے بعد کے مفصل احوال

امام بخاری نے اس روایت کو اپنی صحیح میں نقل فرمایا ہے۔

مسند احمد میں ہے: صفوان بن محرز فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ہاتھ تھامے جا رہا تھا ایک شخص آیا اور آپ سے کہنے لگا آپ نے حضور ﷺ سے یہ بات کیسے سماع فرمائی ہے کہ قیامت کے روز (اللہ تعالیٰ بندے سے) سرگوشی فرمائیں گے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا:

اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے اس قدر قریب کر لیں گے کہ اس پر اپنا حصہ رکھ دیں گے۔ اور لوگوں سے اس کو چھپا لیں گے۔ پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائیں گے اور کہیں گے کیا تو فلاں گناہ جانتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لے گا اور اپنے دل میں خیال کرے گا کہ وہ یقیناً ہلاک ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے دیکھ میں نے دنیا میں بھی تیری ستاری کی، پس آج بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ پھر اس کی نیکیوں کی کتاب اس کے دائیں ہاتھ میں دے دی جائے گی۔ لیکن کفار اور چالیس منافقین کے متعلق گواہ یہ شہادت دیں گے: یہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا، پس ظالمین پر اللہ کی لعنت ہو۔

صحیحین میں اس روایت کی تخریج کی گئی ہے۔

مسند احمد میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے ابن آدم! میں نے تجھے گھوڑے اور اونٹ پر سوار کیا، عورتوں سے تیری شادی کی اور عیش و عشرت کے تجھے مواقع میسر کئے پس تو نے ان چیزوں کا کیا شکر ادا کیا؟

امام مسلم نے سہل بن ابی صالح عن ابیہ کی حدیث سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ سے ایک طویل روایت نقل کرتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ اپنے بندہ سے ملاقات فرمائے گا: اے بتا! کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی؟ تجھے سردار نہیں بنایا؟ تیری شادی نہیں کی؟ تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ کو مخر نہیں کیا؟ تجھے عیش و عشرت میں نہیں چھوڑا؟ بندہ کہے

بخاری، الحدیث ۳۳۷۱، والنسائی، الحدیث ۱۸۳۳، بخاری، الحدیث ۳۲۲۵، والحدیث ۵۹۶۳، مسلم، الحدیث ۵۵۰۷،

ابن ماجہ، الحدیث ۱۸۳۳، مسند احمد، الحدیث ۳۹۲۲۔

گا: کیوں نہیں، اے پروردگار! پروردگار فرمائے گا کیا تجھے میری ملاقات کا یقین نہیں تھا؟ بندہ کہے گا نہیں۔ پروردگار فرمائیں گے: پس آج میں بھی تجھے بلاتا ہوں جیسے تو نے مجھے بھلایا۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندہ سے ملاقات فرمائیں گے۔ پروردگار اس سے فرمائیں گے: اے بتا! کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی؟ تجھے سردار نہیں بنایا؟ تیری شادی نہیں کی؟ تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ کو مخزن نہیں کیا؟ تجھے عیش و عشرت میں نہیں چھوڑا؟ بندہ کہے گا: کیوں نہیں، اے پروردگار! پروردگار فرمائے گا کیا تجھے میری ملاقات کا یقین نہیں تھا؟ بندہ کہے گا نہیں۔ پروردگار فرمائیں گے: پس آج میں بھی تجھے بلاتا ہوں جیسے تو نے مجھے بھلایا۔ پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندہ سے ملاقات فرمائیں گے۔ اور اس سے بھی گزشتہ کی طرح سوال جواب فرمائیں گے، یہ بندہ کہے گا: پروردگار! (مجھے تیری ملاقات کا یقین تھا اس لئے) میں تجھ پر ایمان لایا، تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر ایمان لایا۔ (تیسرے آگے سر جھکا یا اور نماز پڑھی، (تیسرے لئے) بھوکا پیاسا رہا، (تیری راہ میں) مال صدقہ کیا۔ الغرض جو اس سے بن کی وہ اپنی تعریف کرے گا۔ پروردگار فرمائے گا: ٹھیک! ہم تجھ پر گواہ کو بلاتے ہیں۔ بندہ دل میں خیال کرے گا: یہ مجھ پر کون گواہ ہو سکتا ہے؟ پھر اس کے منہ پر مہر سکوت لگا دی جائے گی اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں کو حکم دیا جائے گا، پس اس کی ران، گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے کئے دھرے کی گواہی دیں گی۔ تب انکشاف حال کے بعد یہ عذر خواہی کرے گا۔ یہ شخص منافق ہوگا۔ پروردگار اس پر ناراض ہونگے۔

اس کے بعد منادی نداء دے گا کہ ہر امت اس معبود کے پیچھے چلی آئے، جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی۔ مذکورہ حدیث تفصیل کے ساتھ آگے اپنے مقام پر آئے گی۔

امام مسلمؒ اور امام بیہقیؒ نے ایک ہی سند کے ساتھ اس بن مالکؒ سے روایت کی ہے، حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ہنس پڑے۔ پھر فرمایا: بتا ہے مجھے کیوں ہنسی آئی؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندہ اپنے رب سے جو بات کرے گا اس سے مجھے ہنسی آگئی۔ بندہ کہے گا: اے رب کیا تو نے مجھے ظلم سے بچایا نہیں (اور منع نہیں کیا)؟ پروردگار فرمائیں گے: کیوں نہیں۔ بندہ کہے گا: پس آج میں اپنے متعلق اپنی جان کے سوا کسی کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: آج تجھ پر تیری ذات کی ہی گواہی کافی ہو جائے گی۔ (اس کے علاوہ) ہم کرنا کاتین کی گواہی بھی پیش کریں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر سکوت ثبت فرما دیں گیا اور اس کے اعضاء کو حکم دیں گے: بولو! پس اس کے اعضاء اس کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ پھر اس کے اور اس کے اعضاء کے درمیان بات چیت ہوگی۔ وہ اپنے اعضاء پر برہم ہو کر کہے گا: تم پر پھینکا پڑے، میں تمہارے لئے تو کوشش کر رہا تھا۔ ابو یعلیٰؒ سنداً حضرت ابو سعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن کافر شخص کو اس کے اعمال سے آگاہ کیا جائے گا۔ وہ انکار کرے گا اور جھگڑے گا۔ اسے کہا جائے گا: دیکھ! یہ تیرے پڑوسی تجھ پر گواہی دیتے ہیں، وہ کہے گا یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کہا جائے گا، اچھا یہ تیرے اہل و عیال اور خاندان والے تجھ پر گواہی دیتے ہیں۔ وہ کہے گا یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ کہا جائے گا: تم قسم اٹھاؤ۔ وہ قسم

۱۔ مسلم، الحدیث: ۷۳۶۳۔ ابوداؤد، الحدیث: ۴۷۳۰۔ ترمذی، الحدیث: ۳۳۲۸۔ ح مسلم، الحدیث: ۷۳۶۵۔

قیامت کے بعد کے مفصل احوال

۱۔ ابن ابی الدنیا میں حضرت ابویوبؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت میں پہلا تازہ ایک مرد اور اس کی عورت کا پیش ہوگا عورت کی زبان بند ہوگی۔ بلکہ اس کے ہاتھ اور اس کے پاؤں اس پر گواہی دیں گے جو کچھ وہ اپنے شوہر سے متعلق برائی کرتی رہی۔ اسی طرح آدمی کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے جو کچھ وہ اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرتا رہا۔ پھر اسی کے موافق آدمی اور اس کے ماتحتوں کو بلایا جائے گا۔ پھر اہل اسراف کو بلایا جائے گا، ان سے پیسہ پائی کچھ وصول نہ کیا جائے گا بلکہ اس کی نیکیاں اس کے مظلوم کو دی جائیں گی۔ اور اس مظلوم کی برائیاں ظالم پر لا دی جائیں گی۔ پھر سرکشوں کو لوہے کے لباس میں لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ان کو جہنم کے حوالہ کر دیا جائے۔ پتہ نہیں پھر وہ جہنم واصل ہو جائیں گے یا وہ معاملہ ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور تم میں کوئی نہیں مگر اسے اس پر گذرنا ہوگا۔ یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے۔ اور ظالموں کو اس میں گھنٹوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ (سورۃ مریم، الآیات ۷۱-۷۲) بیہقیؒ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ) اس روز وہ (زمین) اپنے حالات بیان کر دے گی۔ کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا (ہوگا) (سورۃ الزلزال، الآیات ۳-۵)

فرمایا: کیا تم جانتے ہو اس کی اخبار کیا ہیں؟ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس کی اخبار یہ ہیں کہ وہ شہادت دے گی ہر بندہ اور بندی کے متعلق کہ وہ اس کی پشت پر کیا اعمال کرتے رہے ہیں۔ زمین کہے گی اس نے فلاں وقت مجھ پر یہ کام کیا یہ کام کیا۔ یہ اس کی اخبار ہیں۔

ترمذی اور نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔ امام بیہقیؒ حسن بصریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ ہمیں فرزدق کے پچا حصہ نے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ ﷺ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے: تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ (سورۃ الزلزال، الآیات ۷-۸) حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: واللہ مجھے کوئی پروا نہیں کہ اس کے علاوہ مجھے کچھ نہ سنے گا: جسی! جسی! ابوبکر بن ابی الدنیا میں ہے حضرت سیفؒ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ مدینہ میں داخل ہوا دیکھا کہ ایک

۱۔ مجمع الزوائد، الحدیث: ۳۵۱۰۔ الدر المنثور، الحدیث: ۳۵۱۵۔ کنز العمال للہندی، الحدیث: ۳۸۹۷۹۔

۲۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۷۵۔ الہندی فی کنز، الحدیث: ۳۸۹۷۷۔

۳۔ مجمع الزوائد، الحدیث: ۳۳۹۱۰۔ الدر المنثور، الحدیث: ۳۳۸۵۔ کنز العمال، الحدیث: ۳۸۹۹۸۔ الطبرانی فی الکبیر، الحدیث:

۱۷۷۴۔ ترمذی، الحدیث: ۳۳۵۳۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۷۴۲۔

شخص کے پاس لوگ جمع ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔ میں آپ کے قریب گیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ لوگوں سے حدیث بیان فرما رہے تھے۔ میں نے آپ سے عرض کیا: آپ کو کتنی کا واسطہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں، جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، کبھی ہو اور اس کو اچھی طرح جان لیا ہو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو جھرجھری آگئی پھر آپ طویل دیر تک ٹھہرے رہے پھر آپ کو ہوش آیا اور فرمایا: میں تجھے وہ حدیث بیان کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی گھر میں بیان کی ہے، ہم دونوں کے سوا اس وقت کوئی پاس موجود نہ تھا۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ کو دوبارہ جھرجھری آگئی۔ اسی حالت میں کچھ دیر گزر گئی۔ پھر آپ نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا اور کہا سنا تا ہوں۔ پھر فرمایا: میں تجھے وہ حدیث بیان کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی گھر میں بیان کی ہے، ہم دونوں کے سوا اس وقت کوئی پاس موجود نہ تھا۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ کو دوبارہ پہلے سے سخت جھرجھری آگئی اور آپ چہرے کے بل آن کرے۔ کافی دیر چہرے کے بل پڑے رہے۔ پھر آپ کو فاقہ ہوا تب آپ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف نزول اجلال فرمائیں گے، تاکہ ان کے درمیان تفصیل فرمائیں۔ ہر امت گھنٹوں کے بل جھکی ہوگی۔ پہلے پہل صاحب قرآن کو بلایا جائے گا اور اس شخص کو جو راہ خدا میں قتل ہوا اور مالدار کو بلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قاری کو فرمائیں گے: کیا میں نے تجھے وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی؟ بندہ عرض کرے گا: کیوں نہیں پروردگار! پروردگار فرمائیں: پھر تو نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ بندہ عرض کرے گا: پروردگار! میں رات اور دن تلاوت کیلئے کھڑا رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے، ملائکہ بھی کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو اس لئے یہ کرتا تھا تا کہ لوگ کہیں تو قاری ہے، پس وہ تو کہا جا چکا۔ پھر صاحب مال کو بلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا میں نے تجھے مال کی وسعت نہیں دی تھی؟ حتیٰ کہ میں نے تجھے کسی کھجتن نہیں بننے دیا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: کیوں نہیں پروردگار! پروردگار فرمائیں: پھر تو نے میرے دیئے ہوئے میں کیا کام کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں مال کے ذریعہ صلہ رحمی کرتا تھا، صدقہ خیرات کرتا تھا۔ پروردگار فرمائیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے۔ ملائکہ بھی کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو اس لئے یہ کرتا تھا تا کہ لوگ کہیں کہ فلاں بڑا تھی ہے، پس وہ کہا جا چکا۔ پھر اس شخص کو بلایا جائے گا اور پوچھا جائے گا تو کس لئے قتل کیا گیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے تیرے راستے میں جہاد کا حکم ملا، میں نے قتال کیا حتیٰ کہ میں خود قتل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: نہیں، بلکہ تو نے اس لئے قتال کیا تھا تا کہ کہا جائے کہ فلاں شخص بہادر ہے۔ پس وہ تو کہا جا چکا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں پھر رسول اکرم ﷺ نے میرے گھنٹوں پہ ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابو ہریرہؓ! قیامت کے روز اللہ کی مخلوق میں یہ پہلے تین اشخاص ہونگے جن پر جہنم بھڑکے گی۔

ابو عثمان الولید کہتے ہیں مجھے عقبہ نے خبر دی کہ حضرت سیف کا حضرت معاویہؓ کے ہاں آنا جانا تھا، وہ ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کے پاس آئے اور آپ کو حضرت ابو ہریرہؓ (مذکورہ) حدیث سنائی۔ حضرت معاویہؓ نے فرمانے لگے ان تین قسم کے لوگوں کا جب یہ حال ہوگا تو باقی انسانیت کا کیا حال ہوگا۔ یہ فرما کر آپ زار و قطار رو پڑے حتیٰ کہ ہمیں زحمت ہوئی کہ کہیں آپ کی بیوی پرواز نہ کر جائے۔ لیکن پھر آپ کو فاقہ ہو گیا۔ آپ نے اپنے چہرہ اقدس پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا: بیشک اللہ اور اس کے رسول کا فرمان سچ ہے: جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے

قیامت کے بعد کے مفصل احوال طالب ہوں، ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دینا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع ہوا۔ (سورۃ صود، الآيات: ۱۵-۱۶)

قیامت کے روز (اعمال میں) پہلے نماز کی پرش ہوگی

سواگر وہ درست نکلی تو سب اعمال درست ہونگے اور اگر وہ خراب نکلی تو سب اعمال خراب نکلیں گے۔ ابن ابی الدنیا میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

آدمی سے پہلے نماز کا حساب کتاب کیا جائے گا سواگر وہ درست نکلی تو سب اعمال درست ہونگے اور اگر وہ خراب نکلی تو سب اعمال خراب نکلیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نکلیں ہیں؟ اگر اس کے پاس نکلیں ہوں تو ان سے فرائض کی کمی پوری کر دی جائے۔ پھر دوسرے فرائض (مثل روزہ، زکوٰۃ وغیرہ) میں بھی یوں ہی کیا جائے گا۔

ترمذی و نسائی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ مسند احمد میں حضرت حسن سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حوالہ سے فرمایا:

کہ قیامت کے روز غلام بندہ سے حساب کتاب لیا جائے گا۔ جب اس کی نماز میں کمی کوتاہی نکلیگی تو اس سے پوچھا جائے گا: نماز میں یہ کمی کیوں ہے؟ وہ عرض کرے گا: یا رب! تو نے مجھ پر ایک مالک کو مسلط کر دیا تھا جو مجھے نماز سے مشغول رکھتا تھا پروردگار فرمائے گا میں نے دیکھا تھا تو اس کے مال میں سے اپنے لئے چوری کرتا تھا؟ تو تو اس کے یا اپنے کاموں میں سے اپنی جان کیلئے (نماز پڑھنے کی) چوری کیوں نہیں کرتا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ اس پر یہ حجت قائم فرمادیں گے ج۔

ابن ابی الدنیا میں ہے حضرت حسن حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن عورت سے پہلے پہل اس کی نماز کا سوال ہوگا۔ پھر اس کے شوہر کا کہ اس کے ساتھ اس کا سلوک کیسا رہا؟ یہ حدیث مرسل جید ہے۔

مسند احمد میں حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم مدینہ میں تھے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

قیامت کے دن اعمال آئیں گے۔ نماز آئے گی اور کہے گی: پروردگار! میں نماز ہوں۔ پروردگار فرمائے گا تو خیر پر ہے۔ پھر صدقہ آئے گا اور کہے گا پروردگار! میں صدقہ ہوں، پروردگار فرمائے

ترمذی، الحدیث: ۳۱۳۰۔ الترمذی، الحدیث: ۳۶۳۰۔ مسند احمد، الحدیث: ۶۵۸۳۔ الحدیث: ۳۷۷۵۔

مسند احمد، الحدیث: ۳۲۸۸۲۔ مجمع الزوائد، الحدیث: ۲۹۲۸۱۔ الدر المنثور، الحدیث: ۳۰۰۱۱۔

مع کنز العمال، الحدیث: ۳۵۰۹۳۔

گا تو خیر پر ہے۔ پھر روزہ آئے گا اور کہے گا پروردگار! میں روزہ ہوں۔ پروردگار فرمائے گا تو خیر پر ہے۔ اسی طرح تمام اعمال آئیں گے اور رب تعالیٰ ان کو فرمائیں گے تم خیر پر ہو۔ پھر اسلام آئے گا اور عرض کرے گا یارب تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں۔ پروردگار فرمائیں گے تو خیر پر ہے آج کے دن میں تیری وجہ سے پکڑ کروں گا اور تیری وجہ سے عطا بخشش کروں گا۔ فرمان الہی ہے:

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہو گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔ (سورۃ آل عمران، الایۃ: ۸۵)

ابن ابی الدنیا میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن ظالم حکام کو لایا جائے گا، مجھ سے پہلے گزر گئے ہوں یا میرے بعد آنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے: تم میری زمین کے خزانچی تھے، میرے بندوں کے نگہبان تھے۔ (تمام عمدہ و مرغوب اشیاء تمہارے پاس تھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے پہلے وفات پانے والے حکام سے فرمائیں گے: تو نے جو کیا اس پر تجھے کس چیز نے برا بیچنے کیا؟ وہ عرض کرے گا تیری رحمت نے۔ پروردگار فرمائیں گے کیا میرے بندوں پر تو مجھ سے زیادہ رحم کرنے والا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ اس سے جو میرے بعد گزرا فرمائیں گے: جو تو نے کیا اس پر تجھے کس بات نے برا بیچنے کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے تیرے لئے غصہ کیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تو مجھ سے زیادہ غضب ناک ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے: ان کو لے جاؤ اور جہنم کا ایک حصہ ان سے بھر دو۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ جب میں حبشہ کی ہجرت سے لوٹا تو ایک جوان عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اہل حبشہ کی ایک بڑھیا کا ہمارے پاس سے گزر ہوا، اس کے سر پر پانی کا ایک گھڑا تھا۔ جب وہ انہی کے ایک نو جوان کے پاس سے گزری تو اس جوان نے اس اس بڑھیا کے شانوں پر اپنا ہاتھ مارا، جس سے بڑھیا لڑکھڑا کر گھٹنوں کے بل گر گئی اور اس کا گھڑا بھی ٹوٹ گیا۔ بڑھیا اٹھی اور اس جوان کو دیکھ کر بولی: اے بدمعاش کل کے دن تجھے سب پتہ چل جائے گا، جب اللہ تعالیٰ کرسی رکھیں گے اور اولین و آخرین کو جمع فرمائیں گے۔ اس وقت لوگوں کے ہاتھ پاؤں ان کے کئے دھرے کی گواہی دیں گے۔ جب تیرے کو میرا اور اپنا معاملہ خوب اچھی طرح معلوم ہو جائے گا۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بڑھیا نے سچ کہا کیسے اللہ اس قوم کو پاک کریں گے، جن کے ضعیفوں کا ان کے طاقتوروں سے بدلہ نہیں لیا جاتا۔

عبداللہ بن انیس کی حدیث میں ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ منادی دیں گے:

میں انصاف کرنے والا ہوں اور شاہ ہوں۔ کسی جنتی کو جنت میں جانے کی اجازت نہیں۔ کسی جہنمی کو جہنم میں

جانے کی اجازت نہیں جب تک کہ اس کے متعلق ذرہ بھر ظلم کا بھی انصاف نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح کوئی جنتی اس وقت تک جنت میں نہیں جاسکتا جب تک کہ اس کے متعلق ذرہ بھر ظلم کا بھی انصاف نہیں ہو جاتا خواہ وہ ایک تھپڑ کیوں نہ ہو۔ مسند احمد میں اس کو روایت کیا گیا ہے اور امام بخاریؒ نے اس پر تعلق قائم کیا ہے۔

امام مالکؒ سعید بن ابوسعید الخدریؒ عن ابیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جس کا کسی بھائی پر ذرہ بھی ظلم ہو وہ اس کو حل کرالے، اس لئے کہ وہاں دینار ہو گا نہ درہم۔ وہاں ظالم کی نیکیاں لی جائیں گی اگر اس کے پاس نیکیاں ہوئیں تو ٹھیک ورنہ اس کے بھائی کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔

بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے (علاء بن ابیہ کی حدیث) سے روایت کی ہے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں۔ فرمایا: نہیں، بلکہ مفلس میری امت میں وہ شخص ہے، جو قیامت کے دن آئے گا نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر، مگر اس کے ساتھ اس کو گالی دی ہے، اس کا مال کھایا ہے، اس کا خون بہایا ہے، اس کو مارا ہے۔ پس یہ بھی اس کی نیکیاں لے جائے گا یہ بھی اس کی نیکیاں لے جائے گا۔ پھر اگر حق داروں کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں گی۔ بالآخر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ابن ابی الدنیا میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

تم اس حالت میں نہ مرو کہ تم پر کسی کا قرض ہو، کیونکہ وہاں درہم و دینار نہ ہوں گے۔ وہاں تو نیکیوں سے ایک دوسرے کا بدلہ دیا جائے گا۔ اور تیرا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا۔

ابن عمرؓ سے مزید دوسرے دو طریق سے یہ حدیث مرفوعاً منقول ہے۔

قیامت کے دن ظالمین سے قصاص

ابن ابی الدنیا میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن بندہ اپنی نیکیوں پر خوش خوش آئے گا۔ ایک دوسرا آدمی آئے گا اور کہے گا: یارب! اس نے مجھ پہ ظلم کیا ہے۔ پس اس کی نیکیاں لے کر مظلوم کو دیدی جائیں گی۔ اسی طرح ہوتا رہے گا حتیٰ کہ اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی۔ اب جو حق دار آئیں گے، ان کی برائیاں لے کر اس کے سر لا دی جائیں گی۔ اسی طرح مسلسل ہو گا حتیٰ کہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

۱۔ بخاری، الحدیث ۶۵۳۳ مسند احمد، الحدیث ۳۳۵۸/۳۰۳ والحدیث ۵۰۶۲۳

۲۔ مسلم، الحدیث ۶۵۲۳، ترمذی، الحدیث ۳۱۸۸

۳۔ مجمع الزوائد الحدیث ۲۱/۲۱۰ کنز العمال، الحدیث ۱۵۳۹۲۔ حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۳۰۲/۳۔

۱۔ مسند احمد، الحدیث ۳۶۲/۳۔ مجمع الزوائد، الحدیث ۳۳۲۱۰۔ الدر المنثور، الحدیث ۳۸۸/۳۰۳ ابن ماجہ، الحدیث ۴۰۱۰

خدا کے ساتھ شرک معاف نہیں ہوگا

بندوں پر ظلم کا بدلہ ضرور لیا جائے گا

مسند احمد میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ہاں تین عدالتیں ہیں ایک عدالت تو ایسی ہے جس کی خدا کو کوئی پروا نہیں۔ دوسری عدالت ایسی ہے جس میں کچھ معاف نہ ہوگا۔ تیسری عدالت ایسی ہے جس میں بخشش کا کوئی سوال نہیں۔ یہ عدالت جس میں بخشش کا کوئی سوال نہیں وہ شرک سے متعلق ہے۔ افران الہی ہے جو شخص خدا کیساتھ شرک کرے خدا اس پر بہشت کو حرام کر دیگا۔ (سورۃ المائدہ، الآیہ ۷۳) وہ عدالت جس کی خدا کو کوئی پروا نہیں، وہ بندہ کا اپنی جان پر ظلم ہے اور خدا کے حق میں ظلم ہے۔ مثلاً روزہ چھوڑ دیا۔ نماز چھوڑ دی۔ پس اللہ تعالیٰ اس عدالت میں بخشش فرمائیں گے۔ اگرچاہیں گے تو درگزر فرمائیں گے۔ اور وہ عدالت جس میں اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑیں گے، وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے۔ وہاں ہر حال میں بدلہ دلیا جائے گا۔

امام بیہقیؒ نے سند از یاد النعمیر کے طریق سے حضرت انسؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے: کہ ظلم تین ہیں۔ ایک ظلم جس کو خدا معاف نہیں فرمائے گا اور اس کی بخشش نہ ہوگی۔ وہ خدا کے ساتھ شرک ہے۔ ایک وہ ظلم ہے جو بندوں کا اپنے آپ پر ہے اور خدا کے حق میں ہے۔ اس کو خدا معاف فرمائیں گے۔ ایک وہ ظلم ہے جس کا بدلہ ضرور لیا جائے گا، وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے۔

امام بیہقیؒ نے ایک اور طریق یزید الرقاشی عن انس سے اس کو نقل کیا ہے۔ مصنفؒ فرماتے ہیں دونوں طریق ضعیف ہیں۔

خدا کی راہ میں جہاد ہر چیز کو بخش دیتا ہے سوائے امانت کے

ابو بکر بن ابی الدنیا سنداً عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہر گناہ کو بخش دیتا ہے سوائے امانت کے۔ فرمایا: صاحب امانت کو بلایا جائے گا اور کہا جائے گا امانت ادا کر، وہ کہے گا یا رب! میں تو دنیا سے آ گیا ہوں (اب کیسے ممکن ہے؟) حکم ہوگا اس کو ہادیہ (جنم) کی طرف لے جاؤ۔ پس اس کی طرف لے جایا جائے گا اور اس میں دیکھ لیا جائے گا حتیٰ کہ اس کی گہرائی میں جا کرے گا۔ وہاں دیکھے گا کہ وہ امانت موجود ہے۔ وہ اس کو اٹھائے گا اور کندھے پر رکھ کر اوپر چڑھے گا جب دیکھے گا کہ جنم سے نکلنے والا ہے، پھر نیچے گہرائی میں جا کرے گا۔ پس یونہی رہتے زمانے تک اس کے ساتھ ہوتا رہے گا۔

پھر فرمایا: امانت نماز میں بھی ہے۔ امانت روزے میں بھی ہے۔ امانت وضو میں بھی ہے۔ اور امانت بات چیت میں بھی ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر امانت وہ چیز ہے جو کوئی دوسرے کے پاس بطور امانت رکھوائے۔ زازانؒ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں میں حضرت برائہؓ سے ملا اور کہا کہ آپ کے بھائی عبد اللہ یوں

حدیث بیان کرتے ہیں۔ حضرت برائہؓ نے فرمایا: وہ سچ کہتے ہیں۔ اس روایت کی تائید مسلم کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ ابو سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں خدا کی راہ میں لڑائی پر صبر کرتے ہوئے، خدا سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور پشت دیئے بغیر آگے بڑھتے ہوئے قتل ہو جاؤں تو کیا خدا تعالیٰ میرے گناہوں کو بخش دے گا؟ فرمایا: ہاں سوائے قرض کے۔

ابن ابی الدنیا میں ہے عبد اللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ: اے پیغمبر) تم بھی مر جاؤ گے اور یہ بھی مرجائیں گے۔ پھر تم سب قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھکڑو گے (اور جھکڑے کا فیصلہ کر دیا جائے گا) (سورۃ الزمر، الآیتان: ۳۰-۳۱) تو حضرت زبیرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا دنیا میں جو گناہ ہو گئے وہ ہم پر دوبارہ پیش کئے جائیں گے؟ فرمایا: ہاں تم پر دوبارہ پیش کئے جائیں گے حتیٰ کہ تم ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدو۔ حضرت زبیرؓ نے عرض کیا یہ تو براخت معاملہ ہے۔

ابن ابی الدنیا میں ہے زازانؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: اقوام حساب کتاب کیلئے گھنٹوں کے بل گری پڑی ہوگی۔ باپ بیٹے سے، بیٹا باپ سے، بہن بھائی سے، خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے دنیا کی نسبت زیادہ سخت ہونگے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، ترجمہ: تو نہ تو ان میں قراہتیں رہیں گی اور نایک دوسرے کے بارے میں پوچھیں گے۔ (سورۃ المؤمنون، الآیہ ۱۰۱)

ابو بکر البز ار اپنی سند کے ساتھ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

غلام اور اس کے مالک کو لایا جائے گا، شوہر اور اس کی بیوی کو لایا جائے گا۔ غلام اور اس کے مالک کا، بیوی اور اس کے شوہر کا تصفیہ کر لیا جائے گا۔ (ہر بات فیصلہ میں آئے گی) حتیٰ کہ کہا جائے گا فلانی کو تو نے پیغام دیا اور میں نے اس کے ساتھ تیری شادی کر دی، لیکن تو نے (اس کے خیال میں) سب کو چھوڑ دیا۔

ابن ابی الدنیا کہتے ہیں: عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندہ کو بلائیں گے اور اس پر اپنے احسانات کو یاد دلائیں گے اور انکا شمار کرائیں گے فرمائیں گے: تو نے مجھے فلاں دن یاد کیا اور دعا کی..... اور کہا یا اللہ میری فلانی سے شادی کر دے اور وہ ہم نے کر دی۔ اس طرح بہت سی باتیں شمار کرائی جائیں گی۔ (مقصود حدیث یہ ہے کہ کوئی بات نہ چھوٹے گی بلکہ ہر بات کا ذکر ہوگا۔ م)

ابن ابی الدنیا میں ہے کہ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

بندہ کو عار اور شرمندگی اس طرح گھیر لے گی کہ وہ کہے گا اے اللہ! تیرے مجھے جہنم میں پھینکنے سے زیادہ لوگوں کی رسوائی سے مجھے خوف ہے۔ اور اللہ کی قسم! وہ جانتا ہوگا کہ جہنم کا عذاب کس قدر سخت ہے۔

قیامت کے دن بندے سے نعمتوں کا سوال کیا جائیگا

فرمان الہی ہے: پھر اس روز تم سے نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی۔ (سورۃ النکاثر، الآیہ: ۸)

مسلم، الحدیث: ۳۸۶۱۔ ح المسند رک للحاکم، الحدیث: ۳۳۵۴۔ الدر المنثور، الحدیث: ۳۲۷۵، اتحاف السادة المتعلمين، الحدیث: ۱۰/۱۷۰۔ شرح التلخیص للبیہقی، الحدیث: ۵۷۶۔ ح المسند رک، الحدیث: ۵۷۷۳۔ جمع الجوامع للسیوطی، الحدیث: ۵۶۸۸۔

مسند احمد، الحدیث: ۳۳۰۶۔ ح مجمع الزوائد، الحدیث: ۳۳۸/۱۰۔ کنز العمال، الحدیث: ۱۰۳۲۶، ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء الحدیث: ۳۰۹۔ المطالب العالیہ لابن حجر ۳۶۵۳۔ ح مسلم، الحدیث: ۳۸۶۱۔

صحیح میں ہے کہ آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب نے ابوالہیثم کے باغ میں بکری کے گوشت، بھجوروں اور پانی سے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا: یہ وہ نعمتیں ہیں جن کا تم سے سوال کیا جائے گا۔ (یعنی پوچھا جائے گا کہ کیا اس نعمت کا شکر ادا کیا اور اس کے مقابلہ میں عمل کیا؟)

اسی طرح حدیث میں ہے: اپنے کھانے میں ذکر اللہ اور درود کا سالن استعمال کرو اور کھانے کے بعد سومت جاؤ، اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔

ابن ابی الدنیا میں ہے، حضرت ثابت سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد دمشق میں داخل ہوا اور دعا کرنے لگا: اے اللہ میری وحشت کو دور فرما، میری تنہائی پر رحم فرما اور مجھے کوئی اچھا ہم نشین عطا فرما۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے اس کی دعا سنی اور فرمایا: اگر تو طلب میں سچا ہے تو میں تیری نسبت سعادت مند ہوں (اور تیری ہم نشینی اختیار کرتا ہوں) میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا:

لوگوں میں سے کچھ تو اپنی جان پہ ظلم کرنے والے ہیں یعنی وہ ظالم جس کو اس کے مقام پر پکڑ لیا جائے گا اور وہ حزن و غم (میں مبتلا رہنے والا) ہے۔ اور کچھ لوگ میانہ رو ہیں یعنی ان سے حساب کتاب آسانی کے ساتھ لیا جائے گا۔ اور کچھ نیکوں میں سابق ہیں یعنی وہ جنہیں بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا بندہ کی جانب سے مصالحت کروانا

ابو یعلیٰ سند روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے، ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہنسنے لگے حتیٰ کہ آپ کے اوپری دانت نظر آنے لگے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، کیا چیز آپ کو ہنسارہی ہے؟ فرمایا: میری امت کے دوفرماؤ اللہ عزوجل تبارک و تعالیٰ کے دروہو جھگڑیں گے۔ ایک کہے گا: یا رب! میرے بھائی سے مجھ پر ظلم کرنے کا بدلہ دلائیے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے کو فرمائیں گے: اپنے بھائی کا بدلہ دو۔ وہ کہے گا: میرے پاس نیکیوں میں سے تو کچھ بچا نہیں۔ اللہ تعالیٰ طلب گار کو فرمائیں گے: تو اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا؟ اس کے پاس تو کوئی نیکی بچی نہیں۔ وہ عرض کرے گا: یا رب! پھر وہ میرے گناہ اٹھائے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں یہاں آپ ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ پھر فرمایا: وہ دن بڑا ہی ہولناک ہوگا لوگ اس دن بڑے متحارب ہونگے کہ کوئی ان کے گناہ اٹھالے۔ پس پھر اللہ تعالیٰ اس طلب گار کو فرمائیں گے: اپنی نگاہ اٹھا اور جنت کی طرف دیکھ! وہ دیکھے گا اور کہے گا: یا رب! میں چاندی کے شہر اور سونے کے محلات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ کس نبی کے ہیں؟ کس صدیق کے ہیں؟ کس شہید کے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جو بھی ان کی قیمت ادا کر دے۔ وہ بندہ کہے گا: یا رب! اس کی کس میں ہمت ہو سکتی ہے؟ باری تعالیٰ فرمائیں گے تو بھی اس کا مالک ہو سکتا ہے! بندہ کہے گا وہ کیسے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کو معاف

۱۔ النسائی، الحدیث: ۳۶۲۱۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۳۸/۳۔ مجمع الزوائد، الحدیث: ۱۰/۳۱۷۱

۲۔ المسند رک، الحدیث: ۵۷۶/۳۔ الترغیب والترہیب للمذہبی، الحدیث: ۳۰۹/۳۔ اتحاف السادة المتعلمین، الحدیث:

کر دے۔ وہ کہے گا: یا رب! میں نے اس کو بالکل معاف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جا اپنے اس بھائی کو بھی لے جا اور جنت میں داخل کر لے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مؤمنین کے درمیان مصالحت کرائیں گے۔ یہ روایت سند اویسا قافریب ہے۔ اگرچہ اچھے کلام پر مشتمل ہے۔ امام بیہقی نے عبد اللہ بن ابی بکر کی حدیث سے اس کو نقل کیا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں کا مال اس نیت سے لیا کہ لوٹا دے گا تو اللہ اسے ادا کرے گا اور جس نے اس نیت سے لیا کہ کھا جائے گا تو اللہ بھی اسے ضائع کر دے گا۔

ابوداؤد الطیالسی، ابن ماجہ اور بیہقی میں ہے عباس بن مرداس سلمیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفی رات اپنی امت کیلئے مغفرت کی دعا مانگی اور خوب مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے جواب مرحمت فرمایا کہ میں نے دعا قبول کر لی، مگر جس نے ظلم کیا۔ حضور ﷺ نے دعا کی یا اللہ تو اس پر قادر ہے کہ مظلوم کو ظالم کی طرف سے خیر عطا کر کے خوش کر دے اور ظالم کو بخش دے۔ لیکن اس رات کوئی جواب نہ آیا۔ جب مزلاند کی صبح ہوئی تو آپ نے پھر دعا کی تو اللہ نے قبول فرمائی کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ بعض اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ ایسی گھڑی میں مسکرائے ہیں، جس میں آپ کے مسکرانے کی عادت نہیں تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کے دشمن ابلیس کی وجہ سے مسکرایا ہوں، اسے جب معلوم ہوا کہ اللہ نے میری امت کی بخشش کی دعا قبول کر لی ہے تو وہ ہلاکت ہلاکت پکارنے لگا اور اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا۔

امام بیہقی فرماتے ہیں ممکن ہے کہ یہ مغفرت عذاب پانے کے بعد ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے ساتھ خاص ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہر ایک کے ساتھ ہو۔ مترجم اصغر عرض کرتا ہے جب حدیث میں عام ذکر ہے تو خدا کی رحمت کو خاص کیوں کیا جائے، اس کیلئے کیا مشکل ہے کہ وہ سب کو بخش دے۔ لیکن بندوں کو زیب نہیں دیتا کہ ایسے رحیم کی نافرمانی کی جائے۔

ابوداؤد الطیالسی سند عبد الرحمن بن ابوبکر الصدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مقروض کو بلائیں گے اور فرمائیں گے: اے ابن آدم! تو نے بندوں کے حقوق کس چیز میں ضائع کئے اور ان کے اموال کس چیز میں خرچ کئے؟ وہ عرض کرے گا: یا رب! میں نے ان کو ضائع نہیں کیا بلکہ صحیح کاموں میں خرچ کیا ہے۔ پروردگار فرمائیں گے: آج تجھ سے زیادہ میں صحیح فیصلہ کرنے والا ہوں۔ پس اس کی نیکیاں اس کی برائیوں سے ورنہ ہو جائیں گی اور اس کو جنت جانے کا حکم مل جائے گا۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کے متعلق فرمائیں گے پہلے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر ظاہر کرو اور بڑے گناہ چھوڑ دو۔ پھر اس کو کہا جائے گا کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ وہ بڑے گناہوں کے ڈر سے اقرار کرے گا اور کہے گا نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہم تیرے ہر گناہ کو نیکی سے بدلتے ہیں۔ وہ بندہ کہے گا: یا رب! میں نے کچھ بڑے بڑے گناہ بھی کئے

۱۔ مسند احمد، الحدیث: ۱۵۸۳۔ الدامشور، الحدیث: ۲۳۰۷۱۔ التہذیب لابن عبد البر، الحدیث: ۱۲۳/۱۔ البدایہ والنہایہ ۲۵۷/۹

فصل

امام بخاریؒ نے باب ”یدعی الناس بآبائهم“ کے ساتھ قائم فرمایا اور اس کے ذیل میں عبد اللہ بن عمرؓ کی حدیث ذکر فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: قیامت کے دن ہر غدر کرنے والے کیلئے ایک جھنڈا اس کی سرین کے پاس بلند کیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کا غدر اور دھوکہ ہے۔
ابن ابی الدنیا میں حضرت ابو الدرداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
قیامت کے دن تم کو تمہارے ناموں اور تمہارے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ پس اپنے نام اچھے رکھا کرو۔

امام ابوبکرؓ افرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
زمین اپنے جگر پاروں کو باہر پھینک دے گی۔ چور گزرے گا اور کہے گا: (ہائے!) اس مال کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ قاتل آئے گا اور کہے گا: (ہائے!) اس مال کی وجہ سے میں نے خون بہایا۔ رشتہ ناطہ توڑنے والا آئے گا اور کہے گا: (افسوس!) اس مال کی وجہ سے میں نے رشتہ داری توڑی۔ پھر وہ اس مال کو پکاریں گے اور کچھ اس میں سے نہ اٹھائیں گے۔

فرمان الہی ہے: جس دن بہت سے منہ سفید ہونگے اور بہت سے سیاہ۔ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہونگے (ان سے خدا فرمائے گا) کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو اب اس کفر کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو۔ اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ خدا کی رحمت (کے باغوں) میں ہونگے اور انہیں ہمیشہ رہیں گے۔ (سورۃ آل عمران، الآیات: ۱۰۶-۱۰۷)

اور فرمان الہی ہے: اس روز بہت سے منہ رونق دار ہوں گے۔ (اور) اپنے پروردگار کے عجب دیدار ہوں گے اور بہت سے منہ اس دن اداس ہوں گے۔ خیال کریں گے کہ ان پر مصیبت واقع ہونے کو ہے۔ (سورۃ التیمۃ، الآیات: ۲۳-۲۵)

فرمان الہی ہے: اور کتنے منہ اس روز چمک رہے ہوں گے۔ خنداں و شاداں (یہ نیکو کار ہیں)۔ اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی۔ (اور) سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔ یہ کفار بدکردار ہیں۔ (سورۃ عیسٰی، الآیات: ۳۸-۴۱)

اور فرمان الہی ہے: جن لوگوں نے نیکو کاری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور (مزید برآں) اور بھی۔ اور ان کے مونہوں پر نہ تو سیاہی چھائیگی اور نہ رسوائی۔ یہی جنتی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور جنہوں نے برے کام کئے تو برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور انکے مونہوں پر ذلت چھائی جائیگی۔ اور کوئی ان کو خدا سے بچانے والا نہ ہوگا۔ انکے

۱۔ بخاری، الحدیث: ۳۱۸۶، والحدیث: ۳۱۸۷، مسلم، الحدیث: ۳۵۱۲، ابن ماجہ، الحدیث: ۲۸۷۲، مسند احمد، الحدیث: ۵۷۳۱، ۳۱۱، والحدیث: ۱۷۱۱، ۳۱، والحدیث: ۱۶۲۰

۲۔ ابوداؤد، الحدیث: ۳۹۳۸، مسند احمد، الحدیث: ۱۹۳۷، الدارمی، الحدیث: ۲۹۳۲

مونہوں (کی سیاہی کا یہ عالم ہوگا کہ ان) پر گویا اندھیری رات کے نکلنے اور حادثے گئے ہیں۔ یہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (سورۃ یونس، الآیات: ۲۶-۲۷)

حافظ ابوبکر البزازیؒ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے ذیلی آیت کے متعلق حدیث نقل فرماتے ہیں:
فرمان الہی ہے: جس دن ہم سب لوگوں کو ان کے ان کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔ تو جن (کے) اعمال) کی کتاب ان کے داہنے ہاتھ میں دی جائیگی وہ اپنی کتاب کو (خوش ہو کر) پڑھیں گے اور ان پر دھاکے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ اور جو شخص اس (دنیا) میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (نجات کے) راستے سے بہت دور۔ (سورۃ الاسراء، الآیۃ: ۷۱-۷۲)

حضور ﷺ نے فرمایا: (مؤمنوں میں سے) ایک کو بلایا جائے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس کے جسم کو بڑا کر دیا جائے گا۔ اس کا چہرہ سفید کر دیا جائے گا اور اس کے سر پر موتیوں کا چمکتا ہوا ایک تاج رکھا جائے گا۔ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹے گا۔ وہ دور سے اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے: اے اللہ! اس کو ہمارے پاس لا اور اس میں ہم کو برکت عطا فرما۔ پس وہ ان کے پاس آئے گا اور کہے گا تمہیں بشارت ہو! تم میں سے ہر شخص کیلئے ایسا ہی ہے۔ لیکن کافر، اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔ اللہ اس کا جسم بڑھا دیں گے۔ اس کے ساتھی اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے اللہ کی پناہ ہو اس سے، اس کے شر سے۔ اے اللہ! اس کو ہمارے پاس نہ آنے دیجو گا۔ لیکن وہ ان کے پاس آئے گا اور وہ کہیں گے: اے اللہ! اس کو سوا کر۔ وہ کہے گا تم پر بھی اللہ کی پھنکار برے۔ تم میں سے بھی ہر شخص کیلئے ایسا ہی ہے۔

حافظ ابوبکر البزازیؒ اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں ہمیں یہ حدیث صرف اسی سند کے ساتھ ملی ہے۔ ابوبکر بن ابی الدنیا نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت حسن بصریؒ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ بندے کے متعلق حکم فرمائیں گے: اے پکڑ لو اور طوق پہنا دو۔ (سورۃ الحاقۃ، الآیۃ: ۳۰) تو اس حکم کو کن کر ستر ہزار فرشتے لگیں گے اور ایک زنجیر سے اس کو باندھیں گے اور اس کو منہ سے ڈال کر در سے نکالیں گے اور یوں اس میں پرولیں گے جیسے دھاکے میں موتی۔ پھر اس کو جہنم میں ایک غوطہ دے کر نکالیں گے تو وہ ہڈیوں کا ایک پتھر بن چکا ہوگا۔ پھر دوبارہ جہنم میں غوطہ دے کر نکالیں گے تو وہ صحیح سالم ہو چکا ہوگا۔

بعض علماء فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ یہ فرمائیں گے: اے پکڑو! تو قبیلہ ربیعہ و مضر سے زیادہ افراد اس کی طرف لگیں گے۔ (عرب میں یہ دو قبیلے بہت زیادہ تعداد والے گزرے ہیں اس لئے ان کے ساتھ تمثیل پیش کی گئی۔)

معتمر بن سلیمان اپنے والد سلیمان سے نقل کرتے ہیں کہ ہرشی، اس کو برا بھلا کہے گی وہ کہے گا تم مجھ پر رحم کیوں نہیں کرتے؟ وہ کہیں گی: تجھ پر رحم الراجمین کو رحم نہیں آیا تو ہم کیسے رحم کریں۔

فصل

حضرت امام ابن ماجہؒ اپنی سنن، کتاب الرقاق میں سند فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ

نہی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی سورتیں ہیں۔ ان میں سے ایک تمام مخلوق میں نازل کی ہے، جس کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے رحم و محبت کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ چوپائے بھی اسی کی بدولت اپنی اولاد پر رحم کرتے ہیں۔ باقی ننانوے رحمتیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فرمائیں گے۔
امام مسلم نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

امام بخاری نے فرمایا ہمیں قتیہ بن سعید نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت پیدا فرمائی، اس میں سے ننانوے حصے اپنے پاس روک لئے۔ صرف ایک حصہ اپنی تمام مخلوق میں پھیلا دیا۔ اگر کافر کو علم ہو جائے کہ اللہ کے پاس کس قدر رحمت ہے! تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہوگا۔ اگر مؤمن کو یہ پتہ چل جائے کہ خدا کے پاس کس قدر عذاب ہے تو وہ جہنم سے اپنے کو مامون نہیں سمجھے گا۔
اس طریق سے امام بخاری منفرد ہیں۔

ابن ماجہ میں ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا فرمائے، سو حصے رحمت کے بھی پیدا فرمائے۔ جن میں سے صرف ایک حصہ زمین میں رکھا۔ اسی کے ٹھیکل ماں اپنے بچے پر نچھاور ہوتی ہے۔ جانور اور پرندے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ باقی ننانوے حصے قیامت کیلئے اٹھا رکھے ہیں (پس جب قیامت ہوگی) ان کو پورا فرما دیں گے۔

امام ابن ماجہ اس روایت میں منفرد ہیں۔ اس کے باوجود یہ حدیث صحیحین کی شرط کے مطابق ہے۔
حضرت ابو ہریرہؓ سے کئی طرق سے مروی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان و زمین پیدا فرمائے اس دن یہ لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔ ایک روایت میں میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ (رحمت) اللہ کے پاس عرش پر رکھی ہے۔

فرمان الہی ہے: خدا نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کر لیا ہے۔ (سورۃ الانعام، الآیہ: ۵۴)۔
دوسری جگہ فرمایا: اور جو میری رحمت ہے وہ ہر چیز کو شامل ہے۔ میں اس کو ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو پرہیزگاری کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (سورۃ الاعراف، الآیہ: ۱۵۶)
اس کے بعد ابن ماجہ ابن مسلیک کی حدیث حضرت معاذؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

تم جانتے ہو کہ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ یہ کہ وہ اس کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرائیں۔ پھر فرمایا: جانتے ہو بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ یہ کہ جب وہ ایسا کریں تو وہ ان کو عذاب نہ دے۔
یہ حدیث اسود بن ہلال اور انس بن مالک عن معاذ کے طریق سے بخاری میں موجود ہے۔

۱۔ مسلم، الحدیث: ۶۹۰۸۔ ابن ماجہ، الحدیث: ۳۲۹۳۔ مسند احمد، الحدیث: ۵۲۶/۴۔

۲۔ بخاری، الحدیث: ۶۳۶۹۔ الدر المنثور، الحدیث: ۱۰۲/۳۔ ابن ماجہ، الحدیث: ۳۲۹۳۔

۳۔ بخاری، الحدیث: ۳۷۷۳۔ مسلم، الحدیث: ۱۴۳۔ ابن ماجہ، الحدیث: ۳۲۹۶۔ مسند احمد، الحدیث: ۲۳۳/۵۔

ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے۔ (سورۃ المدثر، الآیہ: ۵۶)۔
حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں اس کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، پس میرے ساتھ کسی کو سا جھمی نہ بنایا جائے۔ پس جو میرے ساتھ کسی کو خدا بنانے سے ڈراتو مجھے بھی لائق ہے کہ میں اس کی بخشش کروں۔

پھر ابن ماجہ نے سند حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک قوم کے پاس آپ کا گزر ہوا۔ آپ نے پوچھا یہ قوم والے کون لوگ ہیں؟ وہ کہنے لگے: ہم مسلمان ہیں۔ ایک عورت تور کو بھڑکاری تھی۔ اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ جب تور کی لپٹ اوپر اٹھتی تو وہ بچہ کو بچانے لگتی۔ حضور ﷺ اس کے پاس تشریف لائے، وہ کہنے لگی کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ عورت بولی: آپ پہ میرے ماں باپ قربان ہوں، کیا اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ رحم کرنے والے نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ عورت نے پھر سوال کیا: کیا اللہ تعالیٰ ماں کے اپنے بچے پر رحم کرنے سے زیادہ رحم کرنے والے نہیں ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ پھر اخروث اور مٹھانی کا تھال لایا گیا وہ تقسیم کیا گیا۔ پھر آپ اور وہ لوگ (بطور محبت والفت) ایک دوسرے سے اچکنے لگے۔
یہ پوری حدیث نہایت غریب ہے۔

حوض کوثر سے کچھ لوگوں کا دفع کیا جانا

امام بخاریؒ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے پاس میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے۔ ان کو حوض کے پاس آنے سے روکا جائے گا۔ میں کہوں گا یا رب! یہ تو میرے اصحاب ہیں! پروردگار فرمائیں گے تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا (نئے فتنے کھڑے کئے)۔ وہ دین سے الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔
ابن ابی الدنیا میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں گویا میں تم کو حوض کوثر سے آتا دیکھ رہا ہوں۔ آدی آدمی سے مل رہا ہے، پوچھتا ہے کیا تو نے آپ کوثر پیا؟ وہ کہتا ہے: نہیں، ہائے پیاسا!
کیا تو نے آپ کوثر پیا؟ وہ کہتا ہے: نہیں، ہائے پیاسا!

اسماء بنت ابی بکر الصديقؓ کی روایت

امام بخاریؒ فرماتے ہیں: ح سعید بن ابی مریم، عن نافع، عن ابن عمر، عن ابن ابی ملیک، عن اسماء بنت ابی بکر الصديقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میں حوض پر ہوں گا حتیٰ کہ تم میں سے جو آئے گا اس کو دیکھوں گا۔ کچھ لوگوں کو مجھ سے دور بنادیا جائے گا۔ میں کہوں گا یا رب! یہ لوگ مجھ سے تعلق رکھنے والے اور میری امت کے لوگ ہیں۔ مجھے کہا جائے گا: کیا آپ کو معلوم ہے انہوں نے آپ کے بعد کیا کام کیا؟

۱۔ ابن ماجہ، الحدیث: ۳۲۹۶۔ بخاری، الحدیث: ۶۵۸۵۔ کنز العمال، الحدیث: ۳۹۱۴۳۔

ابن ابی ملیک (اس مقام پر) دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ رونے لگے۔ پھر ہماری طرف سر اقدس اٹھایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ عذاب صرف مردود و سرکش کو ہی فرمائیں گے، جو اللہ تعالیٰ پرست و مہربان کرتا ہے اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کرتا ہے۔

اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور سیاق غریب ہے۔
فرمان عزوجل ہے: اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بد بخت ہے۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا (سورۃ النحل: ۱۵-۱۶) اور فرمایا: تو اس (عاقبت نا اندیش) نے نہ تو (کلام خدا کی) تصدیق کی نہ نماز پڑھی۔ بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا (سورۃ القیامت: ۱۱) آیتان: ۳۱-۳۲

نومولود کو دودھ پلانے والی ماں سے زیادہ اللہ پاک اپنے بندے پر رحم فرماتے ہیں
بخاری میں حضرت عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قیدیوں کے پاس سے گزرے، دیکھا کہ ایک قیدی عورت کی چھاتی سے دودھ پک رہا ہے اور وہ دودھ چارہ ہی ہے۔ جب بھی کسی قیدی کے بچے کو پانی ہے، اس کو دودھ پلانا شروع ہو جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، یہ ہرگز اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اپنے بندوں پر اس عورت سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔
امام مسلم نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یوں تاکید فرمان ہے: اللہ کی قسم! اللہ پاک اپنے بندوں پر اس عورت سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، جو اپنے بچے محبت رکھتی ہے۔
ابن ماجہ سنداً حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: شقی (بد بخت) کے سوا جہنم میں کوئی اور داخل نہ ہوگا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! شقی کون ہے؟ فرمایا: جس نے اللہ کی اطاعت نہیں کی اور اس کی معصیت سے اجتناب نہیں کیا۔
اس روایت کی اسناد میں ضعف ہے۔

صحیح مسلم میں ابی بردہ بن ابی موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
قیامت کے دن ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دیا جائے گا اور کہا جائے گا یہ جہنم سے تیری آزادی ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ کوئی مسلمان وفات نہیں پاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل فرما دیتے ہیں۔

بخاری، الحدیث: ۶۵۹۳۔ مسلم، الحدیث: ۵۹۲۸۔ مسند احمد، الحدیث: ۱۳۱۶۱
بخاری، الحدیث: ۵۹۹۹۔ مسلم، الحدیث: ۶۹۱۲
ابن ماجہ، الحدیث: ۳۲۹۸۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۳۹۲۔ صحیح مسلم، الحدیث: ۶۹۳۲

حضرت عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو لا الہ الا اللہ کی تین مرتبہ قسم لے کر پوچھا کیا واقعی انکے والد نے

اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ تو انہوں نے قسم اٹھائی۔
مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان قیامت کے دن پہاڑوں کی طرح گناہ لے کر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ وہ گناہ ان سے معاف فرما کر یہود و نصاریٰ پر ڈال دیں گے۔

ابن ماجہ میں ابی بردہ بن ابی موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خلائق کو جمع فرمائیں گے تو امت محمدیہ کو بارگاہ خداوندی میں سر بسجود ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی گی۔ وہ حضور الہی میں ایک طویل..... سجدہ بجالائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اپنے سر اٹھاؤ، ہم نے تمہارے دشمنوں کو تمہارے لئے جہنم سے خلاصی کا فیہ بنا دیا۔

الطبرانی الکبیر میں حضرت ابو حذیفہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!!! دین میں کمزور اور اپنے آپ میں کم احمق بھی جنت میں داخل ہو کر رہے گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جس کو اس کے گناہوں کی وجہ سے آگ نے جلا ڈالا ہو گا وہ بھی جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ ایسی مغفرت فرمائیں گے کہ شیطان کو بھی امید ہو جائے گی کہ رحمت اس کو بھی شامل ہوگی۔

امت محمدیہ میں سے بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہونے والے

بخاری میں حضرت ابن عباسؓ حضور ﷺ سے حدیث نقل فرماتے ہیں:
میرے سامنے تمام امتوں کو پیش کیا گیا میں نے دیکھا کہ ہر نبی کے ساتھ اس کی امت جا رہی ہے۔ کسی نبی کے ساتھ ایک گروہ ہے۔ کسی نبی کے ساتھ کل دس افراد ہیں۔ کسی نبی کے ساتھ صرف پانچ افراد ہیں اور کوئی نبی تنہا بارہا ہے۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ انسانوں کا ایک جم غفیر ہے۔ کوئی کہنے والا کہتا ہے: یہ تیری امت ہے۔ ان میں سے ستر ہزار جو آگے آگے ہیں، ان پر حساب ہے اور نہ عذاب۔ میں نے پوچھا یہ کیوں؟ کہا گیا: یہ لوگ نہ داغے تھے نہ لوگوں کی ٹوہ میں رہتے تھے۔ نہ بد فالی لیتے تھے۔ بلکہ اپنے رب پہ بھروسہ رکھتے تھے۔ حاضرین میں سے حضرت عکاشہ بن محسن کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور ﷺ نے دعا فرمادی: یا اللہ! اس کو ان میں شامل کر دے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے لئے بھی دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس میں سبقت لے جا چکے۔

ستر ہزار سے متعلق ایک اور حدیث

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار عزوجل

مسلم، الحدیث: ۶۹۳۳۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۹۱۴۔ صحیح مسلم، الحدیث: ۶۹۳۵۔ ابن ماجہ، الحدیث: ۳۲۹۱۔ مجمع الزوائد، الحدیث: ۷۰۱۰۔ مجمع الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۳۰۲۱۔ کنز العمال، الحدیث: ۱۰۳۵۹۔ بخاری، الحدیث: ۵۷۵۲۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۰۱۷۱۔ والحدیث: ۳۰۲۰

حضرت عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو لا الہ الا اللہ کی تین مرتبہ قسم لے کر پوچھا کیا واقعی انکے والد نے

اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ تو انہوں نے قسم اٹھائی۔
مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمان قیامت کے دن پہاڑوں کی طرح گناہ لے کر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ وہ گناہ ان سے معاف فرما کر یہود و نصاریٰ پر ڈال دیں گے۔

ابن ماجہ میں ابی بردہ بن ابی موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن خلائق کو جمع فرمائیں گے تو امت محمدیہ کو بارگاہ خداوندی میں سر بسجود ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی گی۔ وہ حضور الہی میں ایک طویل..... سجدہ بجالائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اپنے سر اٹھاؤ، ہم نے تمہارے دشمنوں کو تمہارے لئے جہنم سے خلاصی کا فیہ بنا دیا۔

امت محمدیہ میں سے بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہونے والے

بخاری میں حضرت ابن عباسؓ حضور ﷺ سے حدیث نقل فرماتے ہیں:
میرے سامنے تمام امتوں کو پیش کیا گیا میں نے دیکھا کہ ہر نبی کے ساتھ اس کی امت جا رہی ہے۔ کسی نبی کے ساتھ ایک گروہ ہے۔ کسی نبی کے ساتھ کل دس افراد ہیں۔ کسی نبی کے ساتھ صرف پانچ افراد ہیں اور کوئی نبی تنہا بارہا ہے۔ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ انسانوں کا ایک جم غفیر ہے۔ کوئی کہنے والا کہتا ہے: یہ تیری امت ہے۔ ان میں سے ستر ہزار جو آگے آگے ہیں، ان پر حساب ہے اور نہ عذاب۔ میں نے پوچھا یہ کیوں؟ کہا گیا: یہ لوگ نہ داغے تھے نہ لوگوں کی ٹوہ میں رہتے تھے۔ نہ بد فالی لیتے تھے۔ بلکہ اپنے رب پہ بھروسہ رکھتے تھے۔ حاضرین میں سے حضرت عکاشہ بن محسن کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور ﷺ نے دعا فرمادی: یا اللہ! اس کو ان میں شامل کر دے۔ پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے لئے بھی دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس میں سبقت لے جا چکے۔

ستر ہزار سے متعلق ایک اور حدیث

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار عزوجل

مسلم، الحدیث: ۶۹۳۳۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۹۱۴۔ صحیح مسلم، الحدیث: ۶۹۳۵۔ ابن ماجہ، الحدیث: ۳۲۹۱۔ مجمع الزوائد، الحدیث: ۷۰۱۰۔ مجمع الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۳۰۲۱۔ کنز العمال، الحدیث: ۱۰۳۵۹۔ بخاری، الحدیث: ۵۷۵۲۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۰۱۷۱۔ والحدیث: ۳۰۲۰

سے سوال کیا تھا، پس اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار اشخاص کو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا، جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوں گے۔ میں نے اس میں زیادتی طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار کا مزید اضافہ فرمادیا۔ میں نے پھر عرض کیا اے رب اگر میری امت کے مہاجرین اس قدر نہ ہوں تو؟ فرمایا: تب میں یہ تعداد تیری امت کے اعرابی (دیہاتی) لوگوں کے ساتھ پوری کر دوں گا۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم (دنیا میں) آخر میں آنے والے ہیں، لیکن قیامت کے روز اولین میں سے ہوں گے۔ میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ ستر ہزار نفوس پر مشتمل ہوگا، جن سے کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔ ان میں سے ہر شخص کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔ پھر ان کے بعد جو آئیں گے ان کے چہرے آسمان کے تاروں سے زیادہ روشن ہوں گے۔ اسی طرح ان کے بعد درجہ بدرجہ۔

بخاری میں سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار (یا) (فرمایا: سات لاکھ افراد بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ ایک دوسرے کو تھامے ہوں گے حتیٰ کہ ان میں اول و آخر جب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے۔ مسند احمد میں حضرت ابوبکر الصدیقؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے ستر ہزار افراد بغیر حساب کتاب جنت میں جانے والے دیئے گئے ہیں۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوں گے۔ ان کے دل (باہم یوں شکر ہونگے گویا وہ) ایک دل ہیں۔ پس میں نے اپنے رب سے مزید اضافہ مانگا تو پورے ہزار گارنے ہر ایک کے ساتھ مزید ستر ہزار عطا کر دیئے۔

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ایک رات ہم نے حضور ﷺ کے پاس بہت باتیں کی۔ پھر صبح کو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

آج کی رات مجھے انبیاء اپنی اپنی امتوں کے ساتھ دکھائے گئے۔ ہر نبی گزر رہا تھا کسی کے ساتھ تین افراد تھے۔ کسی نبی کے ساتھ ایک (عصا بہ) جماعت تھی۔ کسی نبی کے ساتھ ایک نفر تھا۔ کسی نبی کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ حتیٰ کہ حضرت موسیٰ کا میرے پاس سے گزرا وہ ان کے ساتھ بنی اسرائیل کی ایک بہت بڑی جماعت تھی۔ جس نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا یہ آپ کے بھائی موسیٰ ہیں اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل ہیں۔ میں نے پوچھا میری امت کہاں ہے؟ مجھے کہا گیا کہ اپنی ذاتی طرف دیکھئے۔ دیکھا تو پہاڑ اور زمین لوگوں سے اٹنے پڑے تھے۔ مجھے پھر کہا گیا اب اپنی بائیں طرف نظر ڈالئے۔ دیکھا تو سارا افتخار لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ مجھ سے پوچھا گیا کیا آپ راضی ہیں؟ میں نے عرض کیا یا رب! میں راضی ہوں، یا رب! میں راضی ہوں۔ پھر مجھے کہا گیا کہ ان کے ساتھ ستر ہزار اور ہیں جو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر نبی ﷺ نے ہم کو مخاطب ہو کر فرمایا: تم پر میرے مال باپ قربان ہوں، اگر ہو سکے تو تم ستر ہزار میں شامل ہو جاؤ۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ذاتی طرف والوں میں

۱۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۵۹۲، مجمع الزوائد، الحدیث: ۴۰۴۱۰، مسند احمد، الحدیث: ۵۰۴۲۳، بخاری، الحدیث: ۶۵۵۳، مسلم،

الحدیث: ۵۲۵، مسند احمد، الحدیث: ۳۸۱۵، مجمع الزوائد، الحدیث: ۴۰۴۱۰، مسند احمد، الحدیث: ۶۱۱، مجمع الزوائد، الحدیث: ۴۱۰۱۰،

عصا بہ بڑی جماعت کو اور نفوس سے لے کر وہ تک کی جماعت کو کہا جاتا ہے۔ اصغر

میں ہو جاؤ، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو بائیں طرف والوں میں شامل ہو جاؤ۔ کیونکہ میں نے وہاں لوگوں کو بہت پریشانی دلائی ہو جائے دیکھا ہے۔

اس کے بعد حضرت عکاشہ کا قصہ مذکور ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہم آپ ﷺ میں حیرہ کرنے لگے کہ وہ ستر ہزار افراد کون ہو سکتے ہیں؟ کسی نے کہا ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو اسلام میں پہلے آئے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا۔ حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملے۔ یہ بات حضور ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دانتے ہیں نہ لوگوں کی ٹوہ میں رہتے ہیں۔ نہ بدفالی لیتے ہیں۔ بلکہ اپنے رب پہ ہر روز کہتے ہیں: لا

کتاب احادیث میں یہ روایت بہت سے اصحاب اور طرق سے الفاظ کے معمولی رد و بدل کے ساتھ منقول ہے۔ جن کلمات کے ذریعے ترک کیا جاتا ہے۔ صرف ایک روایت اس ذیل میں مزید ذکر کی جاتی ہے، احادیث بالا سے بالکل مختلف الفاظ میں منقول ہے۔

طبرانی میں حضرت ابوما لکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اقیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم کو جنت کی طرف تاریک رات کی طرح عظیم جماعت بنا کر بھیجے گا۔ جس نے زمین کو گھیر رکھا ہوگا۔ ملائکہ کہیں گے: دوسرے انبیاء سے زیادہ محمد کے اصحاب ہیں۔

میدان حساب سے لوگوں کے منتشر ہونے کی کیفیت

ایک فریق جنت میں اور ایک فریق جہنم میں

فرمان خداوندی ہے: اور انکو حسرت (وانفوس) کے دن سے ڈرا دو جب بات فیصلہ کر دی جائیگی اور (بیہات) وہ غفلت میں (پڑے ہوئے) ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ (سورۃ مریم، الآیۃ: ۳۹)

اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس روز وہ الگ الگ فرقتے ہو جائیں گے تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ (بہشت کے) باغ میں خوشحال ہوں گے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے۔ (سورۃ الروم، الآیات: ۱۳-۱۶)

فرمان خداوندی ہے: تو اس روز سے پہلے جو خدا کی طرف آکر رہیگا اور رک نہیں سکے گا دین (کے رستے) پر سید حامدہ کے چلے چلو اس روز (سب) لوگ منتشر ہو جائیں گے۔ (سورۃ الروم، الآیۃ: ۴۳)

فرمان خداوندی ہے: اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز اہل باطل خسارے میں پڑ جائیں گے۔ اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھنٹوں کے بل بیٹھا ہوگا (اور) ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی

لا دانتے سے مراد ہے کہ اپنے یا جانور کے جسم پہ داغ کے ساتھ کوئی علامت نہیں لگواتے اور نہ داغ یعنی جلانے کے ساتھ کوئی علاج کرتے ہیں۔ ابو طلحہ۔

بخاری، الحدیث: ۳۳۱۰، مسلم، الحدیث: ۵۲۶، ترمذی، الحدیث: ۲۳۳۶، مسند احمد، الحدیث: ۴۰۴۱۰،

مسند احمد، الحدیث: ۳۳۷۳، مجمع الزوائد، الحدیث: ۳۲۵۱، کنز العمال للہندی، الحدیث: ۳۲۵۰۷،

جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے ہو آج تم کو اس کا بدلہ دیا جائیگا۔ یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں کج بیان کر دے گی۔ جو کچھ تم کیا کرتے تھے، ہم لکھواتے جاتے تھے۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان کا پروردگار انہیں اپنی رحمت (کے باغ) میں داخل کریگا۔ یہی صریح کامیابی ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا (ان سے کہا جائے گا کہ) بھلا ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں؟ مگر تم نے تکبر کیا اور تم نافرمان لوگ تھے۔ اور کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک نہیں تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہے؟ ہم اس کو شخص ظنی خیال کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا۔ اور ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب کی وہ ہنسی اڑاتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔ اور کہا جائیگا کہ جس طرح تم نے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اسی طرح آج ہم تمہیں بھلا دیں گے۔ اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں۔ یہ اس لئے کہ تم نے خدا کی آیتوں کو مذاق بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ سو آج یہ لوگ نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی۔ پس خدا ہی کو ہر طرح کی تعریف (سزاوار) ہے جو آسمانوں کا مالک اور زمین کا مالک اور تمام جہاں کا پروردگار ہے اور آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے بڑائی ہے۔ اور وہ غالب (اور) دانا ہے۔ (سورۃ الجاثیہ: الآيات: ۳۷-۳۷)

فرمان خداوندی ہے: اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب (کھول کر) رکھ دی جائے گی۔ اور پیغمبر (اور) گواہ حاضر کئے جائیں گے اور ان کا انصاف کیساتھ فیصلہ کیا جائیگا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔ اور جس شخص نے جو عمل کیا ہوگا، اس کو اس کا پورا پورا بدلہ مل جائیگا اور جو کچھ یہ کہتے ہیں اس کو سب کی خبر ہے۔ اور کافروں کو گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروعدان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں! لیکن کافروں کے حق میں عذاب کا حکم ثابت ہو چکا تھا۔ کہا جائے گا کہ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ تم ہمیشہ اس میں رہو گے، یہ تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروعدان سے کہیں گے تمام تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے اپنے وعدے کو ہمارے ساتھ سچا کر دیا اور تم کو زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم بہشت میں جس جگہ چاہیں رہیں، تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیا خوب ہے؟ تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا بندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان میں انصاف کیساتھ فیصلہ کیا جائیگا اور کہا جائیگا کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے، جو سارے جہاں کا مالک ہے (سورۃ الزمر، الآيات: ۶۹-۷۵)

فرمان خداوندی ہے: جس روز وہ آجائے گا تو کوئی تنفس خدا کے حکم کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا۔ پھر ان میں سے کچھ بد بخت ہونگے اور کچھ نیک بخت۔ تو جو بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں (ڈال دیئے جائیں گے) اس میں ان کو چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔ اور جب تک آسمان اور زمین ہیں اسی میں رہیں گے۔ مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بے شک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ اور جو نیک بخت ہونگے وہ بہشت میں (داخل کر دیئے جائیں گے)

یہاں تک آسمان اور زمین ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ یہ (خدا کی) بخشش ہے، یہ کسی منقطع نہیں ہوگی۔

فرمان خداوندی ہے: جس دن وہ تم کو اکٹھا ہونے (یعنی قیامت) کے دن، اکٹھا کرے گا وہ نقصان اٹھانے کا دن ہے۔ اور جو شخص خدا پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا۔ اور باقیات بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ بری جگہ ہے۔ (سورۃ تغابن: ۱۰۹)

فرمان خداوندی ہے: جس روز ہم پر بیزگاروں کو خدا کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے اور بیگزگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے ہانک لے جائیں گے، تو لوگ کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے خدا سے اقرار لیا ہو۔ (سورۃ مریم: ۸۵ تا ۸۷)

فرمان خداوندی ہے: جس دن بہت سے منہ سفید ہونگے اور بہت سے سیاہ۔ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہونگے (ان سے خدا فرمائے گا) کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو اس کفر کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ خدا کی رحمت (کے باغوں) میں ہونگے اور ان میں ہمیشہ رہیں گے (سورۃ آل عمران آیت ۱۰۶-۱۰۷)۔

اس موضوع پر بہت سی آیات ہیں اگر سب کو یہاں جمع کیا جائے تو بات بہت طویل ہو جائے گی۔ پس اب ہم اس موضوع کی مناسبت سے احادیث ذکر کرتے ہیں۔ وہ احادیث اس موضوع کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد پر مشتمل ہیں۔

ابن ابی الدنیا میں قاسم بن الولید سے اس آیت (ترجمہ: تو جب بڑی آفت آئے گی، النازعات ۳۳) سے متعلق تفسیر منقول ہے وہ فرماتے ہیں یعنی جب بڑی آفت آئے گی تو اہل جنت کو جنت کی طرف اور اہل جہنم کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ فرمایا: کیا جب سورج کا مطلع بادلوں سے صاف ہو اس وقت تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی مزاحمت کا سامنا ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا جب چاند کا مطلع بادلوں سے صاف ہو اس وقت تمہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی مزاحمت کا سامنا ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! فرمایا پس اسی طرح تم قیامت کے دن پروردگار کو دیکھو گے۔ جب اللہ تعالیٰ انسانوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا: جو شخص جس چیز کی پرستش کرتا تھا وہ اس کے پیچھے آئے۔ پس جو سورج کی عبادت کیا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے رہے۔ جو چاند کو پوجتا تھا وہ اس کی اتباع کرے۔ جو سرکش شیاطین کی عبادت کیا کرتا تھا وہ ان کے ساتھ آئے۔ پس

فرمان باری ہے: جس دن (ساق) پنڈلی سے کپڑا اٹھا دیا جائیگا۔ ساق کو دیکھ کر ہر مؤمن سجدہ ریز ہو جائے گا۔ لیکن جو اللہ کیلئے ریاء اور شہرت کا سجدہ کرتا تھا وہ چیخے رہ جائے گا وہ سجدہ کرنے کی کوشش کرے گا تو اس کی کمر تخت ہو جائے گی۔ پھر بل لایا جائے گا اور اس کو جہنم پر قائم کر دیا جائے گا۔ پس کوئی تو سلامتی کے ساتھ نجات پا جائے گا، کوئی زخمی حالت میں گزر جائے گا اور کوئی جہنم میں اوندھے منہ جا کرے گا۔ حتیٰ کہ آخری شخص گھسٹتا ہوا نکلے گا۔ حق کا ساتھ دینے میں تم بھی اس سے زیادہ سخت نہیں ہو۔ اس دن تم کو مؤمن کے متعلق علم ہو جائے گا۔ مؤمن لوگ جبار بادشاہ سے سفارش کریں گے، جبکہ وہ جہنم سے نجات پا چکے ہونگے کہ یا اللہ ہمارے کچھ بھائی تھے جو ہمارے ساتھ قتال کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دیگر اعمال میں شریک رہتے تھے، (انہیں بھی جہنم سے خلاصی مرحمت فرما)۔ پروردگار فرمائیں گے: جاؤ اور جس کے دل میں مشقال کے ذرہ برابر بھی ایمان ہوا اسے جہنم سے نکال لاؤ پس وہ اپنے مؤمن بھائیوں کو نکالیں گے۔ اللہ پاک ان پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے حتیٰ کہ یہ سفارشی بعض تو جہنم میں قدموں تک آگ میں گھس جائیں گے اور جس کو پہچانیں گے نکال لیں گے اور بعض نصف پیڈلی تک آگ میں گھس جائیں گے اور جس کو پہچانیں گے نکال لیں گے۔ پھر وہ لوٹ جائیں گے۔ پروردگار فرمائیں گے: دوبارہ جاؤ اور جس کے دل میں نصف مشقال کے ذرہ برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لاؤ پس وہ جس کو پہچانیں گے نکال لیں گے۔ حضرت ابوسعید خدریٰ فرماتے ہیں اگر تم کو میری بات پر یقین نہیں تو یہ آیت تلاوت کرلو: (ترجمہ) خدا کسی کی (ایک مشقال ذرہ برابر) ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اس کو دو چند کر دے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا۔

پس انبیاء، ملائکہ اور مؤمنین خدا کے حضور سفارش کریں گے۔ (جب ہر سفارشی اپنے بندوں کو جہنم سے چھڑالے گا) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میری شفاعت باقی رہ گئی ہے، پھر اللہ تعالیٰ جہنم سے ایک منگی بھریں گے اور جواب تک جہنم میں مجوس رہ گئے تھے ان کو باہر نکال دیں گے۔ ان کو جنت کے دروازے کے قریب نہر میں ڈالا جائے گا جسے نہر حیات کہا جاتا ہے۔ خلاصی پانے والے لوگ نہر کے پلوں پر تروتازہ ہو جائیں گے گویا بارش کے موسم میں تروتازہ گھاس آگ آتی ہے۔ جیسے کہ تم صحرا اور درخت کی جانب دیکھتے ہو گے۔ پس جو آفتاب کی زد میں ہوتی ہے وہ زرد ہو جاتی ہے اور جو سائے میں ہوتی ہے وہ سفید ہو جاتی ہے۔ پس وہ خلاصی پانے والے اس نہر سے چمکتے موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں (بطور علامت) انگلی (کے مثل کوئی شی) حائل فرمادیں گے۔ اس کو دیکھ کر اہل جنت کہیں گے: یہ رحمن کے آزاد کردہ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی عمل اور خیر کے جو انہوں نے آگے بھیجی ہو، جنت میں داخل فرمایا ہے۔ پھر ان رحمن کے آزاد کردہ جنتیوں کو کہا جائے گا کہ جو تم دیکھ رہے ہو یہ اور اس کے مثل مزید عطا کیا جاتا ہے۔

مسلم میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے ”ورد“ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

ہم قیامت کے دن ایسی ایسی حالت میں جمع ہونگے۔ پھر اقوام کو ان کے معبودوں کے ساتھ بلایا جائے گا اول فلول۔ پھر ہمارا رب الارباب جلوہ افروز ہوگا۔ وہ فرمائے گا تم کس کے مختصر ہو؟ وہ (مؤمنین) کہیں گے ہم

۱۔ سورۃ النساء آیت ۴۰۔ بخاری، الحدیث: ۴۳۹۶۔ مسلم، الحدیث: ۴۵۳۰۔ ابوداؤد: ۴۷۳۰۔ مسند احمد، الحدیث: ۲۷۵۷

اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں۔ پروردگار فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: ہم آپ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ پروردگار قسم فرماتے ہوئے تجلی اٹھادیں گے۔ پس مؤمنین اپنے رب کے ساتھ چلیں گے۔ ان میں سے ہر شخص کو مؤمن ہو یا کافر ایک نور دیا جائے گا، جس کی روشنی میں وہ چلا آئے گا۔ جہنم کے پل پر آکھڑے ہونگے۔ جسے اللہ چاہے، ان لوگوں کو پکڑ پکڑ کر جہنم کا ایندھن بنا رہے ہونگے۔ پھر منافقین کا نور بجھ جائے گا اور مؤمنین نجات پا جائیں گے۔ پہلی جماعت جو نجات پائے گی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہونگے۔ ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی۔ ان کے بعد آنے والے ایسے ہونگے گویا آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے۔ پھر شفاعت کا باب کھلے گا۔ شفاعت ہوگی اور جہنم سے ہر شخص کو نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو۔ ان کو جنت کے سخن میں لا کر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اہل جنت ان پر پانی بہائیں گے۔ وہ یوں تروتازہ اگیں گے جیسے بارش کے سیلاب میں دانہ اگتا ہے۔ ان کا خوف زائل ہو جائے گا۔ پھر (جنت میں) ان سے سوال کیا جائے گا اور ان کو دنیا اور اس کے مش مزی دس گنا عطا کر دیا جائے گا۔

مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اللہ عز وجل لوگوں کو جمع فرمائیں گے۔ مؤمنین کھڑے ہونگے، حتیٰ کہ ان کیلئے جنت آراستہ کر دی جائے گی۔ مؤمنین اپنے باؤ آدم کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے جد امجد! ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھول دیجئے۔ حضرت آدم فرمائیں گے: تمہیں جنت سے تمہارے باپ کی خطائی نے تو نکلوا یا تھا؟ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں میں تو ویسے ہی خلیل تھا۔ تم لوگ موتی کے پاس جاؤ۔ موتی فرمائیں گے: میں اس کا اہل نہیں ہوں تم لوگ عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے: میں بھی اس کا اہل نہیں ہوں۔ آخر کار سب لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہونگے۔ پس آپ کھڑے ہوں گے اور آپ کو (شفاعت کی) اجازت ملے گی۔ اس کے بعد امانت اور صلہ رچی چھوڑی جائیں گی۔ وہ دونوں پل صراط پر دائیں اور بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔

پس تم میں سے کوئی بجلی کی لپک کی طرح گزر جائے گا راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ برق کس طرح گرتی ہے۔ فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ آن واحد میں آتی ہے اور چلی جاتی ہے۔ آگے فرمایا: اور کوئی ہوا کے جھونکے کی طرح گزر جائے گا۔ پھر بارش کی طرح اور سوار یوں کی طرح ان کے اعمال ان کو لے جائیں گے۔ تمہارا پیغمبر پل صراط پر کھڑا ہوگا اور رب سلم! رب سلم! پکار رہا ہوگا۔ حتیٰ کہ اعمال (کنزور ہونے کی وجہ سے عبور کرانے سے) عاجز آجائیں گے۔ ایک شخص آئے گا اور وہ چلنے کی ہمت نہ ہونے کی وجہ سے گرے پڑے گا۔ پل صراط کے دونوں طرف آکھڑے ہونگے۔ جس کے متعلق ان کو حکم ہوگا اس کو پکڑ پکڑ کر جہنم کا ایندھن بنائیں گے۔ کوئی زخمی حالت میں نجات پا جائے گا اور کوئی منہ کے بل جہنم میں جا کرے گا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: قسم ہے اس ذات پاک کی، جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے، جہنم کی گہرائی ستر سال ہے۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمام

امتوں کو ایک چنیل میدان میں جمع فرمائیں گے۔ جب مخلوق کے درمیان فیصلہ کا ارادہ فرمائیں گے تو ہر قوم کیلئے اس کے معبود کو ایک مجسم شکل دیدی جائے گی۔ ہر معبود کے پیچھے اس کے پجاری آئیں گے۔ حتیٰ کہ وہ معبودان کو جنم میں لے جائیں گے۔ پھر ہمارا پروردگار جلوہ افروز ہوگا اور ہم سب ایک بلند جگہ پر منتظر ہو گئے۔ رب تعالیٰ پوچھیں گے تم کون ہو؟ ہم عرض کریں گے: ہم مسلمان ہیں۔ پروردگار پوچھیں گے تم کس بات کے منتظر ہو؟ ہم کہیں گے ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔ پروردگار فرمائیں گے: کیا تم اس کو پہچان لو گے اگر اس کو دیکھ لو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! پروردگار فرمائیں گے: جب تم نے اس کو دیکھا نہیں تو پھر کیسے پہچان لو گے؟ وہ کہیں گے: اس کی کوئی مثل نہیں ہے۔ (لہذا ہمارا دل گواہی دے گا کہ وہ وہی ہے۔) تب رب ۱۱ باب تقسیم فرماتے ہوئے جلوہ افروز ہو گئے اور فرمائیں گے اے مسلمانو! تم کو بشارت ہو! کیونکہ میں نے تم میں سے ہر ایک کی جگہ ایک ایک یہودی یا نصرانی کو جنم میں ڈال دیا ہے۔

پہل صراط کا ذکر

لوگوں کے میدان محشر سے منتشر ہونے کے بعد پہل صراط کا مرحلہ ہوگا۔ جہاں ظلمت کی حکمرانی ہوگی۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جس دن زمین بدل دی جائے گی تو لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا: لوگ پہل صراط کے پاس ظلمت میں ہوں گے۔

اس مقام پر منافقین مؤمنین سے جدا ہو جائیں گے اور ان سے پیچھے رہ جائیں گے۔ جبکہ مؤمنین آگے نکل جائیں گے۔ مؤمنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار حائل ہو جائے گی جو منافقین کی مؤمنین تک رسائی نہ ہونے دے گی۔ جیسے فرمان باری عز و جل ہے:

جس دن تم مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چل رہا ہے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) تم کو بشارت ہو (کہ آج تمہارے لئے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہیں، تم ان میں ہمیشہ رہو گے یہی بڑی کامیابی ہے۔ اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف نظر شفقت کرو تا کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں! تو ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے کو لوٹ جاؤ اور (وہاں) نور تلاش کرو۔ پھر ان کے بیچ میں ایک دیوار کردی جائیگی، جس میں ایک دروازہ ہوگا، وہ اس (دیوار) کی اندرونی جانب ہے، اس میں تو رحمت ہے اور جو بیرونی جانب ہے اس طرف عذاب (واذیت ہے۔) تو منافق لوگ مومنوں سے کہیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں؟ تھے۔ لیکن تم نے خود اپنے کو ہلاکت میں ڈالا اور (ہمارے حق میں حوادث کے) منتظر رہے اور (اسلام میں) شک کیا اور (لاطائل) آرزوؤں نے تم کو دھوکا دیا یہاں تک کہ خدا کا حکم آپہنچا اور خدا کے بارے میں تم کو (شیطان) دغا باز دھوکا دیتا رہا تو آج تم سے معاوضہ نہیں لیا جائیگا اور نہ (وہ) کافروں ہی سے (قبول کیا جائے گا) تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے (کہ) وہی تمہارے لائق ہے اور وہ بری جگہ ہے۔ (الحدید ۱۵: ۱۲)

نیز فرمان باری ہے: اس دن خدا تعالیٰ غیر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا

(بلکہ) ان کا نور (ایمان) ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا اور وہ خدا سے التجا کریں گے کہ

اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ سورۃ التحریم آیت (۸)

یعنی میں حضرت مسروقؓ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کو جمع فرمائیں گے۔ ایک منادی ندا دے گا: اے انسانو! کیا تم اپنے پروردگار کی جانب سے، جس نے تم کو پیدا کیا، رزق دیا اور تمہاری شکلیں بنائیں، اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اب ہر شخص اسی کو اپنا والی بنائے جس کو وہ دنیا میں اپنا والی و معبود سمجھتا تھا۔ پھر عزیز کو پوجنے والوں کیلئے عزیز کا شیطان مجسم ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ درخت، لکڑی اور پتھر وغیرہ اشیاء (جن کی پرستش کی جاتی تھی) مجسم شکل ہو جائیں گی۔ صرف اہل اسلام باقی رہ جائیں گے۔ انہیں کہا جائے گا: جس طرح سب لوگ چلے گئے تم کیوں نہیں گئے؟ وہ نہیں گئے۔ ہمارا ایک پروردگار ہے، جس کو ہم نے انجی تک نہیں دیکھا؟ پوچھا جائے گا کیا تم اپنے رب کو پہچان لو گے اگر اس کو دیکھ لو؟ وہ کہیں گے اس کے اور ہمارے درمیان ایک ملامت طے ہے، اگر ہم اس کو دیکھ لیں تو پہچان لیں گے۔ پوچھا جائے گا: وہ کیا ہے؟ اہل اسلام کہیں گے: "ساق کا ٹکٹا" فرمایا: اس وقت ساق سے پردہ اٹھا دیا جائے گا۔ پس جو اس کی عبادت کیا کرتا تھا وہ سجدہ ریز ہو جائے گا اور ایک قوم کی کمر گائے کے سیگوں کی طرح سخت ہو جائے گی۔ وہ سجدہ کرتا چاہیں گے، مگر کرنے پر قادر نہ ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو سجدہ سے سرائٹھانے کا حکم فرمائیں گے۔ پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق نورا دیا جائے گا۔ کسی کو اس کا نور کھجور کے عظیم الشان درخت کی طرح داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ کسی کو اس سے کم نور اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ سب سے آخری شخص کو صرف اس کے پاؤں کے انگوٹھے کے برابر نور دیا جائے گا۔ وہ کبھی روشن ہوگا کبھی بجھے گا (پس یونہی ٹٹمنا تا رہے گا)۔ جب روشن ہوگا، وہ قدم بڑھائے گا۔ جب بجھے گا قدم روک لے گا۔ پھر لوگ پہل صراط پر سے گزریں گے۔ پہل صراط تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہوگی۔ جس پر پھسلان گرائے دے رہی ہوگی۔ انہیں کہا جائے گا کہ اپنے اپنے نور کے ساتھ چلے جاؤ۔ کوئی ستارے کے ٹوٹنے کی مانند گزرے گا، کوئی ہوا کے کے جھوٹے کی طرح گزر جائے گا، کوئی پلک جھپکنے کی طرح گزر جائے گا اور کوئی اونٹ کی سواری کی طرح ڈولتا ہوا گزرے گا۔ یوں لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے۔ جس کا نور انگوٹھے کے پور کے برابر ہوگا وہ ایک ہاتھ گرے گا اور ایک ہاتھ چلے گا۔ ایک پاؤں گرے گا اور ایک پاؤں چلے گا۔ اس کے اطراف کو آگ جھلسا رہی ہوگی۔ آخر لوگ عبور کر جائیں گے اور پہل صراط سے کہیں گے: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، جس نے ہم کو تجھ دیکھنے کے بعد تجھ سے نجات بخشی۔ یہ اللہ کی ود عطا ہے جو دوسروں (گرنے والوں) کو میسر نہ ہو سکی۔

حضرت مسروقؓ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ جب بھی اس مقام تک پہنچتے تو ہنس پڑتے۔ آپ کو ایک شخص نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمن! کیا بات ہے؟ آپ نے کئی مرتبہ یہ حدیث بیان کی اور جب بھی آپ اس مقام پر پہنچے، آپ ہنسے لگے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو کئی مرتبہ یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ جب بھی اس مقام پر پہنچتے، ہنس دیتے تھے، حتیٰ کہ آپ کے حلق کا کوا اور آخری ڈانڈہ مبارک نظر آنے لگتی تھی۔

اس کے بعد حدیث کا باقی حصہ بیان فرماتے ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا: اے رب

العالمین! کیا آپ مجھ سے مزاق فرماتے ہیں جبکہ آپ رب العالمین ہیں؟ پروردگار فرمائیں گے۔ نہیں، لیکن میں اسی پر ہوں۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پڑتے ہیں۔
تیسری میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

پہلے صراط ہال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ ملائکہ مؤمنین اور منونات کا بچاؤ کر رہے ہونگے۔ جبریل میری حفاظت کر رہے ہونگے اور میری زبان پہ یہ ورد جاری ہوگا: اے رب! سلامتی فرما، سلامتی فرما۔ اس دن پھسلنے والے مرد و عورت بہت زیادہ ہونگے۔

امام ثوریؒ حصین، مجاہد کے توسط سے حضرت جناد بن ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: اللہ کے ہاں تم اپنے ناموں، علامتوں، جگہوں، رازوں اور اپنی مجالس کے ساتھ لکھے ہوئے ہو۔ قیامت کا دن ہوگا کہا جائے گا اے فلاں ایسے تیرے اور ہے۔ اے فلاں تیرا کوئی نور نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ان کا نور (ایمان) انکے آگے اور دہائی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہوگا (سورۃ التحریم آیت ۸)
حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں: قیامت میں ہر شخص کو نور دیا جائے گا۔ لیکن جب وہ پہلے صراط پر پہنچیں گے (جہاں تاریکی کی راجدھانی ہوگی) تو منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا۔ مؤمنین یہ معاملہ دیکھ کر سراپدہ ہو جائیں گے کہ کہیں ان کا نور بھی نہ بجھا دیا جائے جیسے منافقین کا نور بجھا دیا گیا ہے۔ اس لئے وہ دعا کریں گے: اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا فرما!

اسحاق بن بشیر سنداً حضرت عباسؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کو ان کے نام سے بلائیں گے اور بندوں سے اس پر پردہ رکھیں گے۔ پہلے صراط پر ہر مؤمن اور منافق کو اس کا نور عطا فرمائیں گے، لیکن جب سب پہلے صراط پر پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور عورتوں کے نور کو سلب فرمائیں گے۔ منافق مرد اور عورتیں مؤمنین سے کہیں گے: ہماری طرف نظر (شفقت) کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں (الحمد یاد آئیے ۱۳) لیکن مؤمنین ان کو جواب دیں گے: جس کو خدا روشنی نہ دے اس کو (کہیں بھی) روشنی نہیں (مل سکتی) (سورۃ النور آیت ۴۰)۔ اس وقت کوئی کسی کو یاد نہ رکھے گا۔

ابن ابی حاتم سنداً فرماتے ہیں حضرت ابو ذرؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں پہلے شخص ہوں گا جس کو قیامت کے دن سجدہ ریز ہونے کی اجازت ملے گی۔ اور پھر مجھے ہی سب سے پہلے سراٹھانے کا حکم ملے گا۔ میں اپنے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھوں گا تو تمام اقوام میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ساری امتوں کے درمیان اور حضرت نوح سے اب تک آنے والوں کے

۱۔ المستدرک للحاکم، الحدیث: ۳۷۷۲، کنز العمال، الحدیث: ۳۸۹۶۹۔

۲۔ المطالب العالیہ لابن حجر، الحدیث: ۳۶۱۵، کشف الخفاء للعلو فی ۳۱۲، الترقیب والترحیب للمذہب للحدیث: ۳۲۸/۳۔
اتحاف السادة المتعلمین، الحدیث: ۴۸۸۳، والحدیث: ۲۲۰/۲، مجمع الزوائد، الحدیث: ۳۵۹۱۰۔

درمیان آپ اپنی قوم کو کیسے پہچانیں گے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: وضوء کی وجہ سے میری امت کے چہرے روشن ہونگے اور یہ خصوصیت کسی اور قوم کو میسر نہیں ہوگی، جس کی وجہ سے میں اپنی قوم کو پہچان لوں گا۔ اسی طرح ان کے نام اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں ہونگے۔ نیز ان کے سجدہ کی نشانی اور چہروں اور ان کے نور کی وجہ سے میں ان کو پہچانوں گا۔ ان کا نور ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔

ابن ابی حاتم سنداً حضرت سلیم بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: دمشق میں ہم ایک جنازے میں نکلے۔ ہمارے ساتھ حضرت ابوامامہ باہلیؓ بھی تھے۔ جب جنازے پر نماز ادا کر لی گئی اور لوگ اس کی تدفین میں مشغول ہو گئے تو آپؐ فرمانے لگے:

اے لوگو! تم ایک ایسے گھر میں صبح و شام بسر کر رہے ہو جہاں تم نیکی بھی کما سکتے ہو اور برائی بھی۔ من قریب تم اس گھر کی طرف آنے والے ہو، یہ تہائی کا گھر ہے۔ خلعت کا گھر ہے۔ کیڑوں کا گھر ہے۔ تنگی و مصیبت کا گھر ہے۔ لیکن جس کیلئے خدا چاہتا ہے اس کو کشادہ و فراخ فرما دیتا ہے۔ پھر تم یہاں سے قیامت قائم ہونے کی جگہ منتقل ہو گے۔ وہاں ایک موقع پر تم پر غشی چھا جائے گی۔ پھر اٹھو گے تو کسی کا منہ سفید اور کسی کا سیاہ ہوگا۔ پھر ایک اور موقع پر منتقل ہو گے وہاں تم پر اندھیرے کی غشی چھا جائے گی۔ پھر نور تقسیم کیا جائے گا۔ مؤمن کو نور عطا کیا جائے گا اور کافر و منافق کو اندھیرے میں چھوڑ دیا جائے گا۔ انہیں کچھ عطا نہ ہوگا۔ ان کی مثال قرآن میں یوں بیان فرمائی گئی ہے:

جس کو خدا روشنی نہ دے اس کو (کہیں بھی) روشنی نہیں (مل سکتی) (سورۃ النور آیت ۴۰)
کافر اور منافق مؤمن کے نور سے مستفید نہ ہو سکیں گے جیسے اندھا بینا کے نور سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن منافق مؤمنوں سے کہیں گے: کہ ہماری طرف نظر (شفقت) کیجئے کہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ پیچھے کو لوٹ جاؤ اور (وہاں) نور تلاش کرو (الحمد یاد آئیے ۱۳)۔ یہ اللہ کی طرف سے ان سے دھوکہ کیا جائے گا جیسا کہ وہ اللہ سے دھوکہ کیا کرتے تھے۔ فرمان الہی ہے: خدا کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکہ میں ڈالنے والا ہے۔ (النساء آیت ۱۳۲) لہذا یہ واپس جائیں گے جہاں نور تقسیم کیا گیا تھا۔ لیکن وہاں کچھ بھی نہ ہوگا لہذا پھر مایوسی کے ساتھ مؤمنین کی طرف لوٹیں گے۔ (لیکن پھر) ان کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی جس میں ایک دروازہ ہوگا، جس کی اندرونی جانب میں تورات ہے اور جو جانب بیرونی ہے اس طرف عذاب (واذیت ہے) (الحمد یاد آئیے ۱۳)۔

فرماتے ہیں: یہ دیوار جنت اور جہنم کے درمیان واقع ہوگی۔ جیسے فرمان الہی ہے: اور ان دونوں کے درمیان ایک دیوار ہے۔ (اعراف آیت ۳۶)

یہ بات زیادہ صحیح ہے۔ اس کے برعکس جو عبداللہ بن عمروؓ اور کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ (قرآن میں مذکورہ دیوار) وہ بیت المقدس کی دیوار ہے، یہ ضعیف ہے۔ اور اسرائیلی کتابوں سے منقول ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ ان حضرات کی مراد اس دیوار سے محض تشبیہ ہو۔ واللہ اعلم۔

ابن ابی الدنیا میں احمد سے مروی ہے حضرت ابوالدرداءؓ نے حضرت سلمانؓ کو لکھا کہ اے بھائی! دنیا سے

۱۔ مستدرک احمد، الحدیث: ۱۹۹/۵، مجمع الزوائد، الحدیث: ۲۲۵/۱۔

اتفاق نہ کر جس کا تو شکر ادا نہ کر سکے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ:

قیامت کے دن صاحب دنیا کو لایا جائے گا جس نے اس دنیا میں خدا کی اطاعت کی ہوگی اس کا مال اس کے آگے آگے ہوگا۔ جب بھی پل صراط پر اس کو رکاوٹ پیش آئے گی اس کا مال اس کو کبے گا چل چل تو نے میرے متعلق اللہ کا حق ادا کیا ہے۔ پھر اس دنیا دار کو لایا جائے گا جس نے مال میں اللہ کی اطاعت نہ کی ہوگی اس کا مال اس کے شانوں پر دھرا ہوگا۔ جب بھی پل صراط پر اسے کوئی رکاوٹ پیش آئے گی اس کا مال اسے کبے گا خبردار! تو نے اللہ کا حق ادا نہیں کیا ہے، ذرا سنبھل کر۔ اسی طرح اس کے ساتھ ہوتا رہے گا حتیٰ کہ وہ خود اپنی ہلاکت اور تباہی کو پکارے گا۔

حضرت عبید بن عسیر فرمایا کرتے تھے: وہ ایک پل ہے، اس کی بالائی سطح انتہائی پھسل دار ہے۔ خاک کا اس کے اطراف و جوانب میں، رب علم رب علم: کہہ رہے ہوتے۔ وہ پل صراط جنہم کے اوپر توار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ اس پر بڑے بڑے کانٹے لوگوں کو اچک رہے ہونگے۔ اللہ کی قسم! ایک کانٹے کے ساتھ رعبہ اور مصر سے زیادہ لوگ اچک لئے جائیں گے۔ (یہ دونوں قبیلہ لاکھوں کی تعداد میں تھے۔)

سعید بن ہلال سے مروی ہے کہ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ قیامت کے دن جنہم پر پل صراط بعض لوگوں کیلئے ہال سے زیادہ باریک ثابت ہوگا جبکہ بعض لوگوں کیلئے کشادہ زمین کی طرح ہوگا۔ (رواہ ابن ابی الدنیا) ۲
ابو اسود زہد فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ پل صراط تین ہزار سال کا راستہ ہے۔ ایک ہزار سال چڑھائی ہے۔ ایک ہزار سال برابر سطح ہے اور ایک ہزار سال اترائی ہے۔

حضرت سالم بن ابی الجعد نے فرمایا: پل صراط تین پل ہیں۔ ایک پر امانت، دوسرے پر صلہ رحمی اور تیسرے پر خود اللہ تعالیٰ ہونگے۔ یہی مرصاد ہے جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ جو شخص پہلی دو جگہ سے بچ گیا تیسرے سے تو نجات بہت ہی مشکل ہے۔ بے شک تمہارا پروردگار تاک میں ہے۔ (سورۃ النجرات آیت ۱۳)

حضرت عبید اللہ بن الفرأ فرماتے ہیں قیامت کے دن پل صراط کو امانت اور صلہ رحمی کے درمیان پھیلا دیا جائے گا۔ ایک منادی ندا دے گا: اے لوگو! جس نے امانت ادا کی اور صلہ رحمی کی وہ بغیر کسی خوف کے امن و سکون کے ساتھ پار ہو جائے۔ (رواہ ابن ابی الدنیا)

ابن ابی الدنیا میں عبد الرحمن روایت کرتے ہیں کہ کندہ کے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا۔ میرے اور آپ کے درمیان پردہ حائل تھا۔ میں نے عرض کیا میرے دل میں ایک خلش ہے، لیکن کسی نے مجھے اس سے مطمئن نہیں کیا۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے عرض کیا کندہ سے۔ پھر پوچھا کس لشکر سے ہو؟ میں نے عرض کیا اہل حمص سے۔ پوچھا کیا ضرورت ہے؟ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ آپ پر بھی ایک ایسا وقت آئے گا کہ آپ کسی کی شفاعت کرنے کے مالک نہیں ہونگے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ہاں میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا جبکہ میں اور آپ ایک ہی بستر پر تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (بعض وقت میں بھی شفاعت نہیں کر سکتوں گا ایک تو) جس وقت پل صراط رکھا جائے گا میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں گا۔ جب تک مجھے پتہ نہ چل جائے کہ مجھے کہاں

۱ مصنف عبد الرزاق، المدعیہ: ۲۰۰۲۹۔ اتحاف السادة المتقين للزبيدي، المدعیہ: ۱۳۶/۸۔ حلیۃ الاولیاء، المدعیہ: ۲۱۳/۱۱

۲ اتحاف السادة المتقين للزبيدي، المدعیہ: ۳۸۳/۱۰

لے جایا جائے گا۔ اسی طرح جب کچھ چہرے سفید اور کچھ سیاہ ہونگے (جب بھی مجھے کسی چیز کا اختیار نہ ہوگا) جب تک کہ میں دیکھ نہ لوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پل صراط پر جب وہ تیز اور گرم کیا جائے گا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! تیز اور گرم کیا جانے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: پل صراط کو اس قدر تیز کیا جائے گا کہ وہ تھوڑی دھار کی طرح باریک رہ جائے گا اور اس قدر گرم کیا جائے گا کہ انگارے کی طرح دے گا۔ لیکن مومن اس سے امن کے ساتھ گزر جائے گا اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا لیکن منافق درمیان میں پہنچے گا تو ٹٹک جائے گا اور اس کو قدموں میں تپش محسوس ہوگی۔ وہ اپنے ہاتھ قدموں تک لے جائے گا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: کیا اس شخص کو دیکھا ہے جس کو قدموں میں کاٹنا چھب جائے تو وہ فریادیں کی طرف لپکتا ہے۔ اسی طرح وہ منافق اپنا ہاتھ اور سر قدموں کی طرف لے جائے گا۔ اسی اثنا میں زبانیہ (جنہم کے فرشتوں کی ایک جماعت) اس کو پیشانی (کے بالوں) اور قدموں سے کھینچ لے گی اور جنہم میں پھینک دے گی۔ وہ جنہم میں پچاس سال تک گرتا ہی رہے گا۔ میں نے پوچھا کہ اس آدمی کا جیٹ کتنا ہوگا فرمایا: دس گا جنہم انہوں کی طرح عظیم۔ پس اس دن مجرم اپنی لٹائیوں سے بچان لے جائیں گے لہذا ان کو پیشانی اور قدموں سے پکڑ کر جنہم میں ڈال دیا جائے گا۔

فصل

فرمان الہی ہے تمہارے پروردگار کی قسم! ہم ان کو جمع کریں گے اور شیطانوں کو بھی پھر ان سب کو جنہم کے گرد حاضر کریں گے (اور وہ) گھٹنوں پر گرے ہوئے (ہوں گے) پھر ہر جماعت میں سے ہم ایسے لوگوں کو کھینچ نکالیں گے جو خدا سے سخت سرکشی کرتے تھے اور ہم ان لوگوں سے خوب واقف ہیں جو ان میں داخل ہونے کے زیادہ لائق ہیں اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرتا ہوگا یہ تمہارے پروردگار پر لازم اور مقرر ہے۔ پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ (مریم آیہ ۶۸-۷۲)

اللہ تعالیٰ اپنی کریم ذات کی قسم! اٹھارے ہیں کہ وہ بنی آدم کو جمع فرمائیں گے پھر شیطان کے پجاریوں کو جنہم میں اوندھے منہ ڈال دیں گے۔ جیسے فرمایا: اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوگا (اور) ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی جائیگی۔ (الجماعیہ آیہ ۲۸)

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں جنہم کی ہولناکی اور اس کے کریہہ مناظر کو دیکھ رہے ہونگے۔ اور انہیں اس میں داخلہ کا یقین ہوگا۔ جیسے فرمان ہے:

جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو (غضبناک ہو رہی ہوگی اور یہ) اس کے جوش (غضب) اور چیخنے چلانے کو سنیں گے اور جب یہ دوزخ کی کسی جگہ میں (زنجیروں میں) جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے! آج ایک ہی موت کو نہ پکارو! بہت سی موتوں کو پکارو۔ پوچھو کہ یہ بہتر ہے یا بہشت جاودانی جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ ہے یہ ان (کے عملوں کا بدلہ اور بننے کا ٹھکانہ ہوگا، وہاں جو چاہیں گے ان کے لئے) (میسر) ہوگا۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہ وعدہ خدا کو (پورا کرنا) لازم ہے اور اس لائق ہے کہ مانگ لیا جائے (الفرقان آیہ ۱۶-۱۷)

نیز فرمان الہی ہے: تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر اس کو ایسا دیکھو گے (کہ) تین اہلین (آپائے گا) پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی؟ (التکاثر آیہ ۸۶)

جہنم پر سے ہر شخص کو، مؤمن ہو یا کافر، گزرنا ہوگا

پھر اللہ تعالیٰ قسم اٹھا کر فرماتے ہیں کہ ہر شخص اس جہنم کو ضرور دیکھے گا۔

فرمان الہی ہے: اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرنا ہوگا یہ تمہارے پروردگار پر لازم ہے اور مقرر ہے۔ (مریم آیہ ۷۱)

حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں: یہ قسم خدا کی واجب ہے۔

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص کے تین بچے وفات پا گئے، اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ اور وہ صرف قسم پوری کرنے کیلئے جہنم پر سے گزرے گا۔

مسند احمد میں معاذ بن انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مسلمانوں کی (عدم) موجودگی میں ان کے گھروں اور اموال کی (اللہ کی رضا کیلئے) تنہائی کی۔ اور سلطان کی اجرت وغیرہ کو پیش نظر نہ رکھا تو وہ جہنم کی آگ کو نہ دیکھے گا مگر قسم پوری کرنے کیلئے۔

فرمان الہی ہے: اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر سے گزرنا ہوگا (مریم آیہ ۷۲)

ہر ایک کو اس پر گزرنا ہوگا یہ ترجمہ ہے وان منکم الا وادھا کا۔ مفسرین واردھا کی تفسیر میں مختلف آراء رکھتے ہیں کہ ورود سے کیا مراد ہے۔ مصنف فرماتے ہیں: ہم اپنی تفسیر (ابن کثیر) میں اس کی تفسیر المسود علی الصراط کر آئے ہیں، یعنی پل صراط پر گزرنا۔ آگے فرمان الہی کا ترجمہ ہے: پھر ہم پر ہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھنٹوں کے بل پڑا ہوا چھوڑیں گے۔ (مریم آیہ ۷۲)۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں: جنی یعنی بخار ہر مؤمن کا حصہ ہے۔ یعنی ہر مؤمن کو جہنم سے گزرتے وقت کم از کم بخار کی کیفیت ضرور لاحق ہوگی۔ ورود کا یہ مطلب ہے۔

مفسر ابن جریر فرماتے ہیں اس کے مثل ہم سے بیان کیا گیا ہے۔ لہذا وہ سند فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے اصحاب میں سے کسی کی عیادت کو نکلے، جس کو بخار تھا۔ میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ (بخار) میری آگ ہے، جس کو میں اپنے مؤمن بندے پر بھی مسلط کرتا ہوں تاکہ آخرت میں جہنم کی طرف سے اس کا بدلہ دھسے ہو جائے۔

اس روایت کی اسناد حسن صحیح ہے۔

بخاری، الحدیث: ۶۶۵۶۔ مسلم، الحدیث: ۶۶۳۹۔ ترمذی، الحدیث: ۱۰۶۰۔ الترمذی، الحدیث: ۱۸۷۳۔

مسند احمد، الحدیث: ۳۳۷۳۔ مجمع الزوائد للبیہقی، الحدیث: ۲۸۷۵۔

سنن بیہقی فی السنن الکبریٰ، الحدیث: ۳۸۲۳۔ مسند ابن ابی شیبہ، الحدیث: ۲۲۹۳۔ السادة المستعین، الحدیث: ۵۲۹۹۔

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے وان منکم الا وادھا کی تفسیر میں منقول ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

اس پر تمام لوگ وارد ہو گئے۔ پھر (تمام لوگ اپنے) اپنے اعمال کے مطابق وہاں سے اتریں گے۔

امام ترمذی نے سدی سے مرفوعاً و موقوفاً دونوں طرح اس کو نقل کیا ہے۔ امام ترمذی کے علاوہ بہت سے

شیخ نے سدی کے توسط سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے، آپ فرماتے ہیں:

تمام لوگ صراط پر آئیں گے اور آ کر جہنم کے ارد گرد کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر اپنے اپنے اعمال کے

مطابق صراط سے اتریں گے۔ کوئی تو برق کی طرح گزر جائے گا اور کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑے کی طرح عبور

کر جائیں گے۔ کچھ لوگ تیز رفتار اونٹ کی طرح اور کچھ آدمی کے دوڑنے کی رفتار کے مطابق پل صراط

کو عبور کر جائیں گے۔ حتیٰ کہ سب سے آخر میں جو شخص گزرے گا اس کے ساتھ صرف اس کے پاؤں کے انگوٹھے کے

برابر نور ہوگا۔ وہ پل صراط پر ڈلگائے گا۔ جبکہ پل صراط پر پھسلن بھی بے انتہا ہوگی۔ مزید برآں اس پر کانٹے

نار (درخت) کی طرح ہونگے۔ پل صراط پر دونوں اطراف میں ملائکہ ہونگے ان کے ساتھ جہنم کے آئینے

ہونگے۔ جن کے ساتھ وہ لوگوں کو بھیج رہے ہونگے۔

سفیان ثوریؒ سلم بن کہیل عن ابی الزبراءؒ کے طریق کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے

ہیں آپ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ پل صراط کا نعم فرمائیں گے اور اس کو جہنم پہ بچھا دیا جائے گا۔ لوگ اپنے اپنے اعمال

کے مطابق (رفتار کے ساتھ) اس پر سے گزریں گے۔ ان میں پہلا شخص بجلی کی کوند کی طرح گزر جائے گا۔ پھر ہوا کی

طرح۔ پھر تیز رفتار جانور کی رفتار کی طرح۔ حتیٰ کہ کوئی شخص دوڑتا ہوا گزرے گا۔ کوئی شخص پیدل چلتا ہوا۔ پھر سب

سے آخر والا اپنے پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا گزرے گا۔ وہ کہے گا اے رب! مجھے تو نے اس قدر ست رفتار کیوں

کر دیا؟ پروردگار فرمائیں گے تجھے ست رفتار میں نے نہیں، بلکہ تیرے اعمال نے کیا ہے۔

حافظ ابو نصر الوائلی کی کتاب "الایات" میں سنداً حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

لوگوں کو میری سنت سکھاتے رہو خواہ ان کو ناگوار گزرے۔ اگر تو یہ پسند کرتا ہے کہ پل صراط سے پلک جھپکنے

کی طرح گزر جائے اور جنت میں داخل ہو جائے تو اللہ کے دین میں اپنی رائے سے کوئی بات بیان نہ کر۔

یہ غریب الاسناد ہے۔ اس کا متن حسن ہے۔ امام قرطبیؒ نے اس کو ذکر فرمایا ہے۔

خالد بن معدانؓ سے منقول ہے کہ اہل جنت جنت میں داخل ہونے کے بعد کہیں گے: کیا ہمارے رب

نے ہم سے جہنم پر گزرنے کا وعدہ نہیں کیا؟ کہا جائے گا: تم اس پر گزر رہے تھے، لیکن وہ بھیجی ہوئی تھی۔

بعض لوگوں کی رائے ہے کہ ورود سے مراد دخول ہے۔ اس کے قائل ابن عباسؓ، عبداللہ بن رواحہ

اور ابو یوسف وغیرہ ہیں۔

مسند احمد میں ابوسمیتہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ورود کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ بعض

ترمذی، الحدیث: ۳۱۵۹۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۳۵۱۔ الدارمی، الحدیث: ۳۲۹۲۔

ترمذی، الحدیث: ۳۱۵۹۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۳۵۱۔ الدارمی، الحدیث: ۳۲۹۲۔

تاریخ بغداد للخطیب البغدادی، الحدیث: ۳۸۰۳، الضعیفۃ للالبانی، الحدیث: ۳۶۵۔

مسند احمد، الحدیث: ۳۲۸۳۔

نے کہا مومن اس میں داخل نہیں ہوگا۔ بعض کہنے لگے کہ ہر شخص اس میں داخل ہوگا لیکن پھر اللہ تعالیٰ مومنین کو نجات عطا فرمادیں گے۔ آخر ہم اپنے اختلاف کو لے کر حضرت جابر بن عبد اللہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: سب لوگ پل صراط میں داخل ہونگے۔

حضرت سلمان فرماتے ہیں سب اس میں داخل ہونگے اور پھر اپنے کانوں کی طرف الٹی کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ بہرے ہو جائیں اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو: نیکوکار ہو یا گناہ گار ہر شخص اس (پل صراط) میں داخل ہوگا لیکن مومن کیلئے وہ امن و سلامتی بن جائے گا جیسے ابراہیم کے ساتھ ہوا۔ حتیٰ کہ لوگوں کی اس پر چلنے سے چیخ و پکار بلند ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کا یہ فرمان تلاوت فرمایا: پھر ہم پر ہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑیں گے۔ (سورۃ مریم آیت ۷۷)۔

محدثین نے اس کو کتابوں میں ترجیح نہیں فرمایا لیکن روایت حسن کے درجہ پر ہے۔

ابو بکر احمد بن سلیمان بخاری سنداً فرماتے ہیں کہ یعلیٰ بن منبہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: قیامت کے روز جہنم مومن کو کہے گی: اے مومن! جلدی پار ہو جا تیرا نور میری آگ کو مانند کر رہا ہے۔ یہ حدیث نہایت غریب ہے۔

ابن مبارک سنیان سے وہ کسی اور راوی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں: کہ (مومن) لوگ کہیں گے کہ کیا پروردگار نے وعدہ نہیں فرمایا تھا کہ ہر شخص جہنم پر سے گزرے گا؟ کہا جائے گا تم اس پر سے گزر آئے ہو لیکن وہ بھیجی ہوئی تھی۔

ایک روایت میں خالد بن معدان سے منقول ہے کہ جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو کہیں گے کیا ہمارے رب نے نہیں کہا تھا کہ ہم جہنم پر سے گزریں گے؟ کہا جائے گا: تم اس پر سے گزرے تھے لیکن وہ خاکستر ہو چکی تھی۔

ابن جریر میں غنیم بن قیس سے مروی ہے: لوگوں میں جہنم کا تذکرہ ہوا تو وہ فرمانے لگے: آگ لوگوں کو چھوئے گی اور ان کے گرد ہالہ کی صورت میں پھرے گی حتیٰ کہ لوگوں کے پاؤں جھلیں گے، نیک ہوں یاد۔ لیکن پھر ایک منادی ندا دے گا: (اے آگ) اپنے اصحاب کو روک لے لیکن میرے اصحاب کو چھوڑ دے۔ پس جہنم اپنے ہر دوست کو اچک لے گی اور مومنین کو ہاتھوں سے باہر نکال دے گی۔

حضرت کعب احبار سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

مسند احمد میں زید بن حارثہ کی بیوی ام میسرۃ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت حفصہ کے گھر میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا:

ہر روح یہ جہنم میں شہید ہونے والوں میں سے کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ حضرت حفصہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: اور تم میں کوئی (شخص) نہیں مگر اسے اس پر گزرتا ہوگا؟

حضور ﷺ نے جواب میں اسی آیت کا اگلا حصہ تلاوت فرمایا: پھر ہم پر ہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑا ہوا چھوڑیں گے (مریم آیت ۷۷)۔

حضرت عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں: محمد ﷺ کو سب سے پہلے (پل صراط پر گزرنے کی) اجازت ہوگی۔ پھر حضرت عیسیٰ پھر موسیٰ پھر ابراہیم حتیٰ کہ انبیاء میں سب سے آخر میں حضرت نوح ہونگے۔ جب تمام مومنین پل صراط سے خلاصی پا جائیں گے تو (جنت کے داروغے) خزینہ ان سے ملیں گے وہ ان کو جنت میں لے جائیں گے۔

صحیح میں ہے کہ جس نے اپنے مال میں سے کسی چیز کی دو جوڑیاں اللہ کی راہ میں خرچ کیں اسے جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جو اہل صلاۃ میں سے ہونگے ان کو باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا۔ جو اہل الزکوٰۃ ہونگے ان کو باب الزکوٰۃ سے بلایا جائے گا۔ جو اہل الصوم (روزے دار) ہونگے وہ باب الریان سے بلائے جائیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایسا کوئی شخص نہ ہوگا کہ وہ جس دروازے سے چاہے اسے اسی سے بلایا جائے؟ کیا کسی کو سب دروازوں بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم وہ شخص ہو گے یا ابابکر!۔

جب وہ جنت میں داخل ہونگے تو انکی اپنے گھروں کی طرف رہنمائی کی جائے گی۔ وہ دنیا کے گھروں سے زیادہ اپنے گھروں میں واقف اور مانوس ہو جائیں گے۔

امام طبرانی سنداً حضرت سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں بغیر اجازت نامہ کے کوئی داخل نہیں ہوگا: (اجازت نامہ یوں ہوگا) بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ اللہ کا پروانہ ہے فلاں شخص کیلئے۔ اس کو عالی شان جنت میں داخل کر دو جس کے خوشے قریب ہیں۔

امام ترمذی نے اپنی جامع میں حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پل صراط پر مومن کی زبان پر یہ الفاظ جاری رہیں گے: رب سلم! رب سلم!۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت غریب ہے۔ اور صحیح مسلم میں ہے:

تمہارا نبی کہہ رہا ہوگا: رب سلم! رب سلم!۔

نیز یہ بھی آیا ہے کہ تمام انبیاء اور ملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام یہی الفاظ کہہ رہے ہونگے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب مومن پل صراط سے نجات پا جائیں گے تو جنت و جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لئے جائیں گے،

پھر ان کے درمیان دنیا میں ہونے والے مظالم کا قصاص لیا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ صاف سحرے ہو جائیں گے تب ان کو جنت میں داخلہ کی اجازت ملے گی۔ اور ان میں سے ہر ایک کیلئے جنت میں (جنتی مخلات کے علاوہ) دنیاوی گھر بھی ہوگا۔

امام قرطبی رحمہ اللہ میں اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ممکن ہے یہ دوسرا پل مؤمنین کیلئے خاص ہوگا۔ اور اس سے کوئی گر کر جہنم میں بھی نہ جائے گا۔ مصنف فرماتے ہیں کہ یہ پل جہنم عبور کرنے کے بعد ہوگا اور کسی گڑھے پر قائم ہوگا جس کو ہم نہیں جانتے وہ صرف خدائے بزرگ کے علم میں ہے۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: جہنم کو میرے غنودرگزر کے ساتھ عبور کرو اور جنت میں میری رحمت کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور اپنے فضائل اعمال کے ساتھ وہاں درجات تقسیم کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔

امام قرطبی نے التذکرۃ میں بعض واعظین کے یہ الفاظ نقل فرمائے ہیں: اے میرے بھائی کچھ خیال کر کہ تیرا کیا حال ہوگا جب تو پل صراط عبور کرے گا اور تو جہنم کی طرف دیکھے گا کہ اس کے نیچے سیاہ پٹیلیں اٹھ رہی ہوں گی۔ اس کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے۔ اس کے انکارے اڑ رہے ہوں گے۔ تو اس پر چلتے ہوئے کبھی سیدھا ہوگا تو کبھی ڈگمگائے گا۔ شعر

اپنے نفس کو نیکی کمانے میں مشغول کر لے کیونکہ جب بندگان خدائے بزرگ کے رو برو پیش ہوں گے اس وقت تیرا کیا حیلہ کام آئے گا۔ لوگ اپنی قبروں سے ننگے بدن گناہوں کے پہاڑ لائے آئیں گے۔ ان کیلئے پل صراط نصب کر دی جائے گی تاکہ اس کو (اپنے اعمال کے مطابق) عبور کریں، افسوس! کہ بہت سے لوگ مومنہوں کے بل اوندھے گر جائیں گے۔ لیکن کچھ نیک بخت نعمتوں کے مخلات کو سدھاریں گے، جنتی دوشیزائیں اپنے حسن و جمال کے ساتھ ان کا استقبال کریں گی۔ نگہبان پروردگار ان کو فرمائیں گے اے میرے دوست! میں نے تیرے سب گناہ معاف کر دیئے۔ اب تو کچھ پرواہ نہ کر۔

فصل

فرمان الہی ہے: جس روز ہم پر بیہزار گاروں کو خدا کے سامنے (بطور) مہمان جمع کریں گے۔ اور گناہگاروں کو دوزخ کی طرف پیا سے ہانک لے جائیں گے، (تو لوگ) کسی کی سفارش کا اختیار نہ رکھیں گے مگر جس نے خدا سے اقرار لیا ہو۔ (مریم الآیۃ ۸۵ تا ۸۷)

حدیث میں وارد ہے: کہ جنت سے عمدہ سواریاں لائی جائیں گی، جن پر وہ سوار ہوں گے۔ ایک اور حدیث میں ہے جب وہ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے اسی وقت ان کیلئے سواریاں

ماضر کر دی جائیں گی۔

لیکن اس حدیث میں نظر ہے کیونکہ پہلے حدیث میں گزر چکا ہے: سب لوگ (میدان محشر کی طرف) پیادہ پا جمع کئے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوں گے۔ حضرت بلال آپ کے سامنے اذان دے رہے ہوں گے۔ جب وہ "اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ" کہیں گے تو اولین و آخرین سب ان کی تصدیق کریں گے۔ لہذا اگر قبر کے بعد یہ سواری صرف رسول اللہ ﷺ کیلئے خاص ہو تو پہلی حدیث کا مطلب ہوگا کہ پل صراط عبور کرنے کے بعد ان کیلئے سواریاں لائی جائیں گی۔ یہی زیادہ مناسب ہے۔ واللہ اعلم۔

حدیث صریح میں آیا ہے کہ جب مؤمنین پل صراط عبور کر لیں گے ان کیلئے حوض کا انتظام کیا جائے گا۔ پھر جب جنت کے دروازے پہنچیں گے تو حضرت آدمؑ سے (جنت کھلوانے کی) سفارش کریں گے۔ پھر نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰ علیہم السلام سے بالترتیب سفارش کریں گے اور سب سے آخر میں سرکار دو جہاں خیر کون درکان حضور ﷺ کے پاس آ حاضر ہوں گے۔ پس آنحضرت ﷺ سب کیلئے شفاعت فرمائیں گے۔

صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اس کو کھلاؤں گا۔ جنت کا دروغہ کہے گا: آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا: میں محمد (ﷺ) ہوں۔ داروغہ کہے گا آپ ہی کا مجھے حکم ملا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں۔

صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے روز انبیاء میں سب سے زیادہ کثیر المتبعین ہوں گا اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھاؤں گا۔

صحیح مسلم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام لوگوں کو جمع فرمائیں گے۔ مؤمنین کھڑے ہوں گے اور ان کیلئے جنت آراستہ و بیہرہ کر دی جائے گی۔ لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے والد بزرگوار! ہمارے لئے شفاعت فرمائیے۔ وہ فرمائیں گے: تم کو جنت سے نکالنے والی میری خطا ہی تو تھی۔ لہذا میں اس کا اہل نہیں ہوں۔

یہ روایت اس بات کی قوی شاہد ہے کہ مؤمنین انبیاء کے پاس دومرتبہ شفاعت کیلئے حاضر ہوں گے۔ دوسری مرتبہ آنا جنت میں داخلہ کی شفاعت کیلئے ہوگا۔ پہلی مرتبہ حساب کتاب لئے جانے کی شفاعت کیلئے ہوگا اور دونوں مرتبہ حضرت محمد ﷺ ہی شفاعت فرمائیں گے۔

عبداللہ بن امام احمد فرماتے ہیں کہ ہمیں سوید بن سعید نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت علیؑ کے پاس حاضر تھے کہ آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی، جس کا ترجمہ درج ذیل ہے: جس روز ہم پر بیہزار گاروں کو خدا کے سامنے (بطور مہمان) جمع کریں گے اور گناہگاروں کو دوزخ کی طرف پیا سے ہانک لے جائیں گے (مریم آیۃ ۸۵ تا ۸۷)

اس کے بعد حضرت علیؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! (مؤمنین) لوگ پیادہ پا نہیں جمع کئے جائیں گے۔ اور نہ ہی یہ وفد (مؤمنین) پیادہ پا جمع کیا جائے گا۔ بلکہ ایک ایسی اونٹنی ہوگی، کہ مخلوق نے اس کے مثل کوئی نہ دیکھی ہوگی۔ اس

پرسونے کے پالان پڑے ہونگے جن پر وہ سوار ہونگے حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔
ابن ابی حاتم اور مفسر ابن جریر نے اس کو عبد الرحمن بن اسحاق کی حدیث سے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد یہ
اضافہ بھی فرمایا ہے: اس پرسونے کے کپاوے ہونگے اور زبرد کے پتھر اس پر جڑے ہونگے۔
ابن ابی حاتم اپنے والد ابو حاتم کی سند کے ساتھ فرماتے ہیں کہ ابو معاذ بصری فرماتے ہیں کہ حضرت علی
ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس موجود تھے۔ حضرت علی نے ایک آیت تلاوت فرمائی:

یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفداً

جس روز ہم پر بیڑ گاڑوں کو خدا کے سامنے (بطور مہمان) جمع کریں گے۔ (مریم الایہ ۸۵)

اس کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ (متقین کا) وفد سوار ہوگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب وہ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے
تو ان کا استقبال ہوگا اور ایک دودھیارنگ اونٹنی لائی جائے گی، جس کے پر بھی ہونگے، اس پرسونے کے کپاوے
بندھے ہونگے۔ ان لوگوں کے جوتوں کے تھے نور کے ہونگے جو چمکتے ہونگے۔ وہ اونٹنی ہر قدم حدنگاہ تک بھرے
گی۔ پھر وہ ایک درخت کے پاس پہنچیں گے۔ اس کی جڑ سے دو چشمے پھوٹنے ہونگے۔ وہ لوگ ایک چشمے سے پانی
ٹھیک گئے۔ اس سے ان کے شکموں کی تمام نجاسات زائل ہو جائیں گی۔ پھر دوسرے سے وہ غسل کریں گے۔ جس کی
وجہ سے ان کی جلدیں گندی ہونے سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہو جائیں گی۔ نعمتوں کی تروتازگی ان کے بشرے سے
ظاہر ہوگی۔ وہ جنت کے دروازے تک پہنچیں گے۔ وہاں (جنت کے دروازے پر) سونے کے کواڑوں پر سرخ
یا قوت کے حلقے (کنڈے) پڑے ہونگے۔ وہ کنڈے سے کواڑوں کو دستک دیں گے تو ایک انتہائی سریلی
اور بلند آواز پیدا ہوگی۔ وہ آواز ہر حور تک پہنچ جائے گی اور انہیں پتہ چل جائے گا کہ ان کے شوہر آگئے ہیں۔ وہ جنت
کے داروغہ کو بھیجیں گی۔ وہ آ کر دروازہ کھولے گا۔ جنتی شخص داروغہ کی شان و شوکت سے مرعوب ہو کر اسے خدا بھیج
بیٹھے گا اور اس کے آگے سجدہ ریز ہو جائے گا۔ داروغہ کہے گا: اپنا سراٹھا میں تو تیرا نگہبان ہوں تیری خدمت مجھے
سوچنی گئی ہے۔ پھر وہ جنتی اس کے پیچھے چلا آئے گا۔ جنتی حور اس کے دیدار کے مشتاق میں ہلکی ہو رہی ہوگی۔ وہ موتی
اور یا قوت کے خیمہ سے نکل آئے گی اور اس کے ساتھ چٹ جائے گی پھر کہے گی: تو ہی میری محبت ہے۔ میں ہمیشہ
(یونہی تروتازہ) رہو گی۔ مجھے کبھی فنا نہیں۔ میں ہمیشہ تروتازہ رہو گی، میرا حسن کبھی ماند نہیں پڑے گا۔ میں تجھ سے
ہمیشہ راضی رہو گی کبھی ناراض نہیں ہو گی۔ میں ہمیشہ تیرے پاس رہو گی تجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گی۔

پھر وہ اپنے محل میں داخل ہوگا جس کی بنیاد سے چھت تک سونے اور انچائی ہوگی۔ لولو کی چٹان پر اس کی بنیاد
قائم ہوگی۔ اس کے ستون سرخ، سبز اور زرد رنگ کے ہونگے۔ کوئی ستون دوسرے سے مشابہت نہ رکھتا ہوگا۔ ایک
کمرے میں ستر تخت ہونگے۔ ہر تخت پر ستر بستر ہونگے اور ہر بستر پر ستر حوریں ہونگی۔ ہر حور کے جسم پر ستر جوڑے
ہونگے۔ اس کے باوجود ان ستر جوڑوں کے پار اس کی پنڈلی کا گودا نظر آئے گا۔ تمہاری ان راتوں کے حساب سے
ایک رات میں ایک حور سے بھجاء پورا ہوگا۔ ان کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی۔ کچھ نہریں خالص پانی کی ہونگی، کچھ
نہریں دودھ کی ہونگی جس کا مزہ کبھی نہ خراب ہو، وہ دودھ کسی جانور کے تھنوں سے نہ دوہا گیا ہوگا۔ کچھ نہریں شراب کی

ہونگی جو پینے والوں کیلئے خوب سرور انگیز ہوگی۔ جس کو لوگوں نے اپنے پاؤں سے نہ نچوڑا ہوگا۔ اور کچھ نہریں خالص
شہد کی ہونگی۔ وہ شہد کسی سے نہ نکلا ہوگا۔ ہر طرف پھل دار درختوں کی فراوانی ہوگی۔ چاہے کھڑا ہو کر کھائے یا تکلیف
لا کر کھائے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک آیت تلاوت فرمائی، جس کا ترجمہ ہے: ان سے (شہد دار شاخیں اور) ان کے
سامنے قریب ہوں گے اور میوؤں کے گچھے جھکے ہوئے ہونگے۔ (سورۃ الانسان آیت ۱۴)

بندے کو کھانے کی اشتہاء ہوگی تو اس کے پاس ایک سفید پرندہ آ جائے گا یا فرمایا: سبز پرندہ آئے گا۔ پرندہ
اپنے پر اٹھائے گا تو جنتی اس کے پہلو سے رنگارنگ مزیدار گوشت کھائے گا۔ پھر وہ اڑ جائے گا۔ پھر ایک فرشتہ داخل
ہوگا اور سلام کرے گا اور کہے گا: یہ جنت جس کے تم مالک کر دیئے گئے، تمہارے اعمال کا صلہ ہے۔ (سورۃ الزخرف
آیت ۷۲)

اگر جنتی حور کے بالوں میں سے ایک بال زمین پر گر جائے تو سورج کی روشنی کے باوجود
اندھیرا چھا جائے گا۔

اس روایت کا حضرت علی پر موقوف ہونا زیادہ قرین صحت ہے۔ ابوالقاسم البغوی کی سند سے عاصم سے
مروی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت علی نے جنم کا ذکر کیا اور بہت وضاحت کے ساتھ کیا جس کو میں پورا یاد نہ کر سکا لیکن
آپ نے ایک تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے): اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر
بہشت کی طرف لے جائیں گے۔ (سورۃ الزمر آیت ۷۳)

پھر فرمایا: جب جنتی لوگ جنت تک پہنچیں گے اس کے پاس ایک درخت پائیں گے اس کے نیچے سے دو چشمے
پھوٹ رہے ہونگے۔ جنتی ایک چشمے کی طرف یوں بڑھیں گے گویا ان کو اس کا حکم ملا ہے۔ اس سے پانی پئیں گے،
جس کی وجہ سے ان کے پیٹوں کی ساری گندی، تکلیف اور مصیبت نکل جائے گی۔ پھر وہ دوسرے چشمے کا رخ کریں
گے اور اس میں غسل کریں گے، جس سے ان کے جسم پر نعمتوں والی تروتازگی ابھر آئے گی۔ اس کے بعد ان کے بال
خراب ہونگے اور نہ کبھی ان کے سر پر آگندہ ہونگے۔ ان کے سر گویا ان پر تیل لگا دیا گیا ہے۔ پھر جب وہ جنت میں
پہنچیں گے تو جنت کا داروغہ ان سے کہے گا: تم پر سلامتی ہو، تم خوش و خرم رہو اور جنت میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو جاؤ۔

پھر خوبصورت بچے ان کو گھیر لیں گے جیسے دنیا میں بچے اپنے عزیزوں کو گھیر لیتے ہیں۔ وہ بچے ان کو کہیں
گے: بشارت ہو اللہ نے تمہارے لئے یہ یہ تیار کر رکھا ہے۔ پھر ان بچوں میں سے ایک بچہ اس جنتی کی حوروں میں سے
ایک حور عین کے پاس آئے گا اور اس جنتی کا دنیاوی نام لے کر کہے گا فلاں شخص آیا ہے۔ حور عین کہے گی: کیا تو نے
اس کو دیکھا ہے؟ وہ کہے گا ہاں میں نے اس کو دیکھا ہے لیکن اس نے مجھے نہیں دیکھا۔ ان سب حوروں پر شادی مرگ
کی خوشی طاری ہو جائے گی حتیٰ کہ وہ جنت کی چوکھٹ پر آ جائیں گی۔ جنتی جب اپنے محل میں پہنچے گا تو اس کی نظر محل کی
بنیاد پر پڑے گی، وہاں لولوموتی کی چٹان نظر آئے گی۔ اس کے اوپر سرخ پتھر اس پر سبز، سبز پر زرد، زرد پر سرخ
کا پتھر ہوگا۔ اس طرح قیمتی موتی کے پتھروں کے ساتھ چٹائی ہوگی۔ پھر نظر اٹھا کر چھت کی طرف دیکھے گا، وہاں بجلی
کی چمک ہوگی۔ اگر اللہ نے نہ لکھ رکھا ہوتا تو اس کی بینائی ہی چلی جاتی۔ پھر نظر میں پھر آئے گا تو اس کی بیویاں، حوریں
برتن، قطار در قطار گھبراہٹ سے اٹھیں اور اعلیٰ مسندیں سجھیں ہوئی پائے گا۔ پھر وہ ایک لگا لگا اور کہے گا: خدا کا شکر ہے جس نے

ہم کو یہاں کاراستہ دکھایا اور اگر خدا ہم کو رستہ نہ دکھاتا تو ہم رستہ نہ پاسکتے۔

بے شک ہمارے رب کے رسول حق بات لے کر آئے تھے اور (اس روز) منادی کر دی جائے گی کہ تم ان اعمال کے صلہ میں جو (دنیا میں) کرتے تھے، اس بہشت کے مالک بنا دیے گئے ہو۔ (اعراف ۴۳)

پھر ایک منادی ندا دے گا: تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی نہ مرد گے۔ یہیں مقیم رہو گے، یہاں سے کبھی کوچ نہ کرو گے۔ ہمیشہ تندرست اور محتندر ہو گے، کبھی مرض نہ آئے گا۔

یہ ساری تر و تازگی جنت میں دخول سے قبل دونہروں سے حاصل ہوگی۔ اور یہ خیال کہ مؤمنین کو قبروں سے نکلنے وقت ہی یہ حالت میسر ہو جائے گی، بعید بات ہے۔ کیونکہ اکثر احادیث اس کے معارض ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک سلیمان بن مغیرہ کے توسط سے حضرت حمید بن ہلالؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آدمی جب جنت میں داخل ہو جائے گا، اسے اہل جنت کی صورت مل جائے گی، ان کا لباس زیب تن ہو جائے گا، ان کی زینتوں سے مزین ہو جائے گا اور اس کو اس کی بیویاں اور اس کے خدمت گار دکھادیے جائیں گے تو اس کو اس قدر خوشی اور سرور حاصل ہوگا کہ اگر مرنا ممکن ہوتا تو وہ شدت خوشی سے مرجاتا۔ پھر اسے کہا جائے گا: تجھے اپنی اس خوشی کا اندازہ ہے؟ پس یہ خوشی اور مسرت کی کیفیت تجھے ہمیشہ طاری رہے گی۔

ابن المبارکؒ دوسری روایت کے ساتھ ایک بزرگ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جنتی جب جنت میں داخل ہوگا تو موتیوں کے مثل ستر ہزار خادم اس کا استقبال کریں گے۔

ابن المبارکؒ سنداً حضرت عبدالرحمن العافریؒ سے روایت کرتے ہیں کہ: جنتی شخص کیلئے خادموں کی دوروئیہ صفیں استقبال کیلئے کھڑی ہو جائیں گی۔ جن کا آخری سرا نظر نہیں آئے گا۔ جنتی جب گزرے گا تو وہ اس کے پیچھے پیچھے چل پڑیں گے۔

ابو نعیم مسلم سے اور وہ حضرت ضحاک بن مزاحم سے نقل فرماتے ہیں کہ: مؤمن شخص جب جنت میں داخل ہوگا تو اس کے آگے ایک فرشتہ ہوگا، وہ جنتی کو جنت کی گلیوں میں پھرائے گا۔ فرشتہ کہے گا کیا نظر آ رہا ہے؟ وہ کہے گا: سونے چاندی کے یہ محلات دیکھ رہا ہوں۔ فرشتہ کہے گا: یہ تیرے لئے ہیں۔ جب جنت والیوں کو اس کا پتہ چلے گا وہ ہر دروازے سے اس کا استقبال کرنے آئیں گی۔ کہیں گی: ہم تیرے لئے ہیں، ہم تیرے لئے ہیں۔ فرشتہ پھر کہے گا کیا نظر آ رہا ہے؟ وہ کہے گا: خیے ہیں بہت سے۔ جن میں بہت سے مونس دل بہلانے والے نظر آ رہے ہیں۔ فرشتہ کہے گا: میں ان کو تیرے لئے جمع کرتا ہوں۔ جب اندر والوں کو جنتی کی آمد کا علم ہوگا تو وہ یہ کہتے ہوئے استقبال کو نکلیں گے: ہم تیرے لئے ہیں، ہم تیرے لئے ہیں۔

احمد بن ابی الحواری، ابوسلیمان الدارانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: اور بہشت میں (جہاں) آنکھ اٹھاؤ گے کثرت سے نعمت اور عظیم (الشان) سلطنت دیکھو گے (سورۃ الانسان آیت ۲۰) کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ فرشتہ اللہ عزوجل کے دوست کے پاس تحفہ لے کر حاضر ہوگا۔ اس کے پاس اجازت کے بغیر نہیں آئے گا۔ پھر جنتی کے

۱۔ الزہد لابن المبارک الحدیث ۴۲۹، ص: ۲۱۲۹۔ الزہد لابن المبارک الحدیث ۴۲۷، ص: ۳۱۲۸۔

۲۔ الزہد لابن المبارک الحدیث ۴۱۵، ص: ۱۲۶۔

در بان سے کہے گا: اللہ کے دوست کے پاس جانے کیلئے مجھے اجازت لے دو۔ وہ در بان اگلے در بان کو بتائے گا۔ وہ اپنے سے اگلے کو بتائے گا۔ جنتی اس گھر سے سلامتی کے گھر (جائے گا)۔ جنت میں ایک دروازہ ایسا ہوگا، جس سے وہ بغیر اجازت ہر وقت اپنے رب سے ملاقات کر سکے گا۔ پروردگار کا قصد بغیر اجازت اس کے پاس نہیں آئے گا۔

ابن ابی الدنیا میں بشر بن سعافؒ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن سلامؒ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ فرمانے لگے:

اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے ہاں اس کی مخلوق میں سب سے زیادہ باعزت ذات حضرت ابوالقاسمؓ کی ہے۔ جنت آسمان میں ہے اور جہنم زمین میں۔ جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ مخلوق کو امت امت کر کے ان کے نبیوں کے ساتھ بلائیں گے۔ پھر جہنم پر پل بچھا دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا دے گا: احمد اور اس کی امت کہاں ہے؟ آپ ﷺ کھڑے ہونگے۔ آپ کے پیچھے آپ کی امت ہوگی، خواہ نیکو کار ہوں یا فاسق و فاجر۔ وہ پل پر چلنا شروع کریں گے۔ اللہ پاک اپنے دشمنوں کی آنکھوں کو اندھا فرمادیں گے۔ وہ پل صراط پر دائیں اور بائیں سے گریں گے۔ نبی ﷺ اپنے نیک امتیوں کے ساتھ نجات پا جائیں گے۔ سامنے ملائکہ ان کے استقبال کیلئے موجود ہونگے۔ دائیں بائیں ان کے جنتی محلات آراستہ ہونگے۔ وہ گزرتے ہوئے اللہ رب العزت تک پہنچ جائیں گے۔ پھر آپ کیلئے دوسری طرف کرسی ڈالی جائے گی۔ انبیاء اور دیگر امتیں آپ کے بعد آئیں گی۔ حتیٰ کہ سب سے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائیں گے۔

یہ روایت حضرت عبداللہ بن سلامؒ پر موقوف ہے۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت سلمان فارسیؒ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن پل صراط رکھا جائے گا۔ اس کی دھار استرے کی مانند تیز ہوگی۔ ملائکہ کہیں گے: یارب! اس پر کون چل سکے گا؟ فرمایا: مخلوق میں جس کو میں چاہوں گا وہ اس پر چل سکے گا۔ تب فرشتے کہیں گے: اے رب! یقیناً ہم تیری مکاحقہ عبادت نہیں کر سکے۔

فصل

اہل جنت کی بعض صفات اور بعض نعمتوں کا ذکر

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گی۔ وہ تھوکیں گے اور نہ درہنٹ کریں گے اور نہ ان کو پاخانہ کی حاجت ہوگی۔ ان کی کنگھیاں سونے، چاندی کی ہوں گی۔ ان کی انگلیٹھیاں عود کی ہوں گی۔ ان کی خوشبو مشک ہوگی۔ ہر جنتی کیلئے دو دو بیویاں (ضرور) ہوں گی۔ حسن کی وجہ سے ان کی پٹلیوں کا گودا گوشت سے پار نظر آئے گا۔ ان کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہوگا۔ کوئی بغض و عناد نہ ہوگا۔ ان سب کے دل ایک دل کی مانند ہوں گے۔ وہ صبح و شام اللہ کا ذکر کریں گے۔

۱۔ الترغیب والترہیب للمسنوری ۲۔ مسلم، الحدیث: ۷۰۸۰، ترمذی، الحدیث: ۲۵۳۷۔

مسند احمد، الحدیث: ۲۵۳۷، الحدیث: ۳۱۶۲۔

بخاری اور مسلم نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

ابو یعلیٰ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گی۔ ان کے بعد آنے والے کو گویا آسمان میں سب سے زیادہ چمک دار ستارے۔ وہ پیشاب یا خاندہ نہ کریں گے۔ نہ تھوک اور ریخت (ناک) کریں گے۔ ان کی کنکھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگلیاں عود کی ہوں گی۔ ان کی خوشبو مشک ہوگی۔ ان کی بیویاں حور عین ہوں گی۔ ان کے اخلاق ایک شخص (محمد ﷺ) کے اخلاق ہوں گے۔ سب اپنے باپ کی صورت پر ہوں گے۔ ان کے قد ساٹھ ذراع ہوں گے۔ امام مسلم نے ابویضہ سے اس کو روایت کیا ہے اور جریر کی حدیث سے دونوں نے اس پر اتفاق کیا ہے۔

اہل جنت کی عمر کے بارے میں احادیث

مسند احمد اور طبرانی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت جنت میں زائد بالوں سے صاف، نوجوان، سفید رنگت، بال والے اور سرمہ لگائے ہوں گے۔ حضرت آدمؑ کی تخلیق کے مطابق تینتیس سال کی عمر میں ہوں گے۔ ساٹھ ہاتھ لمبے اور سات ہاتھ چوڑے ہوں گے۔ یہ طبرانی میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے تو جسم پر (زائد) بال نہ ہوں گے، نوجوان ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں رہیں گی۔ تینتیس کے پیٹے میں رہیں گے۔

امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ روایت حسن غریب ہے۔

ابن ابی الدینا میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت جنت میں حضرت آدمؑ کی لمبائی کے مطابق داخل ہوں گے۔ فرشتے کے ہاتھ کے مطابق ساٹھ ہاتھ ان کا قد ہوگا۔ یوسفؑ کا حسن ہوگا۔ عیسیٰؑ کی عمر یعنی تینتیس سال عمر ہوگی۔ محمد ﷺ کی زبان ہوگی (یعنی بول چال میں حضور ﷺ کا سا اخلاق ہوگا بالوں سے صاف جسم ہوگا، جوان مرد ہوں گے۔ سرگیں آنکھیں ہوں گی۔ یہ ابو بکر بن ابی داؤد فرماتے ہیں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت حضرت آدمؑ کی صورت پر اٹھائے جائیں گے۔ تینتیس سال ان کی عمر ہوگی۔ جسم پر (زائد) بال نہ ہوں گے، نوجوان ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں رہیں گی۔ پھر ان کو ایک درخت کے پاس لے جایا جائے گا اس سے لباس پہنیں گے۔ ان کا لباس کبھی خراب نہیں ہوگا اور ان کا شباب کبھی زوال پذیر نہ ہوگا۔

ابو بکر بن ابی داؤد فرماتے ہیں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت میں سے جو شخص وفات پائے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا جنت میں اس کو تینتیس سال کی عمر میں

۱۔ بخاری، الحدیث: ۳۳۳۷، مسلم، الحدیث: ۷۰۷۸، والحدیث: ۷۰۷۹، ابن ماجہ، الحدیث: ۳۳۳۳

۲۔ ترمذی، الحدیث: ۲۵۳۵، مسند احمد، الحدیث: ۲۹۵/۲، والحدیث: ۲۳۳/۵

۳۔ ترمذی، الحدیث: ۲۵۳۵، مسند احمد، الحدیث: ۲۹۵/۲، والحدیث: ۲۳۳/۵

۴۔ کنز العمال، الحدیث: ۳۹۳۸۳

لے دیا جائے گا۔ اس سے زیادہ ان کی عمر کبھی نہیں بڑھے گی۔ اسی طرح اہل جہنم جا

جہنم کی صفات

فرمان الہی ہے: لیکن اگر (ایسا) نہ کر سکو اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے (اور جو) کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۴)

فرمان الہی ہے: ایسوں پر خدا کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی لعنت ہے (سورۃ البقرۃ آیت ۱۶۱)

فرمان الہی ہے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اور بخشش چھوڑ کر عذاب کو خرید لیا۔ یہ آتش (جہنم) کو کیسے برداشت کرنے والے ہیں (سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۵)

فرمان الہی ہے: جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہ اگر (نجات حاصل کرنا چاہیں اور) بدلے میں زمین بھر کر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔ ان لوگوں کے لئے دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور ان کی کوئی مدد نہیں کریگا (سورۃ آل عمران آیت ۹۱)

فرمان الہی ہے: جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ان کو ہم عنقریب آگ میں داخل کریں گے جب ان کی کھال گل (اور جل) جائیں گی تو ہم اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ (ہمیشہ) عذاب (کا مزہ) چکھتے رہیں بیشک خدا غالب حکمت والا ہے (سورۃ النساء آیت ۵۶)

فرمان الہی ہے: جو لوگ کافر ہوئے اور ظلم کرتے رہے خدا ان کو بخشے والا نہیں اور نہ ہی رستہ دکھائے گا۔ ہاں دوزخ کا رستہ جس میں وہ ہمیشہ (چلتے) رہیں گے اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے (سورۃ النساء آیات ۱۶۸، ۱۶۹)

فرمان الہی ہے: جو لوگ کافر ہیں اگر ان کے پاس روئے زمین (کے تمام خزانے اور اس) کا سب مال و متاع ہو اور اس کے ساتھ اسی قدر اور بھی ہوتا کہ قیامت کے روز عذاب (سے رستگاری حاصل کرنے) کا بدلہ دیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائیگا۔ اور ان کو درد دینے والا عذاب ہوگا (ہر چند) چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں مگر اس سے نہیں نکل سکیں گے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔ (سورۃ المائدہ آیات ۳۶، ۳۷)

فرمان الہی ہے: جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی ان کے لئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے تاکے میں سے نکل جائے اور گنہگاروں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے (نیچے) بچھوٹا بھی (آتش) جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی (اسی کا) اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں (سورۃ الاعراف آیت ۴۰، ۴۱)

فرمان الہی ہے: اور (اوروں سے بھی) کہنے لگے کہ گرمی میں مت لکھنا (ان سے) کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش یہ (اس بات کو) سمجھتے۔ یہ (دنیا میں) تھوڑا سانس لیں اور (آخرت میں) ان کو ان اعمال کے بدلے جو کرتے رہے ہیں بہت سارو نا ہوگا (سورۃ التوبہ آیتان ۸۱، ۸۲)

۱۔ ترمذی، الحدیث: ۲۵۶۲، الزہد لابن المبارک، الحدیث: ۱۴۸/۲، شرح السنۃ للہیو

الحدیث: ۱۹/۳، کنز العمال، الحدیث: ۳۹۳۳۳

فرمان الہی ہے: اس وقت ہم ان کو عذاب شدید (کے مزے) چکھائیں گے کیونکہ کفر (کی باتیں) کیا کرتے تھے (سورۃ یونس آیت ۷۰)

فرمان الہی ہے: اس میں ان کو چلانا اور دھاڑنا ہوگا۔ (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمھارا پروردگار چاہے۔ بیشک تمھارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے (سورۃ صافات آیتان ۱۰۶، ۱۰۷)

فرمان الہی ہے: اور ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ اندھے گونگے اور بہرے اٹھائیں گے اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے جب (اس کی آگ) بجھنے کو ہوگی تو ہم نار کو اور بھڑکادیں گے۔ (سورۃ الاسراء آیت ۹۷)

فرمان الہی ہے: نیدو (فریق) ایک دوسرے کے دشمن اپنے پروردگار (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں، جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے پڑے قطع کئے جائیں گے (اور) ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائیگا۔ اس سے ان کے پیٹ کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی۔ اور ان (کے مارنے ٹھوکنے) کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہونگے۔ جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج (و تکلیف کی وجہ) سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے (اور) کہا جائیگا کہ (جلنے کے عذاب کا مزہ اچھکتے رہو۔ (سورۃ الحج آیات ۱۹، ۲۲)

فرمان الہی ہے: تو جن (کے عملوں کے) بوجھ بھاری ہونگے وہ فلاح پانے والے ہیں اور جن کے بوجھ ہلکے ہونگے وہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں توری چڑھائے ہوں گے۔ کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی تھیں؟ تم ان کو (سننے تھے اور) جھٹلاتے تھے۔ اے پروردگار ہم پر ہماری سختی غالب ہوگئی اور ہم رستے سے ہٹک گئے۔ اے پروردگار ہم کو اس میں سے نکال دے اگر ہم پھر (ایسے کام) کریں تو ظالم ہونگے۔ (خدا) فرمایگا کہ اسی ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو دعا کیا کرتا تھا کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے تو تو ہم کو بخش دے۔ (سورۃ المؤمنون آیات ۱۰۲، ۱۰۹)

فرمان الہی ہے: بلکہ یہ تو قیامت ہی کو جھٹلاتے ہیں اور ہم نے قیامت کے جھٹلانے والوں کیلئے دوزخ تیار کر رکھی ہے، جس وقت وہ ان کو دور سے دیکھیں گی تو (غضبناک ہو رہی ہوگی اور یہ) اس کے جوش (غضب) اور چیخنے چلانے کو سنیں گے۔ اور جب یہ دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں (زنجیروں میں) جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے۔ آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو۔ (سورۃ الفرقان آیات ۱۱، ۱۳)

فرمان الہی ہے: تو وہ اور گمراہ (یعنی بت اور بت پرست) اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ اور شیطان کے لشکر سب کے سب (داخل جہنم ہوں گے)۔ وہاں وہ آپس میں جھگڑیں گے اور کہیں گے، کہ خدا کی قسم تم تو صریح گمراہی میں تھے۔ جب کہ تمہیں (خدائے) رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے۔ اور ہم کو ان گنہگاروں نے گمراہ کیا تھا۔ تو (آج) نہ کوئی ہماری سفارش کرنے والا ہے۔ اور نہ گرم جوش دوست۔ کاش ہمیں (دنیا میں) مہربانا ہو تو ہم مومنوں میں ہو جائیں۔ بے شک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں۔ اور ہمارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے۔ (سورۃ الشعراء آیات ۹۳، ۱۰۳)

فرمان الہی ہے: یہ لوگ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے اور وہ آخرت میں بھی بہت نقصان اٹھانے والے۔ (سورۃ المل آیت ۵)

فرمان الہی ہے: ہم ان کو تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے پھر عذاب شدید کی طرف مجبور کر کے لے جائیں گے (سورۃ لقمان آیت ۲۳)

فرمان الہی ہے: اور جنہوں نے نافرمانی کی ان کے (رہنے کے) لئے دوزخ ہے جب چاہیں گے کہ اس میں سے نکل جائیں تو اس میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائیگا کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھوٹ سمجھتے تھے اس کے مزے چکھو۔ اور ہم ان کو (قیامت کے) بڑے عذاب کے سوا عذاب دنیا بھی چکھائیں گے شاید (ہماری طرف) لوٹ آئیں (سورۃ السجدہ آیتان ۲۰، ۲۱)

فرمان الہی ہے: بے شک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے اس میں ابدًا آباد رہیں گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ جس دن ان کے منہ آگ میں الٹائے جائیں گے تو کہیں گے اے کاش! ہم خدا کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (خدا) کا حکم مانتے۔ اور کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا مانا تو انہوں نے ہم کو راستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے پروردگار! ان کو گنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔ (سورۃ الاحزاب آیات ۶۳، ۶۸)

فرمان الہی ہے: اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کیلئے دوزخ کی آگ ہے، نہ انہیں موت آئیگی کہ مر جائیں اور نہ اس کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائیگا۔ ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ اس میں چلا میں گئے کہ اے پروردگار! ہم کو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمھارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔ تو اب مزے چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (سورۃ فاطر آیتان ۳۶، ۳۷)

فرمان الہی ہے: یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی جاتی تھی (سو) جو تم کفر کرتے رہے ہو اس کے بدلے آج اس میں داخل ہو جاؤ۔ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ ہم سے بیان کر دیں گے اور ان کے پاؤں (اس کی) گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو مٹا (کر) اندھا کر دیں پھر یہ رستے کو دوڑیں تو کہاں دیکھ سکیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی چمک پران کی صورتیں بدل دیں پھر وہاں سے نہ آگے جاسکیں اور نہ (پیچھے) لوٹ سکیں (سورۃ یس آیات ۶۳، ۶۷)

فرمان الہی ہے: جو لوگ ظلم کرتے تھے ان کو اور انکے ہم جنسوں کو اور جن کو وہ پوجا کرتے تھے (سب کو) جمع کر لو۔ (یعنی جن کو) خدا کے سوا (پوجا کرتے تھے) پھر ان کو جہنم کے راستے پر چلا دو۔ اور ان کو ٹھہرائے رکھو کہ ان سے (کچھ) پوچھنا ہے۔ تم کو کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ بلکہ آج تو وہ فرمانبردار ہیں (سورۃ الصافات آیات ۲۲، ۲۶)

فرمان الہی ہے: یہ (نعمتیں تو فرمانبرداروں کیلئے ہیں) اور سرکشوں کیلئے برا ٹھکانا ہے۔ (یعنی) دوزخ جس میں وہ داخل ہونگے اور وہ بری آرام گاہ ہے۔ یہ کھولنا ہوا گرم پانی اور پیپ (ہے) اب اس کے مزے چکھیں۔ اور اسی طرح کے اور بہت سے (عذاب ہونگے)۔ یہ ایک فوج ہے جو تمھارے ساتھ داخل ہوگی ان کو خوشی نہ ہو، یہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ کہیں گے بلکہ تم ہی کو خوشی نہ ہو۔ تم ہی تو یہ (وبال) ہمارے سامنے لائے ہو سو (یہ) برا ٹھکانا ہے۔ وہ کہیں

گے اے پروردگار! جو اس کو ہمارے سامنے لایا ہے اس کو دوزخ میں دو گنا عذاب دے۔ اور کہیں گے کیا سبب ہے کہ (یہاں) ہم ان شخصوں کو نہیں دیکھتے جو کو بروں میں شمار کرتے تھے؟ کیا ہم نے ان سے غصھا کیا ہے یا (ہماری) آنکھیں ان (کی طرف) سے پھر گئی ہیں؟ بے شک یہ اہل دوزخ کا جھگڑا برحق ہے۔ (سورۃ ص آیات ۶۳ تا ۵۵)

فرمان الہی ہے: اور کافروں کو گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے دروغ ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی سے پیغمبر نہیں آئے تھے؟ جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے۔ کہیں گے کیوں نہیں لیکن کافروں کے حق میں عذاب کا حکم تحقیق ہو چکا تھا۔ کہا جائے گا کہ دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو تنگبر کمر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے۔ (سورۃ الزمر آیات ۷۱ تا ۷۲)

فرمان الہی ہے: جن لوگوں نے کفر کیا ان سے پکار کر کہہ دیا جائیگا کہ جب تم (دنیا میں) ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور ماننے نہیں تھے تو خدا اس سے کہیں زیادہ بیزار ہوتا تھا جس قدر تم اپنے آپ سے بیزار ہو رہے ہو وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہم کو دو دفعہ بے جان کیا اور دو دفعہ جان بخشی۔ ہم کو اپنے گناہوں کا اقرار ہے تو کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہے؟ یہ اس لئے کہ جب تمہارا خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کر دیتے تھے۔ اور اگر اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جاتا تھا تو تسلیم کر لیتے تھے۔ تو حکم تو خدا ہی کا ہے جو (سب سے) اوپر (اور سب سے) بڑا ہے۔ سورۃ غافر آیات ۱۲ تا ۱۰)

فرمان الہی ہے: غرض خدا نے (موسیٰ کو) ان لوگوں کی تدبیروں کی برائیوں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا (یعنی) آتش (جہنم) کہ صبح و شام اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔ اور جب وہ دوزخ میں جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے تو کیا تم دوزخ (کے عذاب) کا کچھ حصہ ہم سے دور کر سکتے ہو؟ بڑے آدمی کہیں گے کہ تم (بھی اور) ہم (بھی) سب دوزخ میں ہیں خدا بندوں میں فیصلہ کر چکا ہے۔ اور جو لوگ آگ میں (جل رہے) ہوں گے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک روز تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے۔ وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لیکر نہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ وہ کہیں گے کہ تمہی دعا کرو۔ اور کافروں کی دعا (اس روز) بے کار ہوگی۔ ہم اپنے پیغمبروں کی اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کی دنیا کی زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے (یعنی قیامت کو بھی)۔ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لئے لعنت اور برا گھر ہے (سورۃ غافر آیات ۴۵ تا ۵۲)

فرمان الہی ہے: جن لوگوں نے کتاب (خدا) کو اور جو کچھ ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا اس کو جھٹلایا وہ عنقریب معلوم کر لیں گے۔ جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی۔ گھسیٹے جائیں گے۔ (یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائیگا کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم (خدا) کے شریک بناتے تھے۔ (یعنی) غیر خدا، کہیں گے وہ تو ہم سے جاتے رہے بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز کو پکارتے ہی نہیں تھے۔ اس طرح خدا کافروں کو گمراہ کرتا ہے۔ یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں حق کے بغیر (یعنی اس کے خلاف)

خوش ہوا کرتے تھے اور اس کی (سزا ہے) کہ اترا یا کرتے تھے۔ (اب) جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اسی میں رہو گے۔ متکبروں کا کیا برا ٹھکانا ہے؟ (سورۃ غافر آیات ۷۱ تا ۷۲)

فرمان الہی ہے: اور اسی خیال نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تم کو ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو گئے۔ اب اگر یہ صبر کریں گے تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے اور اگر توبہ کریں گے تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی۔ اور ہم نے (شیطانوں کو) ان کو ہمنشین مقرر کر دیا تھا تو انہوں نے ان کے اگلے اور پچھلے اعمال ان کو عمدہ کر دکھائے تھے اور جنات اور انسانوں کی جماعتیں جو ان سے پہلے گذر چکیں ان پر بھی خدا (کے عذاب) کا وعدہ پورا ہو گیا بیشک یہ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور کافر کہنے لگے کہ اس قرآن کو سنائی نہ کرو اور (جب پڑھتے لگتے تو) شور مچا دیا کرو تا کہ تم غالب رہو۔ سو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے چکھائیں گے اور ان کے برے عملوں کی جو وہ کرتے تھے سزا دیں گے۔ یہ خدا کے دشمنوں کا بدلہ ہے (یعنی) دوزخ ان کے لئے اسی میں ہمیشہ کا گھر ہے۔ یہ اس کی سزا ہے کہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ان کو ہمیں دکھا کہ ہم ان کو اپنے پاؤں کے تلے (روند) ڈالیں تا کہ وہ نہایت ذلیل ہوں۔ (سورۃ فصلت آیات ۲۲ تا ۲۹)

فرمان الہی ہے: (اور کفار) گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے۔ جو ان سے ہلکا نہ کیا جائیگا اور وہ اس میں ناامید ہو کر پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی (اپنے آپ پر) ظلم کرتے تھے۔ اور پکاریں گے کہ اے مالک! تمہارا پروردگار ہمیں موت دیدے، وہ کہے گا کہ تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہو گے۔ ہم تمہارے پاس حق لیکر پہنچے تھے لیکن تم میں سے اکثر اس سے ناخوش ہوتے رہے۔ (سورۃ الزخرف آیات ۷۳ تا ۷۸)

فرمان الہی ہے: بلاشبہ تمہارے ہر کار درخت، گنہگاروں کا کھانا ہے۔ جیسے پکھلا ہوا تانبا پیوں میں (اس طرح) کھولے گا۔ جس طرح گرم پانی کھولتا ہے۔ (حکم دیا جائیگا کہ) اس کو پکڑ لو اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے پتھروں سے لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی اٹھیل دو (کہ عذاب پر) عذاب (ہو)۔ (اب) مزہ چکھو، وہ بڑی عزت والا (اور) سردار ہے۔ یہ وہی (دوزخ) ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے۔ (سورۃ الدخان آیات ۴۳ تا ۵۰)

فرمان الہی ہے: جنت جس کا پرہیزگار سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں وہ پانی بونہیں کریگا اور دوہ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جو حلاوت ہی حلاوت ہے) اور (دہاں) ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے (کیا یہ پرہیزگار) ان کی طرح (ہو سکتے) ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور جن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائیگا تو ان کی استریوں کو کاٹ ڈالے گا (سورۃ محمد آیت ۱۵)

فرمان الہی ہے: اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھگتی؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ (سورۃ ق آیت ۳۰)

فرمان الہی ہے: جس دن ان کو آتش جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لئے جائیں گے۔ یہی وہ جہنم ہے، جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے۔ تو کیا یہ جادو ہے یا تم کو نظر ہی نہیں آتا؟ اس میں داخل ہو جاؤ اور صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے جو کام تم کیا کرتے تھے۔ (یہ) ان ہی پر تم کو بدلہ مل رہا ہے۔ (سورۃ الطور آیات ۱۳ تا ۱۶)

فرمان الہی ہے: ان کے وعدے کا وقت تو قیامت ہے اور قیامت بڑی سخت اور بہت تلخ ہے۔ بے شک گنہگار لوگ گمراہی اور یوگلی میں (جہنم) ہیں۔ اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے اب آگ کا مزہ چکھو ہم نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے۔ (سورۃ القدر آیات ۵۰ تا ۵۶)

فرمان الہی ہے: گنہگار اپنے چہرے ہی سے پہچان لئے جائیں گے تو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ یہی وہ جہنم ہے جسے گنہگار لوگ جھٹلاتے تھے وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھرینگے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (سورۃ الرحمن آیات ۳۱ تا ۳۵)

فرمان الہی ہے: اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (ہی عذاب میں) ہیں۔ (یعنی دوزخ کی) لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں (جو) نہ ٹھنڈا ہے نہ خوشنما۔ یہ لوگ اس سے پہلے عیش و تنعم میں پڑے ہوئے تھے، اور گناہ عظیم پراڑے ہوئے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جہلا جب ہم مر گئے تو مٹی ہو گئے اور ہڈیاں (ہی ہڈیاہ گئے) تو کیا ہمیں پھر اٹھنا ہوگا؟ اور کیا ہمارے باپ دادا کو بھی؟ (سورۃ الواقعة آیات ۲۸ تا ۳۱)

فرمان الہی ہے: تو آج تم سے معاوضہ نہیں لیا جائیگا اور نہ (وہ) کافروں ہی سے (قبول کیا جائیگا) تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ وہی تمہارے لائق ہے اور وہ بڑی جگہ ہے (سورۃ الجحدید آیت ۱۵)

فرمان الہی ہے: سو منوا اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا اندھن آدمی اور مرہیں اور جس پر تندہ اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد خدا ان کو فرماتا ہے اسکی نافرمانی نہیں کرتے اور جو م ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں (سورۃ التحریم آیت ۶)

فرمان الہی ہے: اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا چیخنا اور چلنا سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ گویا مارے کے پھٹ پڑ گئی جب اس میں ان کی کوئی جماعت ڈالی جائیگی تو دوزخ کے داروغہ ان سے پوچھیں گے تمہارے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں ضرور ڈرانے والا آیا تھا لیکن ہم نے اس کو جھٹلایا اور کہا کہ نے تو کوئی چیز نازل ہی نہیں کی تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو۔ اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے ہوتے تو خیوں میں نہ ہوتے۔ پس وہ اپنے گناہوں کا اقرار کر لیں گے۔ سو دوزخیوں کے لئے (رحمت خدا سے) دوری (سورۃ الملک آیات ۱۱ تا ۱۶)

فرمان الہی ہے: (دیکھو) عذاب یوں ہوتا ہے۔ اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں بڑھ کر ہے کاش! یہ جانتے ہوتے۔ (سورۃ القلم آیت ۳۳)

فرمان الہی ہے: اور جس کا نامہ (اعمال) اسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہے گا اے کاش مجھ کو میرا (نامہ نہ دیا جاتا۔ اور مجھے معلوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش موت (ابدال آباد کے لئے میرا کام) کر چکی ہوتی۔ میرا مال میرے کچھ بھی کام نہ آیا۔ میری سلطنت خاک میں مل گئی۔ (حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو

اور طوق پہنا دو۔ پھر دوزخ کی آگ میں جھونک دو۔ پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہے جکڑ دو۔ یہ نہ تو خدا نے جل شانہ پر ایمان لاتا تھا۔ اور نہ فقیر کے کھانے کھلانے پر آمادہ کرتے تھا۔ سو آج اس کا بھی یہاں کوئی دوستدار نہیں۔ اور نہ چپ کے سوا (اس کے لئے) کھانا ہے، جس کو گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائیگا (سورۃ الحاق آیات ۲۵ تا ۳۷)

فرمان الہی ہے: (اس روز) گنہگار خواہش کریگا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب کے بدلہ میں سب کچھ دیدے (یعنی) اپنے بیٹے اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور اپنا خاندان جس میں وہ رہتا تھا اور جتنے آدمی زمین پر ہیں (غرض) سب (کچھ) دیدے اور اپنے آپ کو عذاب سے چھڑالے۔ (لیکن) ایسا ہرگز نہیں ہوگا وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے، کھال اھیل ڈالنے والی۔ ان لوگوں کو اپنی طرف بلائیگی جنہوں نے (دین حق سے) اعراض کیا اور منہ پھیر لیا اور (مال) جمع کیا اور بند کر رکھا (سورۃ المعارج آیات ۱۱ تا ۱۸)

فرمان الہی ہے: ہم غریب اس کو ستر میں داخل کریں گے اور تم کیا سمجھے کہ ستر کیا ہے؟ (وہ آگ ہے کہ) نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی۔ اور بدن کو جھلس کر سیاہ کر دے گی۔ اس پر انیس داروغہ ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے بنائے ہیں۔ اور ان کا شمار کافروں کی آزمائش کیلئے مقرر کیا ہے۔ اس لئے کہ اہل کتاب یقین کریں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مومن شک نہ لائیں اور اس لئے کہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور (جو) کافر (ہیں) کہیں کہ اس مثال (کے بیان کرنے) سے خدا کا مقصد کیا ہے؟ اسی طرح خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور یہ تو بنی آدم کے لئے نصیحت ہے (سورۃ المدثر آیات ۲۶ تا ۳۱)

فرمان الہی ہے: ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروہی ہے۔ مگر دہنی طرف والے (نیک لوگ کہ) وہ باہمائے بہشت میں (ہونگے اور) پوچھتے ہونگے (یعنی آگ میں جلنے والے) گنہگاروں سے کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور اہل باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔ تو (اس حال میں) سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے حق میں کچھ فائدہ نہ دیگی۔ ان کو کیا ہوا ہے کہ نصیحت سے روگرداں ہو رہے ہیں (سورۃ المدثر آیات ۳۸ تا ۴۹)

فرمان الہی ہے: ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دھکی آگ تیار کر رکھی ہے (سورۃ الدھر آیت ۴)

فرمان الہی ہے: جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب اس کی طرف چلو یعنی) اس سائے کی طرف چلو جس کی تمین شاخیں ہیں، نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ سے بچاؤ اس سے آگ کی (اتنی اتنی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے محل، گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (سورۃ المرسلات آیات ۲۹ تا ۳۴)

فرمان الہی ہے: بے شک دوزخ گھات میں ہے۔ (یعنی) سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے۔ اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ وہاں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ (کچھ) پینا (نصیب ہوگا) مگر گرم پانی اور بہتی پیپ۔ (یہ) بدلہ ہے پورا پورا۔ یہ لوگ حساب (آخرت) کی امید ہی نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو جھوٹ سمجھ کر جھٹلاتے رہتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے۔ سو (اب) مزہ چکھو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے چلے جائیں گے۔

بے شک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے۔ (یعنی) بارگ اور انگور اور ہم عمر نو جوان عورتیں (سورۃ التباہ آیات ۳۳ تا ۳۶)

فرمان الہی ہے: سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال تجھن میں ہیں اور تم کیا جانتے ہو کہ تجھن کیا چیز ہے؟ ایک دفتر ہے لکھا ہوا۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (سورۃ المطففین آیات ۱ تا ۱۰)

فرمان الہی ہے: سو میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا۔ اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بد بخت ہے جس نے جھٹلایا اور نہ پھیرا۔ (سورۃ البیل آیات ۱۶ تا ۱۳)

فرمان الہی ہے: جو شخص اپنے پروردگار کے پاس گنہگار ہو کر آئیگا تو اس کیلئے جہنم ہے جس میں نہ مرے گا نہ جئے گا (سورۃ طہ آیت ۷۴)

فرمان الہی ہے: اس دن بہت سے منہ (والے) ذلیل ہونگے۔ سخت محنت کرنے والے، جھکے ماندے۔ وہی آگ میں داخل ہونگے۔ ایک کھولتے ہوئے چشمے کا ان کو پانی پلایا جائیگا اور خاردار جھاڑ کے سوا ان کیلئے کوئی کھانا نہیں (ہوگا) جو نہ فریبی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے (سورۃ الغاشیہ آیات ۲ تا ۷)

فرمان الہی ہے: تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائیگی اور تمھارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ باندھ کر موجود ہونگے اور دوزخ اس دن حاضری کا جنگل تو انسان اس دن متنبہ ہوگا مگر (اب) اعتباہ (سے) اسے (فائدہ) کہاں (مل سکے گا)؟ کہے گا کاش! میں نے اپنی زندگی (جاودانی) کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔ تو اس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح (کسی کو) عذاب دیکھا اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا (سورۃ النجم آیات ۲۶ تا ۲۸)

فرمان الہی ہے: اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو نہ مانا وہ بد بخت ہیں۔ یہ لوگ آگ میں بند کر دیئے جائیں گے (سورۃ البلد آیتان ۱۹، ۲۰)

فرمان الہی ہے: ہر طعن آمیز اشارے کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے، جو مال جمع کرتا ہے اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائیگا اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے۔ وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے، جو دلوں میں جالینے لگی (اور) وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے۔ (یعنی) آگ کے (لبے لبے ستونوں میں) (سورۃ الحمزہ)

ابن المبارک فرماتے ہیں خالد بن ابی عمران سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگ اپنے اہل کو کھائے گی۔ جب ان کے دلوں تک پہنچے گی تو رک جائے گی اور پھر دوبارہ شروع ہوگی اور دل تک جا پہنچے گی۔ پس اسی طرح ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ ایہ مطلب ہے فرمان باری کا: وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے، جو دلوں میں جالینے لگی۔

جہنم کی صفات سے متعلق بطور نمونہ یہ آیات ذکر کر دی گئیں ہیں۔ طوالت کے خوف سے مزید آیات کا ذکر نہیں کرتے ورنہ اس موضوع پر بہت زیادہ آیات ہیں۔

ابن المبارک سے منقول ہے وہ روایت کرتے ہیں کہ جب جہنم پیدا کی گئی، ملائکہ گھبرا اٹھے۔ ان کے دل

رزد گئے۔ لیکن جب آدم کی تخلیق ہوئی تو فرشتوں کو سکون ہو گیا اور متوقع خطرہ ٹل گیا۔

ایک انصاری کا واقعہ جسے جہنم کے خوف نے ہلاک کر ڈالا

ابن المبارک فرماتے ہیں محمد بن مطرف نے ایک ثقہ شخص سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری شخص کے دل میں جہنم کا خوف جاگزیں ہو گیا۔ جہنم کا ذکر چھڑتا تو آنسوؤں کی لڑی بندھ جاتی۔ حتیٰ کہ اسی خوف نے اس کو گھر میں محبوس کر دیا۔ اس کا یہ حال دربار نبی ﷺ میں ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ اس کے گھر تشریف لائے۔ آپ ﷺ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے وہ نو جوان آپ کے ساتھ لپٹ گیا اور جان بحق ہو کر نیچے گر پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اپنے ساتھی کے کفن دفن کا انتظام کرو، جہنم کے خوف نے اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

امام قرطبی فرماتے ہیں روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ کا چار ہزار عورتوں کے پاس سے گزر ہوا، ان کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔ (مفلوک الحالی سے) ان کے جسوں پہ اون اور بالوں کی چادریں پڑی ہوئی تھیں۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! کس چیز نے تمہارا رنگ اڑا رکھا ہے؟ عورتوں نے جواب دیا: اے ابن مریم! جہنم کے ذکر نے ہماری رنگت اڑا رکھی ہے۔ یقیناً جو شخص جہنم میں داخل ہوا اسے ٹھنڈی چیز ملے گی اور نہ پینے کیلئے کچھ اور۔ خرابی نے اس کو کتاب اللہ میں ذکر کیا ہے۔

حضرت سلمان فارسی کا جہنم سے خوف

حضرت سلمان فارسی نے یہ آیت سنی "وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ"

اور ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے (سورۃ الحج آیت ۴۳)

یہ آیت سنی تو اس قدر خوف طاری ہو کہ تین دن تک ہوش و حواس اڑے رہے اور بھانگتے رہے۔ پھر ان کو کئی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ حضرت سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ آیت نازل ہوئی ہے:

"وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ"

قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اس آیت نے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَغُيُوبٍ

بیشک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہونگے (سورۃ المرسلات آیت ۴۱)

امام ثعلبی نے اس کو ذکر فرمایا ہے۔

جہنم کا ذکر اور شدت پیش

فرمان الہی ہے: اور (اوروں سے بھی) کہنے لگے کہ گرمی میں مت ٹھنکا (ان سے) کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش یہ (اس بات کو) سمجھتے (سورۃ التوبہ آیت ۸۱) فرمان الہی ہے: اور جس کے وزن ہلکے ٹپس گے اس کا مرجع ہاویہ ہے۔ اور تم کیا سمجھو کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے۔ (سورۃ القارعہ آیات ۱۱ تا ۱۸) فرمان الہی ہے: ایک کھولتے ہوئے چشمے کا ان کو پانی پلایا جائیگا۔ اور خاردار جھاڑ کے سوا ان کے لئے کوئی کھانا نہیں (ہوگا) جو نہ فرہی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے (سورۃ الغاشیہ آیات ۷ تا ۱۵) وہ دوزخ اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان گھومتے پھرینگے (سورۃ الرحمن آیت ۴۳) یعنی آگ اس قدر گرم ہوگی کہ اپنی انتہائی حد کو چھو لے گی۔

جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا تیز ہوگی

امام مالکؒ مؤطا میں ابی الزنادہ عن الامام عرج کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ (فداہ ابی وای) نے فرمایا: بنی آدم کی آگ، جو تم جلاتے ہو جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! تب تو وہ بہت زیادہ تیز ہوگی؟ فرمایا: جہنم کی آگ کو اس آگ پر انہتر گنا برتری ہے۔ امام بخاری اور امام مسلمؒ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کا ستر واں حصہ ہے۔ اس کو مسند میں دوسرے غوطہ دیا گیا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو دنیا میں (شدت کی وجہ سے) سو دس گنا تیز رہتی۔ یہ روایت صحیحین کی شرط کے مطابق ہے۔

مسند احمد میں معمر بن میمون حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: سچا خواب اچھی بشارت ہے۔ یہ نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔ اور تمہاری یہ آگ جہنم کی زہریلی آگ کا ستر واں حصہ ہے۔ بندہ جب تک نماز کیلئے انتظار میں رہتا ہے نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جب تک بات چیت نہ کرے۔ طبرانی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ تمہاری اس آگ کی مثال جہنم کی آگ کے مقابلہ میں کسی ہے؟ جہنم کی آگ کا دھواں بھی اس آگ کے دھوئیں سے ستر گنا تیز ہے۔

۱۔ مسند احمد، الحدیث: ۳۶۷۷/۲، مؤطا امام مالک، الحدیث: ۱۹۲۳

۲۔ ابن ماجہ، الحدیث: ۳۳۱۸، مسند احمد، الحدیث: ۲۳۳۲/۲، الدارمی الحدیث: ۲۳۰/۲،

جہنم کی آگ تین ہزار سال جلائی گئی حتیٰ کہ سیاہ تاریک ہوگئی

ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار سال اور مزید بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ انتہائی سیاہ اور تاریک ہے۔

جہنم کی آگ کی تپش کبھی کم نہ ہوگی اور نہ اس کے شعلے بھڑکنا بند ہونگے

بیہقی میں حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جہنم کی آگ کی تپش کبھی ختم نہیں ہوگی۔ نہ اس کے انگارے ٹھنڈے ہونگے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور (قیامت کے روز فرشتے) کہیں گے کہ عذاب (آتش) سوزاں کے مزے چکھتے رہو (سورۃ آل عمران آیت ۱۸۱) ع

ابن مردویہ اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ایک آیت تلاوت فرمائی، جس کا ترجمہ ہے: مؤمنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ، جس کا اندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تندہ اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد خدا ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں (سورۃ الاحزیم آیت ۶)۔ پھر فرمایا: جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار سال اور مزید بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ انتہائی سیاہ ہے اور اس کے شعلے روشن نہیں ہیں۔ ع

ابن مردویہ اپنی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ حضور اکرمؐ کے پاس ایسے وقت حاضر ہوئے جس میں عام طور سے وہ نہیں آیا کرتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا: اے جبریل! کیا بات ہے میں تجھے اڑی ہوئی رنگت میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: میں آپ کے پاس نہیں آیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کھولنے کا حکم فرمادیا۔ حضورؐ نے فرمایا: اے جبریل! مجھے جہنم کی صفات بتاؤ۔ حضرت جبریلؑ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کے متعلق حکم فرمایا پس اس کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سرخ ہوگئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار سال اور مزید بھڑکایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہوگئی۔ اب وہ انتہائی سیاہ اور تاریک ہے اور اس کے شعلے روشن نہیں ہیں۔ اور اس کے انگارے کبھی نہیں بجھتے۔

نیز حضرت جبریلؑ نے آنحضرتؐ سے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، جہنم کی وہ زنجیر جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صفت بیان فرمائی ہے، اگر اس کے حلقوں میں سے ایک حلقہ بھی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو ان سب کو پگھلا دے۔ حضورؐ نے فرمایا: اے جبریل! بس کافی ہے، کہیں میرے دل کے ٹکڑے نہ ہو جائیں۔ حضورؐ نے دیکھا تو جبریلؑ بھی رورہے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا: اے جبریل! آپ رورہے ہیں جبکہ اللہ کے ہاں آپ کا جو مقام ہے وہ بس آپ ہی کا ہے۔ حضرت جبریلؑ

۱۔ ترمذی، الحدیث: ۲۵۹۱، ابن ماجہ، الحدیث: ۲۳۲۰، بیہقی، کتاب: البعث

والنور ۳، ترمذی، الحدیث: ۲۵۹۱، ابن ماجہ، الحدیث: ۲۳۲۰

نے عرض کیا: مجھے رونے سے کیا مانع ہے جبکہ مجھے علم نہیں ہے، کہیں اللہ کے علم میں میرا یہ حال نہ ہو۔ ابلیس بھی تو ملائکہ کے ساتھ تھا۔ ہاروت ماروت بھی تو ملائکہ میں شامل تھے۔ چنانچہ حضرت جبرئیل اور حضور ﷺ دونوں روتے رہے..... حتیٰ کہ نداء دی گئی: اے محمد! اے جبرئیل! اللہ تم دونوں کو امن دیتا ہے کہ وہ تم پر غضب نہ فرمائے گا۔ پھر حضرت جبرئیل اٹھ گئے اور حضور ﷺ بھی وہاں سے نکل آئے۔ حضور ﷺ کا اپنی ایک قوم کے پاس سے گزر رہا جو ہنسی مذاق کر رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہنسی مذاق کر رہے ہو جبکہ جہنم تمہارے پیچھے ہے۔ اگر تم وہ جانتے ہو جس جانتا ہوں تو تم ہنسنے کم اور روتے زیادہ اور اللہ کو روتے اور پکارتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل جاتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی: اے محمد! میں نے تجھے بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: لو بشارت لو، سیدھی راہ پر رہو اور قریب قریب رہو۔

اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والے حضرت ابوطالب ہونگے

بخاری میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آپ کے چچا حضرت جناب ابوطالب کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

شاید قیامت کے روز میری شفاعت ان کے لئے سودمند ثابت ہو جائے اور ان کو صرف (جہنم کے) ایک گڑھے میں رکھا جائے جو ان کے ٹخنے تک پہنچتا ہو، اس سے ان کا دماغ کھولے گا۔

مسلم میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم میں سب سے کم عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کو جہنم کی آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے۔ ان جوتوں کی شدت تپش سے اس شخص کا دماغ کھول اٹھے گا۔

بخاری میں حضرت نعمانؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن سے سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا شخص وہ ہوگا جس کے قدموں تلے آگ کے انگارے رکھے جائیں گے جس سے اس کا دماغ کھولے گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اس کا دماغ یوں کھولے گا جیسے ہانڈی اور دیگی بکتی ہے۔

جہنم کی ہولناکی

مسند احمد میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم وہ دیکھ لو جو میں نے دیکھا ہے تو تم رونا زیادہ کرو اور ہنسنا کم کرو۔ صحابہ کرامؓ نے استفسار کیا یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ فرمایا: میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا ہے۔

مسند احمد میں حضرت ثابت بنائیؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

۱۔ الترغیب والترہیب للمندری، الحدیث: ۳/۵۵۷، الدر المنثور للسيوطی، الحدیث: ۱۰۲/۱۔
کنز العمال، الحدیث: ۳۴۹۷۸۳، بخاری، الحدیث: ۳۸۸۳، مسلم، الحدیث: ۵۰۹، والحدیث: ۵۱۲۔

۳۔ مسلم، الحدیث: ۵۱۳۔ ۴۔ بخاری، الحدیث: ۵۶۵۶۱، مسند احمد، الحدیث: ۲۱۷/۳۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیلؑ سے دریافت فرمایا: کیا بات ہے کہ میں نے میکائیل کو کبھی ہنسنے ہوئے نہیں دیکھا؟ حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا جب سے جہنم تخلیق کی گئی ہے، وہ ہنسنے نہیں ہیں۔

جہنم کی شکایت

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم نے اپنے رب کو شکایت کی کہ اے پروردگار! (شدت جس کی وجہ سے) میرے حصے ایک دوسرے کو کھا گئے ہیں۔ مجھے ہر سال دو سانس لینے کی اجازت مرحمت فرما۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جو سخت سردی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کا ٹھنڈا سانس ہے۔ اور جو سخت گرمی محسوس کرتے ہو وہ جہنم کا گرم سانس ہے۔

بخاری و مسلم نے امام زہریؒ کی حدیث سے اس کو روایت کیا ہے۔

گرمی کی شدت جہنم کے سانس کی لپٹ سے ہے

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم نے اپنے رب کو شکایت کی کہ اے پروردگار! (شدت جس کی وجہ سے) میرے حصے ایک دوسرے کو کھا گئے ہیں۔ پس اس کو دو سانس لینے کی اجازت دی گئی۔ ایک سانس سردی میں ایک سانس گرمی میں۔ سخت گرمی جہنم کی لپٹ سے ہوتی ہے۔

فرمان الہی ہے: جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کی طرف چلو۔ (یعنی) اس سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں۔ نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ سے بچاؤ۔ اس سے آگ کی (اتنی بڑی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں جیسے گل گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔ (سورۃ المرسلات آیات ۳۳ تا ۳۹)

طبرانی میں حضرت ابن مسعودؓ سے منقول ہے وہ فرمان الہی "اس سے آگ کی (بڑی بڑی) چنگاریاں اڑتی ہیں" کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ چنگاریاں درخت اور پہاڑ کی طرح نہ ہوں گی بلکہ بڑے شہروں اور قلعوں کی مانند ہوں گی۔

طبرانی میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (جہنم کا) ایک شعلہ اگر مشرق میں ہو تو اس کی تپش مغرب میں محسوس ہوگی۔

۱۔ مسند احمد، الحدیث: ۳/۲۲۳، ۲۔ مسلم، الحدیث: ۱۳۰۰، ترمذی، الحدیث: ۲۵۹۲۔

مسند احمد، الحدیث: ۲۳۸/۲، والحدیث: ۲۷۷، ۳۔ مسلم، الحدیث: ۱۳۰۰، ترمذی، الحدیث: ۲۵۹۲۔

۴۔ مسند احمد، الحدیث: ۲۳۸/۲، والحدیث: ۲۷۷، ۵۔ الترغیب والترہیب للمندری،

الحدیث: ۳/۳۶۵، ۶۔ الترغیب والترہیب للمندری، الحدیث: ۳/۳۶۲، ۷۔ تحاف السادة المتقين

الحدیث: ۱۰/۵۱۹، ۸۔ کنز العمال، الحدیث: ۳۹۳۸۷، والحدیث: ۳۹۵۰۱۔

دنیا میں سب سے زیادہ عیش و عشرت والا جہنم میں جاتے ہی سب نعمتیں بھول جائے گا

دنیا میں سب سے زیادہ مصائب میں گھرا شخص جنت میں جاتے ہی سب تکالیف بھول جائے گا

مسند احمد میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنمیوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں میں ملنے والے شخص کو لایا جائے گا۔ اس کو جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے؟ کیا کبھی کسی نعمت کو پایا ہے؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم اے پروردگار! کبھی نہیں۔ پھر جنتیوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ مصائب اٹھانے والے شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جنت کا ایک پھیرا دیا جائے گا پھر پوچھا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی ہے؟ کیا تجھ پہ کبھی کوئی سختی آئی ہے؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم اے پروردگار! کبھی نہیں۔ مجھے کبھی کوئی مصیبت ہو کر بھی نہیں گزری اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی ہے۔

اگر کافر کے پاس زمین بھر سونا ہو اور وہ اپنی جان کے عوض اس کو فدیہ کرے تو وہ

قبول نہ کیا جائے گا

مسند احمد میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز کافر کو رو برو کیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا کیا خیال ہے اگر تیرے پاس زمین بھر سونا ہو تو اس کو اپنی جان کے بدلہ دیدے گا؟ وہ کہے گا ہاں! کہا جائے گا تو نے اس سے اچھا موقع گنوا دیا ہے۔ یہی مطلب ہے فرمان باری کا: جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے وہ اگر (نجات حاصل کرنا چاہیں اور) بدلے میں زمین بھر سونا دیں تو ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا (سورۃ آل عمران آیت ۹۱) واللہ اعلم

دوسرا طریق..... مسند احمد میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جہنم میں سے ایک شخص کو کہا جائے گا اگر تیرے پاس زمین کے تمام خزانے ہوں کیا تو اپنی جان کے بدلہ ان کا فدیہ دیدے گا؟ وہ کہے گا بالکل! اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے: میں نے اس سے آسان چیز تجھ سے طلب کی تھی، میں نے تجھ سے آدم کی پشت میں ہی عہد لیا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرائیو۔ لیکن تو نہ مانا اور میرے ساتھ شریک ٹھیرانے پر مصر رہا۔

قیامت کے روز مؤمن کی تمنا کہ دنیا کو لوٹے اور راہ خدا میں جہاد کرے اور شہید ہو

مسند احمد میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا اے ابن آدم! اپنا گھر تجھے کیسا لگا؟ اب

مزید سوال کر اور اپنی خواہش کا اظہار کر! بندہ کہے گا: میں کوئی اور سوال یا خواہش کا اظہار نہیں کرتا۔ یہ کہ مجھے دنیا میں واپس کر دیا جائے اور میں راہ خدا میں دس بار شہید ہوں۔ شہادت کی فضیلت کی وجہ سے اس کو یہ تمنا پیدا ہوگی۔

پھر اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا: اے ابن آدم! تجھے اپنا گھر کیسا لگا؟ وہ کہے گا: اے پروردگار! وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ پروردگار اس سے فرمائیں گے: کیا تو اس سے چھٹکارا پانے کیلئے زمین بھر کر سونا دے سکتا ہے؟ وہ کہے گا: ہاں پروردگار! بالکل۔ پروردگار فرمائیں گے: تو جھوٹ بولتا ہے، میں نے تجھ سے اس سے کہیں زیادہ کم اور آسان چیز کا سوال کیا تھا، لیکن تو نے پورا نہیں کیا۔ پھر اس کو جہنم کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جہنم کے مثل کوئی (خوفناک) شے نہیں، لیکن اس سے بھاگنے والا سویا ہوا ہے۔ جنت کے مثل

کوئی شے نہیں، لیکن اس کا طلب گار سویا ہوا ہے۔

ابو یعلیٰ وغیرہ محدثین نے محمد بن حشیب، جعفر بن ابی وشیہ، سعید بن جبیر کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ

سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اگر کسی مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ افراد ہوں اور ان میں ایک شخص اہل جہنم سے چھوڑ دیا جائے اور وہ ان میں بیٹھ کر سانس لے تو اس کا سانس سب کو پہنچ جائے گا اور وہ مسجد اور اس میں حاضرین تمام افراد کو جلا کر خاکستر کر دے گا۔

یہ روایت نہایت غریب ہے۔

جہنم کی صفات، وسعت اور اس کے اہل کی جسامت (اللہ محفوظ فرمائے)

فرمان ایزدی ہے: کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہونگے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہیں پاؤ گے۔ (سورۃ النساء آیت ۱۳۵)

فرمان ایزدی ہے: اور جس کے وزن پٹکے نکلیں گے، اس کا مرجع ہاویہ ہے۔ اور تم کیا سمجھتے کہ ہاویہ کیا چیز

ہے۔ (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے۔ (سورۃ القارعہ آیات ۱۱ تا ۱۸)

فرمان ایزدی ہے: ایسے لوگوں کیلئے (نیچے) بچھونا بھی (آتش) جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی (اسی

کا) اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے (اور) ہم (عملوں

کیلئے) کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتے ہی نہیں (سورۃ الاعراف ۴۱، ۴۲)

فرمان ایزدی ہے: جس دن ان کو آتش جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لئے جائیں گے۔ یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے (سورۃ الطور آیات ۱۳، ۱۴)

فرمان ایزدی ہے: (حکم ہوگا کہ) ہر سرکش ناشکرے کو دوزخ میں ڈال دو (سورۃ ق آیت ۲۴)
فرمان ایزدی ہے: اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھڑکی؟ وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ (سورۃ ق آیت نمبر ۳۰)

بغیر سوچے سمجھے کہے جانے والی بری بات کا قائل جہنم میں مشرق و مغرب جتنی گہرائی میں پھینک دیا جاتا ہے

صحیحین میں کئی طریق سے منقول ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

جہنم میں دوزخیوں کو ڈالا جاتا رہے گا اور وہ اہل مزید اور لاؤ اور لاؤ کہتی رہے گی۔ حتیٰ کہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھ دے گا جس سے جہنم کے حصے ایک دوسرے میں گھسیں گے اور جہنم چیخ پڑے گی! بس! بس! پروردگار تیری عزت کی قسم!

مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بندہ بلا سوچے سمجھے بات کہتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے جہنم میں مشرق و مغرب جتنی دور پھینک دیا جاتا ہے۔
عبداللہ بن مبارکؓ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
آدی بات کرتا رہتا ہے، اپنے ساتھیوں کو ہنساتا رہتا ہے لیکن اس کی وجہ سے شریا ستارے سے بھی دور (جہنم میں) پھینک دیا جاتا ہے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں یہ روایت غریب ہے۔ اور اس کی سند میں ایک راوی زیر ضعیف ہے۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، ہم نے اوپر سے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ پتھر کی آواز تھی جو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اب جا کر وہ گہرائی میں پہنچا ہے۔

حافظ ابو نعیم اصبہانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں نور ﷺ نے ایک آواز سنی، جس نے آپ کو ہیبت زدہ کر دیا۔ پھر حضرت جبریلؑ آپ کے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیسی آواز تھی؟ جبریلؑ عرض کیا: یہ پتھر جہنم کے کنارے سے ستر سال پہلے آیا گیا تھا۔ یہ ابھی جہنم کے گڑھے میں گر رہا ہے۔ اللہ نے چاہا کہ آپ کو اس کی آواز سنو ادیں۔
صحیح مسلم میں عقبہ بن غزوٰان سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

البخاری، الحدیث: ۱۶۶۱، مسلم، الحدیث: ۱۷۰۶، الترمذی: ۳۲۷۲، مسند احمد: ۱۳۳/۳،
۳۰۱۳۱، البخاری: ۶۳۷۷، المسلم: ۷۳۰۷، الترمذی: ۳۳۱۳، مسند احمد: ۳۰۲/۲، ۳۰۲/۲،
المسلم: ۷۰۹۶، مسند احمد: ۳۷۱/۲، ۳۷۱/۲، مجمع الزوائد: ۳۸۹/۱۰

پتھر جہنم کے کنارے سے گرایا جاتا ہے اور ستر سال تک گرتا رہتا ہے اور کنارے کو نہیں پاتا۔ بس اللہ ہی اس کو بھرے گا کیا تم کو اس پر تعجب ہوتا ہے؟

عقبہ فرماتے ہیں ہمیں ذکر کیا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کی چوکت کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت ہے۔ ایک دن اس پر ایسا آئے گا کہ رش کی وجہ سے اس میں شور مچا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہمیں اس میں جگہ مرحمت فرمائے

جہنم کی گہرائی

ترمذی، نسائی، بیہقی اور حافظ ابو نعیم اصبہانی نے عبداللہ بن مبارکؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے پوچھا جانتے ہو جہنم کی وسعت کس قدر ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: ہاں اللہ کی قسم تم نہیں جانتے مجھے حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹی میں ہوگی اور آسمان اس کے دانے ہاتھ میں لیے ہوں گے۔ (سورۃ الزمر آیت ۶۷) کے متعلق سوال کیا کہ لوگ اس دن کہاں ہونگے؟ فرمایا: جہنم کے پہلے پر۔

صحیح مسلم میں ابن مسعودؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ جہنم کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور ستر ہزار لگاموں کے ساتھ اس کو کھینچا جائے گا۔ ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھامے کھینچ رہے ہونگے۔

علی بن موسیٰ الرضاؑ نے اپنے آباء سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالبؑ سے مرفوعاً نقل کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: کیا اس آیت جس کا ترجمہ ہے:

”تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائیگی اور تمہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور فرشتے قطار باندھ باندھ آ موجود ہونگے اور دوزخ اس دن حاضر کی جائیگی تو انسان اس دن متنبہ ہوگا مگر (اب) انتباہ (سے) اسے (فائدہ) کہاں (مل سکے گا) (سورۃ الفجر ۳۳ تا ۳۱)

کی تفسیر جانتے ہو؟ پھر فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا جہنم کو لایا جائے گا اور ستر ہزار لگاموں کے ساتھ اس کو کھینچا جائے گا۔ ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے تھامے کھینچ رہے ہونگے۔ اگر جہنم کا ایک شعلہ دنیا میں چھوڑ دیا جائے تو وہ آسمان و زمین کو خاکستر کر دے۔

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پیالے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اگر (جہنم کا) اتنا سیسہ آسمان سے زمین کی طرف چھوڑ دیا جائے، جو کہ پانچ سو سال کی مسافت ہے، تو وہ زمین تک اپنی تیزی کی وجہ سے رات سے پہلے پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر اس کو جہنم کی زنجیر کے بالائی سرے سے گرایا جائے تو مسلسل دن رات چلتا رہے تو اس کی جڑ تک چالیس سال میں پہنچے گا۔
امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔

۱۔ المسلم: ۷۳۶۱، الترمذی: ۳۵۸۵، ابن ماجہ: ۱۴۵۲، الترمذی: ۳۲۳۱، مسند احمد: ۴۵۱/۱، ۳۳۳، المسلم: ۷۰۹۳، الترمذی: ۲۵۷۳، مجمع الزوائد: ۳۸۸/۱۰،
۳۔ اتحاف السادة المطيعين: ۵۱۸/۱۰، الترمذی: ۲۵۸۸، مسند احمد: ۱۹۷/۲،

مسند احمد میں حضرت معقل سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گری جہنم (کا حصہ) ہے۔

جہنمیوں کے لمبے چوڑے جسموں کا بیان (اللہ ہمیں پناہ میں رکھے)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ان کو ہم عذریب آگ میں داخل کریں گے، جب ان کی کھالیں گل (اور جل) جائیں گی تو ہم اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ (ہمیشہ) عذاب (کا مزہ) چکھتے رہیں۔ بیشک خدا غالب حکمت والا ہے (سورۃ النساء آیت ۵۶)

مسند احمد میں ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں اہل جہنم کا جسم بڑھا دیا جائے گا..... حتیٰ کہ جہنمی کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کا ہوگا۔ اس کی ڈاڑھ جبل احد کی مانند ہوگی۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جہنمی کی ڈاڑھ جبل احد کی مانند ہوگی۔ کھال کی چوڑائی ستر ہاتھ ہوگی۔ اس کی ران درقان (مدینہ کی ایک پہاڑی کا نام ہے) کی مثل ہوگی اور اسکی مقعد (سرین، بیٹھنے کا حصہ) یہاں سے مقام ربذہ تک ہوگا۔

امام بیہقی کے طریق میں یہ اضافہ ہے: اور اس کا بازو (بڑی) دیک کی مانند (فریب) ہوگا۔ مسند احمد اور دیگر کتب حدیث میں دوسرے طرق سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: اس کی جلد کی موٹائی پالیس ہاتھ ہوگی۔

ایک روایت میں ہے کہ جہنمی کے دو شانوں کے درمیان کا فاصلہ تیز رفتار شخص کے حساب سے پانچ ایام کی مسافت ہے۔

مسند احمد میں عمرو بن عبید (عن ابیہ عن جدہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن متکبرین انسان کی صورت میں چیونٹیوں کی مانند کر دیے جائیں گے۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز ان سے بلند نظر آئے گی۔ حتیٰ کہ جہنم کا قید خانہ جس کو بولس کہا جاتا ہے وہ ان کو گھیر لے گا اور آگ ان پر چھا جائے گی اور وہ جہنمیوں کے لہو پیپ کا مٹو بہ طینۃ النہال پئیں گے۔

توجیہ و تطبیق

میدان محشر میں متکبروں کی تذلیل کیلئے ان کے اجسام چیونٹیوں کی مانند کر دیے جائیں گے۔ لیکن جہنم میں تعذیب کیلئے ان کے ابدان پہاڑوں سے بھی لمبے چوڑے کر دیے جائیں گے۔ تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں۔

مسند احمد میں یعلیٰ بن امیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مسند احمد میں یعلیٰ بن امیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسند (بھی) جہنم ہے۔

حضرت یعلیٰ نے اس کے بعد فرمایا: کیا تم یہ فرمان الہی نہیں پڑھتے ہو: (دوزخ کی) آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قاتیں ان کو گھیر رہی ہوں گی (سورۃ کہف آیت ۲۹) پھر اپنے متعلق فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں مسند میں کبھی داخل نہ ہوں گا حتیٰ کہ اللہ کے سامنے پیش کیا جاؤں اور کبھی مجھے مسند کا ایک قطرہ بھی نہ لگے گا حتیٰ کہ میں اللہ عزوجل سے ملاقات کر لوں۔

مسند ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسند میں حاجی، محترم یا ربو خدا کے مجاہد کے سوا کوئی سفر نہ کرے کیونکہ مسند کے نیچے جہنم ہے اور پھر جہنم کے نیچے مسند ہے۔

جہنم کے دروازوں، اس کی صفات اور اس کے داروغوں کا ذکر

فرمان الہی ہے: اور کافروں کو گروہ گروہ بنا کر جہنم کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے پروردگار کی آیتیں پڑھ کر سنا تے اور اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں، لیکن کافروں کے حق میں عذاب کا حکم تحقیق ہو چکا تھا۔ کہا جائیگا دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ اس میں رہو گے۔ تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے۔ (سورۃ الزمر آیت ۷۱)

فرمان الہی ہے: اس کے سات دروازے ہیں ہر ایک دروازے کے لئے ان میں سے جماعتیں تقسیم کر دی گئی ہیں (سورۃ الحجۃ ۳۳)

پل صراط کی صفت اور اسے پار کرنے میں لوگوں کی تفاوت رفتار

اسنن الکبریٰ للبیہقی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پل صراط جہنم کی پشت پر لغزش اور پھسلن کی جگہ ہے۔ (اس کے عبور کے وقت) انبیاء اللہ وسلم اللہم سلم کہہ رہے ہوں گے۔ کچھ لوگ بجلی کی طرح گزر جائیں گے، کچھ پلک جھپکنے کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑوں نچروں اور اونٹنوں کی طرح اپنے پیروں پر گزر جائیں گے۔ کوئی مسلمان نجات پا جائے گا اور کوئی زخمی حالت میں پار ہو جائے گا اور بہت سے اس میں گر جائیں گے۔ جہنم کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے میں جانے والا الگ گروہ ہے۔

۱۔ مسند احمد: ۲/۲۲۳، مسند احمد: ۲/۲۶، الترغیب: ۳/۳۸۵، کنز العمال: ۳۸/۳۹۵۳۸

۳۔ المسلم: ۱۱۳، الترمذی: ۲۵۷۸، مسند احمد: ۲/۳۲۸، البیہقی: ۱/۲۸۶

۵۔ مسند احمد: ۲/۳۳۳، البخاری: ۶۵۵۱، المسلم: ۱۱۵، مسند احمد: ۲/۷۸

۱۔ مسند احمد: ۳/۲۲۳، مجمع الزوائد: ۱۰/۳۸۶، ابوداؤد: ۵/۲۳۸۹، مجمع الزوائد: ۵/۲۱۲

۳۔ البیہقی: ۵۰۵، کنز العمال: ۳۹۰۳۳، الدر المنثور: ۳/۱۰۰

جہنم کے دروازوں کے نام..... یہی غلیل بن مرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک کہ "تبارک الذی اور رحم السجدۃ" کی تلاوت نہ فرما لیتے۔ غلیل بن مرہ فرماتے ہیں: حوامیم (یعنی قرآن پاک میں حتم سے شروع ہونے والی سورتیں) سات ہیں اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں، جہنم، حطمة، لظی، سحر، سقر، ہادیہ اور جحیم۔ فرمایا: اور ہر حتم قیامت کے دن آئے گی اور جہنم کے ان دروازوں پر کھڑی ہو جائے گی۔ پھر وہ دعا کرے گی: اے اللہ! کوئی ایسا شخص ان دروازوں میں سے داخل نہ ہو جو مجھ پر ایمان رکھتا ہو اور میری تلاوت کرتا ہو۔

امام بیہقی فرماتے ہیں یہ روایت منقطع ہے اور غلیل بن مرہ میں بھی کلام ہے۔

ابو بکر بن ابی الدنیا فرماتے ہیں خلف بن ہشام نے ابوشہاب خیاط سے نقل کیا وہ اپنی سند کے ساتھ حضرت علیؓ سے روایت فرماتے ہیں، فرمایا: جہنم کے دروازے ایک دوسرے کے اوپر ہیں۔ (پھر آگے راوی ابوشہاب نے انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ) پہلے یہ بھرے گا پھر یہ بھرے گا پھر یہ۔

ابن جریجؒ فرمایا الہی (اس کے سات دروازے ہیں) کے متعلق فرماتے ہیں ان میں پہلا جہنم ہے، پھر لظی، پھر حطمة، پھر سحر، پھر سقر، پھر جحیم اسی میں ابوجہل ہوگا اور پھر ہادیہ ہے۔

ترمذی میں مالک بن مغول کے حوالہ سے حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کیلئے ہے جو میری امت پر تلوار سونٹے۔

اس کے بعد امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت غریب ہے اور اس کو ہم صرف مالک بن مغول کے حوالہ سے جانتے ہیں۔

ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں جہنم کے سات دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ حروریہ (اوائل اسلام کے ایک فرقے) کیلئے ہوگا۔

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں: جہنم کے ہر دروازوں کے درمیان ستر سال کا فاصلہ ہے۔ ہر دروازہ (عذاب میں) اپنے سے اوپر والے سے ستر گنا زیادہ ہے۔

جہنم کے فرشتوں کی تعداد..... مؤمنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خوار سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد خدا ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔ (سورۃ التحریم آیت ۶)

یعنی جس چیز کا حکم ملتا ہے اسے عزم و استحکام اور بھرپور قوت و طاقت کے ساتھ فوراً پورا کرتے ہیں۔

نیز فرمان الہی ہے: اس پر انیس داروغہ ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے بنائے ہیں (سورۃ المدثر آیت ۳۰، ۳۱) آگے فرمایا: اور ان کا شمار کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے (سورۃ المدثر آیت ۳۱) یعنی ان کی تعداد لوگوں کیلئے بطور آزمائش رکھی گئی ہے کہ وہ اس پر ایمان لاتے ہیں یا نہیں اور انیس کی تعداد بڑے فرشتوں کی

۱۔ البیہقی: ۵۰۸۔ الدر المنثور ۹۹/۳۔ کنز العمال: ۲۶۲۱۔ ۲۔ البیہقی: ۵۰۸۔ الدر المنثور ۹۹/۳۔

کنز العمال: ۲۶۲۱۔ ۳۔ الترمذی: ۳۱۲۳۔ مسند احمد: ۹۳/۲۔

ہے، جو جہنم کے داروغہ ہیں۔ پھر ہر ایک کے ساتھ ماتحت مددگار فرشتے بہت ہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ فرمان الہی "اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو" کی تفسیر میں آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ یہ حکم فرمائیں گے تو ستر ہزار فرشتے اس کی طرف پھیں گے۔

فرمان الہی ہے: تو اس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح (کسی کو) عذاب دیگا۔ اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا۔ (سورۃ النجم آیتان ۲۶، ۲۷)

حضرت حسن بصریؒ حضرت انس بن مالکؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں فرمایا: قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جہنم کی تخلیق سے ایک ہزار سال قبل جہنم کے فرشتے پیدا کئے گئے تھے اور مسلسل وہ بڑھتے جا رہے ہیں حتیٰ کہ وہ وقت آجائے جب وہ لوگوں کو سر اور پاؤں سے پکڑ پکڑ کر جہنم واصل کریں۔

جہنم کی حدود

ناراً احاط بہم سرادقہا (کہف ۲۹) سرادقہا کے قرآنی الفاظ سے مراد وہ دیوار ہے جو جہنم کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس میں جہنم کے آلات گرز، زنجیریں اور دیگر عذاب دینے کے ہتھیار ہیں۔

فرمان الہی ہے: ہم نے ظالموں کے لئے (دوزخ کی) آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قتا میں ان کو گھیر رہی ہوگی اور اگر فریاد کریں گے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے انکی دادرسی کی جائیگی جو پچھلے ہوئے تانبے کی طرح (گرم ہوگا اور) مونہوں کو بیون ڈالے گا (انکے پینے کا) پانی بھی برا اور آرمگاہ بھی بری۔ (سورۃ کہف ۲۹)

فرمان الہی ہے: (اور) وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے۔ یعنی (آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں (سورۃ الحجر ۹، ۸)

کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے۔ اور گلوگیر کھانا ہے اور درودینے والا عذاب ہے (سورۃ المزمل آیتان ۱۲، ۱۳)

جبکہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوگی (اور) گھسیٹے جائیں گے۔ (یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے (سورۃ غافر آیتان ۷۲، ۷۳)

اس روز منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے۔ اب آگ کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کر کے ساتھ پیدا کی ہے اور ہمارا حکم تو آنکھ کے جھپکنے کی طرح ایک بات ہوتی ہے۔ (سورۃ القمر آیات ۴۸ تا ۵۰)

ان کے اوپر تو آگ کے سائبان ہوں گے اور نیچے (اس کے) فرش ہونگے یہ وہ (عذاب) ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اسے میرے بندے مجھ سے ڈرتے رہو (زمر: ۱۶)

ایسے لوگوں (کے لئے) کچھونا بھی (آتش) جہنم کا ہوگا اور اوپر سے اوڑھنا بھی (اسی کا) اور ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں (سورۃ الاعراف آیت ۴۱)

یہ دو (فریق) ایک دوسرے کے دشمن اپنے پروردگار (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں تو جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے (اور) ان کے سروں پر جلتا ہوا پانی ڈالا جائیگا۔ اس سے ان کے پیٹ

کے اندر کی چیزیں اور کھالیں گل جائیں گی (۲۰) اور ان (کے مارنے ٹھوکنے) کیلئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے (سورۃ الحج آیات ۲۱ تا ۲۹)

حافظ ابو یعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کیا ہے وہ حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کی حدود چار دیواریں ہیں اور ہر دیوار کا حصہ چالیس سال کی مسافت کے بقدر ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر جہنم کے گرزوں میں سے کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے اور جن و انس مل کر اس کو اٹھانا چاہیں تو نہیں اٹھائیں گے۔ ابن حبیبؒ فرماتے ہیں اگر جہنم کے گرز کی ایک ضرب کسی پہاڑ پر ماری جائے تو اس کو ریزہ ریزہ کر کے غبار بنا دے گی۔

جہنم کے عذابوں کی چند انواع و اقسام

حافظ ابوبکر بن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت یعلیٰ بن منبہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جہنم کیلئے ایک بادل پیدا فرمائیں گے۔ وہ ان پر چھا جائے گا۔ اس میں سے ایک آواز آئے گی: اے اہل جہنم! بولو تم کس چیز کے طلب گار ہو اور تمہارا کیا سوال کیا ہے؟ جہنمیوں کو بادل دیکھ کر دنیا کے بادل اور وہ پانی جو ان پر برساتا تھا یاد آجائے گا۔ لہذا وہ سوال کریں گے: اے رب ہمیں پینے کیلئے پانی چاہئے۔ لہذا ان پر طوق برسیں گے جو ان کے پہلے طوقوں میں اضافہ ہو جائیں گے، ان پر زنجیریں برسیں گی جو ان کی زنجیروں میں اضافہ کا سبب بنیں گی۔ اور آگ کے شعلے برسیں گے جو جہنم کی آگ کو دو چند کر دیں گے۔

ابوبکر بن ابی الدنیا اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوالاحوص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے لوگوں سے پوچھا: بتاؤ جہنم میں سب سے زیادہ عذاب کس کو ہوگا؟ ایک شخص نے عرض کیا: منافقین کو۔ فرمایا: درست۔ دریافت کیا ان کو کیسے عذاب دیا جائے گا؟ فرمایا: ان کو لوہے کے تابیوتوں میں بند کر کے جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں شترنج کے مبرے سے بھی چھوٹے آگ کے تنور میں رکھ دیا جائے گا، جس کو ”جب الحزن“ یعنی غم کا کنواں کہا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری اقوام کو بھی ان کے اعمال کے ساتھ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا جائیگا۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت وہب بن منبہ سے مروی ہے فرمایا: اہل جہنم جو جہنم کے مستحق ہیں وہ نکلنے کا راستہ نہ پائیں گے۔ سوئیں گے اور نہ مر سکیں گے۔ آگ پر چلیں گے، آگ پر بیٹھیں گے۔ ان کا اوڑھنا آگ ہوگا اور ان کا بچھونا بھی آگ کا ہوگا۔ ان کی قمیصیں آگ اور تار کول کی ہوں گی۔ ان کے مونہوں پر آگ کی لپٹیں مسلط رہیں گی۔ تمام جہنمی زنجیروں میں بندھے ہوں گے جن کے سرے فرشتوں کے ہاتھ میں ہوں گے۔ جو ان کو آگ کے پیچھے کھینچے پھریں گے۔ ان کے لبو پیپ جہنم کے گڑھے میں جمع ہوتے رہیں گے۔ یہی ان کے پینے کا سامان ہوگا۔

۱۔ الترمذی: ۲۵۸۳، مسند احمد: ۲۲۹/۳، مسند احمد: ۲۹/۳، جمع الزوائد: ۳۸۸/۱۰، ۳۔

مسند احمد: ۸۳/۳، مجمع الزوائد: ۳۸۸/۱۰، ۴۔ الترغیب: ۳۷۳/۳، الدر المنثور: ۳۵۷/۵،

الکامل فی الضعفاء لابن عدی: ۲۳۰/۶

اس کے بعد حضرت وہب بن منبہؒ نے لگے حتیٰ کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس روایت کے راویوں میں سے حضرت بکر بن حمیس روایت کرنے کے بعد اس قدر روئے کہ بات کرنے کی ہمت نہ رہی اور دوسرے راوی محمد بن جعفر بھی بہت زیادہ روئے۔ اللہ ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔

یہ حضرت وہب بن منبہؒ کا کلام تھا جو پہلی کتابوں میں ملتا ہے اور اہل کتاب سے منقول ہے۔ قرآن وحدیث سے بھی اس کے شواہد ملتے ہیں۔ فرمان الہی ہے: اور کفار گنہگار ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں رہیں گے۔ جو ان سے ہلکا نہ کیا جائیگا اور وہ اس میں ناامید ہو کر پڑے رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی (اپنے آپ پر) ظلم کرتے تھے۔ اور پکاریں گے اے مالک! تمہارا پروردگار ہمیں موت دیدے (سورۃ الزخرف آیات ۷۴ تا ۷۷)

فرمان الہی ہے: اے کاش! کافراں وقت کو جائیں جب وہ اپنے مونہوں پر سے (دوزخ کی) آگ کو روک نہ سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں پر سے اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ بلکہ قیامت ان پر ناگہان واقع ہوگی اور ان کے ہوش کھو دیں گے پھر نہ تو وہ اس کو ہٹائیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائیگی (سورۃ الانبیاء: ۴۹، ۵۰)

فرمان الہی ہے: اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ انہیں موت آئیگی کہ مرجائیں اور نہ اس کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جائیگا ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ وہ اس میں چلا نہیں گے کہ اے پروردگار! ہم کو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے، نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا؟ اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا۔ تو اب مزے چکھو! ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (سورۃ فاطر آیت ۳۶، ۳۷)

فرمان الہی ہے: اور جو لوگ آگ میں (جل رہے) ہوں گے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ ایک روز تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے۔ وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لیکر نہیں آئے تھے۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں! تو وہ کہیں گے کہ تم ہی دعا کرو۔ اور کافروں کی دعا (اس روز) بیکار ہوگی۔ (سورۃ عافرا آیات ۴۹، ۵۰)

فرمان الہی ہے: اور (بے خوف) بد بخت پہلو تہی کرے گا۔ جو (قیامت کو) بڑی آگ میں داخل ہوگا۔ پھر وہاں نہ مرے گا نہ جئے گا (سورۃ الاعلیٰ آیات ۱۱ تا ۱۳)

صحیح میں ہے کہ اہل جہنم اس میں جنیں گے نہ مریں گے اور آگ کے آنے والی حدیث میں ہے کہ اس دن جنت اور جہنم کے درمیان موت کو مینڈھ کی شکل میں لا کر ذبح کر دیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا اے اہل جنت! دوام ہی دوام ہے۔ موت کا خطرہ ہمیشہ کیلئے نکل گیا۔ اے اہل جہنم ہمیشہ ہمیشہ یونہی سڑتے رہو موت کبھی نہ آئے گی۔ ایسے شخص کو نیند کبھی آ سکتی ہے جو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عذاب میں ہو؟ ایک لحظہ اور ایک لمحہ کیلئے بھی چھٹکارا نصیب نہ ہو بلکہ فرمان الہی ہے: جب (اس کی آگ) بجھے کو ہوگی تو ہم ان کو (عذاب دینے کے لئے) اور بھڑکا دیں گے (سورۃ الاسراء آیت ۹۷)

اور فرمان الہی ہے: جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج (وتکلیف کی وجہ) سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائیگا کہ) جلنے کے عذاب کا مزہ اچھٹے رہو۔ (سورۃ الحج آیت ۲۲)

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل جہنم کے متعلق فرمایا: جہنم کا کھولنا ہوا پانی کسی جہنمی کے سر پر ڈالا جائے گا تو وہ اس کی کھوپڑی سے نکل کر پیٹ میں پھنسنے لگا اور اس کی آنتیں وغیرہ نکالتا ہوا اس کے قدموں سے نکل جائے گا۔

ترمذی اور طبرانی میں حضرت ابوالدرداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم پر بھوک کا عذاب مسلط کیا جائے گا وہ ان کے پیٹوں کے اندر سب کچھ برابر کر دے گا۔ پھر وہ کھانے کی فریاد کریں گے۔ ان کیلئے گلے میں انک جانے والا کھانا لایا جائے گا۔ پھر ان کو دنیا میں پانی مانگنے اور پینے کی یاد آئے گی تو ان کے پاس جہنم کے کوزوں میں جہنم کا کھولنا ہوا پانی لایا جائے گا۔ وہ پانی ان کے مونہوں کے قریب کیا جائے گا تو ان کے مونہوں کی کھال اتر جائے گی۔ پھر جب وہ پانی پیٹ میں اترے گا تو ان کے پیٹ کی آنتوں کو کاٹ کاٹ دے گا۔ وہ فریاد کریں گے تو ان کو کہا جائے گا: کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لیکر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے: کیوں نہیں! پھر کہا جائے گا: تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا (اس روز) بیکار ہوگی (غافر آیت ۵۰)۔ جہنمی کہیں گے ہمارے پاس مالک (داروغہ جہنم) کو بلا دو۔ پھر اس سے فریاد کریں گے: اے مالک! تمہارا پروردگار ہمیں موت ہی دیدے اور کہے گا کہ تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہو گے (سورۃ الزخرف ۷۷) وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پر ہماری سختی غالب ہوگئی اور ہم رستے سے بھٹک گئے (سورۃ المؤمنون ۱۰۶) لیکن (خدا فرمائیگا کہ اسی میں ذلت کیساتھ بڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو (سورۃ المؤمنون آیت ۱۰۸)۔

امام ترمذی نے اس کو الدارمی سے روایت کیا ہے۔ اور ان سے منقول ہے فرمایا کہ یہ روایت عام لوگوں کے علم میں نہیں ہے جبکہ حضرت ابوالدرداءؓ سے یہ منقول ہے۔

اہل جہنم کا کھانا پینا

فرمان الہی ہے: (ضریع یعنی) خاردار جھاڑ کے سوان کے لئے کوئی کھانا نہیں (ہوگا) جو نہ فریبی لائے نہ بھوک میں کچھ کام آئے (سورۃ الفاشیہ آیت ۷۰۶)

ضریع ارضی حجاز کا کاٹنا ہے جس کو شہر کہا جاتا ہے۔ ضحاک کی حدیث حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً منقول ہے فرمایا: ضریع جہنم میں ایسی کوئی چیز ہے جو کانٹے کے مشابہ ہے۔ ایلے سے زیادہ کڑوی، مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہے۔ جہنمی جب اس کو کھائے گا تو وہ اس کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی اور نہ ہی واپس اس کے منہ کی طرف آئے گی، بس درمیان میں انک جائے گی۔ نہ وہ فریبی دے گی اور نہ بھوک منائے گی۔ یہ روایت نہایت غریب ہے۔

فرمان الہی ہے: کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے اور گھوگر کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب ہے (سورۃ المزمل آیات ۱۲، ۱۳)

فرمان الہی ہے: اور پیغمبروں نے (خدا سے اپنی) فتح چاہی تو ہر سرکش ضدی نامراد رہ گیا اس کے پیچھے دوڑنے ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے

اسے موت آرہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئیگا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا (سورۃ ابراہیم آیات ۱۵ تا ۱۷) فرمان الہی ہے: پھر تم اسے جھٹلانے والے گمراہ ہو۔ تھوہر کے درخت کھاؤ گے اور اسی سے پیٹ بھرو گے اور اس پر کھولنا ہوا پانی پیو گے۔ اور پیو گے بھی اس طرح جیسے پیاسے اونٹ پیٹے ہیں۔ جزا کے دن یہ انکی ضیافت ہوگی (سورۃ الواقعة آیات ۵۱ تا ۵۶)

فرمان الہی ہے: بھلا یہ مہمانی اچھی ہے یا تھوہر کا درخت؟ ہم نے اس کو ظالموں کے لئے عذاب بنا رکھا ہے۔ وہ ایک درخت ہے کہ جہنم کے اصل (سب سے نچلے حصہ) میں آگے گا۔ اس کے خوشے ایسے ہوں گے جیسے شیطانوں کے سر۔ سودہ اسی میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس (کھانے) کے ساتھ ان کو گرم پانی ملا کر دیا جائیگا۔ پھر ان کو دوزخ کی طرف لوٹایا جائیگا (سورۃ الصافات آیات ۶۲ تا ۶۸)

حضرت عبداللہ بن مبارکؓ فرماتے ہیں: حضرت ابی امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول "اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا" کے متعلق فرمایا: یہ اس کے قریب کر دیا جائے گا وہ اس سے کراہت کرے گا جب اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو اس کے منہ کو جلادے گا اور اس کے سر کی کھال اس میں جا گرے گی۔ جب اس کو پئے گا تو وہ اس کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا اور اس کے پانچھانے کے مقام سے (آنتوں کے ساتھ) نکل جائے گا۔

فرمان الہی ہے: اور جن کو کھولنا ہوا پانی پلایا جائیگا تو انکی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا (سورۃ محمد آیت ۱۵) فرمان الہی ہے: اور اگر فریاد کرینگے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی دادرسی کی جائیگی جو پچھلے ہوئے تانبے کی طرح (گرم ہوگا اور جو) مونہوں کو بھون ڈالے گا (پینے کا) پانی بھی برا (سورۃ کہف آیت ۲۹) ترمذی میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اتقوا اللہ حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔

اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مگر مسلمان ہونے کی حالت میں۔ پھر فرمایا: اگر زقوم درخت (جو جہنمیوں کا کھانا ہوگا اس) کا ایک قطرہ بھی دنیا کے سمندروں میں ڈال دیا جائے تو وہ اہل دنیا کا جینا دو بھر کر دے گا۔ تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا یہ کھانا ہوگا!!۔

ابو یعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر جہنمیوں کے عساق (پانی) کا ایک ڈول دنیا میں اندیل دیا جائے تو ساری دنیا بدبودار ہو جائے۔ حضرت کعب احبارؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندہ کو غضب کی حالت میں دیکھیں گے اور فرمائیں گے اے پکڑو! تو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ فرشتے اس کو پکڑیں گے۔ وہ پیشانی اور قدموں کے درمیان سے اس کو پکڑ لیں گے۔ اللہ کے غضب کی وجہ سے وہ بھی اس پر غضبناک ہو گئے اور اس کو چہرے کے بل جہنم کی طرف تھمیشیں گے۔ اور آگ ان سے ستر گنا زیادہ اس پر غضبناک ہوگی۔ جہنمی پانی کی فریاد کرے گا تو اس کو ایسا پانی پلایا جائے گا جس سے اس کا گوشت اور اس کے پٹھے گر جائیں گے اور جہنم میں اوندھے منہ اس کو ڈال دیا جائے گا۔ سواس کیلئے آگ کی ہلاکت ہے۔

آپ ہی سے مروی ہے، آپ نے دریافت فرمایا: جانتے ہو مذاق کیا چیز ہے؟ حاضرین نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا: یہ جہنم میں ایک چشمہ ہے، جس میں تمام سانپ، بچھوؤں اور دوسری چیزوں کا ذرہ بڑھتا اور پسینہ بہہ بہہ کر گرتا ہے۔ آدمی کو لایا جائے گا اور اس میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ جب وہ نکلے گا تو اس کی ہڈیوں سے سارا گوشت گل کر گر جائے گا اور اس کی کھال اور گوشت اس کے نخنوں میں جا گرے گا۔ وہ اپنے گوشت کو یوں کھینچتا پھرے گا جیسے کوئی اپنے کپڑے کو کھینچتا ہے۔

جہنم کے ناموں سے متعلق روایات اور ان کی وضاحت

الہاویۃ: ابن جریج فرماتے ہیں: یہ جہنم کا بالکل نچلا طبقہ ہے۔ فرمان الہی ہے: اور جس کے وزن ہلکے نکلیں گے، اس کا مرجع ہاویہ ہے۔ (سورۃ القارعہ آیت ۹، ۸)

ایک قول یہ ہے کہ ہاویہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کو سر کے بل نیچے گرا دیا جائے گا کیونکہ ہوی ہوی کا معنی ہے نیچے گرنا لہذا اور سے جہنم میں گرایا جاتا ہے فقط اس کا مطلب ہے۔ حدیث میں ہے آدمی اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات کرتا ہے لیکن اسکی وجہ سے (یسوی بہا فی النار) جہنم میں ستر سال کی گہرائی تک گرا دیا جاتا ہے۔ یہاں بھی یہوی اسی معنی میں مستعمل ہوا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ "فامہ ہاویۃ" کا مطلب جہنم کا سب سے نچلا درجہ ہے۔ یا یہ خود آگ کی صفت ہے۔ اس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے:

ابوبکر بن ابی الدنیا نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤمن مر جاتا ہے تو (پہلے سے مرے ہوئے مردوں کی رو میں) اس نئے آنے والے مؤمن سے سوال جواب کرتی ہیں کہ فلاں کا کیا بنا فلاں کا کیا بنا؟ لیکن اگر کوئی مر جائے اور ان کے پاس نہ آئے تو وہ کہتے ہیں اس کو امہ الہاویۃ ہاویہ جہنم میں لے گئے ہیں۔ وہ تو بہت برا ٹھکانہ ہے۔ بہت بری پرورش گاہ ہے۔ اسی طرح جب کوئی (نیک روح والا ان کے پاس) آتا ہے تو وہ اس سے پوچھتے ہیں فلاں کا کیا ہوا کیا اس نے شادی کر لی؟ فلاں کا کیا ہوا کیا اس نے شادی کر لی؟ پھر آپس میں کہتے ہیں چھوڑو اس کو آرام کرنے دو۔ یہ سفر سے آیا ہے۔

ابن جریر میں ہے حضرت اشعث بن عبد اللہ الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مؤمن مر جاتا ہے تو اس کی روح مؤمنین کی ارواح کے پاس لے جاتی جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں اپنے بھائی کی شادی کر دو دنیا کے غم میں تھا پھر پوچھتے ہیں فلاں کا کیا ہوا وہ کہتا ہے اس کا تو انتقال ہو گیا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ کہتے ہیں اس کو امہ الہاویۃ یعنی جہنم لے گئے ہوں گے۔

حافظ ضیاء المقدسی نے اپنی کتاب میں عبد اللہ بن مسعود کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کی راہ میں جہاد کرتا گناہوں کو مٹا دیتا ہے یا فرمایا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ سوائے امانت کے۔ لہذا اصحاب امانت کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا امانت ادا کرو! وہ کہے گا: یا رب! دنیا تو چلی گئی۔ یہ بات تین مرتبہ ہوگی۔ پھر حکم سنایا جائے گا کہ اس کو ہاویہ لے جاؤ۔ لہذا اس کو لے جایا جائے گا اور اس میں دھکیل دیا جائے گا وہ اس میں گرے

کا حتیٰ کہ اس کی گہرائی تک جا پہنچے گا۔ وہاں اس امانت کو عینہ پہلی شکل میں پائے گا۔ چنانچہ اس کو اٹھائے گا اور اپنے کندھے پر رکھے گا پھر اس کو لے کر جہنم کی آگ میں چڑھے گا۔ حتیٰ کہ جب نکلے کے قریب ہوگا پھسل جائے گا اور ہمیشہ کیلئے دوبارہ گہرائی میں پہنچ جائے گا۔ نیز فرمایا: امانت نماز میں بھی ہے (کہ اس کو ادا کرے اور صحیح ادا کرے)۔ امانت روزے میں بھی ہے۔ امانت وضو میں بھی ہے۔ امانت بات چیت میں بھی ہے (کہ کسی کا راز یا آپس کا عہد افشاء نہ کرے)۔ لیکن ان سب امانتوں میں سخت امانت کسی کی امانت رکھوائی ہوئی شیء ہے۔

حدیث کے عالی راوی زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت برائہ سے کہا: کہ آپ کے بھائی عبد اللہ بن مسعود یہ روایت بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: وہ سچ کہتے ہیں۔

یہ روایت مسندات میں سے نہیں ہے۔ اور نہ صحاح ستہ میں سے کسی کتاب میں ہے۔

جب الحزن یعنی غم کی وادی

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب الحزن سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب الحزن کیا شیء ہے؟ فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے، جس سے خود جہنم بھی دن میں چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ وہ ریاء کا رقیوں کیلئے بنائی گئی ہے۔ اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض اور ناپسندیدہ وہ لوگ ہیں جو امراء اور ظالم حکام کے دکھاوے کیلئے اعمال کرتے ہیں۔

جہنم کی نہر کا ذکر جس میں جہنمیوں کے میل کچیل اور لہو پیپ وغیرہ جمع ہونگے جنت میں شراب کا عادی، رشتہ ناطہ قطع کرنے والا اور جادوگر کی تصدیق کرنے والا داخل نہیں ہو سکتے مسند احمد میں ابوموسیٰ کی حدیث سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ شراب کا عادی، اللہ تعالیٰ اس کو غوطہ کی نہر سے پلائیں گے۔ پوچھا گیا نہر الغوطہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ نہر جو فاحشوں کی شرمگاہوں سے نکلنے والی غلاطت سے جاری ہوتی ہے۔ نیز اہل جہنم کو ان فاحشات کی شرمگاہوں کی بدبو سے بھی ایذا دی جائے گی۔

وادئ لم لم کا ذکر

ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے، جس کا نام لم لم ہے۔ جہنم کی دوسری وادیاں بھی اس کی گرمی سے اللہ کی پناہ مانگتی ہیں۔ یہ روایت غریب ہے۔

ایک وادی اور کنویں کا ذکر

ابوبکر بن ابی الدنیا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”ہب ہب“ ہے۔ اللہ پر لازم ہے کہ اس میں ہر جاہل شخص کو سکونت دے۔ اے فلاں! خیال رکھنا کہیں تو ان میں سے نہ ہو جائے۔

ویل اور صعود کا ذکر

ویل یومئذ للمکذبین

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وَنَجْطُلُهُنَّ وَالْوَالِدَ الَّذِي فِيهِ يَنْزَعْنَ“ (سورۃ المرسلات ۱۵)

سارہقہ صعودًا

نیز فرمان الہی ہے: ہم اسے صعود پر چڑھائیں گے۔ (سورۃ المدثر آیت ۱۷)

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ویل جہنم میں ایک وادی کا نام ہے۔ کفار اس میں چالیس سال تک گرتے ہی رہیں گے۔ پھر کہیں جا کر اس کی گہرائی تک پہنچیں گے۔ صعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ جہنمی اس پر ستر سال تک چڑھتا رہے گا پھر اتنا ہی عرصہ اترنے میں صرف ہوگا۔ یہی حال ہمیشہ رہے گا۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن جریر نے بھی روایت کی ہے لیکن ضعیف ہے بلکہ اس سے مزید نیچے منکر کے درجہ میں ہے۔ زیادہ مناسب ویل کی تفسیر نجات اور سلامتی کی ضد ہے۔ جیسے عرب میں عام کہا جاتا ہے ویل لہ اس کو ویل ہے۔

صعود کے معنی

امام ابی حاتم ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ایک ہی سند کے ساتھ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے اس فرمان ”سارہقہ صعودًا“ کے متعلق فرمایا: صعود جہنم میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ کافر کو مجبور کیا جائے گا کہ اس پر چڑھے۔ لہذا جب وہ اس پہاڑ پر اٹھ کر رکھے گا تو اس کا ہاتھ (پہاڑ کی شدت پیش کی وجہ سے) پھسل جائے گا۔ جب واپس اٹھائے گا تو دوبارہ چھج ہو جائے گا۔ اسی طرح جب اپنا پاؤں رکھے گا تو پھسل جائے گا۔ جب واپس اٹھائے گا تو دوبارہ چھج ہو جائے گا۔

حضرت قتادہؓ حضرت ابن عباسؓ سے نقل فرماتے ہیں کہ صعود جہنم میں ایک چٹان کا نام ہے۔ جس پر کافر کو منہ کے بل کھینٹا جائے گا۔

حضرت سدیؓ فرماتے ہیں صعود جہنم میں ایک پھسلان والی چٹان کا نام ہے۔ کافر کو اس پر چڑھنے کیلئے

مجبور کیا جائیگا۔

حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں: ہم اسے صعود پر چڑھائیں گے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کو مشقت والا عذاب دیں گے۔ حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں اس کا مطلب عام ہے یعنی ایسا عذاب دیں گے جس میں راحت نہ ہوگی۔ اسی کو امام ابن جریرؓ نے اختیار فرمایا ہے۔

جہنم کے سانپ پچھوؤں کا ذکر، اللہ اپنی پناہ میں رکھے

ارشاد خداوندی ہے: جو لوگ مال میں جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا ہے بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں، بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس مال کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائیگا (سورۃ آل عمران آیت ۱۸۰)

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صاحب خزانہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو وہ مال اس کیلئے قیامت کے دن کنبے سانپ کی شکل میں بن جائے گا۔ اس کی دوا نکلیں ہوگی۔ وہ اپنے جڑوں سے اس شخص کو پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

دوسری روایت میں ہے وہ شخص اس سانپ کو دیکھ کر بھاگے گا سانپ اس کے پیچھے دوڑے گا اور اس کو پالے گا اور اس کا ہاتھ چبائے گا اور اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: جو لوگ مال میں جو خدا نے اپنے فضل سے ان کو عطا فرمایا ہے بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں، بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائیگا (سورۃ آل عمران آیت ۱۸۰)

اعمش، عبداللہ بن مروہ، مسروق کے سلسلہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے، اس فرمان الہی ”جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) خدا کے راستے سے روکا ہم ان کو عذاب پر عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ شرارت کیا کرتے تھے (سورۃ النحل آیت ۸۸) کے متعلق مروی ہے، آپؐ فرماتے ہیں (عذاب پر عذاب دیں گے) کا مطلب یہ ہے کہ ان پر بڑے پچھو جن کی دہیں ہوگی، شہد کی کھیلوں کی طرح چھوڑے جائیں گے۔

تیمم بن عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں: جہنم میں ایسے سانپ ہیں، جن کی مونڈائی بختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہوگی۔ وہ کسی کو ایک مرتبہ ڈس لیں تو چالیس سال اس کی تکلیف ختم نہ ہوگی۔

ابن ابی الدنیا میں ہے حضور ﷺ کے قدیم صحابی نصر بن نجیبؓ فرماتے ہیں: جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹی ہیں۔ ہر گھاٹی میں ستر ہزار گھر ہیں۔ ہر گھر میں ستر ہزار شگاف ہیں۔ ہر شگاف میں ستر ہزار اڑدھے ہیں اور ہر اڑدھے کے حصہ میں ستر ہزار پچھو ہیں۔ کافر ختم نہ ہوئے بلکہ ان کے برابر ہو جائیں گے۔ یہ روایت موقوف ہے اور منکر ہے۔ اس میں ایک راوی سعید بالکل مجہول ہے۔ اور بھی کئی ضعیف ہیں۔

بعض مفسرین نے جہنم کی وادیوں میں ”غی اور اٹام“ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان سے حفاظت فرمائے۔

فرمان الہی ہے: اور ہم نے ان کے درمیان ہلاکت کی جگہ بنا رکھی ہے۔ (کہف ۵۲) بعض مفسرین فرماتے ہیں اس سے مراد جہنمیوں کے لہو اور پیپ وغیرہ کی نہر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ اور حضرت مجاہدؓ فرماتے ہیں اس سے مراد جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔ عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں قیامت کے دن اہل ہدایت اور اہل ضلالت کے درمیان امتیاز قائم کر دیا جائے گا۔ تنہائی میں عبدالجبار الخولائیؒ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں دمشق میں ہمارے پاس حضور ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب تشریف لائے۔ انہوں نے لوگوں کا دنیا میں انہماک ملاحظہ فرمایا تو کہنے لگے ان کو کس چیز نے غفلت میں ڈال رکھا ہے؟ کیا ان کے پیچھے غلظ نہیں ہے؟ لوگوں نے سوال کیا وہ کیا شیء ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک کنواں ہے۔ جب اس کا منہ کھولا جائے گا تو اہل جہنم بھی اس سے بھاگ جائیں گے۔

عبرت انگیز خطبہ

امام تہمتیؒ (حاکم، اہم، ابراہیم بن مرزوق، سعید بن عامر) کی سند سے حضرت شعبہؒ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت شعبہؒ فرماتے ہیں: (خلیفہ) منصور کے پاس خط لکھا گیا، جو میں نے ان کو پڑھ کر سنایا: کہ حضرت مجاہدؒ سے مروی ہے کہ یزید بن شجرةؒ ایک انتہائی پارٹکس شخص تھے حضرت معاویہؓ ان کو مختلف لشکروں پر امیر بنا کر بھیجا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے ہم کو خطبہ دیا اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

اے انسانو! اپنے اوپر خدا کے احسانات کو یاد کرو۔ کاش تم وہ کچھ دیکھتے جو میں دیکھ رہا ہوں!۔ یہاں سرخ زرد اور ہر رنگ کے لوگ ہیں۔ دیکھو! جب نماز کھڑی ہوتی ہے تو آسمانوں کے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ حوری بن سنور جاتی ہیں۔ جب تم میں سے کوئی اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے آگے بڑھتا ہے حور عین اس کے لئے مزین ہوتی ہے۔ اور سب حوریں دعا کرتی ہیں: اے اللہ! اس کو ثابت قدم رکھ! جب وہ پیٹھ دیتا ہے تو اس کے خلاف جہت کرتی ہیں۔ اور کہتی ہیں اے اللہ! اس کی پکڑ فرما! پس اے لوگو! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں خون میں نہا جاؤ۔ کیونکہ پہلا قطرہ جب زمین پر گرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ جیسے شاخ سے پتہ گر جاتا ہے۔ اور دو حور عین اس (شہید) کی طرف بڑھتی ہیں اور اس کے چہرے سے مٹی صاف کرتی ہیں۔ ساتھ ساتھ کہتی ہیں: ہم تجھ پر نچھاور ہیں۔ وہ بھی کہتا ہے: میں تم پر قربان ہوں۔ پھر اس کو جوڑے پہنائے جاتے ہیں۔ آگے فرمایا اگر وہ جوڑے میری ان دو انگلیوں کے درمیان رکھے جائیں تو یہ جگہ ان سب جوڑوں کیلئے کافی ہوگی۔ وہ پکڑے بنی آدم کے ہاتھوں کے بنے ہوئے نہ ہونگے۔ بلکہ وہ جنتی لباس ہونگے۔ یاد رکھو! تم اللہ کے ہاں اپنے ناموں، علامتوں، باتوں، حلال و حرام اور اپنی مجالس کی شناخت کے ساتھ لکھے ہوئے ہو۔ پس جب قیامت کا روز ہوگا تو کہا جائے گا: اے فلاں! یہ تیرا نور ہے۔ یہ تیرا نور ہے۔ اے فلاں! تیرے لئے کوئی نور نہیں۔ اور جہنم کا بھی ایک ساحل ہے جیسے سمندر کا ساحل ہوتا ہے۔ اس پر بڑے بخشتی اونٹوں کی مانند جوئیں اور سانپ ہونگے۔ جب اہل جہنم عذاب میں تخفیف چاہیں گے تو ان کو کہا جائے گا اچھا ساحل کی طرف نکل جاؤ۔ وہ ساحل پر پہنچیں گے تو یہ زہریلے سانپ اور جوئیں اور دیگر بلائیں ان سے چٹ جائیں گی اور ان کے مونہوں اور پہلوؤں کو کاٹیں گی۔ آخر وہ

لوٹ کر آگ کے مرکز میں پہنچ جائیں گے۔ اس کے علاوہ ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی۔ وہ کھجائیں گے اور کھجائے چلے جائیں گے حتیٰ کہ ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی۔ ان کو کہا جائے گا اے فلاں! کیا تجھے اس سے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ چنانچہ اس کو کہا جائے گا یہ اس وجہ سے ہے کہ تو مؤمنین کو تکلیف پہنچاتا تھا۔

امام ترمذیؒ اپنی سند کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کیا جنت اس کے متعلق کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جنت میں داخل فرما دے۔ اور جس نے جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگی تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو جہنم سے پناہ دیدے۔

جس نے خلوص دل کے ساتھ جہنم کی گرمی و سردی سے خدا کی پناہ مانگی خدا کی

رحمت اس کے قریب ہے۔

تنہائی میں حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب گرمی کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان و زمین والوں کی طرف اپنے کان اور نگاہیں لگا دیتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی بندہ کہتا ہے: لا الہ الا اللہ ہائے کسی سخت گرمی ہے۔ اے اللہ! مجھے جہنم کی گرمی سے اپنی پناہ میں رکھو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جہنم کو فرماتے ہیں: میرے ایک بندے نے تجھ سے میری پناہ مانگی ہے لہذا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو تجھ سے اپنی پناہ میں لے لیا۔ اسی طرح جب سخت سردی کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان و زمین والوں کی طرف اپنے کان اور نگاہیں لگا دیتے ہیں۔ چنانچہ جب کوئی بندہ کہتا ہے: لا الہ الا اللہ! ہائے کسی سخت (زمہری) سردی ہے۔ اے اللہ! مجھے جہنم کی سردی سے اپنی پناہ میں رکھو گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جہنم کو فرماتے ہیں: میرے ایک بندے نے تیری سردی سے میری پناہ مانگی ہے لہذا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو تجھ سے اپنی پناہ میں لے لیا۔

لوگوں نے استفسار کیا: یہ زمہری کیا شیء ہے؟ فرمایا: زمہری وہ جگہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس میں کسی کافر کو ڈالیں گے تو سردی کی شدت سے اس کے اعضاء ایک دوسرے سے کٹ کٹ جائیں گے۔

فصل

جہنم کے درجات اللہ اپنی پناہ میں رکھے

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ علماء کا قول ہے سب سے بالائی درجہ جہنم ہے جوارب محمدیہ ﷺ کے گنہگاروں کیلئے مخصوص ہوگا۔ اس کو گنہگاروں کیلئے خالی چھوڑ دیا جائے گا (اور جہنم کی) ہوا میں اس کے دروازوں کو بجائیں گی۔ پھر لٹلی، حطمة، سعیر، سقر، جحیم اور سب سے آخر میں ہادیہ ہے۔

سب سے بالائی طبقہ میں ابوبکرؓ محمدیہ کے عاصی ہونگے۔ اس کے نیچے دوسرے حصہ میں نصاریٰ، تیسرے میں یہود، چوتھے میں ستارہ پرست، پانچویں میں آگ پرست، چھٹے میں مشرکین عرب اور سب سے نچلے ساتویں

۱۔ الحاکم فی المستدرک: ۳۹۵/۳۔ الترمذی: ۲۵۷۲۔ النسائی: ۵۵۳۶۔ ابن ماجہ: ۳۳۳۰۔

۲۔ القرطبی سورة النساء الآية: ۱۳۵، الحدیث: ۴۲۲/۵۔

میں منافقین ہونگے۔

مصنف فرماتے ہیں یہ تخصیص اور درجہ بندی کیلئے کسی مضبوط سند کی ضرورت ہے، جو یہاں نہیں پائی جاتی۔ اور وہ ہے وحی یا حدیث صحیح۔ کیونکہ حدیث بھی وحی کا درجہ رکھتی ہے۔ اس لئے کہ فرمان الیزدی ہے: اور (آپ ﷺ) خواہش نفس سے منہ سے بات نہیں نکالتے۔ یہ تو حکم خدا ہے جو (ان کی طرف) بھیجا جاتا ہے۔ ان کو نہایت قوت والے نے سکھایا ہے (سورۃ النجم آیات ۵۲-۵۳)

لہذا ان کی درجہ بندی صحیح طور پر خدا ہی کو معلوم ہے۔ ہاں آخری درجہ منافقین کیلئے ہوتا قرآن سے ثابت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا۔ نیز ان سب کا جہنم میں جانا بھی یقینی ہے۔

امام قرطبی فرماتے جہنم کے متعلق گزشتہ نام جہنم کے مکمل نام نہیں ہیں۔ بلکہ یہ کچھ نام ہیں۔ لیکن جہنم کے دروازے سات ہی ہیں۔ مصنف بھی امام قرطبی کی تائید فرماتے ہیں۔ (م: ابوطحہ)

جہنم کے افعی نامی اثر دھوں کا ذکر (اللہ اپنی پناہ میں رکھے)

عبداللہ بن الحارث حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جہنم میں سانپ ہیں، جو سختی اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہیں۔ اگر وہ کسی کو ایک مرتبہ ڈس لیں تو وہ شخص چالیس سال تک اس کی شدید تکلیف میں مبتلا رہے گا۔ طبرانی میں براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”ہم ان کو عذاب پر عذاب دیں گے (سورۃ النحل آیت ۸۸)“ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

جہنم میں بڑی کھینچوں (کے غولوں) کی طرح کے بچھوان پر چٹ جائیں گے اور ان کو کاٹیں گے۔ حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں جہنم کے سانپ اور اڑدھے وادیوں کی طرح (بڑے بڑے) ہونگے۔ جہنم کے بچھو (بڑے بڑے) قلعوں کی طرح ہونگے۔ ان کی دھن تیز نیروں کی طرح ہونگی۔ ان میں سے کوئی کسی کا فرکوڑے گا تو (شدت زہر کی وجہ سے) اس کا گوشت اس کے قدموں پر گر جائے گا۔

اہل جہنم کا رونا دھونا اور چیخ و پکار

ابو یعلیٰ الموصلی اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اے لوگو! روؤ، اگر رونا نہ آئے تو جھک کر روؤ۔ کیونکہ اہل جہنم جہنم میں روئیں گے۔ حتیٰ کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر نالہ کی صورت اختیار کر لیں گے۔ آنسو ختم ہو جائیں گے۔ آنکھوں میں گڑھے بن جائیں گے۔ اگر ان آنسوؤں میں حشمتی چلائی جائے تو چل پڑے گی۔

ابن ابی الدنیا میں سند ازید بن رفیع سے مرفوعاً منقول ہے، فرمایا: اہل جہنم جب جہنم میں داخل ہونگے تو ایک زمانہ تک آنسوؤں کے ساتھ روئیں گے۔ پھر ایک زمانہ تک خون کے آنسو روئیں گے۔ اہل داروغہ کہیں گے: اے بد بخت گروہ! گزشتہ گھر میں تم روئے نہیں۔ آج کوئی مددگار ہے تمہارا؟ وہ لوگ بلند آواز سے پکاریں گے: اے

اہل جنت! اے باپو! ماؤں! اور اولاد! ہم قبروں سے پیاسے اٹھے تھے۔ میدان محشر میں بھی طویل عرصہ پیاسے رہے افسوس! آج بھی ہم شدت پیاس میں ہیں۔ ہمارے اوپر کچھ پانی اٹھیل دو یا اور کچھ جو خدا نے تم کو دیا ہے۔ فرمایا: ان کی پکار پر چالیس سال تک کوئی دھیان نہیں دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: تم چپ کر کے پڑے رہو۔ تب وہ کلی طور پر مایوس ہو جائیں گے۔

فرمان الہی ہے: آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی اور وہ اس میں تیوری چڑھائے ہوں گے (سورۃ المؤمنون آیت ۱۰۳)

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوتِ.

اور وہ اس میں تیوری چڑھائے پڑے ہونگے۔ (سورۃ المؤمنون آیت ۱۰۳)

پھر فرمایا: آگ ان کے چہروں کو بھون ڈالے گی۔ ان کا بالائی ہونٹ وسط سر سے مل جائے گا اور نچلا ہونٹ ناف تک لٹک جائے گا۔ ابن مردودہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اللہ کے اس فرمان ”آگ ان کے مونہوں کو جھلس دے گی (سورۃ المؤمنون آیت ۱۰۳) کے متعلق فرمایا:

آگ ان کو یوں جھلسائے دے گی کہ ایک ہی لپٹ سے ان کا گوشت ان کی ایزویوں پر گر جائے گا۔

جہنم کی صفت سے متعلق مختلف احادیث

ابوالقاسم الطبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم جب جہنم میں جمع ہونگے اور ان کے ساتھ اہل قبلہ (مسلمانوں کے گنہگار) بھی ہونگے، جن کو خدا چاہے۔ تو کفار مسلمانوں سے کہیں گے: کیا تم مسلمان نہیں تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں! کفار کہیں گے: پھر تمہارے اسلام نے تم کو کیا فائدہ دیا؟ تم بھی ہمارے ساتھ جہنم میں پڑے ہو۔ مسلمان کہیں گے: ہمارے سر پر کچھ گناہ تھے، جن کی وجہ سے ہم پکڑے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ باتیں سنیں گے تو حکم فرمائیں گے کہ جو اہل قبلہ جہنم میں ہیں، سب کو نکال لو۔ آخر سب مسلمانوں کو نکال لیا جائے گا۔ باقی رہ جانے والے کفار دیکھیں تو کہیں گے: اے کاش! کہ ہم مسلمان ہوتے تو ہم بھی نکال لئے جاتے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اِيَّاكَ الْكِتَابِ وَقُرْآنِ الْمُبِينِ.

رَبَّنَا يَوْمَئِذٍ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

الہم۔ یہ (خدا کی) کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں۔ کسی وقت کافر لوگ آرزو کریں گے کہ کاش وہ

مسلمان ہوتے (سورۃ الحج آیت ۲۱)

امام طبرانیؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صالح بن طریف سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے پوچھا: کیا آپ نے حضور ﷺ سے اس فرمان الہی: ”کسی وقت کافر لوگ آرزو کریں گے

کہ کاش وہ مسلمان ہوتے (سورۃ الحجرات ۲) کے متعلق کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ آپ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ جہنم سے کچھ لوگوں کو نکالیں گے اور ان سے اپنا عذاب ہٹالیں گے۔
نیز فرمایا: جب اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو مشرکین کے ساتھ جہنم میں داخل فرمائیں گے تو مشرکین ان سے کہیں گے: دنیا میں تم تو سمجھتے تھے کہ ہم اللہ کے اولیاء ہیں۔ اب ہمارے ساتھ جہنم میں کیوں ہو؟ اللہ تعالیٰ ان کی یہ بات سنیں گے تو ان مسلمانوں کیلئے شفاعت کی اجازت مرحمت فرمائیں گے۔ لہذا ملائکہ، انبیاء اور مؤمنین ان کیلئے شفاعت فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ کے حکم سے ان کو نکال لیں گے۔ چنانچہ مشرکین جب یہ معاملہ دیکھیں گے تو کہیں گے: اے کاش کہ ہم بھی ان جیسے (مسلمان) ہوتے تو آج ہمیں بھی شفاعت نصیب ہو جاتی اور ہم بھی جہنم سے نکل جاتے۔ فرمایا: یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

رُبَّمَا يَوْذُلُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْوَسْوَاسُ الْخَاسِرِينَ

ایک وقت کافر لوگ آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے (سورۃ الحجرات ۲۱)

پھر وہ جنت میں جہنمیوں ہی کے نام سے پہچانے جائیں گے۔ کیونکہ ان کے چہروں پر سیاہی باقی ہوگی۔ وہ عرض کریں گے: اے رب! یہ نام ہم سے ختم فرما دے۔ اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے۔ لہذا ان کو جنت کی نہر میں غسل دیا جائے گا جس سے ان کے چہروں سے وہ علامت ختم ہو جائے گی۔
ابو اسامہ نے اس روایت کی توثیق فرمائی ہے۔

طبرانی میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے بہت سے لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گئے۔ لات وعزى کے بندے کہیں گے: تم کو لا الہ الا اللہ نے کیا فائدہ دیا؟ تم بھی ہمارے ساتھ جہنم میں پڑے ہو۔ ان کی بات پر اللہ کو غصہ آئے گا اور مسلمانوں کو جہنم سے نکال لے گا اور نہر حیات میں ان کو ڈال دے گا۔ پھر جیسے چاند گرہن سے نکلتا ہے اس طرح وہ اپنی جگہ سے تروتازہ نکلیں گے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ جنت میں ان کو جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا۔

ایک شخص نے حضرت انسؓ سے تاکید عرض کیا: اے انس! جانتے ہو نبی ﷺ کا فرمان ہے: جس نے قصداً مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ تو کیا آپ نے واقعی رسول ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ حضرت انسؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات خوب اچھی طرح سنی ہے۔

ایک غریب روایت

ابن ابی الدنیا میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں:

قیامت کے روز جہنم کو ستر ہزار ماموں کے ساتھ باندھ کر لایا جائے گا۔ ہر مام کو ستر ہزار فرشتے تھامے ہوئے ہوں گے۔ اس کے باوجود جہنم ان کی طرف جھک رہی ہوگی۔ حتیٰ کہ اس کو لاکر عرش کے دائیں طرف

۱۔ الاوسط للطبرانی: ۲۸۹، ۱۳۰ الاوسط للطبرانی: ۲۸۹، مجمع الزوائد: ۱۰/۳۷۹۔

لدر المنثور: ۹۳/۳، کنز العمال: ۳۹۳۷

کھڑا کر دیا جائے گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ اس پر ذلت کے بادل مسلط فرما دے گا۔ پھر پروردگار اس سے دریافت فرمائیں گے: (اے جہنم!) یہ ذلت کیسی ہے؟ وہ کہے گی: پروردگار! مجھے خوف ہے، کہیں میری وجہ سے آپ کی ذات پر حرف نہ آئے۔ پروردگار فرمائیں گے۔ تو سر اسرعیب اور برائی کا مجسمہ ہے، لیکن تیری وجہ سے مجھ پر کوئی قدغن عائد نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف وحی فرمائیں گے اور وہ اس قدر کڑکڑائے گی کہ کسی آنکھ میں آنسو نہ پھیں گے بلکہ خوف اور ہیبت سے آنکھیں رو رو کر خشک ہو جائیں گی۔ پھر جہنم دوسری بار اور سخت کڑکڑائے گی، جس کی وجہ سے کوئی فرشتہ بچے گا نہ نبی مرسل، بلکہ ہر ایک بے ہوش ہو جائے گا صرف تمہارا پیغمبر (ﷺ) نبی رحمت رہ جائے گا جو کہہ رہا ہوگا: یا رب! اتنی، اتنی!۔

غریب روایات میں سے ایک روایت

حافظ ابو نعیم اسماعیلی اپنی سند کے ساتھ حضرت کعب احبارؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک اولین و آخرین کو ایک ہی میدان میں جمع فرمائیں گے۔ ملائکہ اتریں گے اور ایک صف ہو جائیں گے۔ کہا جائے گا: جبریل! جہنم کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت جبریلؑ جہنم کو لائیں گے، جس کو ستر ہزار ماموں کے ساتھ ہانک کر لایا جائے گا۔ پھر مخلوق کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا حتیٰ کہ جب سو سال کا عرصہ بیت جائے گا تو جہنم ہلہلے گی، جس سے مخلوق کے دل ہوا ہو جائیں گے۔ پھر جہنم دوسری بار اور سخت گرے گی، جس کی وجہ سے کوئی فرشتہ بچے گا نہ نبی مرسل، بلکہ ہر ایک گھٹنوں کے بل گر جائے گا۔ پھر تیسری بار جہنم گرے گی جس کی وجہ سے دل اچھل کر مخلوق میں آ جائیں گے اور ہوش و حواس جاتے رہیں گے۔ ہر شخص اپنے اعمال کی وجہ سے گھبرا اٹھے گا، حتیٰ کہ حضرت ابراہیمؑ بھی فرمائیں گے: آج میں خدا کے ساتھ اپنی دوستی کے طفیل صرف اپنی ذات ہی کا سوال کرتا ہوں۔ حضرت عیسیٰؑ فرمائیں گے: اے خدا! اس عزت کے صدقہ، جو تو نے مجھے بخشی، آج میں اپنی ذات ہی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ مریم، جس نے مجھے جنم دیا تھا اس کے متعلق بھی آپ سے کچھ عرض نہیں کرتا۔ لیکن محمد ﷺ یوں عرض کریں گے: آج میں اپنی ذات کا سوال نہیں کرتا بلکہ اپنی امت کیلئے سوال کرتا ہوں۔ پروردگار آپ ﷺ کو جواب مرحمت فرمائیں گے: (اے محمد!) تیری امت میں جو میرے دوست ہیں، آج انہیں کوئی خوف ہے نہ رنج۔ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! آج میں تیری امت سے تیری آنکھیں ٹھنڈی کر دوں گا۔ پھر ملائکہ اللہ عزوجل کے سامنے (ہاتھ باندھے مؤدب) کھڑے ہو جائیں گے کہ ارشاد خداوندی ہو (اور ہم فوراً تعمیل کریں)۔ عالی و ذی مرتبت پروردگار عزوجل حکم فرمائیں گے: اے زبانیہ (جہنم کے فرشتوں) کی جماعت! اس محمدؐ یہ میں سے گناہوں پر ڈرتے رہنے والے لوگوں کو (جہنم) لے جاؤ۔ ان پر میرا شدید غضب ہے۔ دنیا میں انہوں نے میرے کام میں سستی دکھائی۔ میرے حق کی نافرمانی کی۔ میری حرمت کو پامال کیا۔ لوگوں سے ڈرتے رہے لیکن مجھ سے جنگ کرتے رہے۔ حالانکہ میں نے انہیں عزت بخشی تھی۔ ان کو دوسری اقوام و امم پر فضیلت کا درجہ دیا تھا۔ لیکن ان سب کے باوجود انہوں نے میری عظمت و فضیلت کا پاس نہیں کیا۔ میری عظیم نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا۔ پس اس وقت زبانیہ فرشتے ان کے مردوں کو داڑھیوں سے اور عورتوں کو مینڈھیوں سے پکڑ لیں گے

اور جہنم کی طرف لے چلیں گے۔

اس امت کے علاوہ دیگر امم کے افراد سیاہ چہروں کے ساتھ لے جایا جائے گا وہ بھی اس حال میں کہ (زنجیروں وغیرہ کا) عذاب ان کے قدموں میں ہوگا اور گردنوں میں طوق پڑے ہونگے۔ لیکن اس امت کے افراد (کے ساتھ جہنم لے جانے میں بھی رعایت کی جائے گی۔ اور ان) کو ان کے اپنے سابقہ رنگوں کے ساتھ لے جایا جائے گا۔ جب وہ جہنم کے داروغہ مالک کے پاس پہنچیں گے تو مالک ان کو کہے گا: اے بد بخت گروہ! تم کون سی امت ہو؟ تم سے اچھے چہرے والے میرے پاس اور کوئی نہیں آئے؟ وہ کہیں گے: اے مالک! ہم قرآن والی امت ہیں۔ مالک کہے گا: اے بد بخت گروہ! کیا محمد ﷺ پر قرآن نازل نہیں ہوا تھا؟ تب وہ امت محمدیہ کے گنہگار گریہ و زاری اور چیخ و پکار کریں گے: واہ محمد! واہ محمد! (خدا کی طرف سے حکم ہوگا): اے محمد! تیری امت میں سے جن کیلئے جہنم کا حکم ہوا ہے ان کیلئے شفاعت کرو۔ پھر مالک کو ندا دی جائے گی: اے مالک! تجھے کس نے حکم دیا ہے ان بد بختوں کے ساتھ عتاب کرنے کا، ان سے مکالمہ کرنے کا اور ان کو جہنم میں داخلہ سے روکے رکھنے کا؟ اچھا اے مالک! ان کے چہرے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں اللہ رب العالمین کو سجدہ کرتے تھے۔ اے مالک! ان کو زنجیروں کے ساتھ نہ باندھنا، کیونکہ یہ جنابت سے غسل کرتے تھے۔ اے مالک! ان کو بیڑیاں نہ پہنانا، کیونکہ یہ میرے حرمت والے گھر کا طواف کرتے تھے۔ اے مالک! ان کو تارکول کے لباس نہ پہنایوگا، کیونکہ احرام کیلئے انہوں نے اپنے لباس اتار دیئے تھے۔ اے مالک! جہنم کو کہہ دے کہ بس ان کو ان کے اعمال کے مطابق ہی سزا دینا۔ پس جہنم ان کو اور ان کے عذاب کی مقدار کو خوب اچھی طرح جان لے گی، جتنا کہ ایک ماں بھی اپنے بچے کو نہیں جانتی۔

لہذا جہنم کسی کو صرف اس کے گناہوں تک پکڑے گی، کسی کو گناہوں تک، کسی کو ناف تک اور کسی کو اس کے سینے تک جکڑے گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ ان کو ان کے کبیرہ گناہوں، اور ان کے گناہوں پر ڈٹے رہنے کی سزا دے لیں گے تو ان کے اور مشرکین کے درمیان دروازہ کھول دیں گے جو کہ جہنم کے نچلے طبقہ میں ہونگے۔ اہل امت محمدیہ اب تک کوئی غصہ نہ پکڑیں گے، خطائیں کیں اور ظلم کیا۔ اس وقت مشرکین کہیں گے: تمہیں اللہ اور محمد پر ایمان لانے نے کیا نفع دیا؟ یہ بات سن کر پروردگار رب العالمین غضبناک ہو جائیں گے اور جبریل کو حکم فرمائیں گے: اے جبریل! اجاہنم سے امت محمدیہ کے تمام افراد کو نکال لا۔ حضرت جبریل ان کو جہنم کے جتنے نکالیں گے جو جہل کر کوئلہ ہو چکے ہونگے۔ پھر ان کو جنت کے دروازے پر نہر الحیاء میں ڈال دیں گے۔ وہ اس میں رہیں گے حتیٰ کہ پہلے سے زیادہ تروتازہ ہو جائیں گے۔ پھر حضرت جبریل ملائکہ کو حکم دیں گے کہ رجن کے آزاد کردہ بندوں کو جنت میں داخل کریں۔ وہ اہل جنت میں اس علامت کے ساتھ ہی پہچانے جائیں گے (کہ یہ جہنم سے خلاصی پانے والے ہیں)۔ پھر یہ دعا کریں گے کہ ان سے یہ علامت مٹا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان سے یہ علامت ختم فرمادیں گے اور اس کے بعد اہل جنت میں اس علامت کے ساتھ ان کی پہچان ختم ہو جائے گی۔

دوسری روایات سے اس حدیث کے مختلف حصے مؤید ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب

قیامت میں رسول خدا ﷺ

کی شفاعت اور اس کی انواع و تعداد کا بیان

شفاعت عظمیٰ کا بیان..... حضور ﷺ کی شفاعتوں میں پہلی قسم شفاعت اولیٰ ہے۔ اسی کو شفاعت عظمیٰ کہتے ہیں۔ انبیاء و مرسلین اور مؤمنین میں یہ شفاعت صرف حضور ﷺ کو ہی حاصل ہوگی۔ اس شفاعت کو پانے کیلئے تمام مخلوق محتاج ہوگی، حتیٰ کہ ابراہیم اور موسیٰؑ بھی۔ تمام لوگ حضرت آدمؑ کے پاس حاضر ہونگے کہ ہمارے لئے شفاعت فرمائیں اسی طرح یکے بعد دیگرے دوسرے انبیاء کے پاس آئیں گے۔ لیکن ہر ایک انکار کرے گا اور کہے گا میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ بالآخر یہ سلسلہ سید الاولین و الاخرین حضرت محمد ﷺ پر جا کر منتہی ہوگا۔ آپ ﷺ فرمائیں گے: ہاں ہاں، میں اس کا اہل ہوں۔ لہذا آپ ﷺ تشریف لائیں گے اور بارگاہ خداوندی میں شفاعت کریں گے کہ پروردگار ان کا حساب کتاب شروع فرما۔ ان کو اس مقام سے نجات دے۔ مؤمن اور کافر کے درمیان امتیاز فرما۔ مؤمن کو جنت سے نواز اور کافر کو جہنم واصل فرما۔

اس مقام کی تفصیل تفسیر ابن کثیر میں سورہ اسراء کی ذیل کی آیت کے تحت بیان ہوئی ہے۔

اور کچھ حصہ شب میں بیدار ہوا کرو (اور تہجد کی نماز پڑھا کرو یہ شب خیزی) تمہارے لئے سبب زیادت ہے۔ قریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود میں داخل کرے۔ (سورہ الاسراء آیت ۷۹)

دیگر انبیاء و مرسلین کے مقابلہ میں حضور ﷺ کی خصوصیات

صحیحین میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے، جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئیں۔ ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے میرا رب (ذیشان پر مسلط) کر کے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے ساری روئے زمین جائے جود اور پاک قرار دی گئی۔ اموال غنیمت میرے لئے حلال کر دیئے گئے، جو مجھ سے قبل کسی کیلئے حلال نہیں ہوئے۔ مجھے شفاعت کرنے کا اہل بنایا گیا۔ اور یہ کہ ہر نبی کسی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا جبکہ مجھے تمام انسانیت کیلئے مبعوث کیا گیا ہے۔

فرمایا: مجھے شفاعت کرنے کا اہل بنایا گیا۔ اس سے شفاعت عظمیٰ مراد ہے۔ حضور ﷺ بارگاہ خداوندی

النهاية للبدایة تاریخ ابن کثیر حصہ ۱۶ قیامت کے بعد کے مفصل احوال
میں یہ شفاعت فرمائیں گے۔ یہ شفاعت حساب کتاب شروع ہونے سے متعلق ہوگی۔ تمام مخلوق اس شفاعت کی
محتاج ہوگی کیونکہ ہر ذی روح میدانِ حشر میں کھڑا کھڑا ہو چکا ہوگا۔ حتیٰ کہ ابراہیم خلیلؑ، موسیٰ کلیمؑ اور دیگر تمام
انبیاء و مرسلین اس شفاعت کی رغبت رکھیں گے اور اولین و آخرین سب اس کے معترف ہوں گے۔ یہ شفاعت صرف
حضور ﷺ کو حاصل ہوگی اور کسی پیغمبر کو نصیب نہ ہوگی۔

اس کے علاوہ گنہگاروں کے متعلق شفاعت دیگر انبیاء و ملائکہ کو بھی حاصل ہوگی۔

حضرت امام اوزاعیؒ ابوعمار، عبداللہ بن فروخ کے توسط سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں پہلا شخص ہوں جس کیلئے زمین شق ہوگی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے
میری شفاعت قبول کی جائے گی۔

میں پہلا شخص ہوں جس کیلئے زمین شق ہوگی، کا مطلب ہے میں سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جاؤں گا۔

اسی طرح امام بیہقیؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور میں پہلا شخص ہوں جس کیلئے زمین شق ہوگی
اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میرے ہاتھ میں لواء الحمد
یعنی حمد باری تعالیٰ کا جھنڈا ہوگا حتیٰ کہ آدم اس کے نیچے ہوں گے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے رب نے مجھے فرمایا: کہ میں ایک حرف پڑھوں۔ میں نے عرض کیا پروردگار میری امت
پر آسانی فرما۔ تو پروردگار نے جواب دیا ایک حرف پڑھو۔ میں نے پھر عرض کیا پروردگار میری امت پر آسانی
فرما۔ تو پروردگار نے تیسری مرتبہ جواب دیا اچھا سات حرف پڑھو۔ پھر فرمایا تم نے جتنی بار مجھ سے سوال
کیا ہر سوال کے بدلے میں جو چاہو مانگو۔ میں نے عرض کیا: اے پروردگار ایک تو میری امت کی مغفرت فرما دے
اور باقی سوال میں آخرت کے دن کیلئے اٹھا رکھتا ہوں جس دن ساری مخلوق میری طرف رغبت رکھے گی حتیٰ کہ حضرت
ابراہیمؑ بھی۔

تشریح: مذکورہ بالا حدیث میں قرآن کو سات حروف پڑھنے کی اجازت دی گئی، اس سے مراد
عرب کی مختلف زبانوں کے مطابق پڑھنے کی اجازت ہے۔ یہی سات قرآت کہلاتی ہیں۔ یہ سات قرآتیں قرآن
اور علماء کے ہاں محفوظ ہیں۔ ان کے علاوہ کسی اور طریق سے قرآن پڑھنا ممنوع ہے۔ ہمارے دیارِ مشرق میں
قرآتِ حفص پڑھی جاتی ہے۔ (م: ابو ظلمہ)

شفاعت کی دوسری اور تیسری قسم، عام مسلمان لوگوں کیلئے حضور ﷺ کی
شفاعت ہے، جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی تاکہ وہ جنت میں داخل
ہو جائیں اور ان لوگوں کے واسطے جن کیلئے دخولِ جہنم کا حکم ہو چکا ہوگا تاکہ وہ

۱۔ الترمذی: ۳۱۳۸، ابن ماجہ: ۳۳۰۸، ۲۔ تخریجہ کما سبق للنسائی: ۳۳۸، مسند احمد: ۱۹۰۱

دخولِ جہنم سے بچ جائیں۔

حافظ ابوبکر بن ابی الدین اپنی کتاب الاحوال میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

قیامت کے دن انبیاء کیلئے نور کے منبر نصب کئے جائیں گے، جس پر وہ جلوہ افروز ہوں گے۔ میرا منبر وہ

جائے گا میں اس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اللہ عزوجل کے سامنے کھڑا ہوں گا۔ اپنی امت کی فکر میں کہ کہیں مجھے جنت بھیج

دیا جائے اور میرے بعد میری امت رہ جائے۔ سو میں عرض کروں گا: یا رب! میری امت۔ پروردگار فرمائیں گے:

اے محمد! تو کیا چاہتا ہے کہ میں تیری امت کے ساتھ دیا کروں۔ میں عرض کروں گا: یا رب! ان کا حساب جلد لے

لیجئے۔ پس ان کو بلایا جائے گا اور حساب کتاب لیا جائے گا۔ کوئی تو اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا

اور کوئی میری سفارش کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا اور میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا حتیٰ کہ مجھے ان لوگوں

کیلئے دستاویز لکھ دی جائے گی جن کو جہنم بھیج دیا گیا ہوگا جس کی وجہ سے جہنم کا دار و غما لک کہے گا: اے محمد! تو نے اپنی

امت پر اپنے رب کے غضب کیلئے کوئی سزا نہیں چھوڑی۔

(منہال بن عمرو عن عبداللہ بن الحارث) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لوگوں کو ننگے جسم میدانِ حشر میں جمع کیا جائے گا۔ وہ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائے جمع ہوں گے

اور فیصلہ کئے جانے کے انتظار میں چالیس سال تک کھڑے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے کرسی کی طرف نزول

اجل فرمائیں گے۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو بلایا جائے گا اور ان کو دوحتی ریشم کے جوڑے پہنائے جائیں

گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے پاس نبی آدمی محمد کو بلاؤ۔ فرمایا: پس میں کھڑا ہوں گا اور جنت کا لباس پہنوں

گا اور میرے لئے حوش کو کھول دیا جائے گا، جس کی چوڑائی ایلہ سے کعبہ تک ہے۔ میں اس سے پیوں گا اور غسل

کروں گا جبکہ شدتِ پیاس کی وجہ سے مخلوق کی گردنیں کٹ رہی ہوں گی۔ پھر میں کرسی کی دائیں جانب

کھڑا ہوں گا۔ اس مقام پر میرے سوا کسی کو کھڑے ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ پھر مجھے کہا جائے گا: سوال کرتے

عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کرتی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اس موقع پر ایک شخص نے آپ ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے والدین کیلئے کسی بھلائی کی

توقع رکھ سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا میں ان کیلئے شفاعت کروں گا یا تو قبول کر لی جائے گی یا منع کر دیا جائے

گا اور مجھے ان کیلئے کوئی امید نہیں ہے۔

آگے منہال بن عمرو فرماتے ہیں کہ اس کے علاوہ مجھے عبداللہ بن الحارث نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا:

اپنی امت میں سے ایک قوم پر میرا گزر ہوگا جس کو جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا۔ وہ کہیں گے: اے

محمد! ہماری شفاعت کر دیجئے۔ میں ملائکہ کو حکم دوں گا: کہ ان کو روکے رکھیں۔ میں پروردگار کے حضور میں جاؤں

گا اور اجازت طلب کروں گا مجھے اجازت دی جائے گی۔ میں خدا کے حضور سر بھی دو کر عرض کروں گا: پروردگار میری

۱۔ المغنی عن حمل الاسفار للعراقی: ۵۱۰/۳، ۲۔ المستدرک للحاکم: ۳۳۸/۲، مسند احمد:

امت میں سے ایک قوم کے متعلق آپ نے جہنم کا حکم فرمایا ہے۔ پروردگار فرمائیں گے: جا، جس کو میں چاہوں نکال لے۔ پھر باقی لوگ بھی پکارا نہیں گئے: اے محمد! ہمارے لئے بھی شفاعت فرما دیجئے۔ پس میں پروردگار کے پاس دوبارہ حاضر ہوں گا اور اجازت چاہوں گا۔ مجھے اجازت ملے گی اور میں مجدد ریز ہو جاؤں گا۔ پروردگار فرمائیں گے: اپنا سر اٹھاؤ اور سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ پس میں کھڑا ہوں گا اور خدائے ذوالجلال کی وہ حمد و ثناء کروں گا کہ کسی نے نہ کی ہوگی۔ پھر عرض کروں گا میری امت میں سے ایک قوم کے متعلق جہنم کا حکم ہو چکا ہے۔ پروردگار فرمائیں گے: جا اور جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوا ہے جہنم سے نکال لے۔ میں عرض کروں گا اور جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو؟ پروردگار فرمائیں گے: اے محمد! یہ تیرے لئے نہیں ہے، یہ میرے لئے ہے۔ پس میں جاؤں گا اور جس کو مشیت ایزدی ہوگی جہنم سے نکال لوں گا۔ صرف ایک قوم رہ جائے گی جو جہنم میں داخل ہوگی۔ دوسرے اہل جہنم ان کو عار دلانیں گے اور کہیں گے: تم تو اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے، اس کے ساتھ کسی کو شریک بھی نہیں ٹھہراتے تھے، اس کے باوجود اس نے تم کو جہنم میں داخل کر دیا ہے۔ فرمایا: یہ بات سن کر وہ لوگ انتہائی رنجیدہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجیں گے جو اپنا ایک چلو پانی کا جہنم میں پھینک دے گا۔ پس کوئی لا الہ الا اللہ والا نہ کہے گا بلکہ ہر ایک کے چہرے پر اس پانی کا ایک ایک قطرہ ضرور گرے گا۔ جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے پہچان لئے جائیں گے۔ پھر دوسرے اہل جہنم ان پر رشک کریں گے۔ لہذا ان کو نکالا جائے گا اور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ پھر اہل جنت ان کی ضیافت اور مہمان نوازی کریں گے۔ اگر وہ سب بھی کسی ایک جنتی کے پاس ٹھہر جائیں تو اس کے پاس سب کیلئے بہت گنجائش ہوگی۔ ان کو مجردین کہا جائے گا۔

صرف ایک قوم رہ جائے گی جو جہنم میں داخل ہوگی اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو نکالنے کے الفاظ استعمال ہوئے ان کا مطلب بچانا ہے یعنی میں ان کو جہنم جانے سے بچالوں گا۔ نیز اس روایت سے متعدد شفاعت کا پتہ چلتا ہے۔

شفاعت کی چوتھی قسم

حضور ﷺ کی چوتھی شفاعت اہل جنت کیلئے ہوگی تاکہ ان کے درجات میں مزید ترقی ہو سکے اور ان کو اپنے اعمال سے زیادہ درجات مل سکیں۔ معتزلہ صرف اسی شفاعت کے قائل ہیں، اس کے علاوہ دیگر شفاعتوں کے منکر ہیں۔ حالانکہ ان کے متعلق احادیث تو اتر کے ساتھ وارد ہیں۔

اس چوتھی قسم پر دلیل صحیحین کی حدیث ہے کہ غزوہ کو طاس! میں حضرت ابو موسیٰ اشعرئ کے ماموں ابو عامر کو کاری زخم پہنچا۔ حضرت ابو موسیٰ نے حضور ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور دعا کی: اے اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما اور قیامت کے دن ان کو کثیر مخلوق پر فوقیت دے۔

طاس دیا ہوا وزن میں ایک وادی کا نام ہے۔ قبیلہ حوازن اور نبی ﷺ کے درمیان ایک معرکہ پیش آیا تھا جو جنگ حنین کہلاتا ہے۔ اس معرکہ میں جب لڑائی کا بازار خوب گرم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب و طس کو حمایت جاگ اٹھی ہے۔

قیامت کے دن ان کو کثیر مخلوق پر فوقیت دے۔ یہ درجات میں ترقی کیلئے شفاعت ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ شفاعت صرف آخرت کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

اسی طرح ام سلمہؓ کی حدیث ہے کہ جب ان کے شوہر ابوسلمہؓ کی وفات ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کیلئے دعا فرمائی: اے اللہ! ابوسلمہؓ کی مغفرت فرما۔ ہدایت پانے والوں میں ان کے درجات بلند فرما۔ پیچھے رہ جانے والوں میں ان کو اچھا نام دے۔ اس کی اور ہماری مغفرت فرما اے رب العالمین! اور اس کی قبر کو کشادہ و منور فرما۔ یہ روایت صحیح مسلم میں بھی مروی ہے۔

جنت میں بغیر حساب داخل کرنے والی اور گنہگار کے

عذاب میں تخفیف کرنے والی شفاعت کا بیان

شفاعت کی پانچویں قسم

قاضی عیاض وغیرہ نے ایک اور پانچویں قسم متعارف کروائی ہے۔ جنت میں بغیر حساب و کتاب داخل کروانے والی شفاعت۔ مصنف فرماتے ہیں: میرے علم میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ نیز قاضی عیاض نے بھی اس کی کوئی مستند دلیل پیش نہیں کی ہے۔ لیکن اس کی تائید میں حضرت عکاشہؓ کی حدیث پیش کی جاسکتی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کیلئے دعا فرمائی تھی کہ اللہ ان کو ان ستر ہزار افراد میں داخل فرما دے جو بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہو گئے۔

یہ حدیث صحیحین میں مروی ہے اور اس مقام کے مناسب ہے۔

شفاعت کی چھٹی قسم

ابو عبد اللہ القرطبی نے شفاعت کی ایک اور چھٹی قسم بیان فرمائی ہے۔ وہ ہے حضور ﷺ کی شفاعت اپنے چچا ابوطالب کیلئے کہ اللہ ان کے عذاب میں تخفیف فرما دے۔ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت ابوطالب کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن شاید میری شفاعت ان کے کام آ سکے اور ان کو صرف آگ کے ایک گڑھے میں داخل کر دیا جائے، وہ آگ صرف ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی۔ (لیکن) اسی سے ان کا دماغ کھولے گا۔
لیکن اگر اس پر اعتراض کیا جائے کہ فرمان الہی اس کے معارض ہے: تو (اس حال میں) سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے حق میں کچھ فائدہ نہ دیگی (سورة المدثر ۳۸) تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شفاعت جہنم سے توند نکلوا سکے گی لیکن تخفیف عذاب کا فائدہ دے گی جیسے گنہگار مومنین کو جہنم سے نکلوا بھی دے گی۔

شفاعت کی ساتویں قسم

حضور ﷺ کی یہ شفاعت تمام مومنین کیلئے ہوگی اور جنت میں داخلہ کی اجازت کیلئے ہوگی۔ صحیح مسلم میں

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں میں پہلا شفیع ہونگا۔

حدیث صورت میں ہے: جب اہل جنت جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو آپس میں کہیں گے پروردگار کے پاس اب کون سفارش لے کر جائے کہ ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ لوگ کہیں گے اپنے جدا محمدؐ حضرت آدمؑ کے علاوہ اور کون زیادہ مناسب ہوگا؟ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا تھا ان میں اپنی روح پھونکی تھی اور یہ کہ ان کو سامنے کھڑا کر کے ہمکھام ہوئے تھے۔ لہذا سب لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور یہ مطالبہ کریں گے حضرت آدمؑ اپنی خطا یاد کر کے فرمائیں گے: میں تو اس کا اہل نہیں ہوں۔ ہاں تم محمدؐ کے پاس جاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر سب لوگ میرے پاس آئیں گے اور پروردگار عزوجل کے ہاں میری تین سفارشیں (باقی) ہوگی، جن کا اللہ نے مجھ سے وعدہ فرما رکھا ہوگا۔ پس میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازے کا حلقہ پکڑوں گا اور دروازہ کھلوادوں گا۔ پس میرے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ مجھ پر سلام پیش کیا جائے گا اور مرحبا کہا جائے گا۔ میں داخل ہو کر رب ذوالجلال کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایسی حمد و ثناء عطا فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے فرمائیں گے: اے محمدؐ اپنا سراٹھاؤ اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ جب میں اپنا سراٹھاؤں گا تو اللہ جل شانہ (باوجود سب کچھ جاننے کے) فرمائیں گے تم کیا چاہتے ہو؟ میں عرض کروں گیارب! آپ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا لہذا اہل جنت کیلئے میری شفاعت قبول کر لیجئے تاکہ وہ جنت میں داخل ہو سکیں۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے: میں نے تمہاری شفاعت قبول کی۔ اور ان کو جنت میں داخلگی کی اجازت دیدی۔

رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے تم دنیا میں اپنے اہل خانہ کو اور اپنے ٹھکانوں کو اس سے زیادہ نہیں جاننے ہو گے جتنا کہ اہل جنت اپنے اہل خانہ کو اور اپنے ٹھکانوں کو جانتے ہو گے۔

جنت میں ہر جنتی کو بہتر حوریں اور دودنیا کی عورتیں ملیں گی۔ ان دو عورتوں کو باقی عورتوں پر فضیلت حاصل ہوگی، کیونکہ انہوں نے دنیا میں خدائے عزوجل کی عبادت کی ہوگی۔

شفاعت کی آٹھویں قسم

حضور ﷺ کی یہ شفاعت اپنی امت کے اہل کبار کیلئے ہوگی، جس کی وجہ سے وہ جہنم سے نکال لئے جائیں گے۔ اس شفاعت کے متعلق بتواتر احادیث وارد ہیں۔ عجیب بات ہے کہ احادیث کے تواتر کے باوجود خوارج اور معتزلہ (مطلق) شفاعت کے منکر ہو گئے۔ یا تو صحیح احادیث سے ان کی جہالت مانع ہوئی ہے یا پھر علم کے باوجود عناد کی وجہ سے اس پر ڈنرے رہے ہیں۔ یہ شفاعت ملائکہ، انبیاء اور مؤمنین کو بھی حاصل ہوگی۔ حضور ﷺ کی طرف سے اس کا بار بار صدور ہوگا صلوات اللہ وسلامہ علیہ۔

مختلف شفاعتوں سے متعلق مختلف احادیث

ابن ابن کعب کی روایت

ابن ابی الدنیا میں حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں

انبیاء کا خطیب ہوں گا، ان کا امام اور ان کا شفیع ہونگا۔

انس بن مالکؓ کی روایت

ابن ابی الدنیا میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں سب سے پہلے (اپنی قبر سے) نکلوں گا۔ جب لوگ وفد بنا کر آئیں گے تو میں ان کا قائد ہونگا۔ جب سب خاموش ہو جائیں گے تو میں ان کا خطیب ہوں گا۔ جب سب رک جائیں گے تو میں ان کا شفیع ہوں گا۔ جب سب مایوسی کا شکار ہو جائیں گے تو میں ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں گا۔ عزت اور چاہیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی، حمد کا جھنڈا بھی اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ عزوجل کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ باعزت ہونگا ایک ہزار چشم و خدم میرے گرد پیش ہو گئے جو چھپے ہوئے انڈوں یا نکھرے موتیوں کی مانند ہوں گے۔

مسند احمد میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری شفاعت میری امت کے اہل کبار کیلئے ہوگی۔

یہ روایت بہت سی کتب حدیث میں مروی ہے۔

مسند احمد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی نے ایک ایک سوال کیا تھا یا فرمایا ہر نبی نے ایک ایک دعا کی تھی جو قبول کی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری دعا بھی قبول فرمائی اور قیامت کے دن میری امت کیلئے میری شفاعت قبول فرمائی۔

قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ان لوگوں کیلئے جنہوں نے اپنی جان ہلاکت میں ڈالی تھی میں محمدؐ سے مروی ہے وہ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری شفاعت میری امت کے اہل کبار کیلئے ہوگی۔

محمدؐ کہتے ہیں میں نے حضرت جابرؓ سے کہا یہ کیا بات ہے اے جابر! حضرت جابرؓ نے فرمایا: ہاں محمدؐ کیونکہ جن کی نیکیاں برائیوں پر غالب آ گئیں وہ تو جنت میں بغیر حساب کتاب داخل ہو جائیں گے اور جس کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوئیں اس سے معمولی اور آسان حساب ہوگا اور بالآخر وہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ آنحضرت ﷺ کی شفاعت تو ان لوگوں کیلئے ہوگی جنہوں نے اپنی جان کو بندھوا دیا اور اپنے آپ کو لٹکا لیا۔

امام بیہقی نے دوسرے طریق کے ساتھ یہی روایت یوں نقل کی ہے محمدؐ سے مروی ہے وہ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمان الہی تلاوت کیا جس کا ترجمہ ہے: اور وہ (اس کے پاس کسی کی) سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے خدا خوش ہوا اور وہ اس کی محبت سے ڈرتے رہتے ہیں (سورۃ الانبیاء آیت ۲۸) اس کے بعد فرمایا: میری شفاعت میری امت کے اہل کبار کیلئے ہوگی۔

امام حاکم فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے۔

تشریح: امام بیہقی اس کی تشریح میں فرماتے ہیں: جس کی شفاعت کی جائے اس کا صاحب ایمان ہونا ضروری ہے۔ (وہ اس کے پاس کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر اس شخص کی جس سے خدا خوش ہوا) سے یہی مراد ہے۔ لہذا کفار و شرکین جن پر خدا غضبناک ہوگا ان کی سفارش نہیں کی جاسکتی۔ نیز ان روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اہل کبار کیلئے شفاعت فرمائیں گے اور اہل صغائر کیلئے اور جنتیوں کے رفع درجات کیلئے ملائکہ شفاعت کریں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دیگر انبیاء کی شفاعت

مسند احمد میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب اہل جنت اور اہل جہنم کو الگ الگ کر دیا جائے گا اور اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو (انبیاء و) رسل کھڑے ہونگے اور شفاعت کریں گے۔ ان کو کہا جائے گا: جاؤ اور جس جس کو تم جانتے ہو (کہ وہ صاحب ایمان ہے) اسے نکال لو۔ لہذا وہ ان کو نکالیں گے اور وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہونگے۔ پھر ان کو ایک نہر میں ڈال دیا جائے گا جس کو نہر الحیات کہتے ہیں۔ فرمایا: ان کا جلا ہوا حصہ نہر کے کناروں پر گر جائے گا اور وہ شیشے کی مانند سفید ہو کر نکلیں گے۔ اس کے بعد پھر شفاعت کریں گے اور ان کو کہا جائے گا: جاؤ اور جس جس کو تم جانتے ہو کہ اس کے دل میں ایک قیراط برابر بھی ایمان ہے اسے نکال لو۔ پس وہ نکالیں گے اور لوگ جلدی جلدی نکلیں گے اور شفاعت کریں گے۔ ان کو کہا جائے گا: جاؤ اور جس جس کو تم جانتے ہو کہ اس کے دل میں ایک رائی برابر بھی ایمان ہے اسے نکال لو۔ پس وہ نکالیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب میں اپنے علم اور اپنی رحمت کے ساتھ نکالوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پہلے گئے لوگوں سے کئی گنا زیادہ افراد کو نکالیں گے۔ ان کی گردنوں میں لکھ (کر لٹکا) دیا جائے گا "اللہ کے آزاد کردہ"۔ پھر وہ جنت میں داخل ہونگے اور وہاں ان کو جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا۔ امام احمد اس روایت میں منفرد ہیں۔

عبادۃ بن الصامتؓ کی حدیث

مسند احمد میں عبادۃ بن الصامتؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے کسی جگہ بڑا ڈالا تو آپ ﷺ کو قافلہ کے درمیان میں جگہ دی تھی۔ لیکن صحابہ کرامؓ نے دیکھا کہ آپ غائب ہیں۔ صحابہ کرامؓ گھبرا اٹھے اور خیال کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کیلئے ہم سے بہتر اور ساتھی اختیار فرمائے ہیں۔ صحابہ کرام اسی خیال میں غلطاں تھے کہ آپ کو دیکھ کر صدائے اللہ اکبر بلند کی۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو ڈر گئے تھے کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے ہمارے سوا دوسرے اصحاب نہ پسند کر لئے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم ہی دنیا و آخرت میں میرے اصحاب ہو۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے مجھے بیدار کیا تھا اور فرمایا: اے محمد! میں نے کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا لیکن اس کی کوئی خواہش اور سوال ضرور پورا کیا ہے۔ چنانچہ تو بھی اے محمد! کوئی سوال کر۔ میں نے عرض کیا: میرا سوال یہ ہے کہ قیامت کے دن مجھے میری امت کی شفاعت مل جائے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! شفاعت کیا ہے؟ فرمایا: میں عرض کروں گا یا رب! میں نے اپنی امت کیلئے تیرے پاس شفاعت رکھوائی تھی۔ تو اللہ تبارک

و تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ جہنم سے میری بقیہ امت کو نکال دیں گے اور جنت میں ڈال دیں گے۔

حضرت جابرؓ کا شفاعت کے منکر کو جواب

ابن ابی الدنیا میں طلق بن حبیب کہتے ہیں میں لوگوں میں شفاعت کا انکار کرنے والوں میں میں سب سے شدت پسند تھا۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ حضرت جابرؓ سے میری ملاقات ہوئی۔ اور مجھ سے قرآن کی جتنی آیات ممکن ہو سکیں سنا لیں جن میں اہل جہنم کا جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر تھا۔ لہذا اگر شفاعت کا ثبوت مان لیا جائے تو ان آیات سے تعارض لازم آتا ہے۔ لیکن حضرت جابرؓ نے اس کا جواب مرحمت فرمایا: اے طلق! کیا تم اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ قرآن و سنت کا جاننے والا سمجھتے ہو؟ تم نے جو آیات پڑھ کر سنائیں ہیں وہ مشرکین سے متعلق ہیں۔ لیکن یہ (مسلمان) قوم ہیں، ان سے گناہ سرزد ہوئے ہیں اور ان کی سزا ان کو ملے گی پھر یہ جہنم سے نکال لئے جائیں گے۔ پھر آپؓ نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ بہرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے (شفاعت والی احادیث) نہ سنی ہوں۔ جبکہ ہم قرآن کی یہ آیات بھی تلاوت کر رہے تھے۔

شفاعت سے متعلق ایک طویل روایت

مسند احمد میں (عفان، حماد بن سلمہ،) علی بن زید بن ابی نصرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بصرہ کے منبر پر ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر اس کی ایسی کوئی دعا ضرور تھی جسے اللہ نے دنیا میں پورا کیا۔ لیکن میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کیلئے اٹھا رکھا ہے۔ قیامت کے دن میں اولاد آدمؑ کا سردار ہوں گا اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شخص ہوں جس سے زمین شق ہوگی اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ آدمؑ بھی اور ان کے بعد آنے والے سب اس کے نیچے ہونگے اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ قیامت کے دن لوگ طویل عرصہ تک کھڑے رہیں گے پھر آپس میں مشورہ کریں گے ہمیں آدمؑ کے پاس چلنا چاہئے، ہاں کہ وہ پروردگار کے ہاں ہماری شفاعت کریں کہ ہمارا حساب کتاب لیا جائے۔ لہذا وہ سب حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے آدمؑ! آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ اپنی جنت میں آپ کو ٹھکانہ دیا۔ اپنے ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا۔ لہذا آپ پروردگار کے پاس ہماری شفاعت کریں کہ وہ ہمارا جلد فیصلہ کر دے۔ حضرت آدمؑ فرمائیں گے: میں اس مقام کا اہل نہیں ہوں۔ اپنی خطا کی وجہ سے میں جنت سے نکالا گیا ہوں۔ آج مجھے سب سے بڑا مسئلہ اپنی جان کا درپیش ہے۔ تم ابراہیمؑ خلیل کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے ابراہیمؑ! پروردگار کے ہاں ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ جلد ہمارا حساب لے لے۔ حضرت ابراہیمؑ فرمائیں گے: میں اس منصب کا اہل نہیں ہوں۔ میں نے اسلام میں تین جھوٹ بولے تھے۔۔۔۔۔ اللہ کی قسم! ان سے بھی ان کا مقصود صرف اسلام کا دفاع تھا۔۔۔۔۔ ایک تو ان کا یہ فرمانا کہ میں بیمار ہوں۔ دوسرا ان کا یہ فرمانا کہ ان کے بڑے نے کیا ہوگا اسی سے

دریافت کرو۔ تیسرے آپ کا اپنی بیوی کے متعلق بادشاہ کو کہنا کہ یہ میری بیوی ہے۔ (الغرض حضرت ابراہیم اپنی ان باتوں کو یاد کر کے فرمائیں گے) آج تو میرے لئے سب سے اہم معاملہ اپنی جان کا ہے۔ ہاں تم موسیٰ کے پاس جاؤ، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رسالت کیلئے اور اپنے ساتھ ہم کلامی کیلئے منتخب فرمایا تھا۔ پس لوگ حضرت موسیٰ کے پاس آ حاضر ہونگے اور عرض کریں گے اے موسیٰ! پروردگار کے پاس ہماری شفاعت کریں کہ وہ ہمارا جلد فیصلہ کر دے۔ حضرت موسیٰ فرمائیں گے: میں اس مقام کا اہل نہیں ہوں۔ مجھ سے تاحق ایک قتل سرزد ہو گیا تھا۔ آج میرے لئے سب سے اہم مسئلہ اپنی جان کا درپیش ہے۔ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ پھر وہ حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ! پروردگار کے پاس ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ جلد ہمارا حساب لے لے۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے: میں اس منصب کا اہل نہیں ہوں۔ مجھے خدا کے مقابلہ میں معبود بنالیا گیا تھا۔ آج تو میرے لئے سب سے اہم معاملہ اپنی جان کا ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ کسی برتن کے منہ پر مہر لگی ہوئی ہو تو کیا اس مہر کے ختم کئے بغیر برتن کے اندر کی شیء کو نکالا جاسکتا ہے؟ لوگ عرض کریں گے: نہیں۔ آپ فرمائیں گے: پس اسی طرح محمد خاتم النبیین ہیں (نبیوں کے منہ پر ان کی مہر لگی ہوئی ہے)۔ لہذا آج کا دن (بزدان) درپیش ہے۔ اور محمد (ﷺ) کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ (تم انہی کے پاس جاؤ۔)

حضور ﷺ نے فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد! اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کرو کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادیں۔ میں کہوں گا: ہاں میں اس کا اہل ہوں۔ (اور حضور ﷺ کی شفاعت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ حساب کتاب شروع فرمائیں گے) اور جسے چاہیں گے اجازت مرحمت فرمائیں گے۔ پس جب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمانے کا ارادہ کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا: احمد اور ان کی امت کہاں ہے؟..... پس ہم آخرین بھی ہیں اور اولین بھی۔ دنیا میں سب سے آخری امت ہیں اور حساب کتاب میں سب سے پہلی امت ہیں۔ پس ندا سن کر تمام اقوام ہمارے لئے راستہ چھوڑ دیں گی۔ ہم وضوء کے سبب روشن چہروں اور چمکتے ہاتھ پاؤں کے ساتھ درمیان سے گزریں گے۔ لوگ کہیں گے: یہ ساری امت نبیوں کی ہے۔ پھر میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازے کا حلقہ تھاموں گا اور بوجاؤں گا تو آواز آئے گی تم کون ہو؟ میں کہوں گا میں محمد ہوں۔ پس دروازہ کھول دیا جائے گا۔ میں پروردگار عزوجل کو دیکھوں گا کہ اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہیں۔ میں ذوالجلال کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑوں گا اور بارگاہ ایزدی میں وہ حمد و ثناء کروں گا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ کی ہوگی۔ کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سراٹھاؤ اور سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ بات کرو تمہاری بات سنی جائے گی۔ سفارش کرو قبول کی جائے گی۔ فرمایا: میں اپنا سراٹھاؤں گا اور عرض کروں گا: اے رب! میری امت! میری امت! پروردگار فرمائیں گے: جس کے دل میں اتنا تشاؤ مشاؤ بھی ایمان ہوا سے جہنم سے نکال لو۔ (یہاں راوی کو بھول ہو گئی ہے)۔ پھر میں دوبارہ سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور (حمد و ثناء) عرض کروں گا۔ کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سراٹھاؤ اور بات کرو تمہاری بات سنی جائے گی۔ سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ سفارش کرو قبول کی جائے گی۔ فرمایا: میں عرض کروں گا: اے رب! میری امت! میری امت! پروردگار فرمائیں گے: جس کے دل میں اتنا تشاؤ مشاؤ بھی ایمان ہوا سے جہنم سے نکال لو (پہلے سے کم مقدار کے ساتھ)۔ میں پھر سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور پہلے کے مثل (حمد و ثناء) عرض کروں گا۔ کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سراٹھاؤ اور بات کرو، سنی جائے گی۔ سفارش کرو قبول کی جائے گی۔ فرمایا: میں عرض کروں گا: اے رب! میری

امت! میری امت! پروردگار فرمائیں گے: جس کے دل میں اتنا تشاؤ مشاؤ بھی ایمان ہوا سے جہنم سے نکال لو (مزید پہلے سے کم مقدار کے ساتھ)۔

شفاعت اور نصف امت کے جنت میں داخلہ کے درمیان حضور ﷺ کا اختیار

مسند احمد میں عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے شفاعت اور اپنی نصف امت کے جنت میں داخلہ کے درمیان اختیار دیا گیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ اہم اور زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ تم متقین کو دیکھتے ہو؟ نہیں بلکہ خطا کار تو بہ کرنے والوں کو دیکھتے ہو گئے

اے محمد ہم تجھے خوش کر دیں گے

صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذیل کی آیات تلاوت فرمائیں (حضرت ابراہیمؑ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں): اے پروردگار! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ سو جس شخص نے میرا کہا مانا وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ ابراہیم آیت ۳۶)

(حضرت عیسیٰؑ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں): اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر بخش دے تو (تیری مہربانی ہے) بے شک تو غالب (اور) حکمت والا ہے (سورۃ المائدہ آیت ۱۱۸)

(حضرت نوحؑ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے ہیں): پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بستانہ رہنے دے (نوح آیت ۲۶) آپ ﷺ نے انبیاء کی یہ دعائیں پڑھیں تو اپنے ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے اور عرض کیا: اے اللہ میری امت! اے اللہ میری امت!

اس کے بعد آپ ﷺ بے اختیار رو دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ کو فرمایا: محمد کے پاس جاؤ۔ جبکہ خدا سب کچھ جانتا ہے اس کے باوجود پوچھا: کیا چیز تمہیں رلا رہی ہے؟ حضرت جبریلؑ آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا آپ ﷺ نے (اپنی امت کے غم کی کیفیت کا) جواب مرحمت فرمایا۔ حضرت جبریلؑ نے پروردگار عزوجل کو خبر دی۔ باوجود اس کے کہ خدا سب کچھ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل! محمد کے پاس جاؤ اور کہو تیری امت کے بارے میں ہم تجھ کو راضی کر دیں گے اور تجھے کچھ تکلیف نہ ہونے دیں گے۔

ایک وفد کا قصہ

بیہقی میں حضرت عبدالرحمن بن عقیلؓ سے مروی ہے کہ میں ایک وفد کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم لوگوں نے اپنی سواریاں دروازے پر بٹھا دیں۔ اس وقت جس کے پاس ہم جا رہے تھے اس سے

مبعوض اور ناپسندیدہ شخص ہمارے نزدیک کوئی نہیں تھا۔ لیکن جب ہم نکلے اس وقت اس سے زیادہ محبوب شخصیت ہمارے نزدیک اور کوئی نہیں تھی۔ (یہ کفر کی حالت میں آئے تھے اور اسلام سے مشرف ہو کر نکلے، سبحان اللہ)۔ ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے حضرت سلیمان جیسی بادشاہت کا سوال نہیں کیا؟ حضور ﷺ یہ سوال سن کر خنس پڑے اور فرمایا: اللہ کے ہاں تمہاری حاجات کا پورا ہونا سلیمان کی بادشاہت سے افضل ہے۔ اللہ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کو اس کی کوئی ایک مراد ضرور عطا کی ہے۔ پس کسی نے دنیا کو اختیار فرمایا اور وہ ان کو مل گئی۔ کسی نے اپنی قوم پر بدعا کی ان کی نافرمانی کی وجہ سے اور وہ قوم ہلاک کر دی گئی۔ لیکن اللہ نے مجھے میری مراد دی تو میں نے اس کو قیامت کے دن کیلئے اللہ کے پاس اٹھا رکھا تاکہ قیامت میں اپنی امت کی شفاعت کر سکوں۔

مصنف فرماتے ہیں یہ غریب الاسناد اور غریب الحدیث روایت ہے۔

شفاعت کے اہل انبیاء پھر علماء اور پھر شہداء ہونگے

حافظ ابو یعلیٰ اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تین اشخاص شفاعت کریں گے، انبیاء پھر علماء پھر شہداء۔

حضرت علیؑ کی روایت

ابو بکر المزہر (محمد بن زید المداری، عمرو بن عاصم) کے واسطے سے حرب بن الشریح المزہری فرماتے ہیں میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے کہا: یہ کیوں سی شفاعت ہے جس کا اہل عراق ذکر کرتے ہیں؟ کیا یہ برحق ہے؟ میں نے پوچھا کونسی شفاعت؟ کہا: حضور ﷺ کی شفاعت۔ فرمایا: اللہ کی قسم یہ برحق ہے۔ واللہ! مجھے میرے چچا محمد بن علی بن الحنفیہ نے حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

میں اپنی امت کی شفاعت کرتا رہوں گا حتیٰ کہ پروردگار عزوجل فرمائیں گے: اے محمد! کیا تم راضی ہو؟ میں عرض کروں گا پروردگار میں راضی ہوں۔

مصنف فرماتے ہیں: یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ آئی ہے۔

حضرت عوف بن مالکؓ کی روایت

ابن ابی الدنیا میں حضرت عوف بن مالک الأشجعی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

رات کو میرے پاس پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا حق مل جائے۔ چنانچہ میں نے شفاعت کو پسند کر لیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ہم آپ کو اللہ کا اور اپنی رفاقت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں کر لیجئے آپ

نے فرمایا: میں حاضرین کو گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری امت کے ہر اس شخص کیلئے ہے جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراتا ہو۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی روایت

مسند احمد میں حضرت حذیفہؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صبح کو بیدار ہوئے اور فجر کی نماز ادا فرمائی اور تشریف فرما ہو گئے۔ جب سورج چڑھا تو آپ ہنسنے لگے۔ پھر بھی بیٹھے رہے حتیٰ کہ طہر کی نماز ادا کی پھر عصر اور مغرب کی نماز ادا کی۔ کسی نماز کے درمیان آپ نے بات چیت نہیں فرمائی۔ حتیٰ کہ آخری ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر اپنے اہل خانہ کی طرف چل پڑے۔ لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے عرض کیا: آپ رسول اللہ ﷺ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ آپ کا کیا حال ہے؟ آج آپ نے وہ کام کیا جو پہلے کبھی نہیں فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ہاں آج مجھ پر وہ سب کچھ پیش کیا گیا جو دنیا میں آئندہ ہونے والا ہے۔ اور وہ جو آخرت میں پیش آئے گا۔ اللہ تعالیٰ (آخرت میں) اولین و آخرین سب کو ایک ہی میدان میں جمع فرمائیں گے۔ لوگوں کے تمام گروہ اسی طرح (ایک میدان میں) ہونگے۔ حتیٰ کہ لوگ (انتظار کرتے کرتے جب تھک جائیں گے تو) حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے۔ پسینہ نے سب کو لگام ڈال رکھی ہوگی۔ لوگ کہیں گے: اے آدم! آپ ابو البشر ہیں۔ اللہ نے آپ کو منتخب فرمایا ہے۔ لہذا اپنے پروردگار کے ہاں ہماری شفاعت کر دیجئے۔ حضرت آدمؑ فرمائیں گے جو تمہارا حال ہے وہی کچھ میرے ساتھ بھی پیش آ رہا ہے۔ لہذا تم اپنے دوسرے باپ حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ۔ فرمان الہی ہے: خدا نے آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا (سورة آل عمران آیت ۳۳)

فرمایا: پس سب لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آ حاضر ہونگے اور کہیں گے: اپنے پروردگار کے ہاں ہماری شفاعت کر دیجئے۔ کیونکہ اللہ نے آپ کو منتخب فرمایا ہے۔ آپ کی دعا قبول فرمائی ہے۔ اور کسی نبی نے آپ کی مثل دعا نہیں مانگی۔ وہ فرمائیں گے: یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ تم لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔ کیونکہ اللہ نے ان کو اپنا دوست بنایا ہے۔ پھر لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے (اور اپنا مدعا عرض کریں گے) حضرت ابراہیمؑ فرمائیں گے: یہ منصب میرے پاس نہیں ہے۔ تم لوگ موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہم کلامی کا شرف بخشا ہے۔ موسیٰؑ بھی فرمائیں گے میں اس منصب کا اہل نہیں ہوں۔ تم لوگ اولاد آدمؑ کے سردار کے پاس جاؤ۔ کیونکہ اس دن انہی سے زمین سب سے پہلے شق ہوئی ہے۔ (یعنی سب سے پہلے قبر سے اٹھے ہیں۔ لہذا) تم محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ہاں تمہاری شفاعت کر سکتے ہیں۔ پس لوگ اس کے بعد میری طرف آئیں گے اور میں اپنے پروردگار سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت ملے گی تو خدا کے حضور حاضر ہوں گا اور جناب الہی کو دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ جب تک اللہ چاہیں گے مجھے اسی حال میں رہنے دیں گے۔ پھر پروردگار فرمائیں

گئے: اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ فرمایا: پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا جب پروردگار میری دیکھیں گے تو پھر دوبارہ سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور بقدر ایک ہفتہ کے سجدہ میں پڑا رہوں گا۔ پھر پروردگار فرمائیں گے: اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ فرمایا: پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا جب پروردگار میری طرف دیکھیں گے تو پھر دوبارہ سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور بقدر ایک ہفتہ کے سجدہ میں پڑا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ فرمایا: اس دفعہ میں پھر سجدہ میں گرے لگوں گا تو جبریل میرا بازو تھام لیں گے اور مجھے ایسی وعائتائیں گے جو اس سے پہلے کسی بشر کو نہیں بتائی گئی ہوگی۔ پس میں عرض کروں گا: اے پروردگار! تو نے مجھے اولاد آدم کا سردار بنا کر پیدا فرمایا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔ اس قیامت کے روز بھی سے زمین پہلے شق ہوئی۔ مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں اس کے بعد میرے حوض پر صنعاء اور الیاء کے درمیان سے زیادہ لوگ میری امت کے آئیں گے۔ پھر کہا جائے گا: انبیاء علیہم السلام کو بلایا جائے گا۔ ہر نبی آئے گا کسی کے ساتھ ایک جماعت ہوگی اور کوئی نبی آئے گا اس کے ساتھ پانچ افراد ہونگے اور کوئی نبی آئے گا اس کے ساتھ چھ افراد ہونگے اور کوئی نبی ایسا بھی آئے گا کہ اس کے ساتھ کوئی امتی نہ ہوگا۔ پھر شہداء کو بلایا جائیگا اور سب جس کی چاہیں گے شفاعت کریں گے۔ جب شہداء بھی شفاعت سے فارغ ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اللہ ہوں میں ارحم الراحمین ہوں میری جنت میں ہر اس شخص کو داخل کر دو جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ پس وہ لوگ جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جہنم میں دیکھو کیا ایسا کوئی شخص ہے جس نے کبھی بھی کوئی نیک عمل کیا ہو؟ پس وہ جہنم میں ایک ایسے شخص کو پائیں گے اور استفسار کریں گے کیا تو نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں میں نے اس کے سوا کوئی نیک کام نہیں کیا کہ میں لوگوں کو خرید و فروخت میں مہلت دے دیا کرتا تھا۔ پروردگار فرمائیں گے: میرے بندے کے ساتھ بھی تم مہلت اور چشم پوشی کا معاملہ کرو جیسے یہ میرے بندوں کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ پھر اسی طرح ایک اور شخص کو اور جہنم سے نکالیں گے اور پوچھیں گے کیا تو نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا نہیں، لیکن میں نے مرتے وقت اپنی اولاد کو حکم کیا تھا کہ وہ میرے مرنے کے بعد میری نعش کو جلا دیں پھر میرے باقیات کو اچھی طرح پس کر سرمہ کی طرح باریک کر دیں اور پھر اس خاک کو سمندر میں بہا دیں اور ہواؤں میں اڑا دیں، اللہ کی قسم پھر پروردگار مجھ پر کبھی قادر نہ ہو سکے گا۔ پروردگار فرمائیں گے تجھے اس بات پر کس چیز نے مجبور کیا تھا؟ وہ کہے گا: پروردگار! تیرے خوف نے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب دیکھ بادشاہوں کے بادشاہ کو۔ جاتیرے لئے جنت اور اس کے مثل دس جنتیں ہیں۔ وہ کہے گا پروردگار! آپ بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق فرما رہے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا اس بات کی وجہ سے میں صبح کے وقت ہنسا تھا۔

اس حدیث پر مسند الصدیق میں طویل کلام ہو چکا ہے۔ از مصنف۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم کی پشت پر پل صراط رکھا جائے گا اس پر کانٹے ہونگے سعدان جنگل جیسے۔ لوگ اس پر سے گزریں گے۔ کوئی سلامتی کے ساتھ پار ہو جائے گا۔ کوئی زخمی حالت میں نجات پائے گا اور کوئی پھنس کر اٹلے منہ گرے گا۔ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہو جائیں گے تو مؤمنین اپنے کچھ ساتھیوں کو گم پائیں گے جو دنیا میں ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ ان کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ ان کے ساتھ روزے رکھتے تھے۔ ان کی طرح زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔ ان کی طرح حج کرتے تھے اور انہی کی طرح ان کے ساتھ روزے رکھتے تھے۔ آج ہم ان کو نہیں دیکھ رہے یہ کیا بات ہے؟ ارشاد ہوگا: جہنم کی طرف جاؤ۔ ان غزوات میں شریک ہوا کرتے تھے۔ آج ہم ان کو نہیں دیکھ رہے یہ کیا بات ہے؟ ارشاد ہوگا: جہنم کی طرف جاؤ۔ ان میں سے جس کو پاؤ نکال لو۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کو جہنم میں اپنے اعمال کے مطابق سزائیں گھر دیکھیں گے۔ کسی کو آگ نے قدموں تک، کسی کو نصف پنڈلی تک، کسی کو گھٹنوں تک، کسی کو ناف تک، کسی کو سینے تک اور کسی کو گردن تک پکڑ رکھا ہوگا۔ لیکن منہ آگ سے صحیح و سالم ہونگے۔ پس یہ لوگ ان کو نکالیں گے اور ماء الحیاء میں ڈال دیں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! یہ ماء الحیاء کیا ہے؟ فرمایا: اہل جنت کے غسل کا پانی۔ وہ اس میں بھیجتی کی طرح اگیں گے۔ پھر انبیاء صدیق دل سے لا الہ الا اللہ کہنے والوں کیلئے شفاعت کریں گے اور ان کو جہنم سے نکلوائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ ان پر تجلی فرمائیں گے۔ پس کوئی ایسا بندہ نہ رہے گا جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے نکال لیں گے۔

جہنم میں مؤمنین کے ساتھ عظیم رعایت

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جہنم جو جہنم کے (دامنی باسی اور) اہل ہونگے، وہ کبھی مریں گے اور نہ جنیں گے۔ لیکن جن پر خدا رحمت کرنا چاہے گا، ان کو جہنم میں (عارضی) موت دیدے گا۔ پھر جماعت در جماعت ان کو جہنم میں ڈالے گا اور نکالنے کے بعد ان کو سحر حیات میں ڈال دے گا۔ نہر میں ان کے جسم یوں تروتازہ اگیں گے جیسے سیلاب میں گھاس اگ آتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم درخت کو نہیں دیکھتے وہ پہلے سبز ہوتا ہے پھر زرد ہو جاتا ہے لیکن پھر سبز ہو جاتا ہے۔ ایک صحابی فرماتے ہیں آپ ﷺ کا انداز ایسا تھا گویا آپ گاؤں کے باشندے ہیں۔

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

لوگوں کو جہنم کے پل پر لایا جائے گا، اس پر کانٹے ہونگے، جو لوگوں کو ایک ایک چوک رہے ہونگے۔ کچھ لوگ تو بجلی کی طرح تیز رفتاری کے ساتھ گزر جائیں گے، کچھ ہوا کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑے کی طرح اور بہت سے گھبرا کر اندر گر جائیں گے۔ اہل جہنم (کافرو مشرک) تو مریں گے نہ جنیں گے۔ لیکن (مسلمان) گنہگار ان کو ان کے کئے کی سزا ملے گی لہذا وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کیلئے شفاعت کی اجازت مرحمت

فرمادیں گے۔ چنانچہ ان کو جماعت در جماعت نکالا جائے گا اور ایک نہر میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس نہر میں یوں آئیں گے جیسے بارش میں دانا اگتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

پھر جہنم سے ایک ادنیٰ (مسلمان) کو نکالا جائے گا اور جہنم کے کنارے پر پڑا ہوگا وہ کہے گا: پروردگار! میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے۔ پروردگار فرمائیں گے تو اپنا عہد اور ذمہ دے کہ اس کے علاوہ کوئی سوال نہ کرے گا۔ بندہ کہے گا: پروردگار! میں اپنا عہد اور ذمہ دیتا ہوں کہ آپ سے اور کچھ سوال نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس کا چہرہ جہنم سے پھیر دیا جائے گا۔ وہ ایک درخت کو دیکھے گا تو پکار اٹھے گا: یا رب مجھے صرف اس درخت کے قریب فرمادے، تاکہ میں اس کے سائے میں آ جاؤں اور اس کا پھل کھاسکوں۔ پروردگار فرمائیں گے تو اپنا عہد اور ذمہ دے کہ اس کے علاوہ کوئی سوال نہ کرے گا۔ بندہ کہے گا: پروردگار! میں اپنا عہد اور ذمہ دیتا ہوں کہ آپ سے اور کچھ سوال نہیں کروں گا۔ لہذا اس کو درخت کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہ وہاں پہنچ کر ایک اور اس سے عمدہ درخت دیکھے گا تو پھر بول اٹھے گا: مجھے اس دوسرے درخت کی طرف منتقل فرمادے میں اس کے سائے میں آنا چاہتا ہوں اور اس کا پھل کھانا چاہتا ہوں۔ پروردگار فرمائیں گے تو اپنا عہد اور ذمہ دے کہ اس کے علاوہ مزید کوئی سوال نہ کرے گا۔ بندہ کہے گا: پروردگار! میں اپنا عہد اور ذمہ دیتا ہوں کہ آپ سے اور کچھ سوال نہیں کروں گا۔ لہذا اس کو اس کا پھل کھاسکوں۔ پروردگار فرمائیں گے تو اپنا عہد اور ذمہ دے کہ اس کے علاوہ کوئی سوال نہ کرے گا۔ بندہ کہے گا: پروردگار! میں اپنا عہد اور ذمہ دیتا ہوں کہ آپ سے اور کچھ سوال نہیں کروں گا۔ لہذا اس کو اس تیسرے درخت کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہاں پہنچ کر وہ ایک تیسرے درخت کو دیکھے گا تو (پھر پھل اٹھے گا اور) کہے گا: یا رب مجھے صرف اس درخت کے قریب فرمادے، تاکہ میں اس کے سائے میں آ جاؤں اور اس کا پھل کھاسکوں۔ پروردگار فرمائیں گے تو اپنا عہد اور ذمہ دے کہ اس کے علاوہ کوئی سوال نہ کرے گا۔ بندہ کہے گا: پروردگار! میں اپنا عہد اور ذمہ دیتا ہوں کہ آپ سے اور کچھ سوال نہیں کروں گا۔ لہذا اس کو اس تیسرے درخت کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہاں وہ لوگوں کی جماعت دیکھے گا ان کی آوازیں سنے گا اور پھر پکارے گا: پروردگار! مجھے بس جنت میں داخل فرمادے!

مصنفؒ فرماتے ہیں حضرت ابوسعیدؓ اور ایک دوسرے صحابی کا اختلاف ہوا حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا اس کو جنت میں داخل کر کے دنیا جتنی جنت اور اس کے مثل ایک اور جنت دیدی جائے گی لیکن دوسرے صحابیؓ فرماتے ہیں اس کو جنت میں داخل کر کے دنیا کے مثل جنت اور مزید اس کے دس مثل اور جنتیں عطا کر دی جائیں گی۔

وہ دوسرے صحابی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔ (مترجم: ابو ظمیر)

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اے ابو ہریرہؓ! میرا پہلے ہی خیال تھا کہ اس حدیث کے متعلق پوچھنے والا تم سے زیادہ آگے اور کوئی نہیں ہوگا کیونکہ میں حدیث میں تمہاری حرص اور تمہارے شوق کو دیکھ چکا تھا۔ تو (جان لو کہ) قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا ہو۔

یہ روایت صحیح الاسناد ہے اور شیخین کی شرائط پر پوری اترتی ہے۔

صحیح میں حضرت عطاء بن یسار کے طریق سے منقول ہے وہ حضرت ابوسعیدؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں فرمایا:

مؤمنین جب پل صراط سے پار ہو جائیں گے اور ان کو اطمینان ہو جائے گا کہ وہ نجات پا گئے ہیں تو اس وقت حق پر قائم رہنے میں وہ تم سے زیادہ سخت ہوں گے۔ کیونکہ ان پر ظاہر ہو چکا ہوگا کہ (وہ خود نجات پا گئے ہیں اور) ان کے بھائی جہنم میں ہیں۔ وہ کہیں گے: یا رب! ہمارے بھائی جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور ہمارے ساتھ قرآن پڑھتے تھے؟ (ان کو جہنم سے نکال دیں)۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ بھرا ایمان پاؤ، اس کو جہنم سے نکال لو۔

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو یہ آیت پڑھ سکتے ہو: ترجمہ: خدا کسی کی ذرا بھی حق تلفی نہیں کرتا اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اس کو دو چند کر دے گا اور اپنے ہاں سے اجر عظیم بخشے گا (سورۃ النساء آیت ۴۰)

پھر آگے حضور ﷺ کی روایت نقل کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ملائکہ شفاعت کر چکے، انبیاء شفاعت کر چکے اور مؤمنین شفاعت کر چکے۔ اب ارحم الراحمین کے سوا کوئی نہیں بچا۔ پس اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر جہنم سے نکالیں گے اور ایسی قوم کو نجات دیں گے جنہوں نے کبھی کوئی نیک عمل نہ کیا ہوگا۔ وہ کونکہ ہو چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے منہ پر بنی نہروں میں سے ایک نہر میں ڈال دیں گے۔ جس کا نام نہر الحیاقہ ہے۔ وہ اس میں یوں تر و تازہ آئیں گے جیسے بارش کے سیلاب میں گھاس اگ آتی ہے اور اس میں سے موتیوں کی طرح چمک دار ہو کر نکلیں گے۔ ان کی گردنوں میں ہار ہوں گے جس کی وجہ سے اہل جنت ان کو پہچان لیں گے اور ان کو "عقلاء اللہ" کہیں گے یعنی اللہ کے آزاد کردہ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بغیر کسی عمل کے جو انہوں نے کیا ہوا اور بغیر کسی خیر کے جو انہوں نے آگے بھیجی ہو، جنت میں داخل فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو فرمائیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ جو تم دیکھو وہ تمہارے لئے ہے۔ وہ کہیں گے پروردگار! اس سے افضل اور کیشیاء ہو سکتی ہے؟ تو نے ہم کو وہ کچھ عطا کیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو عطا نہیں کیا۔ ان کو کہا جائے گا: میرے پاس اس سے کہیں زیادہ افضل ہے۔ وہ عرض کریں گے: پروردگار! اس سے افضل وہ کیا چیز ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: میری رضا۔ آج کے بعد میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

قیامت کے دن مؤمنین شفاعت کریں گے سوائے لعنت کرنے والوں کے

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں عرض کروں گا: یا رب میری امت میں سے جو افراد جہنم میں پڑے ہیں ان کے بارے میں میری شفاعت قبول کیجئے۔ پروردگار فرمائیں گے: ہاں جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں دو تہائی دینار ایمان ہو، یا نصف دینار یا ایک تہائی دینار یا چوتھائی دینار حتیٰ کہ جس کے دل میں دو قیراط بھی ایمان ہو اس کو بھی نکال لو۔ بلکہ جس نے کبھی بھی کوئی نیکی کی ہو اس کو بھی نکال لو۔ پھر شفاعت کی اجازت دی جائے گی، کوئی شخص ایسا نہ بچے گا جو شفاعت نہ کر سکے۔ سوائے لعنت کرنے والے کے، وہ شفاعت نہیں کر سکے گا۔ (اس دن خدا کی رحمت اس قدر بے بہا ہوگی کہ) جہنم میں شیطان بھی آس لگالے گا کہ شاید میری شفاعت بھی ہو جائے۔ حتیٰ کہ جب کوئی بھی (مسلمان) شفاعت کرنے سے باقی نہ رہے

گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں ارحم الراحمین بنج گیا ہوں۔ پس جہنم سے اس قدر افراد نکالے جائیں گے کہ ان کا شمار خدا کے سوا کسی سے ممکن نہ ہوگا۔ وہ سوختہ لکڑی کی مانند ہو چکے ہونگے۔ ان کو جنت کے دروازے پر ایک نہر میں ڈال دیا جائے گا۔ جس کو نہر الحیاۃ کہا جاتا ہے۔ وہ اس میں ایسے پرورش پائیں گے جیسے سیلاب کے پانی میں ہری بھری گھاس اگتی ہے۔

ابن ابی الدنیا نے اس کو روایت کیا ہے۔

حافظ ابو یعلیٰ اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جہنمیوں کی صفیں بنادی جائیں گی۔ مؤمنین کا ان پر سے گزر ہوگا۔ کوئی جہنمی کسی مؤمن کو دیکھ کر پہچانے گا تو اس سے کہے گا اے فلاں! وہ دن یاد کر جب تو نے مجھ سے فلاں حاجت میں مدد مانگی تھی؟ اور کیا تجھے وہ دن یاد نہیں ہے جب میں نے تجھے یہ کچھ دیا تھا؟ فرمایا اس طرح وہ اپنے احسانات گنوائے گا۔ مؤمن کو یاد آئے گا اور اس کو پہچان لے گا اور پروردگار کے پاس اس کی شفاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں اس کی روایت میں ضعف ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگ صف در صف کھڑے ہو جائیں گے۔ (حدیث کے ایک راوی ابن نمیر کہتے ہیں یہ مؤمنین ہونگے۔) پھر کوئی جہنمی کسی جنتی پر سے گزرے گا تو کہے گا: اے فلاں کیا تجھے یاد نہیں ہے تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ پس وہ جنتی اس کے لئے شفاعت کرے گا۔ اسی طرح ایک آدمی دوسرے کے پاس سے گزرے گا اور اس کو کہے گا کیا تجھے وہ دن یاد نہیں ہے میں نے تجھے وضو کیلئے پانی دیا تھا۔ پس وہ بھی اس کیلئے شفاعت کرے گا۔ کوئی دوسرے کے پاس سے گزرے گا اور اس کو کہے گا: تو نے مجھے فلاں کام کیلئے بھیجا تھا اور میں چلا گیا تھا پس وہ بھی اس کیلئے شفاعت کرے گا۔

مؤمنین کی اپنے اہل و عیال کیلئے شفاعت

بعض علماء نے نقل کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے صحیفہ زبور میں لکھا ہے:

میں اپنے زائد بندگان کو قیامت کے دن کہوں گا: اے میرے بندو! میں نے دنیا کو تم سے دور اس لئے نہیں رکھا تھا کہ تم میرے نزدیک بے وقعت تھے۔ بلکہ میرا ارادہ تھا کہ آج تم اپنا پورا پورا حق وصول کر لو۔ لہذا صغفوں میں گھس جاؤ اور جس سے تم دنیا میں محبت کرتے تھے، یا کسی نے تمہاری کوئی حاجت روائی کی، یا کسی نے تمہاری غیبت کا دفاع کیا، یا کسی نے میری رضا کیلئے تم کو کھانا کا ایک لقمہ کھلایا تھا پس ہر ایسے شخص کا ہاتھ پکڑو اور اسے جنت میں داخل کر لو۔ ترمذی اور بیہقی میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت کے بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ ان میں سے ایک شخص پوری پوری جماعت کی شفاعت کرے گا۔ یوں وہ پوری جماعت اس کی شفاعت کی بدولت جنت میں جائے گی۔ کوئی آدمی قبیلہ کیلئے شفاعت کرے

گا اور وہ سب اس کی شفاعت کے سہارے جنت میں جائیں گے۔ کوئی شخص اپنے کسی آدمی اور اہل و عیال کیلئے شفاعت کرے گا اور وہ جنت میں جائیں گے۔

مسند البزار میں مرفوعاً نقل کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک آدمی بیس لوگوں کیلئے شفاعت کرے گا۔

ایک روایت میں حضرت ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

آدمی کو کہا جائے گا: اے فلاں! اٹھ کھڑا ہو اور شفاعت کر۔ پس آدمی کھڑا ہوگا اور قبیلہ کیلئے شفاعت کرے گا۔ اہل خانہ کیلئے، ایک آدمی کیلئے اور دو آدمیوں کیلئے الغرض اپنے عمل کے مطابق (کم یا زیادہ کیلئے) شفاعت کرے گا۔

حضرت ابوشامہؒ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے:

میرے ایک امتی کی شفاعت سے مضر قبیلہ سے زیادہ افراد جنت میں جائیں گے۔ آدمی اپنے گھر والوں کیلئے شفاعت کرے گا اور اپنے عمل کے مطابق شفاعت کرے گا۔

حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں ایک شخص جو حسین یا حسن جیسا (افضل) نہیں ہوگا مگر اس کی شفاعت سے ربیعہ اور مضر جتنے بڑے قبائل جنت میں داخل ہونگے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ربیعہ مضر کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے؟ فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں (تم مقصود یعنی کثرت کی طرف دھیان دو)۔

دوسری جگہ حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت ایک شخص کی شفاعت سے ربیعہ اور مضر میں سے ایک قبیلہ جتنے افراد جنت میں داخل ہونگے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ربیعہ و مضر (استے بڑے قبیلے)؟ فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں کہہ رہا ہوں۔

ربیعہ و مضر تعداد افراد میں عرب کے سب سے بڑے قبیلے تھے۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خیال تھا کہ یہ شخص حضرت عثمان بن عفانؓ ہیں، جن کی شفاعت سے اس قدر لوگ جنت میں داخل ہونگے۔

دوسری روایت میں ابن ابی الجعداء سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ افراد جنت میں داخل ہونگے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ فرمایا: ہاں میرے علاوہ کوئی اور ہوگا۔

پانی کے بدلہ شفاعت کا قصہ

بیہقی میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دو شخص ایک جنگل میں چلے جا رہے تھے۔ ایک عابد تھا دوسرا گنہگار۔ گنہگار کے ہمراہ پانی کا برتن تھا۔ عابد کے پاس پانی نہیں تھا۔ عابد کو پیاس لگی۔ اس نے دوسرے گنہگار کو کہا: اے فلاں! مجھے پانی پلا دے میں مر رہا ہوں۔ گنہگار بولا: میرے پاس ایک ہی برتن ہے اور ہم جنگل میں ہیں۔ اگر میں تجھے کو پانی پلا دوں تو میں مرجاؤں گا۔ آخر دونوں چل پڑے۔ عابد کو پیاس اور شدید ہو گئی اور پھر بولا: اے فلاں! مجھے پانی پلا دے ورنہ میں مرجاؤں گا۔ اس نے پھر وہی جواب دہرایا: میرے پاس ایک ہی برتن ہے اور ہم جنگل میں ہیں۔ اگر میں تجھے کو پانی پلا دوں تو میں مرجاؤں گا۔ آخر چل پڑے۔ عابد راستے میں گر گیا اور بولا: اے فلاں! مجھے پانی پلا دے میں مر رہا ہوں۔ تب گنہگار کو خیال آیا کہ اللہ کی قسم! یہ نیکو کار بندہ ہے۔ بے کار موت کے منہ میں جا رہا ہے۔ اگر یہ مر گیا تو اللہ پاک مجھے کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔ آخر کار اس نے اس کے منہ پر پانی کے چھینے مارے اور اس کو پانی پلا دیا۔ اور پھر دونوں جنگل کی طرف چل پڑے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن دونوں کو حساب کتاب کیلئے کھڑا کیا جائے گا۔ عابد کو جنت اور گنہگار کو جہنم کا حکم سنایا جائے گا۔ گنہگار عابد کو پہچان لے گا لیکن عابد گنہگار کو نہ پہچان پائے گا۔ گنہگار عابد کو پکارے گا۔ اے فلاں! یاد کر میں نے اس دن جنگل میں اپنی ذات پر تجھے کو ترجیح دی تھی؟ اب مجھ کو جہنم کا حکم سنایا جا چکا ہے۔ تو اپنے رب کے پاس میری شفاعت کر دے۔ عابد بارگاہ الہی میں عرض کرے گا: اے رب! اس نے واقعی اپنی ذات پر مجھ کو فوقیت دی تھی۔ اے رب! آج یہ شخص مجھے ہدیہ کر دے۔ پس وہ گنہگار اس کو ہدیہ کر دیا جائے گا۔ عابد اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو جنت میں لے جائے گا۔

اعمال کی شفاعت صاحب اعمال کیلئے: الحدیث

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سنداً حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں آپؐ فرماتے ہیں: روزہ اور قرآن بندہ کیلئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: یا رب! میں نے اس کو کھانے پینے سے اور دن میں خواہشات کی تکمیل سے روک رکھا۔ لہذا اس کے حق میں مجھے شفاعت کا موقعہ دیجئے۔ قرآن کہے گا: پروردگار میں نے اس کو رات میں سونے سے باز رکھا: پس اس کیلئے میری شفاعت قبول فرما لیجئے۔

ایک واقعہ

نعیم بن حماد ابوقلابہ سے سنداً ایک قصہ نقل فرماتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: میرا بھتیجا شراب کا بہت عادی تھا۔ وہ بیمار پڑ گیا اور اس نے مجھے کہلوایا کہ مجھ سے مل لو۔ میں اس کے پاس چلا آیا۔ وہاں پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ دو سیاہ فام شخص اس پر چھائے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا: اناللہ وانا الیہ راجعون۔ میرا بھتیجا تو ہلاک ہو گیا۔ پھر قریب ہی ایک کھڑکی سے دو سفید پوش شخص ظاہر ہوئے اور ایک نے دوسرے سے کہا: اس کے پاس جاؤ۔ جب وہ اس کے پاس آیا تو پہلے دونوں سیاہ فام لوگ ہٹ گئے۔ سفید فام

بزرگ نے اس کے منہ کو سونگھا اور کہا اس سے ذکر کی خوشبو نہیں آ رہی۔ پھر اس کے پیٹ کو سونگھا اور کہا اس میں روزہ کے آثار بھی نظر نہیں آ رہے۔ پھر اس کے قدموں کو سونگھا اور کہا ان میں نماز کے آثار بھی نظر نہیں آ رہے ہیں۔ یہ سن کر اس کے ساتھی نے کہا: اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ تو محمد ﷺ کا امتی ہے، اس میں کہیں بھی کوئی خیر کی خبر نہیں ہے؟ تنف ہو تجھ پر! دیکھ، دوبارہ دیکھ۔ لہذا پہلے سفید پوش بزرگ نے دوبارہ اس کو دیکھا اور کچھ نہ پایا۔ آخر کار دوسرا شخص اس کے پاس آیا اور اس کو سونگھا لیکن پہلی مرتبہ اس کو بھی کوئی خیر کی شے نہ ملی۔ لیکن جب دوبارہ دیکھا تو اس کی زبان کے کنارے میں ایک گنبد پائی جو اس نے اللہ کی رضا کیلئے اتھاکیہ میں اس کی راہ میں لگا کی تھی۔ آخر انہوں نے اس کی روح قبض کر لی۔ لوگوں نے گھر میں مشک کی خوشبو محسوس کی اور اس کے جنازے میں حاضر ہوئے۔

یہ روایت نہایت غریب ہے۔ لیکن اعمال کے شفاعت کرنے پر دلیل ہے۔ علامہ قرطبیؒ نے اللہ کرۃ میں کتاب الدیاج کے سنداً احوالہ سے نقل کیا ہے، حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہو جائیں گے تو عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالیں گے۔ (جس پر لکھا ہوگا) میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے اور میں ارحم الراحمین ہوں۔ فرمایا: پھر اہل جہنم سے اہل جنت کے مثل (کثیر) افراد نکالے جائیں گے۔ یا فرمایا: دو مثل افراد نکالے جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں میرا غالب رجحان یہ ہے کہ ایک مثل فرمایا تھا۔ ان کی پیشانی پر لکھا ہوگا "عقواء اللہ" اللہ کے آزاد کردہ۔

ترمذی میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس نے مجھے کسی دن یاد کیا ہو یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا ہو۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ روایت حسن غریب ہے۔ ترمذی ہی میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں جانے والوں میں سے دو شخص انتہائی تیز چلیں گے۔ پروردگار عالی شان فرمائیں گے: ان کو نکالو۔ ان کو نکال لیا جائے گا تو پروردگار ان سے دریافت فرمائیں گے: کس وجہ سے اتنی تیز چل رہے ہو؟ وہ کہیں گے یہ حرکت ہم نے اس لئے کی ہے تاکہ آپ کو ہم پر رحم آ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری رحمت تمہارے لئے یہی ہے کہ تم دونوں (واپس وہیں) چلے جاؤ۔ پس وہ دونوں اپنے آپ کو پھر جہنم کے پاس پائیں گے۔ ایک تو جہنم میں چھلانگ لگا دے گا لیکن دوسرا کھڑا رہ جائیگا۔ پروردگار اس سے دریافت فرمائیں گے: تو نے کیوں اپنے آپ کو جہنم میں نہیں ڈالا جیسے تیرے ساتھی نے اپنے آپ کو جہنم میں ڈال دیا۔ وہ عرض کرے گا: پروردگار مجھے تیری رحمت سے بعید لگتا ہے کہ تو مجھے ایک مرتبہ جہنم سے نکالنے کے بعد دوبارہ اس میں ڈال دے گا۔ پروردگار فرمائیں گے: جا تجھے تیری اچھی امید مبارک ہو۔ (اور دوسرے کو اس کی تابعداری مبارک ہو) پھر دونوں کو اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

اس روایت کی سند میں رشید بن سعد ابن ابی النعم سے روایت کرتے ہیں۔ یہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

لیکن ترغیب ثواب و امید میں مفید ہیں۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: رشید بن سعد، ابوبانی، الخولانی، عمرو بن مالک، الحنفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ فضالہ بن عبود اور عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تبارک و تعالیٰ مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہو جائیں گے تو صرف دو آدمی رہ جائیں گے۔ ان دونوں کو جہنم کا حکم سنایا جائے گا۔ ایک مزمز کر اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف دیکھے گا۔ جبار عز وجل فرمائیں گے اس کو واپس لایا جائے۔ فرشتے اس کو بارگاہ خداوندی میں واپس لائیں گے تو پروردگار اس سے دریافت فرمائیں گے: تو کیوں مزمز کر دیکھ رہا تھا؟ بندہ عرض کرے گا: پروردگار! میرا خیال تھا کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمادیں گے۔ پس اس کو جنت کا حکم دیدیا جائے گا۔ بندہ (جنت میں نعمتوں کی بارش دیکھ کر) کہے گا: پروردگار نے مجھے اس قدر عطا کر دیا ہے کہ اگر میں سارے جنتیوں کی دعوت کروں تو خدا کے دیئے ہوئے میں کچھ کی نہ آئے۔

حضور ﷺ جب بھی اس حدیث کا ذکر فرماتے، مسرت آپ کے چہرہ اقدس سے پھوٹ پڑتی۔

فصل

اصحاب اعراف کا بیان

فرمان الہی ہے: ان دونوں (یعنی بہشت اور دوزخ) کے درمیان (اعراف نام کی) ایک دیوار ہوگی اور اعراف پر کچھ آدمی ہونگے جو سب (اہل جہنم اور اہل جنت) کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے تو وہ اہل بہشت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔ یہ لوگ (ابھی) بہشت میں داخل تو نہیں ہوئے ہونگے، مگر امید رکھتے ہونگے اور جب ان کی نگاہیں پلٹ کر اہل دوزخ کی طرف جائیں گی تو عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ (شامل) نہ کی جیو (سورۃ الاعراف ۳۶، ۳۷)۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: اعراف جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار کا نام ہے۔

حضرت یحییٰ صلیہ بن زفر سے وہ حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اصحاب الاعراف کو جہنم میں جانے سے ان کی نیکیاں آڑے آگئیں اور ان کی بدیوں نے ان کیلئے جنت کا راستہ کاٹ دیا۔

فرمان الہی ہے: اور جب ان کی نگاہیں پلٹ کر اہل دوزخ کی طرف جائیں گی تو عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم لوگوں کے ساتھ (شامل) نہ کی جیو (سورۃ الاعراف آیت ۳۷)۔

پس یہ لوگ ایک عرصہ تک اسی امید و بیم کی حالت میں ہونگے کہ پروردگار ان پر جلوہ افروز ہوگا اور ان کو فرمائے گا کھڑے ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، میں نے تم کو بخش دیا ہے۔

امام بیہقی نے سنداً حضرت عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہو گئیں۔ ان کو ایک نہر پر لے جایا جائے گا، جس کو نہر الحیاء کہتے

ہیں۔ اس نہر کی مٹی درس اور زعفران کی ہوگی۔ اس کے کنارے لوہے کے سرکنڈوں کے ہونگے۔ جن پر موتی جڑے ہونگے۔ وہ اس میں غسل کریں گے۔ جس سے ان کے سینوں پر ہلکی سفیدی ظاہر ہوگی۔ وہ دوبارہ غسل کریں گے اور ان کی سفیدی بڑھ جائے گی۔ پھر ان کو کہا جائے گا: تم جو چاہو اپنی خواہشات کا اظہار کرو۔ وہ اپنی خواہشات بتائیں گے۔ ان کو کہا جائے گا جو تم نے بتایا یہ اور اس سے سترگنا زیادہ تم کو دیا جاتا ہے۔ یہ لوگ مساکین الحجۃ ہونگے۔ مصنف ابوالفداء علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں اصحاب الاعراف کے متعلق کئی احادیث وارد ہوئی ہیں لیکن ان میں ضعف ہے۔ جس کی وجہ سے ہم نے ان کو ترک کر دیا ہے۔

سب سے پہلے جو شخص جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوگا

صحیح مسلم میں زہری عن عطاء بن یزید اللشبی کی روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: لوگوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ فرمایا: کیا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی مزا امت کا سامنا ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! پھر فرمایا: کیا جب سورج کا مطلع بادلوں سے صاف ہو اس وقت تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی مزا امت کا سامنا ہوتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ!

فرمایا پس اسی طرح تم قیامت کے دن پروردگار کو دیکھو گے۔ جب اللہ تعالیٰ انسانوں کو جمع فرمائے گا تو ارشاد ہوگا: جو شخص جس چیز کی پرستش کرتا تھا وہ اس کے پیچھے آئے۔ پس جو سورج کی عبادت کیا کرتا تھا وہ سورج کے پیچھے رہے۔ جو چاند کو پوجتا تھا وہ اس کی اتباع کرے۔ جو سرکش شیاطین کی عبادت کیا کرتا تھا وہ ان کے ساتھ آئے۔ پس یہ امت اور اس کے منافقین رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں جلوہ افروز ہونگے جس سے وہ آشنائے ہونگے۔ پروردگار فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں! وہ کہیں گے ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں، ہم یہیں ایستادہ ہیں تا وقتیکہ ہمارا رب آجائے اور ہم اس کو پہچان لیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں جلوہ افروز ہونگے، جس سے وہ آشنائے ہونگے۔ پروردگار فرمائیں گے: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے ہاں آپ ہمارے رب ہیں۔ پھر وہ پروردگار کے پیچھے آئیں گے اور جہنم پر پل قائم کر دیا جائے گا۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں: پس اس پہ گزرنے والوں میں سے میں پہلا شخص ہوں گا۔ اس دن رسولوں کے سوا کوئی بات نہ کر سکے گا اور اس دن سب رسولوں کی زبان پر یہ دعا ہوگی: اے اللہ! سلامتی فرما، اے اللہ! سلامتی فرما۔ مقام سعدان کے کائناتوں کے مثل (بڑے بڑے) آنکڑے ہونگے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! فرمایا: پس وہ آنکڑے ان کے مثل ہونگے، پس جسامت ان کی اللہ ہی کو معلوم ہے۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق پکڑیں گے۔ کوئی تو اپنے عمل کی پاداش میں ہلاک ہونے والا ہوگا۔ کوئی ذلت و خواری اٹھانے کے بعد نجات پا جائے گا۔ حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ قصاص سے فارغ ہو جائیں گے اور جہنم سے لا الہ الا اللہ کہنے والوں میں جس جس کو نکالنا چاہیں گے تب فرشتوں کو حکم فرمائیں گے کہ ان کو جہنم سے نکال لیا جائے۔

فرشتے ان کو جہدہ کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ آگ ان نشانات کو جلانے پر قادر نہ ہوگی۔ وہ جہنم سے کوئلہ ہو کر نکلیں گے پھر ان پر آپ حیات چھڑکا جائے گا۔ اس سے ان کے جسم یوں تروتازہ آگ آئیں گے جیسے بارش میں گھاس آگ آتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ فیصلہ سے فارغ ہو جائیں گے اور ایک شخص جہنم کی طرف منہ کئے باقی رہ جائے گا وہ منہ پھیرنے پر قادر نہ ہو سکے گا۔ وہ پکارے گا: پروردگار! مجھے جہنم کی (آتشیں) ہوا آ رہی ہے۔ اس کی تپش مجھے جلائے دے رہی ہے۔ میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے۔ وہ مسلسل اللہ کو پکارتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے، کچھ اور سوال تو نہیں کرے گا؟ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! اور کوئی..... سوال نہ کروں گا۔ پس اس کا چہرہ جہنم سے پھیر دیا جائے گا۔ لیکن پھر وہ سوال کرے گا: یارب! مجھے جنت کے دروازے کے اور قریب کر دے، پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے نہیں کہا تھا کہ اور کوئی سوال نہ کرو گے۔ بندہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! اب کوئی سوال نہ کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے بہت سے عہد و پیمان لیں گے کہ اب وہ دوبارہ کوئی سوال نہ کرے گا اور پھر اس کو باب الجنۃ کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہ جنت میں بیش بہا نعمتیں دیکھے گا تو کچھ عرصہ تو خاموش رہے گا پھر بول اٹھے گا: یارب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے نہیں کہا تھا کہ اور کوئی سوال نہ کرو گے۔ اے ابن آدم! افسوس! تو کس قدر دغا باز ہے۔ بندہ کہے گا: یارب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے بد بخت نہ فرما! پس وہ مسلسل اللہ کو پکارتا رہے گا۔ حتیٰ کہ اللہ پاک ہنسیں گے۔ جب اللہ عزوجل اس کو دیکھ کر ہنک (ہنسی) فرمائیں گے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرمادیں گے۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا: اپنی خواہش کا اظہار کرو۔ وہ اظہار کرے گا۔ اسے پھر کہا جائے گا: چاہا ہو تو کچھ اور خواہش بتاؤ۔ وہ پھر اپنی خواہشات بتائے گا۔ حتیٰ کہ اس کی تمنائیں اور خواہشات ختم ہو جائیں گی۔ تب اس کو کہا جائے گا: تجھے یہ بھی اور اس جتنا مزید عطا کیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کے یہ حدیث سناتے وقت حضرت ابوسعید خدریؓ شروع سے حدیث ختم تک ساتھ موجود تھے لیکن کہیں بھی انہوں نے انکار نہیں فرمایا۔ صرف یہ فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے آخری الفاظ یہ سنے تھے کہ یہ اور اس سے دس گنا زیادہ دیا جاتا ہے۔ جبکہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں یہ اور اس جتنا اور عطا کیا جاتا ہے، کے الفاظ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں یہ شخص جنت میں داخل ہونے والوں میں سے آخری ترین شخص ہوگا (جس کا یہ اعزاز ہوگا)۔

بعض روایات میں آیا ہے جیسا کہ ماقبل میں گزر چکا اس شخص کا جہنم سے نکلنے کے بعد جنت میں داخلہ تین مراحل میں ہوگا۔ ہر مرحلہ میں وہ ایک درخت کے پاس فروکش ہوگا اور ہر درخت پہلے والے سے اچھا ہوگا۔

اسی طرح امام مسلمؒ نے بھی روایت کیا ہے۔

سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والا شخص

عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابراہیم، عبیدہ کے سلسلہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والے شخص کو میں جانتا ہوں، وہی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا ہوگا۔ وہ شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے: اجانت میں داخل ہو جا۔ وہ جنت کے پاس آ کر خیال کرے گا کہ جنت تو اب تک بھر چکی ہوگی لہذا وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس آئے گا اور عرض کرے گا: پروردگار! جنت کو تو میں بھرا ہوا پاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے: اجانت میں داخل ہو جا۔ تیرے لئے دنیا اور اس کے دس مثل جنت عطا کی جاتی ہے۔ وہ حیرت میں عرض کرے گا: یارب! آپ بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق فرما رہے ہیں۔

راوی حضرت عبداللہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھ مبارک ظاہر ہو گئیں۔

یہ شخص جنت میں سب سے کم مرتبہ والا ہوگا۔

فصل

امام الدارقطنیؒ نے اپنی کتاب "الرواۃ عن مالک" اور خطیب بغدادیؒ نے ایک غریب طریق کے ساتھ عبد الملک بن الحکم سے روایت کی ہے وہ مالک، عن نافع کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا شخص جہینہ کا ایک فرد ہوگا۔ اس کو جہینہ ہی کہا جائے گا۔ اہل جنت کہیں گے جہینہ کے پاس یقینی خبر ہے، اس سے سوال کرو کہ کیا کوئی مخلوق میں سے باقی ہے؟

مصنفؒ فرماتے ہیں امام مالکؒ کی طرف اس روایت کی نسبت کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے راوی مجہول ہیں۔ اگر آپؐ سے یہ روایت ثابت ہوتی تو کتب مشہورہ جیسا کہ خود آپؐ کی کتاب مؤطا امام مالکؒ میں ضرور ہوتی۔ امام قرطبیؒ پر حیرت ہوتی ہے کہ انہوں نے اس روایت کو لاندہ کرہ میں بیان کر کے اس پر یقین کر لیا اور فرمایا کہ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا شخص جہینہ کا ایک فرد ہوگا۔ اس کو جہینہ ہی کہا جائے گا۔ اہل جنت کہیں گے جہینہ کے پاس یقینی خبر ہے۔

محدث سبکیؒ نے بھی اس کو نقل کیا ہے اور اس کی تضعیف نہیں فرمائی۔ فالعجب!

صحیح مسلم میں حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت میں سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے شخص کو میں جانتا ہوں۔ وہی سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والا ہوگا۔ ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا۔ اس کو اس کے گناہ یاد دلانے جائیں گے۔ تو نے اس دن یہ کیا یہ کیا۔ فلاں دن یہ کیا یہ کیا۔ اس کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہ ہوگا لہذا وہ ہاں ہاں کہتا جائے گا۔ ساتھ ساتھ اسے خوف لاحق ہوگا کہیں اس کے بڑے بڑے گناہ نہ پیش کر دیئے جائیں۔

پھر اسے کہا جائے گا: تجھے ہر بدی کے عوض نیکی دی جاتی ہے۔ تب وہ کہے گا: پروردگار! میں نے اور بھی بہت سے برے کام کئے ہیں، ان کو میں یہاں نہیں دیکھ رہا؟

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ اس قدر بڑے کہ آپ کی ڈاڑھ مبارک نظر آنے لگیں۔

انجم الکبیر للطبرانی میں سنداً حضرت ابوامامہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں سب سے آخر میں جو شخص داخل ہوگا وہ پل صراط پر پیٹ کے بل ایسے گرے پڑے گا، جیسے وہ بچہ جسے اس کا باپ مار پیٹ رہا ہو اور وہ اس کی مار سے بچنے کیلئے بھاگ رہا ہو۔ اس کا عمل اس سے عاجز ہوگا کہ اس کو دوڑا سکے۔ وہ خدا سے کہے گا: پروردگار! مجھے جنت میں پہنچا دو اور جہنم سے نجات دیدے۔ اللہ تعالیٰ اس کو وحی بھیجیں گے: میرے بندے! اگر میں تجھے جہنم سے نجات دیدوں اور جنت میں داخل کر دوں تو کیا تو اپنے سب گناہوں اور خطاؤں کا اقرار کر لے گا؟ وہ کہے گا: پروردگار! تیری عزیٰ عزت کی قسم! اگر تو مجھے جہنم سے نجات دیدے تو میں اپنے سب گناہوں کا اقرار کر لوں گا۔ پس وہ پل عبور کر جائے گا۔ پھر بندہ دل میں خیال کرے گا اگر میں اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کا اقرار کر لوں تو ممکن ہے اللہ پاک مجھے واپس جہنم میں ڈال دے۔ اللہ تعالیٰ اس کو وحی فرمائیں گے: میرے بندے! اب اپنے گناہوں کا اعتراف کر، میں تیری مغفرت کر دوں گا اور تجھے جنت میں داخل کر دوں گا۔ وہ کہے گا: پروردگار! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! میں نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں اور نہ کوئی مجھ سے خطا سرزد ہوئی ہے۔ پروردگار فرمائے گا: بندے! میرے پاس تیرا گواہ موجود ہے۔ وہ اپنے دائیں یا نئیں دیکھے گا اور کسی کو نہ پا کر کہے گا: پروردگار! اپنے گواہ حاضر دکھائیے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی کھال کو بلوائیں گے وہ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو بتائے گی۔ بندہ جب یہ ماجرا دیکھے گا تو پکاراٹھے گا: یارب! تیری عزت کی قسم! میرے تو اس سے بھی بڑے بڑے گناہ ہیں۔ اللہ پاک وحی فرمائیں گے: بندے! میں ان کو تجھ سے زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ تو ان کا اعتراف کر لے، میں ان کو بخش دوں گا۔ پس بندہ گناہوں کا اعتراف کر لے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادیں گے۔

یہ حدیث ارشاد فرما کر آپ ﷺ اس قدر بڑے کہ آپ کی ڈاڑھ مبارک ظاہر ہو گئیں اور فرمایا: یہ تو سب سے کم مرتبہ والے جنتی کا حال ہے۔ اس سے اوپر والے کا کیا حال ہوگا (اور کیا شان و شوکت ہوگی)۔

مسند احمد میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جہنم میں ایک بندہ ایک ہزار سال تک خدا کو "یا حنان یا حنان" کہہ کر پکارتا رہے گا۔

حنان کا مطلب شفقت فرمانے والا، منان کا مطلب احسان کرنے والا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت جبریل کو حکم فرمائیں گے: جاؤ میرے اس بندے کو لے کر آؤ۔ حضرت جبریلؑ آئیں گے اور اہل جہنم کو گٹھنوں کے بل پڑے ہوئے اور روتے ہوئے پائیں گے۔ (حضرت جبریلؑ نہ پہچاننے کی وجہ سے) دوبارہ واپس جائیں گے اور بارگاہ الہی میں خبر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کو لاؤ وہ فلاں فلاں جگہ میں ملے گا۔ پس حضرت جبریلؑ اس کو لے آئیں گے اور پروردگار کیساتھ اس کو کھڑا کر دیں گے۔ پروردگار

فرمائیں گے: اے میرے بندے! اپنے ٹھکانے اور جائے آرام کو کیسا پایا؟ وہ عرض کرے گا: پروردگار! وہ انتہائی برا ٹھکانہ ہے اور بری آرام گاہ ہے۔ پروردگار فرمائیں گے: اس کو دوبارہ اس کے ٹھکانے پر پہنچا دو۔ بندہ عرض کرے گا: پروردگار مجھے تو آپ سے یہ امید نہیں تھی کہ آپ مجھے ایک مرتبہ نکال کر دوبارہ اس میں جھونک دیں گے۔ پروردگار فرمائیں گے: اس کو چھوڑ دو۔

امام احمد اس کی روایت میں منفرد ہیں۔

مسلمانوں کے نکلنے کے بعد کافریں کے ساتھ پیش آنے والے احوال

جب اہل عصیان جہنم سے نکال لئے جائیں گے اور صرف کافرین اس میں رہ جائیں گے تو وہ اس میں مریں نہ جنیں گے۔ جیسے فرمان الہی ہے: سو آج یہ لوگ نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے (سورۃ الجاثیہ آیت ۳۵) ان کیلئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی بلکہ اسی آگ کے ٹھکانے میں ہمیشہ پڑے رہیں گے۔ یہ وہ لوگ ہونگے جن کو قرآن نے مجبوس کر رکھا ہوگا اور ان پر ہمیشہ کیلئے جہنم کا حکم رعا نکد کیا ہوگا، جیسے فرمان الہی ہے: اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی نافرمانی کرے گا تو ایسوں کیلئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب یہ لوگ وہ (دن) دیکھ لیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تب ان کو معلوم ہو جائیگا کہ مددگار کس کے کمزور اور شمار کن کا تھوڑا ہے (سورۃ الجن آیتان ۲۳، ۲۴)

نیز فرمان الہی ہے: بے شک خدا نے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے (جہنم کی) آگ تیار کر رکھی ہے اس میں ابدالآباد رہیں گے نہ کسی کو دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ (سورۃ الاحزاب ۶۳، ۶۵)

فرمان الہی ہے: جو لوگ کافر ہوئے اور ظلم کرتے رہے خدا ان کو بخشے والا نہیں اور نہ انہیں رستہ دکھائے گا ہاں دوزخ کا رستہ جس میں وہ ہمیشہ (چلتے) رہیں گے اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے۔ (النساء: ۱۶۸-۱۶۹)

یہ تین آیات ان کافروں کیلئے جہنم میں ابدالآباد رہنے کا حکم ظاہر کرتی ہیں۔ یہ تین آیات ان کیلئے سخت ترین ہیں۔ اس کے علاوہ مشیت کے ساتھ جو دوام کے حکم ہیں ان پر کلام ہوا ہے ان کی الگ تفصیل ہے۔ جیسے فرمان الہی ہے: فرمایا جہنم تمہارا ٹھکانہ ہے ہمیشہ اس میں رہو گے مگر جتنا اللہ چاہے۔ بے شک تیرا رب حکمت والا علم والا ہے۔ (سورۃ الانعام آیت ۱۲۹) نیز فرمایا: تو جو بد بخت ہو گئے وہ دوزخ میں (ڈالے جائیں گے) اس میں ان کو چلانا اور دھانا ہوگا (اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں اسی میں رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے۔ بیشک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے (سورۃ صافات آیتان ۱۰۶، ۱۰۷)

مسند احمد میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل جنت جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں پہنچ جائیں گے تو موت کو (مینڈھنے کی شکل میں) لایا جائے گا اور جنت و جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی ندا دے گا: اے اہل جنت! اب دوام ہی دوام ہے۔ موت کبھی نہیں آئے گی۔ اے اہل جہنم! دوام ہی دوام ہے۔ موت کبھی نہیں آئے گی۔ یہ اعلان سن کر اہل جنت کی خوشیاں دوبالا ہو جائیں گی اور اہل جہنم کے رنج و غم کا کوئی ٹھکانہ نہ رہے گا۔ ۲

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن موت کو آیا جائے گا اور پل صراط پر کھڑا کر دیا جائے گا اور پھر اعلان ہوگا: اے اہل جنت! اہل جنت خوفزدہ ہو کر دیکھیں گے کہ تین ان کو ان کے ٹھکانے سے تو نہیں نکالا جا رہا ہے۔ پھر کہا جائے گا: کیا تم اس کو جانتے ہو؟ وہ کہیں گے جی ہاں۔ یہ روزہ! یہ موت ہے۔ پھر اعلان ہوگا: اے اہل جہنم! اہل جہنم خوش ہو کر دیکھیں گے کہ شاید ان کو یہاں سے نکالا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: کیا تم اس کو جانتے ہو؟ وہ کہیں گے جی ہاں۔ یہ روزہ! یہ موت ہے۔ پس اس کیلئے حکم جاری کر دیا جائے گا اور موت کو پل صراط پر ذبح کر دیا جائے گا اور دونوں فریقین کو کہا جائے گا: جو جہاں ہے وہیں ہمیشہ رہو۔ اور موت کبھی نہیں آئے گی۔

مسند احمد میں اس روایت کی سند قوی اور جید ہے۔ نیز صحیح کی شرط کے مطابق ہے۔ لیکن اس طریق کے ساتھ صحیحین میں سے کسی نے تخریج نہیں فرمائی۔

ﷺ

اہل جنت کی صفات اور نعمتوں کا بیان

جنت کے دروازوں کا بیان

فرمان الہی ہے: اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام! تم بہت اچھے رہے! اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔ وہ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا۔ ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے (سورۃ الزمر آیتان ۷۳، ۷۴)۔

فرمان الہی ہے: ہمیشہ رہنے کے باغ جن کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوئے (سورۃ ص آیت ۵۰)۔ فرمان الہی ہے: اور فرشتے (بہشت کے) ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تم پر رحمت ہو (یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب) (گھر) ہے (سورۃ الرعد آیتان ۲۳، ۲۴)۔

پہلے احادیث میں گزر چکا ہے کہ مؤمنین جب جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو اس کو بند پائیں گے پس وہ شفیق کو تلاش کریں گے جو اللہ عزوجل کے ہاں شفاعت کر کے ان کیلئے دروازہ کھلوا سکے۔ پہلے وہ حضرت آدم کے پاس آئیں گے۔ پھر نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم السلام کے پاس یکے بعد دیگرے آئیں گے۔ لیکن ہر ایک انکار کر دے گا پھر حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ پس آپ علیہ السلام باب الجنت کے حلقہ کو کھٹکھٹائیں گے۔ داروغہ جنت عرض کرے گا کون؟ آپ ﷺ فرمائیں گے: محمد۔ وہ عرض کرے گا: مجھے آپ ہی کا حکم ملا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں۔ لہذا آپ ﷺ داخل ہوئے اور بارگاہ الہی میں حاضر ہو کر دوسرے تمام مؤمنین کے داخلہ کیلئے شفاعت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ چنانچہ انبیاء میں آپ

ﷺ اور امتوں میں آپ ﷺ کی امت سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔ صحیح میں آپ ﷺ کا فرمان ہے: جنت میں سب سے پہلے شفاعت بھی میں کروں گا اور سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دستک بھی میں دوں گا۔

امام احمد، امام مسلم اور اہل سنن رحمہم اللہ نے عقبہ بن عامر وغیرہ کی روایت کے ساتھ حضرت عمر بن الخطابؓ سے نقل کیا ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

جس نے وضوء کیا اور اچھی طرح کیا پھر آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹھائی اور یہ پڑھا:

اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبده ورسوله

اس کیلئے جنت کے آنکھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے داخل ہو۔ مسند احمد میں (عقاف، بشر بن الفضل، عبد الرحمن بن اسحق، ابی حازم کی سند کے ساتھ) حضرت کھل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت کا ایک دروازہ باب الریان کہلاتا ہے۔ قیامت کے دن روزہ داروں کو اس سے بلایا جائے گا۔ پوچھا جائے گا کہاں ہیں روزے دار؟ پس جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازے کو بند کر دیا جائے گا اور ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو سکے گا۔

مسند احمد میں ہے کہ جس نے اپنے مال میں سے کسی چیز کی دو جوڑیاں اللہ کی راہ میں خرچ کیں اسے جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جو اہل صلاۃ میں سے ہونگے ان کو باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا۔ جو اہل الزکوۃ ہونگے ان کو باب الزکوۃ سے بلایا جائے گا۔ جو اہل الصوم (روزے دار) ہونگے وہ باب الریان سے بلائے جائیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایسا کوئی شخص نہ ہوگا کہ وہ جس دروازے سے چاہے اسی سے بلایا جائے؟ کیا کسی کو سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم وہ شخص ہو گے یا ابابکر!۔

عقبہ بن عبد اللہ بن السلمیؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس مسلمان کے تین بچے بلوغت کو پہنچنے سے قبل وفات پا جائیں تو وہ بچے اس کو جنت کے آنکھوں دروازوں پر ملیں گے۔ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

ابن ماجہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

یہی میں عقبہ بن عبد اللہ بن السلمیؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ تلواریں گناہوں کو مٹانے والی ہیں۔ لیکن نفاق کو نہیں مٹا سکتی۔ شفاعت سے متعلق ابو زرعہ کی حضرت ابو ہریرہؓ سے متفق علیہ روایت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۱۔ المسلم: ۱۳۹، ۱۴۰، مسند احمد: ۱/۹۱، ۲۔ مسند احمد: ۵/۳۳۳، ۳۔ بخاری، الحدیث: ۱۸۹۷، مسلم، الحدیث: ۲۳۶۸، ترمذی، الحدیث: ۳۶۷۴، مسند احمد، الحدیث: ۲/۲۶۸، والحدیث: ۳۶۶/۳، الحدیث: ۳۸۶، ۳۔ ابن ماجہ: ۱۶۰۳، ۱۵۔ البیہقی فی البعث والنشور: ۲۵۷، وفی السنن:

اے محمد! اپنی امت میں سے ہر اس شخص کو جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر لے، جس پر حساب کتاب نہیں ہے۔ باقی دوسرے دروازوں میں سب شریک ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! جنت کی چوکت کے درمیان کا فاصلہ مکہ اور جبریا مکہ اور بصری کے درمیان جتنا ہے۔ صحیح مسلم میں خالد بن عیسٰی العدوی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں عقبہ بن غزوٰان نے خطبہ دیا اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

اما بعد! لوگو! دنیا میں قریب فنا ہونے کا اعلان کر چکی ہے اور پیٹھ پھیر کر چل پڑی ہے۔ برتن کے بچے کچھے پانی کی طرح دنیا کا معمولی حصہ رہ گیا ہے۔ ابن آدم اس بچے کچھے پانی کو بھی اپنے اوپر اندل رہا ہے۔ یقیناً تم سب اس دنیا سے اس گھر کی طرف منتقل ہو گئے جس کو کوئی فنا نہیں ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے۔ اس پر ایک دن ایسا آئے گا کہ اس پر انسانوں کا ازدحام ہو گا۔

مسند میں معاویہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ستر استوں کے برابر ہو۔ ان میں سب سے آخر میں ہو اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ باعزت ہو۔ اور جنت کے کواڑوں میں سے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے۔ اس پر ایک دن ایسا آئے گا کہ اس پر انسانوں کا ازدحام ہو گا۔

امام بیہقی نے اس کو دوسرے طریق سے نقل کیا ہے اور اس میں ستر سال کی مسافت کا ذکر ہے۔ لیکن امام بیہقی نے ما قبل کی چالیس سال والی روایت کو زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔ ایک دوسری روایت میں سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کا دروازہ جس سے میری امت کے لوگ جنت میں داخل ہو گئے اس کی چوڑائی تیز رفتار سواری کیلئے تین دن کی ہے۔ اس کے باوجود وہ اس میں اس قدر رش کے ساتھ داخل ہو گئے کہ ان کے مونڈھے چھل رہے ہو گئے۔

امام ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے۔ لیکن وہ خود فرماتے ہیں میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے لاطمی کا اظہار فرمایا۔

مسند عبد بن حمید میں ایک سند کے ساتھ جس میں ابن ابیہ بھی ایک راوی ہیں روایت کی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جہنم کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کے درمیان کا فاصلہ ستر سال کی مسافت کا ہے۔ امام قرطبی نے دعویٰ بلا دلیل کیا ہے کہ جنت کے تیرہ دروازے ہیں۔ اور اس کے سوا کوئی دلیل پیش نہیں ہے۔ فرمائی کہ جنت کے آٹھ سے زیادہ دروازے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے: جس نے وضوء کیا پھر کہا: اشہد ان لا اله الا الله..... تو اس کیلئے جنت کے دروازوں میں سے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے

۱۔ البخاری: ۳۳۶۱، المسلم: ۳۷۹، المسلم: ۳۶۱، مسند احمد: ۳/۵، الترمذی:

۲۵۳۸، البیہقی فی البعث والنشور: ۲۵۹، تفسیر القرطبی: سورة الزمر الآية: ۸۳، الحدیث:

داخل ہو جائے۔

اس روایت کو امام ترمذی وغیرہ نے تخریج فرمایا ہے۔ آجری نے کتاب الصحیحہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو باب النعیمیٰ کہا جاتا ہے۔ ایک منادی ندا دے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو چاشت کی نماز پر مداومت کرتے تھے۔ یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔

جنت کے دروازوں کے نام

حلیٰ فرماتے ہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ باب محمد کے نام سے بھی ہے یہی باب التوبہ بھی کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ باب الصلوٰۃ، باب الصوم، باب الزکوٰۃ، باب الصدقہ، باب الحج، باب العمرہ، باب الجہاد اور باب الصلۃ نام کے دروازے ہیں۔

حلیٰ کے علاوہ دوسرے شیوخ نے کچھ اور نام بھی گنوائے ہیں: باب الکافمین، باب الراضین اور باب الایمن، جس سے وہ لوگ داخل ہو گئے جن پر کوئی حساب کتاب نہ ہو گا۔ امام قرطبی نے اس آخری دروازے کے دو کواڑوں کے درمیان کی چوڑائی تیز رفتار سواری کے حساب سے تین دن کی مسافت بتائی ہے۔ واللہ اعلم۔

جنت کی چابی لا اله الا الله محمد رسول الله کی شہادت ہے

اعمال صالحہ اس چابی کے دندانے ہیں

حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

جنت کی چابی لا اله الا الله محمد رسول الله کی شہادت ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت وہب بن منہ سے پوچھا گیا: کیا لا اله الا الله جنت کی چابی نہیں ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں؟ لیکن چابی جب ہی کھولے گی جب اس کے دندانے بھی ہوں ورنہ نہیں کھولے گی۔ یعنی توحید کے ساتھ اعمال صالحہ ہونا بھی ضروری ہیں اور طاعات کا بجالانا اور منہیات سے اجتناب کرنا لازمی شے ہے۔

جنت کے محلات، ان کی بلندی اور فراخی و کشادگی کا بیان

فرمان الہی ہے: اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان دونوں میں بہت سی شائیں (یعنی قسم قسم کے میوؤں کے درخت ہیں) تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو چشمے بہ رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (اہل جنت) ایسے پھولوں پر جن کے استر اطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہونگے۔ اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جب تک رہے) ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیچے نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ گویا وہ یا قوت اور مرجان ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ نہیں ہے؟ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ اور ان باغوں کے علاوہ دو باغ اور ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں خوب گہرے سبز تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں دو چشمے اعلیٰ رہے ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان میں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (وہ) حوریں خیموں میں مستور (ہیں)۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ ان کو (اہل جنت سے) پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (اے محمد ﷺ) تمہارا پروردگار جو صاحب جلال و عظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔ (سورۃ الرحمن آیات ۷۸-۸۶)

صحیح بخاری میں حضرت ابو موسیٰ اشعرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دو جنتیں سونے کی ہیں۔ ان میں برتن اور جو کچھ بھی ہے وہ سب سونے کا ہے۔ دو جنتیں چاندی کی ہیں۔ ان میں برتن اور جو کچھ بھی ہے وہ سب چاندی کا ہے۔ جب عدن میں ان لوگوں اور خدائے عزوجل کے درمیان صرف ایک بڑائی کی چادر ہوگی جو خدائے عزوجل کے چہرے پر ہوگی۔

امام بیہقی نے حضرت ابو موسیٰ اشعرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سابقین کیلئے سونے کی دو جنتیں ہیں اور اصحاب الیمین کیلئے دو جنتیں چاندی کی ہیں۔

امام بخاریؒ اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ فرماتے ہیں یوم بدر کو حضرت حارثہؓ شہید ہو گئے۔ ان کو انجان تیرا لگا تھا (جس کی وجہ سے وہ جام شہادت نوش فرما گئے)۔ ان کی اہلیہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ جانتے ہیں حارثہؓ کی میرے دل میں کیا وقعت تھی۔ لہذا اگر تو وہ جنت میں ہیں تو میں ان پر نوحہ زاری نہیں کرتی۔ ورنہ ابھی آپؐ دیکھ لیں گے میں

۱۔ البخاری رقم الحدیث: ۳۸۷۸ والحديث: ۳۸۸۰. المسلم: ۳۳۷. ۲۔ البيهقي في اليعتب والنشور: ۲۳۲

کیا (روادھوتا) لڑتی ہوں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے فرمایا:

اس کیلئے کیا ایک ہی جنت ہے!! بلکہ بہت سی جنتیں ہیں اور وہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

فی سبیل اللہ القلیل العمل اور جنت کی کمترین شے دونوں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں

فرمان رسول ﷺ ہے:

راہ خدا میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور تمہاری (الہ جہاد کی) کمان کی مقدار اور کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اور جنت کی عورتوں میں سے کوئی ایک آسمان وزمین والوں پر جلوہ گر ہو جائے تو آسمان وزمین کے درمیان کو روشن و تابناک کر دے اور سارا جہاں خوشبو سے مہک اٹھے۔ جنتی عورت کی اور حسی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حضرت قتادہ سے مروی ہے فرمایا: فردوس جنت میں سب سے بالائی، وسطیٰ اور افضل ترین جگہ ہے۔

فرمان الہی ہے: یعنی اونچے (اونچے مخلوق کے) باغ میں (سورۃ الحاقہ آیت ۲۲)

فرمان الہی ہے: تو ایسے لوگوں کے لئے اونچے اونچے درجے ہیں (سورۃ طہ آیت ۷۵)

فرمان الہی ہے: اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو (خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے (سورۃ آل عمران آیت ۱۳۳)

فرمان الہی ہے: (بندو) اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف اور جنت کی (طرف) جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض کا سا ہے اور جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو خدا پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں، لپکو! یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور خدا بڑے فضل کا مالک ہے (الحمدید: ۲۱)

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔ فی سبیل اللہ ہجرت کی ہو یا اپنی جائے پیدائش میں بیخار ہا ہو۔

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو خبر دیدیں؟ فرمایا: جنت میں سو درجات ہیں۔ اللہ نے وہ اپنے راستے کے مجاہدین کیلئے تیار کئے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ اور جب بھی تم اللہ سے سوال کرو جنت الفردوس کا سوال کرو، کیونکہ وہ جنت کا بیچوں بیچ اور جنت کا سب سے بالائی درجہ ہے۔ اس کے اوپر عرش الرحمن ہے۔ اسی سے جنت کی تمام نہریں پھوٹتی ہیں۔

امام بخاریؒ نے بھی اس کے ہم معنی حدیث روایت فرمائی ہے۔

فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ اور بلند درجہ ہے۔ نماز اور روزہ اللہ کی مغفرت کا سبب ہیں

ابوالقاسم الطبرانیؒ اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے

۱۔ البخاری: ۶۵۶۷-۶۵۶۸. ۲۔ المعجم الكبير: ۲۵۸/۷. ۳۔ البخاری: ۷۳۲۳. مسند احمد:

الحديث: ۳۳۵/۲ والحديث: ۳۳۹/۲ والحديث: ۳۱۶/۵

جس شخص نے یہ پانچ نمازیں قائم کیں، رمضان کے روزے رکھے، (حضرت معاذ فرماتے ہیں) میں بھول گیا کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا یا نہیں تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔ ہجرت کرے یا وہیں بیٹھا رہے جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں نکل کر لوگوں کو نہ بتا دوں؟ فرمایا: چھوڑو! نہیں عمل کرنے دو۔ بے شک جنت میں سو درجہ جات ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ ان میں سب سے اعلیٰ درجہ فردوس ہے۔ اسی پر عرش خداوندی ہے۔ یہ جنت کا بالکل درمیانی حصہ ہے۔ اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو۔ اسی طرح امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ اور امام ابن ماجہ نے بھی اس کو مختصر روایت کیا ہے۔

جنت کی نہریں فردوس سے پھوٹی ہیں

مسند احمد میں عبادۃ بن الصامتؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت کے سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت ہے۔

ابن عساکر فرماتے ہیں: آسمان و زمین کے درمیان جتنی مسافت کے بقدر جنت کے دو درجوں کا درمیانی فاصلہ ہے۔ فردوس ان میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں۔ عرش اس کے اوپر ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو۔

مصنف فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ فردوس کی مذکورہ صفت گنبد نما عمارت میں ہی ممکن ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کا وسط اور بالائی حصہ گنبد کی چوٹی پر بنتی ہوتا ہے۔

جنت کے درجات متفاوت ہیں لیکن ان کے تفاوت کی مقدار کا اللہ ہی کو علم ہے

ابو بکر بن ابی داؤد اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت کے سو درجہ جات ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

امام ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے لیکن اس میں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا ذکر ہے۔ اور اس کے متعلق امام ترمذی نے حسن صحیح کا حکم عائد فرمایا ہے۔ لہذا سو سال کی روایت زیادہ صحیح ہے۔ حافظ ابویعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے سو درجہ جات ہیں۔ اگر سارے جہاں والے ایک ہی درجہ میں آجائیں تو وہ ان کیلئے کافی اور وسیع ہو جائے گا۔ امام ترمذی اور امام احمد نے بھی اس کو روایت فرمایا ہے۔

۱۔ الترمذی: ۵۲۳۰، ابن ماجہ: ۳۳۳۱، مسند احمد: ۳۱۶/۵، ۲۹۲/۵، ۳۲۱/۵

۳۔ المستدرک للحاکم: ۸۰/۱، کنز العمال: ۳۹۲۲۱، ۳۹۲۳۰، الدر المنثور: ۲/۲۰۵

۴۔ ۲۵۵/۳، الترمذی: ۲۵۲۹، الترمذی: ۲۵۳۲، مسند احمد: ۳۱۶/۵، ۳۲۱/۵

اہل جنت میں سے ادنیٰ اور اعلیٰ جنتی کیلئے نعمتوں کا بیان

فرمان الہی ہے: اور بہشت میں (جہاں) آنکھ اٹھاؤ گے کثرت سے نعمت اور عظیم (الشان) سلطنت دیکھو گے (سورۃ الدھر ۲۰)۔

پہلے تعلق علیہ حدیث میں گزر چکا ہے کہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے شخص کو کہا جائے گا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرے لئے دنیا جتنی جنت اور اس کے بھی دس مثل مزید دیدی جائے۔ مسند احمد میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے آپ حضور ﷺ کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اہل جنت میں سب سے کم درجہ والا جنتی وہ ہوگا جو اپنے باغات، نعمت و آسائش، شہم و خدم اور تخت و سریر کو ہزار سال کی مسافت سے ہی دیکھ لے گا۔ اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت و کرامت والا شخص وہ ہوگا جو صبح و شام اللہ کے دیدار کا مستحق ہوگا۔ پھر آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی، جس کا ترجمہ ہے: اس روز بہت سے منہ روفق دار ہو گئے (اور) اپنے پروردگار کے بخود دیدار ہو گئے (القیلۃ ۲۲-۲۳)

مسند احمد میں ہی حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سب سے کم مرتبہ والا بھی وہ شخص ہوگا جو اپنی سلطنت کو دو ہزار سال کی مسافت سے بھی یوں دیکھے گا جیسے قریب سے دیکھ رہا ہے۔ وہ اپنی ازواج اور شہم و خدم کو بخوبی دیکھے گا۔ اور اہل جنت میں سب سے زیادہ مرتبہ والا وہ شخص ہوگا جو ہر روز دو مرتبہ اللہ کا دیدار کرے گا۔

مسلم اور طبرانی میں سفیان بن عیینہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یا رب! مجھے اہل جنت میں سب سے کم مرتبہ والا شخص بتائیے۔ فرمان ہوا: ہاں میرا وہ بندہ جو تمام لوگوں کے (جنت میں) اپنے اپنے ٹھکانوں پر منتقل ہو جانے اور اپنی اپنی مصروفیات میں محو ہونے کے بعد آئے گا۔ اسے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا: پروردگار! میں کیسے اس میں داخل ہوں جبکہ لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں پر منتقل ہو گئے ہیں اور اپنی اپنی مصروفیات میں محو ہو گئے ہیں۔ پروردگار اس کو فرمائیں گے: کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرے لئے دنیا کے بادشاہوں جیسا (ٹھاٹھ باٹھ) ہو جائے۔ وہ عرض کرے گا یا رب! میں راضی ہوں۔ پروردگار فرمائیں گے: تیرے لئے اتنا اور اتنا ہوا۔ اس موقع پر حضرت سفیان نے اپنی پانچوں انگلیوں کو ملا کر (غالباً دس کا) اشارہ کیا۔ بندہ کہے گا: یا رب! میں راضی ہوں۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: پروردگار! اب مجھے اہل جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ والے شخص کا بتائیے۔ فرمایا: ہاں، وہی لوگ میرے خیال میں ہیں ان کا میں بتاتا ہوں۔ اپنے ہاتھ کے ساتھ میں نے ان کی عزت کا پودا لگایا ہے۔ انہی پر میں نے کرامت کو قسم کر دیا ہے۔ (ان کیلئے میں نے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں) جو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں بلکہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال تک بھی نہیں گزرا۔

۱۔ البخاری: ۶۵۷۱، المسلم: ۳۶۰، مسند احمد: ۱۳/۲، ۶۳/۲، الترمذی: ۲۵۵۳

مسند احمد: ۱۳/۲، ۶۳/۲، المسلم: ۳۶۳، الطبرانی فی الکبیر: ۵۸۲۷/۶، ۶۰۰۲/۶

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی اس روایت کا مصداق ہے، فرمان الہی ہے: کوئی تنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے (۱۷) (سورۃ السجدہ آیت ۱۷) صحیحین میں ہے اور مسلم کے الفاظ ہیں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں بلکہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال تک بھی نہیں گزرا۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی اس کا مصداق ہے، فرمان الہی ہے: کوئی تنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے (سورۃ السجدہ آیت ۱۷)

مسند احمد میں ہے حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوا، جس میں جنت کی صفات بیان کی جا رہی تھیں۔ حتیٰ کہ آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا:

اس میں وہ چیزیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں بلکہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال تک بھی نہیں گزرا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمان الہی کی تلاوت فرمائی: ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے انہیں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی تنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے (سورۃ السجدہ آیتان ۱۶، ۱۷)

امام مسلم نے ہارون بن معروف سے اس کو روایت فرمایا ہے۔

جنت کے بالا خانوں، ان کی بلندی، کشادگی اور فراخی کا ذکر

اللہ پاک ہمیں ان کی سکونت بخشے

فرمان الہی ہے: لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے لئے اونچے اونچے محل ہیں جن کے اوپر بالا خانے بنے ہوئے ہیں (اور) ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (یہ) خدا کا وعدہ ہے، خدا وعدے کے خلاف نہیں کرتا (سورۃ الزمر آیت ۲۰)

فرمان الہی ہے: ایسے ہی لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب دگنا بدلہ ملے گا اور وہ اجتماعی سے بالا خانوں میں بیٹھے ہوں گے (سورۃ الباء آیت ۳۷)

صحیحین میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت اپنے اوپر سے کمروں کے اندر (دوسرے جنتیوں کو) یوں دیکھیں گے جیسے تم مشرق و مغرب سے اپنے اوپر ستاروں کو دیکھتے ہو یہ تفاوت اہل جنت کے درجات کے تفاوت سے ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا یہ (اونچی) منازل انبیاء کیلئے ہوگی، جن میں کوئی اور نہیں پہنچ سکے گا۔ فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ انبیاء کی منازل ہوگی اور (ان کے علاوہ) ان لوگوں کی بھی منازل ہوگی، جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

صحیح میں سہل بن سعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو یوں دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق میں دور، گہرے اور چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو یوں دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق میں گہرے اور چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو۔ یہ ان کے درمیان درجات کے تفاوت کی وجہ سے ہوگا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا ان (اونچی) منازل میں انبیاء ہوں گے؟ فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اور بہت سی قومیں ہوں گی، جو اللہ پر ایمان لائی اور رسولوں کی تصدیق کی۔

یہ روایت امام بخاری کی شرط پر پوری ہے۔

اللہ کیلئے آپس میں محبت رکھنے والوں کے محلات

مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کیلئے آپس میں محبت رکھنے والوں کے جنت میں بالا خانے یوں دیکھیں گے جیسے مشرق یا مغرب میں طلوع ہونے والا ستارہ۔ پوچھا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ کہا جائے گا: یہ اللہ کیلئے آپس میں محبت رکھتے تھے۔ ابو عیطہ حضرت ابوسعیدؓ سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ اہل عِلّٰمین کو دوسرے جنتیوں دیکھیں گے جیسے آسمان کے افق میں ستارہ دیکھا جاتا ہے۔ اور ابو بکر اور عمر انہی میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہما وارضاهما۔

جنت میں سب سے اعلیٰ ترین مرتبہ ”وسیلہ“ جس میں حضور ﷺ کھڑے ہوں گے

صحیح البخاری میں حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے وہ آپ ﷺ سے نقل کرتے ہیں: جس نے اذان سن کر یہ کہا:

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامَةِ، وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ،

وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتُهُ

تو قیامت کے دن اس کیلئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم مؤذن کی آواز سنو تو جو وہ کہہ رہا ہے وہی تم بھی کہو۔ پھر مجھ پر درود پڑھو، کیونکہ جس نے مجھ پر درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو، کیونکہ جس نے میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگی۔

وسیلہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے جس کو محمد رسول اللہ کے سوا کوئی نہیں پاسکتا۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ البخاری: ۲۵۵۵، المسلم: ۴۰۷۳، ۲۔ البخاری: ۲۵۵۵، مسند احمد: ۳۳۹/۲

۳۔ مسند احمد: ۸۷/۳، ۴۔ البخاری: ۶۱۳، ۵۔ المسلم: ۸۳۷

جب تم مجھ پر درود پڑھو تو اللہ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا شیء ہے؟ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ، جس کو ایک ہی شخص پائے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں۔
مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ کے ہاں وسیلہ ایسا درجہ ہے، جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں۔ پس اللہ سے سوال کرو کہ مجھے وسیلہ عطا فرمائے۔

طبرانی میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کرو، کیونکہ دنیا میں جس بندے نے بھی میرے لئے اس کا سوال کیا قیامت کے دن میں اس کیلئے شفاعت کروں گا۔

جنت کی بنیادوں کا ذکر کہ کس چیز سے ان کی تعمیر ہوئی؟

مسند احمد میں ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ کے آزاد کردہ غلام ابوہریرہؓ نے حضرت ابوہریرہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! جب ہم آپ کو دیکھتے ہیں تو ہمارے دلوں پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور ہم اہل آخرت میں سے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب آپ سے جدا ہوتے ہیں تو دنیا میں لگ جاتے ہیں اور بیوی بچوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا ہر وقت وہی حال رہنے لگے جو مجھ سے ملاقات کے وقت رہتا ہے تو ملائکہ تم سے مصافحہ کرنے لگیں اور وہ تمہارے گھروں میں آ آ کر تمہاری زیارت کرنے لگیں۔ لیکن اگر تم سے گناہ مرزدہ ہوں تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلہ دوسری قوم کو لے آئیں جو گناہ کریں (اور اللہ سے مغفرت مانگیں) اور اللہ ان کی مغفرت فرماتا رہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں جنت کا بتائیے کہ کسی چیز سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے؟ فرمایا: ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ اس کا گندھاؤ مشک سے ہے۔ اس کے پتھر لولو اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہو گیا تر و تازہ رہتا ہے کبھی بوسیدہ نہیں ہوتا۔ ہمیشہ رہتا ہے، کبھی نہیں مرتا۔ اور اس کا لباس پرانا ہوتا ہے اور نہ اس کا شباب زائل ہوتا ہے۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا: ایک اینٹ سفید موتی سے، ایک اینٹ سرخ یاقوت سے اور ایک اینٹ سبز زبرجد سے۔ اس کی ملاوٹ مشک کی رکھی۔ اس کے ٹکڑے لولو ہیں اور اس کا گھاس زعفران ہے۔ اس کے بعد پروردگار نے اس کو فرمایا: بول۔ لہذا جنت گویا ہوئی: قد افلح المؤمنون۔ بے شک مؤمنین فلاح پائے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! کوئی بخیل میرا پڑوسی نہیں بنے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ فرمان الہی تلاوت فرمایا:

اور جو شخص طبیعت کے بغل سے بچ گیا تو ایسے ہی لوگ راہ پانے والے ہیں (سورۃ التغابن ۱۶)

ابن ابی الدنیا میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جنت کے بارے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا:

جو جنت میں داخل ہو گیا وہ ہمیشہ زندہ جاوید رہے گا کبھی نہ مرے گا۔ تر و تازہ رہے گا کبھی بوسیدہ نہ ہوگا۔ اس کا لباس پرانا ہوگا اور نہ اس کا شباب زائل ہوگا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! جنت کی تعمیر کسی چیز سے کی گئی ہے؟ فرمایا: ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی۔ اس کا گندھاؤ مشک سے ہے۔ اس کے پتھر لولو اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔

گندھاؤ سے مراد گارا ہے، جس سے اینٹیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑی جاتی ہیں۔

مسند ابی یوسف میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا ایک اینٹ سونے اور ایک اینٹ چاندی سے۔ اس کا گارا مشک ہے۔ جنت کو پیدا فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو فرمایا: بول! تو جنت گویا ہوئی: قد افلح المؤمنون۔ بے شک مؤمنین فلاح پائے گئے۔ ملائکہ نے جنت کو کہا: خوشخبری ہو تجھے تو (آخرت کے) بادشاہوں کا ٹھکانہ ہے۔ امام بیہقی نے بھی اس کو روایت کیا ہے لیکن اس میں: خوشخبری ہو تجھے تو (آخرت کے) بادشاہوں کا ٹھکانہ ہے، اللہ کا فرمان ہے۔

داؤد بن ابی حند نے حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے، فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے فردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور ہر شراب کے عادی پر اس کو ممنوع قرار دیا۔ مسند طبرانی میں (احمد بن حنبل، ابوالیمان، ابوالحکم بن نافع، صفوان بن عمر، مہاجر بن یحییٰ کی سند کے ساتھ) حضرت قاطمہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد فداء ابی دہامی حضور ﷺ سے عرض کیا: (بابا جان!) ہماری ماں خدیجہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موتی کے اس گھر میں جہاں کوئی شور ہے نہ شغب۔ مریم اور خاتون فرعون آسیدہ علیہا السلام کے درمیان۔

حضرت قاطمہؓ نے عرض کیا: کیا یہی موتی؟ فرمایا نہیں، بلکہ وہ چمکدار موتی جو یاقوت اور لولو اور دوسرے موتیوں کے ساتھ پرویا گیا ہو۔

امام طبرانی فرماتے ہیں: حضرت قاطمہؓ سے صرف اسی سند سے روایت ہوئی ہے۔

صفوان بن عمرو اس میں متفرد ہیں۔ مصنفؒ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ لیکن صحیح بخاری میں اس کا شاہد موجود ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں خدیجہ کو جنت میں ایسے گھر کی خوشخبری دوں، جو چمکدار موتی کا بنا ہوا ہے، اس میں شور ہوگا نہ شغب۔

حدیث میں ”فی بیت من قصب“ کے الفاظ آئے ہیں قصب کے بہت سے معنی ہیں۔ اس مقام کے لحاظ سے چمکدار موتی معنی لیا گیا ہے۔ قصب کا ایک اور معنی وہ نشان ہے جو دوڑ کے مقابلے میں انتہاء پر گاڑ دیا جاتا ہے،

۱۔ مجمع الزوائد: ۱۰/۳۹۷، کنز العمال: ۳۹۳۸۹، ۲۔ سورۃ المؤمنون آیت ۱، ۳۔ کنز العمال:

۱۳۱۸۵، الدر المنثور ۲/۳۲۳، ۳۔ مجمع الزوائد: ۹/۲۲۳، ۵۔ تفسیر ابن کثیر الحدیث:

۱۔ مسند احمد ۲/۲۶۵، ۲۔ مسند احمد: ۸۳/۳، ۳۔ الاوسط للطبرانی: ۶۳۷، مجمع الزوائد

۳۳۳/۱، ۴۔ سورۃ المؤمنون آیت ۱

تاکہ سب سے سبقت لے جانے والا اس کو حاصل کر لے۔ اعلیاء کرام نے فرمایا ہے کہ حضرت خدیجہ کیلئے قصب الملو اس لئے فرمایا گیا ہے کیونکہ حضرت خدیجہ رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنے میں سب سے سبقت لے گئیں تھیں۔ جیسا کہ اوّل بعثت والی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے۔ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ کو وحی آنے کی خبر دی اور بیت زدگی کی وجہ سے فرمایا: مجھے اپنے ہوش و ہوا اس جاتے رہنے کا ڈر ہو چلا ہے۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ایسے الفاظ سے تسلی دی، جو رہتی دنیا تک سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ حضرت خدیجہؓ نے عرض کیا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہ کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ سچ کا ساتھ دیتے ہیں۔ یتیم کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ بے کس کو سہارا دیتے ہیں۔ مصائب زمانہ پر (لوگوں کی) مدد کرتے ہیں۔

مذکورہ حدیث میں حضرت خدیجہؓ کا ذکر مریم اور آسیہ علیہا السلام کے درمیان کیا گیا ہے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ آخرت میں یہ دونوں عظیم خواتین حضور ﷺ کی زوجیت میں آئیں گی۔ بعض علماء نے اس کو ذیل کی سورۃ سے استنباط فرمایا ہے۔

یا ایہا النبی لم تحرم ۱۲ اس میں آگے چل کر فرمایا: فیسات و ابکاذا یعنی کنواریاں اور شادی شدہ عورتوں سے اللہ تعالیٰ آپ کی شادی فرمادیں گے۔ کنواری تو حضرت مریم علیہا السلام ہیں اور شادی شدہ فرعون کی بیوی حضرت آسیہ علیہا السلام ہیں۔

حضرت براہ وغیرہ سے اس کے مثل منقول ہے۔

قیام اللیل، کھانا کھانا اور کثرت صیام کی فضیلت

ابن ابی الدنیا میں حضرت علی بن ابی طالب سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر سے باہر کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں اور باہر سے اندر کے مناظر۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! کس کیلئے ہونگے یہ بالا خانے؟ فرمایا: اس کیلئے جس نے اچھا کلام کیا، (بھوکے کو) کھانا کھلایا، پابندی و دوام کے ساتھ روزے رکھے اور رات کے اس پہر میں نماز (تہجد) پڑھی جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

امام ترمذی نے اس کو علی بن حجر عن علی بن مسہر عن عبدالرحمن بن اسحق کے طریق سے روایت کیا ہے۔ اور فرمایا: یہ روایت غریب ہے اور ہم اس کو صرف اسی (راوی) کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

طبرانی میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے اندر سے باہر کے مناظر دیکھے جاسکتے ہیں اور باہر سے اندر کے مناظر۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس شخص کیلئے تیار کیا ہے جس نے (بھوکے کو) کھانا کھلایا، پابندی و دوام کے ساتھ روزے رکھے اور رات کے اس پہر میں نماز (تہجد) پڑھی جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

دوسری روایت میں ہے کہ جنت کی چھتیں نور کی ہیں۔ چمکتی بجلی کی مانند چمکتی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ لکھ دی ہوتی کہ جنتیوں کی نگاہیں صحیح سالم رہیں گی تو ان کی بصارت اچٹ جاتی۔

تہنیتی میں جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تم کو جنت کے بالا خانوں کا نہ بتاؤں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پہ قربان ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں تمام قیمتی جوہروں سے بنے ہوئے بالا خانے ہیں۔ ان کے اندر سے باہر کا نظارہ ہوتا ہے اور باہر سے اندر کا منظر نظر آتا ہے۔ ان میں وہ نعمتیں، لذتیں اور مرغوب غذائیں ہیں، جو کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں۔ راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بالا خانے کس کیلئے ہونگے؟ فرمایا: جس نے سلام کو رواج دیا، (بھوکے کو) کھانا کھلایا، روزوں پر دوام کیا اور رات کے اس پہر میں نماز پڑھی جب لوگ سو رہے ہوں۔

راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس میں ان سب چیزوں کی ہمت ہو سکتی ہے؟ فرمایا: میری امت اس کی طاقت رکھتی ہے اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ جس نے اپنے بھائی سے ملاقات کے وقت سلام کیا اور اس نے جواب دیا تو بس اس نے سلام کو رواج دے دیا۔ اور جس نے اپنے اہل و عیال کو کھانا کھلایا اور ان کو سیر کر دیا تو بس اس نے کھانا کھلایا۔ اور جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور ہر مہینے میں سے تین دن کے مزید روزے رکھے پس اس نے روزوں پر مداومت کر لی۔ اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز باجماعت پڑھی گویا اس نے اس وقت نماز پڑھی جس وقت یہود، نصاریٰ اور مجوسی لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

تہنیتی میں حسن بن فرقہ حضرت حسن بصریؒ سے اور وہ حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا: ”وَمَسَاكِينٌ طَيِّبَةٌ فِي جَنَّاتٍ غَدْنٍ“ اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا (وعدہ کیا ہے) (سورۃ التوبہ آیت ۷۲) تو آپ ﷺ نے فرمایا: (بہت بڑے) موتی کا ایک محل ہے۔ اس محل میں یا قوت کے ستر گھر ہیں۔ ہر گھر میں سبز زمر کے ستر کمرے ہیں۔ ہر کمرے میں ایک تخت ہے۔ ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر بستر ہیں۔ اور ہر بستر پر ایک حور عین ہے۔ اور ہر کمرے میں ستر دستر خوان ہیں۔ ہر دستر خوان پر ستر رنگ کے کھانے ہیں۔ ہر کمرے میں ستر خادم ہیں۔ اور مؤمن کوان چیزوں کے تمام لوازمات بھی دیئے جائیں گے۔

امام ابن کثیر فرماتے ہیں یہ روایت نہایت غریب ہے کیونکہ اس میں انقطاع ہے۔ حضرت عبد اللہ بن وہب، عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد زید بن اسلم سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک شخص کو ایک موتی کا بنا ہوا محل دیا جائے گا، اس محل میں ستر کمرے ہیں۔ ہر کمرے میں ایک حور عین ہے۔ ہر کمرے کے ستر دروازے ہیں۔ جنتی پر ہر دروازے سے جنت کی خوشبو آئے گی اور ہر دروازے کی خوشبو دوسرے دروازے سے بکھر مختلف ہوگی۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: کوئی تنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی گئی ہے۔ یہ ان اعمال کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے (سورۃ سجدہ آیت ۱۷)

امام قرطبی نے حضرت انس بن مالکؓ سے مرفوعاً نقل فرمایا ہے:

جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن میں کوئی چیز لٹکی ہوئی ہے اور نہ کوئی ستون ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! ان میں اہل جنت کیسے داخل ہونگے؟ فرمایا: پرندوں کی مانند۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ بالا خانے کن لوگوں کیلئے ہونگے؟ فرمایا: مصیبت زدوں، بھوکوں اور بے کسوں کیلئے، (جو مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور رب کی رضا میں راضی رہتے ہیں)۔

جنت کے خیموں کا ذکر

فرمان الہی ہے: (وہ حوریں (ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو بھٹاؤ گے) (سورۃ الرحمن آیتان ۷۲، ۷۳)

صحیحین میں ابو موسیٰ اشعرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کیلئے جنت میں ایک کھوکھلے موتی کے اندر بنا ہوا خیمہ ہوگا۔ اس خیمہ کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس میں مؤمن کے اہل خانہ بسیں گے۔ مؤمن ہر ایک کے پاس آئے گا لیکن کوئی ایک دوسرے کو نہ دیکھ پائے گا۔

مذکورہ روایت میں مسلم کے الفاظ ہیں لیکن بخاری کی روایت میں خیمہ کی لمبائی تیس میل آئی ہے لیکن صحیح ساٹھ میل ہیں۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے آپؓ فرماتے ہیں:

کھوکھلے موتی میں ایک خیمہ ہوگا اس کی لمبائی ایک فرسخ (یعنی تین میل) ہوگی۔ اس میں سونے کے ایک ہزار دروازے ہونگے۔ اس کے گرد و پیش بھی پچاس فرسخ تک شامیانے ہونگے۔ جنتی کے پاس ہر دروازے سے اللہ کی طرف سے تحفہ آئے گا۔ اور یہی مطلب ہے اس فرمان باری کا: اور فرشتے (بہشت کے) ہر ایک دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (سورۃ الرعد آیت ۲۳)۔

ابن المبارکؒ فرماتے ہیں ہمیں ہمام نے عکرمہ کے حوالہ سے حضرت ابن عباسؓ سے نقل فرمایا ہے کہ خیمہ ایک ایسا موتی ہوگا جو اندر سے خالی ہوگا اور ایک مربع فرسخ اس کی پیمائش ہوگی۔ چار ہزار سونے کے کواڑ ہونگے۔ حضرت قتادہؒ خالد احمری کے توسط سے حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت کرتے ہیں، آپؓ فرماتے ہیں: خیمہ ایک ہی موتی کا بنا ہوا ہوگا۔ ستر اس کے دروازے ہونگے اور سب کے سب موتی کے ہونگے۔

جنت کی مٹی کا ذکر

صحیحین میں حدیث معراج میں حضرت ابو الدرداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت میں لے جایا گیا دیکھا تو وہاں موتی کی چٹائیں ہیں اور وہاں کی مٹی مشک کی ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھا: ابن صائد نے عرض کیا: وہ انتہائی ملائم، نرم اور خالص سفید مشک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سچ کہا۔

جنت میں دودھ کا سمندر ہے۔ پانی کا سمندر ہے۔ شہد کا سمندر ہے۔ شراب کا سمندر ہے۔ اور سب نہریں انہی سے پھوٹی ہیں۔

ترمذی میں ابو بکر بن قیس سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا خیال ہے کہ جنت کی نہروں کی زمین میں حدود ہوگی۔ نہیں اللہ کی قسم! وہ تو زمین کی سطح پر تیری ہیں۔ اور ان کے کنارے موتیوں کے ہیں۔ ان کے بند موتیوں کے ہیں اور ان کی مٹی خالص مشک ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ اذ فرکی شئیء ہے؟ فرمایا جس میں کوئی ملاوٹ نہ ہو۔ یہی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس کو یہ بات اچھی لگے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کو شراب پلائیں تو اس کو چاہئے کہ وہ دنیا میں اس کو چھوڑ دے۔ اور جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں ریشم پہنائیں تو اس کو چاہئے کہ دنیا میں اس کو ترک کر دے۔ جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ کے نیچے سے پھوٹ رہی ہیں۔ اگر کسی ادنیٰ جنتی کے لباس کا دنیا کے تمام لباسوں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو ادنیٰ جنتی کا لباس سب سے بہتر ہوگا۔

جنت کی مشہور ترین نہر کوثر کا ذکر

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے سیراب فرمائیں

فرمان الہی ہے: (اے محمدؐ) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے، تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو، کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔ (سورۃ الکوثر آیات ۱ تا ۳)

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر سورت بالانا نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس پر بہت ہی خیر ہے۔

صحیحین میں حضرت انسؓ سے حدیث معراج منقول ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں ایک نہر پر آیا اس کے کنارے کھوکھلے موتیوں کے گنبد تھے۔ میں نے کہا یا جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: (یہ نہر) کوثر ہے جو اللہ عزوجل نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

ایک روایت میں مزید اضافہ ہے کہ پھر میں نے اس نہر میں ہاتھ مارا تو (اس کی مٹی) خالص مشک پائی۔

مسند احمد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کوثر عطا کی گئی ہے۔ میں نے اس کو دیکھا تو وہ ایک نہر تھی جو زمین کی سطح پر بہہ رہی تھی۔ اس کے کنارے موتیوں کے گنبد ہیں۔ نہر پر کوئی (ساتبان یا) چھت نہیں ہے، لہذا میں نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو خالص مشک پائی اور اس کے کنکر موتی تھے۔

مسند احمد میں حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کوثر کے بارے میں

۱۔ مسند احمد: ۲۱۱/۳۔ ۲۔ الترمذی: ۳۳۶۰۔ ۳۔ کنز العمال: ۱۳۲۲۰، اتحاف السادة المتقين: ۵۳۲،

موارد الظمآن: ۲۶۲۲۔ ۴۔ تخریجہ کما سبق الشن: ۵۔ المسلم: ۸۹۲ ابو داؤد: ۷۸۳۔ مسند

احمد: ۱۰۲/۳۔ ۶۔ مسند احمد: ۱۵۲/۳۔ ۲/۳۔

پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

وہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ اس کی مٹی مشک ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس نہر پر ایسے پرندے آتے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی طرح (لمبی لمبی) ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ تروتازہ ہونگے؟

فرمایا: ان کا کھانا لذیذ اور تروتازہ ہوگا۔

امام حاکم کی روایت میں حضرت حذیفہؓ سے یہی روایت مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر کو یہ بھی فرمایا: اے ابو بکر تو بھی ان پرندوں کے کھانے والوں میں سے ہے۔

مسند احمد میں یہی روایت دوسرے طریق سے مروی ہے اس میں مذکورہ بالا سوال حضرت عمرؓ نے کیا اور آنحضرت ﷺ نے ان کو وہی جواب عنایت فرمایا: کہ ان کا کھانا لذیذ اور تروتازہ ہوگا۔

مسند احمد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے، اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ اس کا پانی موتیوں پر بہتا ہے۔ اور وہ پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

ایک روایت میں برف سے زیادہ سفید ہونے کے الفاظ آئے ہیں۔

ابن عباسؓ کی روایت اور کوثر کی ایک اور تفسیر

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ کوثر کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیرؓ سے مروی حضرت ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

کوثر ایک خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

ابن بشر کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبیرؓ سے پوچھا کہ عام طور پر تو یہ مشہور ہے کہ کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے؟ حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا: جنت کی کوثر نامی وہ نہر بھی اسی خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

ابن جریر میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی آپؓ فرماتے ہیں:

کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے، اس کے کنارے سونے اور چاندی کے ہیں۔ اس کا پانی یا قوت

اور موتیوں پر بہتا ہے اور وہ پانی برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

۱۔ مسند احمد: ۱۰۲/۳۔ ۲۔ اتحاف السادة المتقين: ۵۳۱/۱۰۔

۳۔ مسند احمد: ۲۳۶/۳۔ ۴۔ الترمذی: ۳۳۶۱، ابن ماجہ: ۳۳۳۳۔ مسند احمد: ۲۳۶/۳۔

۵۔ الترمذی: ۳۳۶۱، ابن ماجہ: ۳۳۳۳۔ مسند احمد: ۲۳۶/۳۔

حضرت عائشہؓ کی روایت

بخاری میں ابو عبیدہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا:

إِنَّا أَغْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرُ

ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا۔ (سورہ کوثر آیت ۱)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: کوثر ایک نہر ہے جو تمہارے نبی کو عطا کی گئی ہے۔ اس کے کنارے (گنبد نما) موتیوں کے ہیں۔ اس کے (پینے کے) برتن آسمان کے تاروں کی طرح (لا تعداد اور چمکتے ہوئے) ہیں۔ یہ نہر کوثر کی آواز

حضرت عائشہؓ نے مزید فرمایا: جنت میں جو داخل ہوگا اس کی آواز نہیں سنے گا۔ لا یہ کہ اس قدر، جب آدمی اپنے کان بند کرتا ہے تو سائیں سائیں کی مدھم سی آواز سنائی دیتی ہے۔

جنت میں نہر بیدخ کا ذکر

ایک صحابیہؓ کے سچے خواب کا ذکر

مسند احمد میں سند حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سچے خواب پسند تھے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ فرماتے:

کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ لہذا کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کے بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کر لیتا۔ اگر اس میں کوئی بری بات نہ ہوتی تو آپ اس کو پسند فرماتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک عورت خدمت رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (خواب میں کیا) دیکھتی ہوں گویا میں جنت میں داخل ہو گئی۔ میں نے ایک تیز آواز سنی جس کو سن کر اہل جنت رونے لگ گئے۔ میں نے دیکھا تو فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں کو لایا گیا حتیٰ کہ میں نے بارہ آدمی گن لئے۔ راوی کہتے ہیں: جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پہلے ایک جنگی دستہ بھیج چکے تھے۔ عورت نے آگے ذکر کیا پھر ان بارہ آدمیوں کو لایا گیا ان کے جسموں پر پٹے پرانے کپڑے تھے اور ان کی رگوں سے خون پھوٹ رہا تھا۔ پھر کہا گیا ان کو بیدخ یا نہر بیدخ کہا گیا، میں نے لے جاؤ۔ وہ اس میں غوطہ زن ہو گئے۔ پھر جب نکلے تو ان کے چہرے چودھویں چاند کے مانند ہو گئے۔ پھر کرسیاں لائی گئیں اور وہ ان پر بیٹھ گئے۔ پھر ایک بڑا چھوٹا پیالہ لایا گیا۔ اس میں تازہ پھل تھے۔ انہوں نے ان کو کھایا۔ وہ جب بھی لقمہ لیتے اور کسی نے ذائقہ کا خیال کرتے تو وہی ذائقہ اس میں پاتے۔ میں نے بھی اس میں سے کھایا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد اس جنگی دستہ کا خبر رساں شخص آ گیا اور خبر دی: یا رسول اللہ! یوں ہوا اور فلاں فلاں شہید ہو گئے حتیٰ کہ اس نے وہی بارہ اشخاص گنوائے جن کو اس سے پہلے عورت گنوائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عورت کو میرے پاس

لاؤ۔ وہ بلائی گئی۔ آپ ﷺ نے عورت کو فرمایا: اس شخص کو بھی اپنا خواب سناؤ۔ عورت نے مجھ کو خواب گوش گزار کیا تو وہ شخص بولا: یا رسول اللہ بالکل ایسا ہی ہوا جیسا یہ کہہ رہی ہے۔

جنت کے دروازے پر جاری نہر باریق کا ذکر

اور جنت کی نہروں کے نام

مسند احمد میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شہداء جنت کے دروازے پر (جاری) نہر باریق کے پاس سبز گنبد میں ہو گئے۔ صبح و شام جنت سے ان کا رزق آئے گا۔

حدیث الاسراء میں سدرۃ المنتہی کے ذکر میں آپ ﷺ نے فرمایا:

اس (سدرۃ المنتہی) کی جڑ سے دو نہریں باطنی اور دو نہریں ظاہری پھوٹ رہی ہیں۔ دو باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں (زمین میں) نکل اور فرات ہیں۔

مسند احمد اور صحیح مسلم میں (بالفاظ مسلم) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سبحان، جیحان، فرات اور نیل ہر ایک جنت کی نہر ہیں۔

حافظ ضیاء نے اپنے طریق کے ساتھ جس میں مسلمہ بن علی انصاری راوی بھی ہیں، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جنت سے پانچ نہریں نازل فرمائی ہیں۔ سحون، یہ ہند کی نہر ہے جحون، یہ بلخ (افغانستان) کی نہر ہے۔ دجلہ اور فرات، یہ عراق کی نہریں ہیں۔ نیل، یہ مصر کی نہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو جنت کے چشموں میں سے ایک ہی چشمے سے جاری فرمایا ہے۔ یہ چشمہ جنت کے درجات میں سب سے نچلے درجہ میں جبریل کے پروں پر واقع ہے۔ اللہ نے اس کو پہاڑوں کے پاس امانت رکھوایا اور زمین میں اس کو جاری فرمایا اور لوگوں کیلئے اس میں ان کی معیشت کے فوائد رکھے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور ہم ہی نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی نازل کیا پھر اس کو زمین میں ٹھیرایا۔

بہت سی چیزوں کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر

تسلل کے ساتھ آگے فرمایا: پس جب یا جوج اور ماجوج کا خروج ہوگا اللہ تعالیٰ جبریل کو بھیجیں گے اور زمین سے قرآن اٹھالیا جائے گا، سارا علم اٹھالیا جائے گا، حجر اسود اٹھالیا جائے گا، رکن البیت کے پاس سے مقام ابراہیم اٹھالیا جائے گا، موسیٰ کا تابوت اپنے مشمولات کے ساتھ اٹھالیا جائے گا اور یہ پانچوں نہریں اٹھالی جائیں گی۔ یہ سب چیزیں آسمان کی طرف اٹھالی جائیں گی۔ یہ مطلب ہے اس فرمان الہی کا: اور ہم اس کے اٹھالے جانے پر بھی قادر ہیں (سورۃ المؤمنون آیت ۱۸)۔

پس جب یہ سب چیزیں اٹھالی جائیں گی تو اہل زمین پر دنیا و آخرت کی خبر کی تمام راہیں مسدود ہو جائیں گی۔ مصنف فرماتے ہیں یہ روایت نہایت ضعیف ہے بلکہ من گھڑت ہے۔ اس میں مسلمہ بن علی راوی ائمہ کے ہاں حدیث میں ضعیف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جنت کی نہروں کی تعریف فرمائی ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ بہتی ہوگی۔ اہل جنت جہاں چاہیں گے ان کو ہانک کر لے جائیں گے۔ یہ نہریں مختلف جگہوں سے ان کیلئے پھوٹ رہی ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: جنت میں کوئی ایسا چشمہ نہیں جو جبل مسکہ کے نیچے سے نہ پھوٹ رہا ہو۔ جبل مسکہ سے مراد مشک خوشبو کا پہاڑ ہے۔

مذکورہ روایت مرفوعاً بھی منقول ہے۔ امام حاکم نے اپنی مستدرک میں اس کو اپنی سند کے ساتھ مرفوعاً حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس کو یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں شراب پلائیں اس کو چاہئے کہ دنیا میں اس کو ترک کر دے۔ اور جس کی یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کو ریشم پہنائیں تو اس کو چاہئے کہ دنیا میں اس کو پہننا ترک کر دے۔ (یاد رکھو!) جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ یا نیلہ کے نیچے سے بہہ رہی ہیں۔ اگر کسی ادنیٰ جنتی کے لباس کو دنیا کے تمام لباسوں کے ساتھ موازنہ کر لیا جائے تو ادنیٰ جنتی کا لباس جو اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں پہنائیں گے دنیا کے تمام لباسوں کو مات کر دے گا۔

جنت کے درختوں کا بیان

فرمان الہی ہے: اور جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ان کو ہم بہشتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں ان کے لئے پاک بیویاں ہیں اور ان کو ہم گھنے سائے میں داخل کریں گے (سورۃ النساء آیت ۵۷)

فرمان الہی ہے: ان دونوں میں بہت سی شاخیں (یعنی قسم قسم کے میوؤں کے درخت ہیں) تو تم اپنے پروردگار کی کون کوئی نعمت کو بھلاؤ گے (سورۃ الرحمن آیات ۴۸، ۴۹)

فرمان الہی ہے: دونوں خوب گہرے سبز (سورۃ الرحمن آیت ۶۴)
فرمان الہی ہے: (اہل جنت) ایسے پتھروں پر جن کے استراطلس کے ہیں تکیہ لگائے ہوئے ہونگے اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں (سورۃ الرحمن آیت ۵۴)

فرمان الہی ہے: جن کے میوے جھکے ہوئے ہونگے (سورۃ الحاقہ آیت ۲۳)

فرمان الہی ہے: اور میوؤں کے گچھے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے (سورۃ الدھر آیت ۱۳)
فرمان الہی ہے: اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ!) داہنے ہاتھ والے کیا (عی عیش میں) ہیں (یعنی) بے خار کی بیویوں اور تہ بہ تہ کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور پانی کے جھروں اور میوے کثیرہ (کے باغوں) میں، جو نہ

۱۔ تفسیر القرطبی: ۱۲/۱۱۳ الدر المنثور: ۸/۵۰ ۲۔ موارد الظمآن: ۲۶۲۲ ۳۔ کنز العمال:

۱۳۲۲۰، اتحاف السادة: ۵۳۲/۱۰

کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے۔ اور اونچے اونچے فرشوں میں (سورۃ الواقعة آیات ۲۷ تا ۳۴)

فرمان الہی ہے: ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں (سورۃ الرحمن آیت ۶۸)

ان میں سب میوے دودو قسم کے ہیں (سورۃ الرحمن آیت ۵۲)

ابوبکر بن ابی داؤد اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کی شاخ سونے کی نہ ہوں۔

امام ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ابن ابی الدنیا میں ابن عباس سے مروی ہے آپ نے فرمایا:

جنت کے درختوں کی بڑی شاخیں سبز مردکی ہیں۔ ٹہنیاں سرخ سونے کی ہیں۔ ان کا رواں اہل جنت

کیلئے لباس ہے۔ ان کے چھوٹے پتھرے اور جوڑے انہی سے بنتے ہیں۔ ان درختوں کے پھل گھڑوں اور ڈولوں کی

مانند بڑے ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھے ہیں۔ ان میں گھٹلیاں نہیں ہیں۔

ابن ابی الدنیا میں ابن عباس سے مروی ہے فرمایا:

قرآن میں جس درخت کو گھنے سائے فرمایا گیا اس کا سایہ اس قدر طویل ہوگا کہ تیز رفتار گھوڑا اس کے

سائے میں سو سال تک بھاگتا رہے گا۔ اہل جنت اس کے سائے تلے آکر تھکیں جمایا کریں گے۔ اور جب وہ

دنیا کی کسی عیش اور نعت کا ذکر کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسی ہوا بھیجیں گے جو اس درخت کو ہلائے گی، جس کی وجہ

سے اس درخت سے وہ سامان عیش گرے گا۔

جنت کے ایسے درخت کا ذکر جس کے سائے تلے سو سال تک تیز

رفتار گھوڑا بھاگتا رہے

صحیحین میں حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو سال تک بھاگتا رہے تب بھی اس کے سائے کو ختم نہیں کر سکے گا۔

ابوحازم کہتے ہیں میں نے یہ حدیث العثمان بن ابی العباس الرزقی کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت ابوسعید خدری نے بھی اس کے مثل سنایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

جنت میں ایسا درخت ہے کہ انتہائی تیز رفتار سوار اس کے سائے میں سو سال تک بھاگتا رہے تب بھی اس کے سائے کو قطع نہیں کر سکے گا۔

صحیح بخاری میں حضرت انس سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”اور لمبے لمبے سایوں (میں ہونگے)“ (سورۃ الواقعة آیت ۳۰) کے متعلق مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو سال تک بھاگتا رہے تب بھی اس کے سائے کو ختم

۱۔ الترمذی: ۲۵۲۵ ۲۔ کنز العمال: ۳۹۷۲۲ ۳۔ البخاری: ۶۵۵۲، ۳۔ المسلم: ۷۰۶۹

۴۔ البخاری: ۶۵۵۲، ۳۔ المسلم: ۷۰۶۹

نہیں کر سکے گا۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

جنت میں ایک کمان یا کوڑے کی مقدار جگہ ہر اس شیء سے بہتر ہے، جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ امام بخاری نے اس کو روایت کیا ہے۔

شجرہ طوبی

مسند احمد میں عقبہ بن عبید اللہ السلمی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے جنت اور حوض کے بارے میں سوال کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ اور کیا اس میں پھل ہونگے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اور اس میں ایک درخت ہے جس کو طوبی کہا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے اس کے علاوہ بھی کچھ فرمایا، پتہ نہیں وہ کیا تھا۔ اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ درخت ہماری زمین کے درختوں جیسا ہے؟ فرمایا: تیری زمین کے درختوں جیسی کوئی مشابہت ان میں نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو کبھی ارض شام گیا ہے؟ اعرابی نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: شام میں ایک درخت ہے جس کو ”جوزہ“ کہا جاتا ہے، اس کے ساتھ فقط اتنی مماثلت ہے کہ وہ ایک ہی تنے پر سیدھا جاتا ہے اور اوپر جا کر اس کی شاخیں پھیلتی ہیں۔ (جوزہ اردو میں اخروٹ کا درخت کہلاتا ہے۔)

اعرابی نے عرض کیا: اس درخت کی جڑ کیسی موٹی ہے؟ فرمایا: اگر تو اونٹنی کے بچے کو لے کر جائے اور اس درخت کی جڑ میں اتنا چاہے تو اس بچے کے مخنث ٹوٹ جائیں گے لیکن اس کی جڑ کو نہیں پہنچ پائے گا۔ عرض کیا: اس میں انگور (لگے ہوئے) ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: انگوروں کا گچھا کتنا بڑا ہے؟ فرمایا: کالے سفید کوڑے کی ایک مہینے کی مسافت کے بعد بھی وہ ختم نہ ہو۔ عرض کیا: پھر اس کا دانہ کتنا بڑا ہوگا کیا ہم اس (کے رس) سے ایک ڈول بھر سکتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا: کیا وہ جنت میرے اور میرے اہل خانہ کیلئے کافی ہو سکتی ہے؟ فرمایا: بلکہ تیرے سارے قبیلے کیلئے وہ کافی ہے۔

حرملة بن وہب اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لایا اس کیلئے کیا ہی خوشی کا مقام ہے؟ فرمایا: ہاں اس کیلئے خوشخبری ہے (ایک مرتبہ فرمایا) جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔ اور اس کیلئے خوشخبری ہے پھر خوشخبری ہے، جو مجھ پر ایمان لایا یا جو دیکھا اس نے مجھے دیکھا نہیں۔ یہاں طوبی کا معنی خوشخبری کیا گیا ہے۔

لہذا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ طوبی کیا شیء ہے؟ فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس (کے سائے) کی مسافت سو سال ہے۔ اہل جنت کے لباس اسی کے شگوفہ سے نکلتے ہیں۔

سدرۃ المنتہی

فرمان الہی ہے: اور انہوں نے اس کو ایک اور بار بھی دیکھا ہے، پر لی حد کی میری کے پاس۔ اسی کے پاس

رہنے کی بہشت ہے۔ جبکہ اس میری پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا۔ ان کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) آگے بڑھی۔ انہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کی کتنی ہی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (سورۃ النجم آیات ۱۸ تا ۱۳)

سدرۃ المنتہی ایک میری کا درخت ہے۔ جس کو پروردگار کا نور ڈھانپے ہوئے ہے۔ ملائکہ اس پر چھائے رہتے ہیں۔ بعض پرندے اس کو گھیرے رکھتے ہیں۔ سونا اور متعدد رنگ اس پر رونق افروز رہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

اس پر بہت سے رنگ چھائے رہتے ہیں، میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں؟ کوئی ان کی صفات بیان نہیں کر سکتا صحیحین میں آپ ﷺ کا فرمان ہے، جو حدیث معراج کے ذیل میں آیا ہے کہ:

پھر مجھے ساتویں آسمان میں سدرۃ المنتہی کی طرف اوپر لے جایا گیا۔ دیکھا تو اس کے پھل ہجر کے (بڑے بڑے) گھڑوں کی مانند ہیں۔ اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح ہیں۔ دیکھا تو اسی کے تنے سے دو ظاہری نہریں اور دو باطنی نہریں پھوٹ رہی تھیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ بولے: دو باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں (زمین میں) نسل اور فرات ہیں۔

حافظ ابو یعلیٰ اپنی سند کے ساتھ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سدرۃ المنتہی کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا:

اس کے سائے میں سو سو سال تک چلا رہے یا فرمایا سو سو سال کے سائے میں آسکتے ہیں۔ اس میں سونے کے بچھونے ہیں اس کے پھل گویا گھڑے ہیں۔

ابن ابی الدنیا میں سلیم بن عامرؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ ہمیں اعراب (دیہاتیوں) کے سوال کرنے سے بہت نفع پہنچاتے ہیں۔ سلیم بن عامرؓ فرماتے ہیں اسی طرح ایک اعرابی نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسے درخت (یعنی میری) کا ذکر کیا ہے جس کے کانٹوں سے ایذا پہنچتی ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

فِي مِثْلِهِ مَخْضُودٌ

(یعنی) بے خار کی بیڑیوں میں (سورۃ الواقعة آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ اس کے کانٹوں کو ختم فرما کر ہر کانٹے کی جگہ پھل پیدا فرمادیں گے۔ چنانچہ اس درخت سے ایسے پھل پھوٹیں گے، جن میں بہتر بہتر ذائقے ہونگے۔ ہر ذائقہ دوسرے سے جدا ہوگا۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، اس رات حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے فرمایا: اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام دیجئے گا اور ان کو بتا دینا کہ جنت کی مٹی بہت اچھی ہے

اور اس کا پانی بہت میٹھا ہے۔ لیکن وہ جنت چشیل میدان ہے اور اس کے درخت "سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" ہیں۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت حسن غریب ہے۔

ترمذی کے اسی باب میں اور ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک پودا لگا رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا میرے پاس سے گزرا ہوا آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:

کیا میں تجھے اس سے بہتر پودا لگانے کا نہ بتاؤں؟ "سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر" ہر ایک کے عوض جنت میں تیرے لئے ایک درخت لگا دیا جائے گا۔

امام ترمذی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے "سبحان اللہ العظیم وبحمدہ" کہا اس کیلئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت حسن صحیح غریب ہے۔

جنت کے پھلوں کا ذکر

اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ ہمیں بھی ان سے کھلائے

فرمان الہی ہے: ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں (سورۃ الرحمن آیت ۶۸)

فرمان الہی ہے: ان میں سب میوے دو دو قسم کے ہیں (سورۃ الرحمن آیت ۵۴)

فرمان الہی ہے: (اہل جنت) ایسے کھجوروں پر جن کے استر اطلس کے ہیں نکلیں گئے ہوں گے اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں (سورۃ الرحمن آیت ۵۴)

یعنی ان کو لینے لینے بھی کھا سکیں گے۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا: اور میووں کے چمچے جھکے ہوئے لٹک رہے

ہوں گے (سورۃ الدھر آیت ۱۴)

فرمان الہی ہے: اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی عیش میں) ہیں (یعنی) بے خار کی بیڑیوں اور تہ بہ تہ کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور پانی کے جھرنوں اور میوہائے کثیرہ (کے باغوں) میں جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے اور اونچے اونچے فرشوں میں۔ (سورۃ الواقعة آیات ۲۷ تا ۳۴)

فرمان الہی ہے: اس کے پھل ہمیشہ قائم رہنے والے) ہیں اور اس کے سائے بھی۔ یہ ان لوگوں کا انجام ہے جو متقی ہیں (سورۃ الرعد آیت ۲۵)

یعنی دنیا کے پھلوں کی طرح موسم کے ساتھ متبدل نہ ہونگے بلکہ ہر وقت اور ہر زمانے میں لدے پھندے رہیں گے۔ اسی طرح ہمیشہ ہرے بھرے رہیں گے ان پر کبھی خزاں نہ آئے گی۔ اور نہ ان سے کوئی روکنے والا ہوگا۔ بلکہ جو بھی ارادہ کرے گا اس کیلئے ان کا حصول انتہائی سہل ہوگا حتیٰ کہ لینے لینے بھی اشاروں سے ان کی ٹہنیاں آمو جو ہوگی۔ اور اگر جنتی درخت کے بالائی حصہ سے کھانا چاہے گا وہ حصہ از خود قریب آ کر جھک جائے گا۔

ابو اسحاق حضرت برائہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ:

وذللت قطوفها تذليلًا

اور میووں کے چمچے جھکے ہوئے لٹک رہے ہوں گے (سورۃ الدھر آیت ۱۴)

کا مطلب ہے کہ پھل اس قدر قریب آ جائیں گے کہ جنتی لینے لینے بھی ان کو تناول کر سکیں گے۔

فرمان الہی ہے: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو کہ ان کیلئے (نعت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائیگا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے اور وہاں ان کیلئے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہیں گے (سورۃ البقرہ آیت ۲۵)۔

فرمان الہی ہے: بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہونگے اور میووں میں جو ان کو مرغوب ہوں۔ جو عمل تم کرتے رہے تھے ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (سورۃ المرسلات آیات ۳۱ تا ۳۴)

فرمان الہی ہے: اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں جیسے (حفاظت سے) تہ کئے ہوئے (آب دار) موتی۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے (سورۃ الواقعة آیات ۲۰ تا ۲۳)

پہلے گزر چکا کہ جنت کی مٹی مشک اور زعفران ہے۔ اور جنت میں ایسا کوئی درخت نہیں جس کا تناسو نہ کا نہ ہو۔ اور ان درختوں کی جڑوں کا ذکر بھی ہوا تو ایسے درختوں سے کس قدر عمدہ اور لذیذ شیء پیدا ہوگی اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ دنیا میں ان پھلوں کا صرف نام ہے ورنہ ان جنتی پھلوں کی دنیا میں کوئی مثل نہیں ہے۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

جنت میں دنیا کی کوئی شے نہیں ہے سوائے نام کے۔

دنیا میں بیری کا درخت انتہائی معمولی پھل اور وہ بھی ایک سادہ ذائقہ کے ساتھ پیدا کرتا ہے جبکہ اس کے ساتھ کائنات بھی کثیر ہوتے ہیں۔ جبکہ جنت میں بیری کا ایک پھل اپنے اندر ستر ستر ذائقے سموئے ہوگا۔ ہر ذائقہ دوسرے سے قطعی مختلف ہوگا۔ اسی پر دوسرے سب پھلوں کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی جنت میں ایسی اشیاء ہوں گی جن کو کسی کان نے سنا اور نہ کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ ہی کسی دل پر ان کا خیال تک گزرا۔

صحیحین میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ الکسوف کے بعد فرمایا جبکہ لوگوں نے یہ سوال کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے یہاں سے کوئی شیء لی اور تناول فرمائی (جبکہ یہاں ایسی کوئی شے نہیں ہے۔ اور) اس کے بعد آپ پیچھے ہٹنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا:

میں نے جنت کو دیکھا تھا پھر میں نے اس سے پھلوں کا ایک گچھا لے لیا اگر میں اس سے لے لیتا (اور تم کو دیتا) تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے۔

یہی روایت مسند احمد میں حضرت جابرؓ سے یوں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھ پر جنت اپنی تمام تر عنایتوں اور زیب و زینت کے ساتھ پیش کی گئی۔ میں نے اس میں سے انگور کا

ایک خوشہ لیا، تاکہ تمہارے پاس لاؤں۔ لیکن کوئی شیء اس کے اور میرے درمیان آڑے آگئی۔ اگر میں اس کو لے آتا تو آسمان وزمین کے درمیان کے تمام لوگ کھاتے اور اس میں سے کچھ کم نہ ہوتا۔
 المعجم الکبیر للطبرانی میں حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 جنتی جب جنت کا کوئی پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے گا۔
 لیکن حافظ نے یہ بھی کہا ہے کہ اس روایت کے ایک راوی عباد کے متعلق کلام کیا گیا ہے۔
 امام طبرانی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 جب حضرت آدم جنت سے اتارے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر چیز کی صنعت سکھادی تھی۔ اور جنت کے پھلوں کا گوشہ بھی ساتھ کر دیا تھا۔ یوں یہ تمہارے پھل جنت کے پھلوں (کی نسل) سے ہیں۔ لیکن یہ خراب ہو جاتے ہیں اور وہ خراب نہیں ہوتے۔

فصل

فرمان الہی ہے: اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے (سورۃ الواقعة ۲۱، ۲۰)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 تو (جنت میں) کسی پرندے کو دیکھے گا اور خواہش کرے گا، وہ آ کر تیرے سامنے بھنا ہوا گر جائے گا۔
 ترمذی میں حضرت انسؓ سے ایک روایت منقول ہے جس کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے، رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے فرمایا:

ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی طرح ہیں۔
 تفسیر شعبی میں حضرت ابوالدرداءؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ:

جنت میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی مانند ہیں۔ وہ اللہ کے ولی کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ جائے گا۔ اور کہے گا اے اللہ کے ولی! میں نے عرش کے نیچے چراگاہوں میں چراہے اور نیم چشموں کا پانی پیا ہے لہذا مجھے کھا۔ یوں پرندہ مسلسل اپنی تعریف کر کے جنتی کو اپنے کھانے کی طرف رغبت دلانے کا جتنی کہ جنتی کا دل اس کے کھانے کی طرف جیسے ہی مائل ہو گا وہ پرندہ مختلف ذائقوں کے ساتھ اس کے سامنے آ کر گر جائے گا۔ پس وہ اس جو چاہے گا کھائے گا حتیٰ کہ جنتی جب سیر ہو جائے گا تو اس پرندے کی ہڈیاں جڑ جائیں گی اور وہ جنت میں چرنے کیلئے جہاں چاہے گا اڑ جائے گا۔
 یہ روایت غریب ہے۔

۱۔ مسند احمد: ۳۵۸/۱۔ ۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۳۹۹/۲۔ ۳۔ کنز العمال: ۶۳۳۳۔
 ۴۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی: ۱۶۱۔ ۵۔ مجمع الزوائد: ۱۰/۱۳۳۔
 الدر المنثور: ۱۵۵/۶۔ التحاف السادة: ۱۰/۵۳۱۔ ۷۔ الترمذی: ۲۵۳۲۔

اہل جنت کے کھانے پانی کا ذکر

فرمان الہی ہے: جو (عمل) تم ایام گذشتہ میں آگے بھیج چکے ہو اس کے صلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو (سورۃ الحاقة ۲۳)

فرمان الہی ہے: وہاں نہ بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ گالی گلوچ۔ ہاں انکا کلام سلام سلام ہوگا (سورۃ الواقعة ۲۵، ۲۶)

فرمان الہی ہے: اور ان کیلئے صبح وشام کھانا تیار ہوگا (سورۃ مریم آیت ۶۲)
 فرمان الہی ہے: اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے (سورۃ الواقعة آیت ۲۱، ۲۰)

فرمان الہی ہے: ان پر سونے کی پرچوں اور پیالیوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے (موجود ہوگا) اور (اے اہل جنت) تم اس میں ہمیشہ رہو گے (سورۃ الزخرف آیت ۷۱)
 فرمان الہی ہے: جو نیکو کار ہیں وہ ایسی شراب نوش جان کریں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ یہ ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے بندے پیئیں گے اور اس میں سے (چھوٹی چھوٹی) نہریں نکال لیں گے (سورۃ الدھر ۶، ۵)

فرمان الہی ہے: (خدا م) چاندی کے برتن لئے ہوئے ان کے ارد گرد پھریں گے اور شیشے کے (نہایت شفاف) گلاس اور شیشے بھی چاندی کے، جو ٹھیک اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں (سورۃ الدھر آیتان ۱۵، ۱۶)
 یعنی وہ گلاس ہو گئے چاندی کے لیکن صفائی ستھرائی میں شیشہ کو مات دیں گے۔ دنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔ اور یہ شفافیت اور چمک ایسی نہ ہوگی جو اللہ کے ولی کی آنکھوں کو خیرہ کرے۔ بلکہ ایک ٹھیک اندازے کے مطابق ہوگی، کم نہ زیادہ۔ یہ جنتی کے اکرام و اعزاز کی دلیل ہے۔

نیز فرمان الہی ہے: اور وہاں ان کو ایسی شراب (بھی) پلائی جائیگی جس میں سونہ کی آمیزش ہوگی یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسیل ہے (سورۃ الدھر آیتان ۱۷، ۱۸)

فرمان الہی ہے: جب انہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائیگا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے (سورۃ البقرہ آیت ۲۵)

یعنی چشم و خدم جب ان کے پاس کوئی پھل وغیرہ لے کر حاضر ہو گئے تو ان کی ظاہری شکل یکساں ہونے کی بناء پر جنتیوں کو خیال گزرے گا کہ یہ تو وہی ہے جو ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا تھا۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہوگی کیونکہ ہر پھل بلکہ ہر لقمہ کا بھی الگ ذائقہ ہوگا جو کھانے کے بعد معلوم ہوگا۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 جنت میں سب سے کم مرتبہ والے جنتی کو سات منزلیں، تین سو خادم ملیں گے جو صبح وشام اس کی خدمت میں تین سو سونے کی پلیٹوں میں کھانا لائیں گے۔ (ہر ایک کھانا تو الگ ہوگا ہی بلکہ) ہر سونے کی پلیٹ کا رنگ بھی دوسری پلیٹوں سے جدا ہوگا۔ اور وہ جس قدر ذائقہ پہلی پشتری میں محسوس کرے گا اسی طرح آخری میں بھی محسوس

کرے گا (یعنی دنیا کی طرح جلد اس کا جی نہ بھر جائے گا)۔ اسی طرح مشروبات کے بھی تین سو برتن اس پر پیش کئے جائیں گے۔ ہر برتن میں ایسا رنگ اور مزہ ہوگا جو دوسرے میں نہ ہوگا۔ اور جس طرح پہلے برتن میں شدید لذت پائے گا اسی طرح آخری برتن میں بھی شدید لذت محسوس کرے گا۔ وہ (سب سے کم مرتبہ والا جنتی بارگاہ خداوندی میں) عرض کرے گا: یا رب! اگر آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں اہل جنت کو کھلاؤں اور پلاؤں۔ اس سے میری نعمتوں میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ نیز اس کیلئے بہتر جنتی حور عین ہوگی اور دنیاوی بیویاں الگ ہوگی۔ ان میں ہر ایک کیلئے بیٹھنے کی جگہ (شان و شوکت کی وجہ سے) ایک میل تک ہوگی۔

امام احمد اس روایت میں متفرد ہیں اور اس میں انقطاع کی وجہ سے یہ غریب ہے۔

مسند احمد میں حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک یہودی شخص کو پیش کیا گیا۔ اس نے آپ ﷺ سے سوال کیا: اے ابوالقاسم! کیا آپ کا یہ خیال نہیں ہے کہ اہل جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے؟ راوی کہتے ہیں اس نے اپنے ساتھیوں کو کہا تھا کہ اگر آپ ﷺ اس کا اقرار کریں گے تو میں آپ کو پھنسا لوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ہر جنتی کو کھانے، پینے، شہوت اور جماع کرنے میں سوا دیوں کے برابر طاقت دی جائے گی۔ یہودی نے سوال کیا: جو کھاتا اور پیتا ہے اس کو قضاے حاجت بھی پیش آتی ہے، پھر؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں کی قضاے حاجت یہ ہوگی کہ ان کے بدن مشک کی خوشبو لئے ہوئے پسینہ پھونکے گا اسی سے ان کے پیٹ ہلکے ہو جائیں گے۔

مذکورہ حدیث کی مؤید ایک دوسری روایت

مسند احمد میں حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے۔ لیکن وہ پانچا نہ کریں گے اور نہ پیشاب۔ نہ ناک کریں گے اور نہ تھوک۔ ان کے کھانے کا ہضم ڈکار اور مشک کی خوشبو کا پسینہ ہوگا۔

امام مسلم نے بھی اس روایت فرمایا ہے اس میں یہ اضافہ ہے: ان کو تسبیح و تحمید الہام کر دی جائے گی۔ جس طرح وہ سانس لیتے ہیں اس طرح تسبیح و تحمید الہام کریں گے۔

بعض جنتیوں کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کریں، ایک دیہاتی کا واقعہ

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ حدیث بیان فرما رہے تھے اور ایک دیہاتی بھی حاضر مجلس تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ایک جنتی پروردگار عزوجل سے کھیتی باڑی کی اجازت مانگے گا۔ پروردگار فرمائیں گے: کیا تیری ہر چاہت پوری نہیں ہو رہی؟ وہ عرض کرے گا بالکل پروردگار! لیکن دل کر رہا ہے کہ میں کھیتی باڑی کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بس وہ سچ ڈالے گا اور نگاہ اٹھائے گا تو دیکھے گا کہ دانے اگے اور دیکھتے ہی دیکھتے بلند ہو گئے اور خود بخود کٹ کر ان کے

ڈھیر پہاڑوں کی مانند ہو گئے۔ تب پروردگار عزوجل اس سے فرمائیں گے: لے ابن آدم! تیرا بیٹ تو کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اعرابی نے کہا: ہمارا خیال ہے کہ یہ شخص قریشی یا انصاری ہوگا کیونکہ یہی لوگ کاشتکار ہیں ہم تو کھیتی باڑی والے نہیں ہیں۔ راوی کہتے: اس پر آپ ﷺ ہنس دیئے۔

امام بخاری نے بھی اس کو روایت فرمایا ہے۔

جنتیوں کے سب سے پہلے کھانے کا ذکر

مسند احمد میں اسماعیل بن علقمہ عن حمید سے

صحیح بخاری میں انس بن عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگوں نے آپ سے مختلف سوالات کئے، ان میں سے ایک یہ بھی تھا:

وہ سب سے پہلی شے کیا ہے جو جنتی کھائیں گے؟ آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا: مچھلی کے جگر کی جھلی

ایک یہودی کا آپ ﷺ سے مکالمہ

صحیح مسلم میں حضرت ثوبان سے حضرت اسماء کی روایت ہے کہ ایک یہودی نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ جنتی جب جنت میں داخل ہو گئے تو ان کو تھنہ میں کیا پیش کیا جائے گا؟ فرمایا:

مچھلی کے جگر کی جھلی۔

یہودی نے پھر سوال کیا: اس کے بعد جنتیوں کی کیا غذا ہوگی؟ فرمایا:

جنت کا نیل ان کیلئے گرے گا، اس کے اطراف سے اہل جنت کھائیں گے۔

یہودی نے پھر سوال کیا: اس کے اوپر جنتیوں کو کیا پلایا جائے گا؟ فرمایا:

اس چشمہ سے جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے۔

تب یہودی نے کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا۔

صحیحین میں حضرت ابوسعید خدری سے عطاء بن یسار کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز ساری زمین ایک روٹی ہو جائے گی۔ جس کو جبار اپنے ہاتھ میں لئے ہو گئے۔ جیسے تم میں سے کوئی سفر میں روٹی اپنے ساتھ لے لیتا ہے۔ یہی روٹی اہل جنت کیلئے مہمان نوازی ہوگی۔ (اتنے میں) یہود کا ایک آدمی پیش کیا گیا۔ اس نے عرض کیا: یا ابوالقاسم! اللہ آپ کو برکت دے! کیا قیامت کے دن اہل جنت کیلئے کوئی مہمان نوازی ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں! قیامت کے دن اہل جنت کیلئے کیا مہمان نوازی ہوگی؟ عرض کیا ضرور بتائیے! فرمایا: قیامت کے روز ساری زمین ایک روٹی ہو جائے گی۔ پھر فرمایا: اور کیا تم کو اس کا سالن نہ بتاؤں؟ عرض کیا: ضرور! فرمایا: ”بسلام و نون“ عرض کیا: یہ کیا شے ہیں؟ فرمایا: نیل اور مچھلی۔ ان میں ایک (یعنی مچھلی) کے جگر کی جھلی سے ستر ہزار آدمی کھانا کھائیں گے۔

امام اعمشؒ عبد اللہ بن مرہ عن مروی کے حوالہ سے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نقل فرماتے ہیں کہ فرمان الہی

یسقون من ریحی مختوم ختامہ مسکت

”ان کو شراب خالص سر بہر پلائی جائیگی جس کی مہر مشک کی ہوگی“ (سورۃ الطہ ۲۵، ۲۶)

کے متعلق نقل فرماتے ہیں کہ ریحی سے مراد شراب اور مختوم سے مراد شراب کے آخر میں مشک کی خوشبو پانا۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمان الہی:

وهذا جہ من تسنیم

اور اس میں تسنیم (شراب) کی آمیزش ہوگی (سورۃ الطہ ۲۷)

تسنیم اہل جنت کی سب سے اعلیٰ درجہ کی شراب ہے۔ جو خالص خدا ہو گئے ان کو یہ شراب خالص ملے گی۔ اور ان کے علاوہ جنتیوں کی شراب میں اس کی معمولی مقدار ملا دی جائے گی۔ مصنفؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت کی شراب کی وہ صفات جمیلہ بیان فرمائی ہیں جو اہل دنیا کی شراب میں ہوتی نہیں سکتیں۔ مثلاً فرمایا کہ وہ شراب جاری نہری صورت میں ہوگی:

فہی ہعین جاریہ

اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے (سورۃ الغاشیہ آیت ۱۲)

اسی طرح دوسری جگہ فرمایا:

اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بو نہیں کریگا اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جس میں حلاوت ہی حلاوت ہے) (سورۃ محمد آیت ۱۵)

اس طرح یہ شراب جاری نہروں کی صورت میں بہے بہا ہوگی۔ بڑے سمندر سے اور بڑے چشموں سے یہ نہریں نکلیں گی اور وہ چشمے اور سمندر مشک کے پہاڑوں اور ٹیلوں کے نیچے سے نکلیں گے۔ دنیا کی شراب کی طرح بری بری جگہوں میں نہیں بنائی جائے گی۔ نیز جنت کی شراب پینے والوں کیلئے بے انتہاء سرور بخش اور لذت افزہ ہوگی جس سے سردرد ہوگا اور نہ مدھوشی پیدا ہوگی۔ جبکہ دنیا کی شراب کا ذائقہ کریمہ، عقل میں فتور پیدا کرنے والی، پیٹ کو خراب کرنے والی اور سر کیلئے باعث درد ہوتی ہے اور جنت کی شراب ان سب برائیوں سے پاک صاف ہوگی جیسے فرمان الہی ہے: شراب لطیف کے جام کا ان میں دور چل رہا ہوگا وہ جام رنگ کا سفید ہوگا (سورۃ الصافات آیت ۴۵، ۴۶) پینے والوں کیلئے (سراسر) لذت ہوگی نہ اس میں درد سر ہو اور نہ وہ اس سے مدھوش ہوں (سورۃ الصافات آیت ۲۶، ۲۷)

شراب سے مقصود سرشاری کی وہ کیفیت ہے جس سے انتہائی سرور اور لذت حاصل ہو۔ یہ کیفیت جنت کی شراب میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ جبکہ شراب سے عقل کا زائل ہونا اس طرح کہ شراب پینے والا حیوان یا پتھر کی

طرح بے حس ہو جائے یہ خوبی نہیں بلکہ نقص اور عیب ہے۔ جو کہ دنیا کی شراب سے پیدا ہوتی ہے۔ (جس کی وجہ سے شراب حرام قرار دی گئی ہے)۔ جبکہ جنت کی شراب یہ چیز قطعاً پیدا نہیں کرتی۔ بلکہ اس سے اصل شیء سرور و انبساط اور سرشاری ملتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کے متعلق خدا نے فرمایا:

پینے والوں کیلئے (سراسر) لذت ہوگی نہ اس میں درد سر ہو اور نہ وہ اس سے مدھوش ہوں (سورۃ الصافات آیت ۲۶، ۲۷)

یعنی اس کے پینے کے سبب ان کی عقلیں زائل نہ ہوگی۔ سورۃ الواقعة میں اس کے متعلق فرمایا:

نوجوان خدمت گزار جو ہمیشہ (ایک ہی حالت میں) رہیں گے ان کے آس پاس پھریں گے (یعنی) آنسو رے اور آفتابے اور صاف شراب کے گلاس لے لے کر اس سے نہ سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوگی (سورۃ الواقعة آیات ۱۷ تا ۱۹)

یعنی اس سے نہ سردرد ہوگا اور نہ ہی ان کی عقلیں زائل ہوگی۔

دوسری جگہ فرمایا: اور اس میں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہوگی وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے (خدا کے) مقرب پیئیں گے (سورۃ الطہ آیت ۲۷، ۲۸)

عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے آپؓ فرماتے ہیں:

اہل جنت کی ایک جماعت شراب کی محفل پر جمع ہوگی، جیسے اہل دنیا محفلیں جلاتے ہیں۔ ان پر ایک بادل گزرے گا۔ وہ کسی بھی شیء کا سوال کریں گے تو وہ بادل سے ان پر برسے گی۔ حتیٰ کہ ان میں سے کوئی کہے گا: ہم پر ہماری ہم عمر ابھرے سینوں والی لڑکیاں برسیں تو وہ بھی ان پر برسیں گی۔

پہلے گزر چکا ہے کہ جنتی شجر طوبی کے پاس جمع ہو گئے اور دنیا کے کھیل اور لہو و لعب کو یاد کر کے ان کا ذکر کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر ایسی ہوا بھیجیں گے جو شجر طوبی کو ہلا دے گی جس سے ان کی دنیا کی ہر لہو و لعب کی چیزیں گریں گی جن سے وہ دنیا میں کھیلتے تھے۔

بعض آثار میں ہے کہ اہل جنت کی جماعت جنت کی عمدہ سوار یوں پر سوار ہو کر غول کی صورت میں کسی جانب گزرے گی تو راست کے درخت دائیں بائیں سمٹ جائیں گے تاکہ جنتیوں کے درمیان عارضی جدائی بھی نہ ڈالیں۔ یہ اور اس کے علاوہ بہت کچھ اکرام و انعام سب اللہ کے فضل سے ہوگا، پس اسی کیلئے تمام تعریفیں اور ثنائیں ہیں فرمان الہی ہے: اور شراب کے چھلکے ہوئے جام (سورۃ النباء آیت ۳۳)

فرمان الہی ہے: وہاں نہ بے ہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ (اور خرافات) (سورۃ النباء آیت ۳۵)

فرمان الہی ہے: وہ اس میں سلام کے سوا کوئی بے ہودہ کلام نہ سنیں گے (سورۃ مریم آیت ۶۲)

فرمان الہی ہے: جس (کے پینے) سے نہ ہڈیاں سرائی ہوگی نہ کوئی گناہ کی بات (سورۃ الطور آیت ۲۳)

فرمان الہی ہے: وہاں وہ کسی طرح کی بکواس نہیں سنیں گے (سورۃ الغاشیہ آیت ۱۱)

فرمان الہی ہے: وہاں نہ بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ ہی گالی گلوچ۔ ہاں انکا کلام سلام سلام (ہوگا) (سورۃ الواقعة آیت ۲۵، ۲۶)

صحیحین میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

سوئے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان کی بنی ہوئی پلینوں میں کھاؤ۔ کیونکہ یہ دنیا میں ان (کافروں) کیلئے ہیں۔ اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

اہل جنت کے لباس، زیورات اور حسن و جمال کا ذکر

فرمان الہی ہے: ان (کے بدنوں) پر دیئے سبز اور طلسم کے کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے نگین پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو تمہایت پاکیزہ شراب پلائے گا (سورۃ الدھر آیت ۲۱)

فرمان الہی ہے: ان لوگوں کیلئے بہشت جاودانی (ہیں) جن میں وہ داخل ہونگے۔ وہاں ان کو سونے کے نگین اور موتی پہنائے جائیں گے اور انکی پوشاک ریشمی ہوگی (سورۃ قاطر آیت ۳۳)

فرمان الہی ہے: (اور) جو ایمان لائے اور کام بھی نیک کرتے رہے تو ہم نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ایسے لوگوں کیلئے ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں، جن میں ان کے (مخلوں کے) نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ان کو وہاں سونے کے نگین پہنائے جائیں گے اور وہ باریک دیا اور طلسم کے سبز کپڑے پہنائیں گے (اور) تختوں پر بٹیکے لگا کر بیٹھا کریں گے (کیا) خوب بدلہ اور (کیا) خوب (آرام گاہ ہے)۔ (سورۃ الکہف آیت ۳۰، ۳۱)

صحیحین میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، فرمایا:

مؤمن کا زیور وہاں وہاں پہنچے گا جہاں جہاں اس کے وضوء کا پانی پہنچتا ہے۔

حضرت حسن بھریؒ فرماتے ہیں: جنت میں زیور و جواہرات مردوں پر عورتوں سے بھیجیں گے۔

ابن وہبؒ سنداً فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اہل جنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

جنتی سونے چاندی کے نگین پہنے ہونگے۔ جو موتیوں کے ساتھ جڑاؤ ہونگے۔ نایاب گوہر اور یاقوت سے مرصع پٹکے ان کی زینت ہونگے۔ ان کے سروں پر بادشاہوں کی مثل تاج ہونگے۔ نو جوان، (ڈاڑھی وغیرہ کے) بالوں سے بے نیاز اور سرگیں آنکھوں والے ہونگے۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر کوئی جنتی اپنے نگین کو دنیا میں ظاہر کر دے تو وہ سورج کی روشنی کو بے نور کر دے۔ جس طرح سورج ستاروں کی روشنی کو بے نور کر دیتا ہے۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو جنت میں داخل ہو گیا تو تازہ رہے گا کبھی ناتواں نہ ہوگا۔ اس کے کپڑے پرانے ہونگے اور نہ اس کا شاب فناء پذیر ہوگا۔ جنت میں وہ وہ کچھ ہے جو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی بشر کے دل پر ان کا خیال تک گذرا۔

مسند احمد میں حضرت ابو رافعؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن کی دو بیویاں ہونگی، جن کی پنڈلیوں کا گودا ان کے کپڑوں کے باہر سے نظر آئے گا۔

المعجم الکبیر میں حضرت عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند دیکھتے ہونگے۔ دوسرے گروہ کے چہرے آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے کی مانند ہونگے۔ ان میں سے ہر ایک کیلئے دو دوجوہ عین ہونگی۔ ہر جوہر پر ستر جوڑے ہونگے۔ ان کی پنڈلیوں کا گودا ان کے گوشت اور غلوں کے باہر سے نظر آئے گا، جس طرح سرخ شراب سفید شیشی سے باہر نظر آتی ہے۔

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں تم میں سے کسی کے کوزے کی جگہ دنیا اور اس کے مثل سے بہتر ہے۔ اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے کوئی ایک اپنا سراپا زمین کی طرف دکھادے تو آسمان و زمین کا درمیان خوشبو سے بھر جائے اور پوری فضاء خوشی سے مہک اٹھے۔ جنتی عورت کی اور حسی دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنتی آدمی بغیر حرکت کئے ستر سال تک تکیہ لگائے استراحت میں رہے گا۔ پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی اور اس کے شانوں پر ہاتھ مارے گی۔ جنتی اس کے آئینہ سے زیادہ صاف چہرے میں اپنا چہرہ دیکھے گا۔ اس کے جسم پر ایک ادنیٰ ساموتی مشرق و مغرب کے درمیان سارے جہان کو روشن کر دے گا۔ وہ اس کو سلام عرض کرے گی۔ جنتی اس کے سلام کا جواب دے گا اور اس سے سوال کرے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گی: "انا السزید" میں مزید ہوں۔ (یعنی اللہ کی طرف سے بطور مزید انعام کے تجھے دی گئی ہوں)۔ اس پر شجر طوبی سے بنے ہوئے انتہائی سرخ ستر کپڑے ہونگے۔ جنتی کی نظر ان سب کے پار سے اس کی پنڈلیوں کا گودا دیکھے گی۔ اس کو مزید پر (بیش بہا) تاج ہونگے۔ اس کے جسم پر ایک ادنیٰ ساموتی مشرق و مغرب کے درمیان سارے جہان کو روشن کر دے گا۔

ابن وہبؒ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: ان لوگوں کیلئے بہشت جاودانی (ہیں) جن میں وہ داخل ہونگے۔ وہاں ان کو سونے کے نگین اور موتی پہنائے جائیں گے اور انکی پوشاک ریشمی ہوگی (سورۃ قاطر آیت ۳۳) پھر فرمایا:

ان جنتیوں کے سروں پر (بیش بہا) تاج ہونگے۔ اور ان میں سے ایک ادنیٰ ساموتی مشرق و مغرب کے درمیان سارے جہان کو روشن کر دے گا۔

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے کپڑے کیا پیدا کئے جائیں گے یا بنے جائیں گے؟ اس سوال پر بعض حاضرین ہنس پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: تم کیوں ہنسے؟ ایک بے چارے جاہل پر جو جاننے والے سے سوال کر رہا ہے! پھر آپ آگے کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کہاں ہے سائل؟ سائل نے عرض کیا: میں یہاں ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا:

نہیں، بلکہ جنت کے پھلوں سے نکلیں گے۔

آپ ﷺ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔

اسی کے مثل مسند احمد میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طوبیٰ کیا ہے؟ فرمایا: جنت کا ایک درخت ہے جس کی مسافت سو سال ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اسی کے شکوفوں سے نکلتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر ایک جو جنت میں داخل ہوگا اسے طوبیٰ کے پاس لے جایا جائے گا۔ پھر اس کیلئے طوبیٰ درخت کے شکوفے کھول دیئے جائیں گے۔ وہ جیسا رنگ چاہے اپنے لئے پسند کر لے سفید، سرخ، زرد اور سیاہ جو بھی چاہے۔ ہر رنگ انتہائی گہرا رونق افروز اور خوبصورت ہوگا۔

یہ روایت غریب حسن ہے۔

ابن ابی الدنیا میں اساکؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے عرض کیا: اہل جنت کے جوڑے کس چیز کے بنے ہوئے ہونگے؟ فرمایا:

جنت میں ایسے درخت ہیں جن پر انار کی مثل پھل لگے ہوئے ہونگے۔ جب اللہ کا ولی کوئی نیا لباس نہ پہن کرنا چاہے گا تو شجر طوبیٰ کی ٹہنی جدا ہو کر اس کے پاس آئے گی اور اس سے ستر جوڑے نکل آئیں گے۔ ہر ایک دوسرے سے جدا رنگ میں ہوگا۔ اس کے بعد درخت پہلی حالت پر آ جائے گا۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرمایا:

جنت کے درختوں کی شاخیں ہنر مند کی ہوگی اور آگے ان کی ٹہنیاں سرخ ہونگی۔ اس سے آگے کے انتہائی نرم پتوں اور باریک ٹہنیوں سے جنتیوں کے لباس بنائے جائیں گے۔ اسی سے ان کے استعمال کے چھوٹے کپڑے اور جوڑے بنیں گے۔

اہل جنت کے پچھونوں کا ذکر

فرمان الہی ہے: وہ (لوگ) بہشت کے پچھونوں پر جن کے استراطلس کے ہیں نکلیے لگائے ہوئے ہوں گے اور دونوں باغوں کے میوے قریب (جھک رہے) ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کوئی نعمت کو جھٹلاؤ گے (سورۃ الرحمن آیات ۵۴، ۵۵)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: جن پچھونوں کے استراطلس کے ہوں ان کے غلافوں کا کیا حال ہوگا۔

نیز فرمان الہی ہے: اور اونچے اونچے فرشوں میں (ہونگے)۔ (سورۃ الواقعة آیت ۳۴)

مسند احمد اور سنن ترمذی میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

۱۔ مسند احمد: ۴۲۱/۱۔ ۲۔ مسند احمد: ۴۱/۳۔ مصنفؒ نے اس کو اپنی تفسیر ابن کثیر میں ذکر فرمایا ہے:

۳۔ ۴۸/۳۔ الدر المنثور: ۵۹/۳۔ ۴۔ کنز العمال: ۳۹۲۷۲۔ تفسیر الطبری: البقرة: الآية ۶۸۔

وَفُزُّشَ فَرْشُوهُ

اور اونچے اونچے فرشوں میں (ہونگے)۔ (سورۃ الواقعة آیت ۳۴)

پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان فرشوں کی اونچائی آسمان و زمین کے درمیان جتنی ہوگی۔ اور آسمان و زمین کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ روایت غریب ہے کیونکہ ہم اس کو صرف عمرو بن الحارث عن دراج کے طریق ہی سے جانتے ہیں۔

مصنفؒ فرماتے ہیں لیکن حرمہ بن ابن وہب سے بھی یہ منقول ہے۔

امام ترمذیؒ مذکورہ روایت کو نقل فرمانے کے بعد فرماتے ہیں اس کی تفسیر میں بعض اہل علم نے فرمایا ہے: اس کا معنی ہے فرش (یعنی پچھونے) جتنی درجات میں بچھے ہونگے اور وہ درجات آسمان و زمین جتنی بلندی پر ہونگے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں اس بات کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کو حضرت ابوسعید خدریؓ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَفُزُّشَ فَرْشُوهُ

اور اونچے اونچے فرشوں میں (ہونگے)۔ (سورۃ الواقعة آیت ۳۴)

اس کے بعد فرمایا: دو بسترؤں کے درمیان زمین و آسمان جیسا فاصلہ ہوگا۔

مصنفؒ فرماتے ہیں یہ زیادہ محفوظ روایت ہے۔

کعب احبارؓ سے مذکورہ فرمان الہی ہے کے متعلق مروی ہے کہ اونچے اونچے فرشوں سے مراد چالیس سال کی اونچائی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ہر محل اور ہر آرام کی جگہ میں یہ فرش یعنی بستر موجود ہونگے کیونکہ جنتی جہاں چاہے آرام کر سکے۔ (اور ہر بستر دوسرے سے چالیس سال کی اونچائی پر ہوگا تاکہ ایک حور دوسری کو نہ دیکھ سکے)۔

فرمان الہی ہے: اس میں چشمے بہ رہے ہوں گے۔ وہاں تخت ہوں گے اونچے بچھے ہوئے اور آنخوڑے (قرینے سے) رکھے ہوئے اور گاؤں کی قطار کی قطار لگے ہوئے اور نفیس مسندیں بچھی ہوئی (سورۃ الغاشیہ آیات ۱۲ تا ۱۶) یعنی جگہ جگہ گدے بچھے ہونگے، جیسے دوسری جگہ فرمایا: ہنر مندوں اور نفیس مسندوں پر نکلیے لگائے بیٹھے ہوں گے (سورۃ الرحمن آیت ۷۶)

نفیس مسند عبقری کا ترجمہ کیا گیا ہے جو عرب میں سب سے نفیس مسند کہلاتی تھی اس سے مقصود یہ ذہن نشین کرانا ہے کہ تمام چیزوں میں سب سے اعلیٰ معیار زینت رکھا جائے گا۔

حور عین کی تعداد اور ان کے زیورات اور بنات آدم کی ان پر فضیلت

فرمان الہی ہے: (اہل جنت) ایسے پچھونوں پر جھکے استراطلس کے ہیں نکلیے لگائے ہوئے ہوں گے اور

دونوں باغوں کے میوے قریب (قریب جھک رہے) ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں جن کو اہل جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ گویا وہ یا قوت اور مرجان ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ نیکی کا بدلہ نیکی کے سوائے کچھ نہیں ہے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے (سورۃ الرحمن آیات ۶۱ تا ۷۳)

فرمان الہی ہے: ان میں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (وہ) حوریں (ایسی ہیں جو) خیموں میں مستور (ہیں)۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان کو (اہل جنت سے) پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ سبز قالینوں اور نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (اے محمد!) تمہارا پروردگار جو صاحب جلال و عظمت ہے اس کا نام بڑا بابرکت ہے۔ (سورۃ الرحمن آیات ۷۰ تا ۷۸)

حوروں کی تخلیق کس چیز سے ہوئی؟

فرمان الہی ہے: وہاں ان کے لئے پاک بیویاں ہوں گی۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۵)

یعنی حیض، نفاس، بول و براز اور رینٹ اور تھوک سے بالکل پاک صاف ہوں گی۔ اور وہ حوریں خیموں میں مستور ہیں۔ اس فرمان الہی کے متعلق ابوالاحوص فرماتے ہیں: ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ عرش کے نیچے سے بادل برسے تھے، یہ حوریں اس بارش کے قطروں سے پیدا ہوئی تھیں۔ پھر نہر کے کنارے ہر ایک پر خیمہ تان کر اسے مستور کر دیا گیا۔ ہر ایک خیمہ کی وسعت اور گنجائش چالیس میل ہے۔ اور کسی خیمہ کا کوئی دروازہ نہیں ہے حتیٰ کہ جب جنتی اس خیمہ میں اترے گا بھی اس میں دروازہ پیدا ہوگا۔ تاکہ اللہ کے دوست کو اطمینان قلب نصیب ہو کہ مخلوق خواہ ملائکہ اور حشم و خدم کیوں نہ ہوں کسی کی نظر اس کے حرم تک نہیں پہنچی۔ پس یہ مطلب ہے مستور ہونے کا۔

فرمان الہی ہے: اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں، جیسے (حفاظت کے ساتھ) تہ کئے ہوئے (آب دار) موتی (سورۃ الواقعة)

دوسری جگہ فرمایا: گویا وہ محفوظ انڈے ہیں (سورۃ الصافات آیت ۳۹)

ایک قول ہے کہ یہاں شتر مرغ کے ریت میں چھپے ہوئے انڈوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ان کی سفیدی عرب کے نزدیک سفید اشیاء میں سب سے خوبصورت ہوتی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ (آب دار) موتی سے تشبیہ مراد ہے، جو ابھی صدف سے نہ نکلے ہوں۔

فرمان الہی ہے: ہم نے ان (حوروں) کو پیدا کیا تو ان کو کنواریاں بنایا۔ (اور شوہروں کی) پیاریاں اور ہم عمر (بنایا، یعنی) داہنے ہاتھ والوں کیلئے۔ (سورۃ الواقعة آیات ۳۵ تا ۳۸)

یعنی دنیا میں بڑھا پے، ضعیف اور کمزوری کے بعد ہم ان کو جنت میں نوعمر نوجوان لڑکیاں بنادیں گے۔ جو

جنتیوں کے لئے بالکل ہم عمر اور محبوب ہوں گی۔

ام سلمہؓ کے سوالات اور آنحضرتؐ کے جوابات

المعجم الکبیر للطبرانی میں حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے فرمان الہی: اور حور عین ہوں گی کے متعلق کچھ بیان فرمائیے!

آنحضرتؐ: وہ حور عین بڑی بڑی آنکھوں اور گھنیری پلکوں والی مثل سرخاب کے پر والی حور ہوں گی۔
ام سلمہؓ: مجھے اللہ کے فرمان: ”جیسے (حفاظت سے) تہ کئے ہوئے (آب دار) موتی“ کے متعلق بتائیے:
آنحضرتؐ: یعنی صفائی میں ایسی صاف ستھری ہوں گی جیسے وہ موتی جو ابھی صدف سے نہ نکلا ہو اور ہاتھوں نے اسے چھوا تک نہ ہو۔

ام سلمہؓ: یا رسول اللہ! فرمان الہی ”ان میں نیک سیرت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں“ کے متعلق بتائیے:
آنحضرتؐ: وہ اخلاق میں اعلیٰ ترین اور انتہائی خوبصورت چہروں والی ہوں گی۔
ام سلمہؓ: یا رسول اللہ! فرمان الہی ہے: ”گویا وہ محفوظ انڈے ہیں“ کے متعلق فرمائیے۔
آنحضرتؐ: ان کی جلد کی نرمی و ملائمت انڈے کے اندر کی سفیدی کے ساتھ ملی ہوئی آخری جھلی کی مانند ہوں گی۔

ام سلمہؓ: یا رسول اللہ! مجھے ”عربا تہ ابا یعنی پیاریاں اور ہم عمر بنایا“ کے متعلق بتائیے۔
آنحضرتؐ: اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو دنیاوی زندگی میں بوزحیٰ، بہت آنکھوں اور سفید بالوں والی ہوں گی۔ وہ جنت میں فریفتہ کن محبوبہ اور ہم عمر ہو جائیں گی۔
ام سلمہؓ: یا رسول اللہ! مجھے یہ بتائیے کہ دنیا کی عورتیں افضل ہوں گی یا حور عین؟
آنحضرتؐ: دنیا کی عورتوں کو جنتی حوروں پر وہ فضیلت حاصل ہوگی جو غلاف کو استر پر ہوتی ہے۔
ام سلمہؓ: یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟

آنحضرتؐ: ان کی نماز، روزوں اور اللہ کی عبادت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں پر خاص نور طاری فرمادیں گے۔ ان کے جسموں پر ریشم پہنا دیں گے۔ ان کی جلدیں سفید رنگت والی ہوں گی۔ ان کے کپڑے سبز رنگ ہوں گے۔ ان کے زیور زرد ہوں گے۔ ان کی انگلیٹھیاں موتیوں کی ہوں گی۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ وہ کہیں گی: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں، کبھی نہ مریں گی۔ ہمیشہ تازہ رہنے والی ہیں کبھی بوسیدہ نہ ہوں گی۔ ہمیشہ یہاں رہنے والی ہیں، یہاں سے کبھی کوچ نہ کریں گی۔ آگاہ رہو! ہم ہمیشہ راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ خوشخبری ہو اس کو جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کیلئے۔

ام سلمہؓ: یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض عورتیں (یکے بعد دیگرے) دو، تین اور چار شادیاں کر لیتی ہیں۔ پھر وہ مرجاتی ہیں اور جنت میں داخل ہو جاتی ہیں اور وہ سب شوہر بھی جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اب وہ کس شوہر کے ساتھ رہیں گی؟

آنحضرتؐ: ایسی عورت کو اختیار دیا جائے گا۔ لہذا وہ اخلاق میں سب سے اچھے کو پسند کر لے گی۔ وہ

عرض کرے گی: یا رب! یہ شوہر دنیا میں میرے ساتھ ان سب شوہروں سے زیادہ اچھا سلوک کرتا تھا لہذا اسی کے ساتھ میری شادی فرما دیجئے۔

اے ام سلمہ! حسن اخلاق دنیا و آخرت کی بھلائی کو لے اڑے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس انصار کی ایک بڑھیا آئی۔ آکر عرض کیا: یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہیں ہوگی۔ پھر آپ ﷺ تو نماز پڑھنے کیلئے چلے گئے۔ نماز پڑھ کر حضرت عائشہؓ کے پاس لوٹے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: میں نے آپ سے آج ہی یہ شدت اور سختی کی بات سنی ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: بات اسی طرح درست ہے، اللہ تعالیٰ جب ان (بڑھیوں) کو جنت میں داخل فرمائیں گے تو پہلے ان کو کنواری نو عمر بنادیں گے۔

مؤمنین کے جنت میں داخل ہونے سے متعلق روایت میں آیا ہے کہ:

ایک جنتی اللہ کی نئی پیدا کی ہوئی بہتر حوروں اور دو دنیاوی عورتوں کے پاس داخل ہوگا۔ اللہ کے فضل سے یہ دو عورتیں ان بہتر فضیلت و برتری رکھیں گی کیونکہ دنیا میں انہوں نے اللہ کی عبادت کی ہوگی۔ جنتی شخص دنیاوی پہلی عورت کے پاس یا قوت کے بالا خانے میں داخل ہوگا۔ سونے کی چار پائی جو موتیوں سے جڑا ہوگی اس پر جلوہ آرا ہوگا۔ سندس اور استبرق (خالص ریشمی کپڑوں کی اقسام) کے ستر صندوق ہونگے۔ جنتی اپنی اس بیوی کے کندھے پر ہاتھ رکھے گا پھر سامنے کی طرف سے اس کے سینے کپڑوں، گوشت اور جلد کے پار سے اپنے ہاتھ کو بخوبی دیکھے گا۔ نیز جنتی اس کی پنڈلی کا گودا یوں صاف دیکھے گا جیسے کوئی چاندی کی لڑی کو یا قوت میں سے صاف دیکھ لیتا ہے۔ ابھی وہ اسی منظر میں ہوگا کہ اند آئے گی ہم نے جان لیا کہ تو (اس سے) اکتاے گا اور نہ اس کو اکتاہٹ میں ڈالے گا۔ لے مزید سن تیری اس کے علاوہ بھی بیویاں ہیں۔ پس وہ ان کی طرف نکلے گا اور وہ ایک ایک کر کے اس کے پاس حاضر ہوگی۔ ہر ایک جب آئی گی تو عرض کرے گی: اللہ کی قسم! جنت میں تجھ سے زیادہ کوئی شیء حسین نہیں ہے اور میرے نزدیک جنت کی کوئی شیء تجھ سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

ترمذی میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سب سے کم مرتبہ والے جنتی کو اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ملیں گی۔ نیز اس کیلئے موتیوں، زبرجد اور یا قوت سے ایک قہ بنایا جائے گا۔ جو جابیہ سے صنعا تک وسیع ہوگا۔

مسند احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے مقدم بن معدی کرب سے روایت کی ہے جس کو امام ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے ہاں شہید کے تین اعزاز ہونگے۔ اول یہ کہ اس کے خون کے پہلے قطرہ کے ساتھ اسکی مغفرت کردی جائے گی۔ جنت میں اس کا ٹھکانہ اس کو دکھایا جائے گا۔ خلعت ایمان اس کو پہنائی جائے گی۔ عذاب قبر سے اس کو امن دیدیا جائے گا۔ فزع اکبر (صور پھونکنے جانے کے دنگی گھبراہٹ اور پریشانی) سے مامون ہو جائے

گا۔ اسکے سر پر عقلت و وقار کا تاج رکھ دیا جائے گا۔ اس تاج کا ایک یا قوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ بہتر حوریوں سے اس کی شادی کر دی جائے گی۔ اور اس کے اعزاء و اقارب میں سے ستر آدمیوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے:

ایوب بن محمد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا جنت میں مرد زیادہ ہونگے یا عورتیں؟

فرمایا: کیا ابو القاسم ﷺ نے نہیں فرمایا: بے شک پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چہروں والی ہوگی۔ اس کے بعد داخل ہونے والی جماعت کے چہرے آسمان میں سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے کی طرح چمکتے ہونگے۔ ان میں سے ہر ایک کیلئے (دنیا کی) دو عورتیں ہونگی، (حسن کی وجہ سے) جن کی پنڈلیوں کا گودا ان کے گوشت پوست سے باہر نظر آئے گا۔ اور جنت میں کوئی بغیر شادی کے نہیں ہوگا۔

یعنی جب دنیا دنیا کی دو دو عورتیں ہونگی اور جنتی ستر ستر عورتیں ہونگی تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جنت میں کس صنف کی تعداد زیادہ ہوگی۔ لیکن یہ روایت صحیحین کی اس روایت کے معارض و مخالف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے جہنم میں دیکھا تو وہاں زیادہ تعداد عورتوں کی پائی۔ کیونکہ جنت اور جہنم دونوں میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہو یہ ممکن ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے جہنم میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہو۔ پھر شفاعت کی وجہ سے وہ جہنم سے جنت میں آکر وہاں بھی اپنی صنف کی تعداد بڑھالیں۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنتی آدمی بغیر حرکت کئے ستر سال تک تکیہ لگائے استراحت میں رہے گا۔ پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی اور اس کے شانوں پر ہاتھ مارے گی۔ جنتی اس کے آئینہ سے زیادہ صاف چہرے میں اپنا چہرہ دیکھے گا۔ اس کے جسم پر ایک ادنیٰ ساموتی مشرق و مغرب کے درمیان سارے جہان کو روشن کر دے گا۔ وہ اس کو سلام عرض کرے گی۔ جنتی اس کے سلام کا جواب دے گا اور اس سے سوال کرے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گی: "اننا المزیّد" میں مزید ہوں۔ (یعنی اللہ کی طرف سے بطور مزید انعام کے تجھے دی گئی ہوں)۔ اس پر شجر طوبی سے بنے ہوئے انتہائی سرخ ستر کپڑے ہونگے۔ جنتی کی نظر ان سب کے پار سے اس کی پنڈلیوں کا گودا دیکھے گی۔ اس حور مزید پر (بیش بہا) تاج ہونگے۔ اس کے جسم پر ایک ادنیٰ ساموتی مشرق و مغرب کے درمیان سارے جہان کو روشن کر دے گا۔

امام احمد نے اس کو اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

مسند احمد میں ہی حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام لگانا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔ جنت میں تم میں سے کسی کے کوڑے کی جگہ دنیا اور اس کے شل سے بہتر ہے۔ اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے کوئی ایک اپنا سراپا زمین کی طرف دکھا دے تو آسمان وزمین کا درمیان خوشبو سے بھر جائے اور پوری فضاء خوشی سے گنگنا اٹھے۔ جنتی عورت کی اور حنی دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

ابن ابی الدنیا میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر کوئی جنتی حور آسمان وزمین کے درمیان صرف اپنی بھلی کا حصہ ظاہر کر دے تو ساری مخلوق کو اپنے حسن کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا کر دے۔ اور اگر وہ حور اپنا دوشہ ظاہر کر دے تو سورج کی روشنی یوں مائل ہو جائے جیسے چراغ سورج کے سامنے اور سورج اپنی روشنی کھو بیٹھے۔ اور اگر وہ حور عین اپنا چہرہ دنیا میں ظاہر کر دے تو زمین و آسمان کا درمیان روشن ہو جائے۔

ابن وہب و محمد بن کعب القرظی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا:

اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اگر ایک حور عین اپنا کلنگن عرش کے نیچے سے ظاہر کر دے تو اس کی روشنی آفتاب و مہتاب کی روشنی کو بجھا دے۔ تو خود اس حور کی صورت کیسی ہوگی؟ اور اللہ نے پہننے والوں کیلئے جو بھی لباس اور زیورات پیدا کئے ہیں ان سب میں سب سے اچھے اس کے جسم پر ہونگے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جنت میں ایک حور ہے جس کو "العیناء" کہا جاتا ہے۔ جب وہ چلتی ہے تو اس کے ارد گرد ستر ہزار خادم ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ وہ کہتی ہے: کہاں ہے امر بالمعروف کرنے والے؟ نہی عن المنکر کرنے والے؟ (تفسیر القرطبی)

امام قرطبی نے اپنی سند کے ساتھ مجاہد بن ابی اسامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حور عین زعفران سے پیدا کی گئی ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عکرمہ کے مراسیل میں ہے کہ: حور عین دنیا میں اپنے زندہ شوہروں کیلئے کہتی ہیں: اے اللہ اس کی اپنے دین پر مدد فرما۔ اس کے دل کو اپنی اطاعت کی طرف موڑ دے۔ اور اس کو عزت کے ساتھ ہمارے پاس پہنچا دے۔ یا ارحم الراحمین۔

مسند امام احمد میں کثیر بن مرہ کی حضرت معاذ سے مرفوع حدیث مروی ہے فرمایا:

کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو ایذا نہیں پہنچاتی مگر اس کی جنتی بیوی حور عین کہتی ہے: تجھ پر اللہ کی پونہ کار ہو! یہ تیرے پاس کچھ عرصہ کیلئے ہے، قریب ہے کہ یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے۔ ۳

جنت میں حوروں کے گانے کا بیان

امام ترمذی وغیرہ نے عبد الرحمن بن اسحاق بن نعمان بن سعد کی سند کے ساتھ حدیث علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنت میں حور عین کیلئے ایک محفل گاہ ہے۔ وہ وہاں جمع ہو کر ایسی سریلی آواز سے گاتی ہیں جو کسی مخلوق نے نہ سنی ہوگی۔ وہ کہتی ہیں: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی ہلاک نہ ہوگی۔ ہم ہمیشہ تروتازہ رہنے والی ہیں کبھی بوسیدہ نہ ہوگی۔ ہم خوش رہنے والی ہیں کبھی ناراض نہ ہوگی۔ خوشخبری ہے اس کیلئے جو ہمارا ہے اور ہم اس کی ہیں۔ ۵

۱۔ تفسیر القرطبی: ۲۶۸/۱۸۔ ۲۔ مجمع الزوائد: ۳۱۹/۱۰۔ ۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۸۱۳۔ ۴۔ مسند احمد: ۳۰۶/۵۔ ۵۔ الترمذی: ۲۵۶۳۔

ابن ذریب نے سنداً حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت کی بیویاں اپنے شوہروں کو ایسی حسین سریلی آواز سے گانے سنائیں گی جو کبھی کسی نے نہ سنی ہو۔ ان کے طریقہ گیتوں کے چند الفاظ یہ ہیں: ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں ہمیں کبھی موت نہ آئے گی۔ ہم امن میں ہیں کسی کا خوف نہیں۔ ہم یہاں ہمیشہ رہیں گی یہاں سے کہیں نہ جائیں گی۔

لیث بن سعد۔ یزید بن ابی حبیب عن ولید بن عبدہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو فرمایا:

مجھے حور عین کے پاس لے چلو۔ حضرت جبریلؓ آپ کو حوروں کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم کون ہو؟ وہ بولیں: ہم ایسی قوم کی باندیاں ہیں جو آ کر کبھی واپس نہ جائیں گے۔ جوانی کے بعد ان پر کبھی بڑھاپہ نہ آئے گا۔ خدا کی پرہیزگاری کے بعد کبھی ان سے گناہ سرزد نہ ہوگا۔

امام قرطبی نے حور عینوں کے گانے کے بعد دنیا کی جنتی عورتوں کے گیت بھی نقل فرمائے ہیں۔ وہ حوروں کے جواب میں کہیں گی: ہم نماز پڑھنے والی ہیں اور تم نے کبھی نماز نہیں پڑھی۔ ہم روزے رکھنے والی ہیں اور تم نے کبھی روزے نہیں رکھے۔ ہم وضو کرنے والی ہیں اور تم نے کبھی وضو نہیں کیا۔ ہم صدقہ خیرات کرنے والی ہیں اور تم نے کبھی صدقہ خیرات نہیں کیا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس طرح وہ جنتی حوروں پر غالب آ جائیں گی۔ واللہ اعلم۔

امام قرطبی نے اسی طرح اللہ کرہ میں ذکر کیا ہے لیکن اس کو کسی کتاب کی طرف منسوب نہیں کیا۔ واللہ اعلم۔

اہل جنت کے ہم بستر ہونے کا بیان

فرمان الہی ہے: اہل جنت اس روز عیش و نشاط کے مشغلے میں ہوں گے۔ وہ بھی اور ان کی بیویاں بھی سايوں میں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں انکے لئے میوے اور جوہر چاہیں گے (موجود ہوگا)۔ پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائیگا) (سورۃ یس آیات ۵۸ تا ۵۵)

فرمان الہی ہے: "اہل جنت اس روز عیش و نشاط کے مشغلے میں ہوں گے" کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعود، ابن عباسؓ اور کئی مفسرین نے ذکر کیا ہے عیش و نشاط کے مشغلہ سے مراد کنواریوں کا پردہ بکارت زائل کرنا ہے نیز فرمان الہی ہے: بے شک پرہیزگار لوگ امن کے مقام میں ہوں گے۔ (یعنی) بانگوں اور چشموں میں حریر کا باریک اور دیز لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ (وہاں) اس طرح (کا حال ہوگا) اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی سفید رنگ کی عورتوں سے ان کے جوڑے لگائیں گے۔ وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے میوے منگائیں گے (اور کھائیں گے) (اور) پہلی دفعہ کے مرنے کے سوا (کہ مر چکے تھے) دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھیں گے اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔ یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ الدخان آیات ۵۱ تا ۵۷)

۱۔ مجمع الزوائد: ۳۱۹/۱۰۔ ۲۔ کنز العمال: ۳۹۳۹۲۔ ۳۔ تفسیر القرطبی: سورۃ الرحمن الآية: ۷۰ الحدیث: ۱۸۱/۱۔

حضرت ابوداؤد الطیالسی سنداً حضرت انسؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں مؤمن کو اتنے اتنے مردوں کی طاقت دی جائے گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کتنے مردوں کی طاقت دی جائے گی؟ فرمایا: سو آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔

امام ترمذی نے ابوداؤد کی حدیث سے اس کو روایت کیا ہے اور صحیح غریب کا حکم لگایا ہے۔

امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں سنداً حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ کسی نے سوال کیا:

یا رسول اللہ! کیا آدمی جنت میں جماع کرے گا؟ یا یہ سوال کیا: کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں سے صحبت کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنتی ایک وقت میں سو کنواریوں سے جماع کر لے گا۔

حافظ ضیاءؒ فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک صحیح کی شرط پر ہے۔

مسند البزار میں حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آدمی جنت میں عورتوں کو چھوئے گا؟ فرمایا:

ہاں! ایسے عضو کے ساتھ، جو نہ تھکے اور ایسی شہوت کے ساتھ جو ختم نہ ہو۔

امام بزار فرماتے ہیں اس روایت کا ایک راوی عبدالرحمن بن زیاد ہے۔ جو تھا تو حسن العقل، لیکن شیوخ مجاہل سے روایت کرتا ہے۔ جس کی بناء پر اس سے من گھڑت روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث بھی اس کی ضعیف احادیث میں شامل ہے۔

حرمہؓ اپنی ابن وہب والی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کیا ہم جنت میں وطی کریں گے؟ فرمایا: ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے زور زور کیساتھ۔ اور جب آدمی عورت کے پاس سے کھڑا ہوگا تو وہ دوبارہ کنواری ہو جائے گی۔

امام طبرانی نے سنداً حضرت ابوامامہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنتی لوگ جماع کریں گے؟ فرمایا:

زور زور سے۔ لیکن اس جماع سے مٹی خارج ہوگی اور نہ (اس کیلئے آدمی کو پریشان کن) خواہش ہوگی۔ کیونکہ مٹی کے خروج سے جماع کی لذت ختم ہو جاتی ہے اور مٹی یعنی شدید خواہش سے زندگی کی لذت بے کیف ہو جاتی ہے۔

امام طبرانی نے سنداً حضرت ابوامامہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنتی لوگ جماع کریں گے؟ فرمایا:

ہاں! ایسے عضو کے ساتھ، جو نہ تھکے اور ایسی شہوت کے ساتھ جو ختم نہ ہو۔

۱۔ الترمذی: ۲۵۳۶۔ ۲۔ مستدابی داؤد: ۲۰۱۲۔ الطبرانی فی المعجم الکبیر: ۵۰۰۶/۵۔

۳۔ مجمع الزوائد: ۴۱۷/۱۰۔ مستدابی: ۳۵۲۳۔ مستدالبزار: ۳۵۲۷۔

۵۔ الطبرانی فی المعجم الکبیر: ۷۷۹/۸۔ ۶۔ الطبرانی فی المعجم الکبیر: ۷۷۹/۸۔

اہل جنت کیلئے بچوں کا ہونا نہ ہونا

جب کوئی جنتی خواہش کرے گا کہ اس کو دنیا کی طرح اولاد پیدا ہو تو اس کو اولاد بھی پیدا ہوگی۔ لہذا مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب مؤمن بندہ جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو اس بچہ کا حمل اور وضع حمل اسی وقت ہو جائے گا جب وہ خواہش کرے گا اور اسی وقت بچہ بڑا بھی ہو جائے گا۔

امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس کو محمد بن یسار سے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے اس کو حسن غریب بتایا ہے۔ سفیان ثوریؒ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! کیا اہل جنت کو اولاد پیدا ہوگی کیونکہ اولاد کے ساتھ ہی خوشی کامل ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس میں صرف اتنی دیر لگے گی جتنی خواہش کرنے میں اسی وقت حمل ٹھیرے گا اور بچہ پیدا ہوگا اور دودھ کا زمانہ پورا ہو کر بچہ غفوان شباب کو پہنچ جائے گا۔ یہ سب آں واحد میں ہو جائے گا۔

لیکن یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی کی اس روایت کے مخالف ہے جو انہوں نے حضرت اسحاق بن راہویہ سے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں اولاد ہونا نہ ہونا خواہش پر محمول ہوگا۔ اگر جنتی چاہے گا تو اولاد ضرور ہوگی۔ لیکن جنتی چاہے گا ہی نہیں۔ مصنفؒ فرماتے ہیں یہی درست ہے کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح جماع سے تو اولاد نہیں ہوگی کیونکہ دنیا تو افزائش نسل کا گھر ہے۔ تاکہ دنیا آباد رہے۔ جبکہ آخرت دار السلطنت ہے۔ وہاں کسی نے مرنا نہیں ہے۔ جو زندہ ہو گئے انہیں ہی ہمیشہ عیش و عشرت کرنی ہے۔ اسی وجہ سے اہل جنت کے جماع میں مٹی نہیں ہوگی۔ لیکن اگر کوئی خواہش کرے گا تو اس کو اولاد ضرور پیدا ہوگی کیونکہ فرمان الہی ہے: وہ جو چاہیں گے ان کیلئے ان کے پروردگار کے پاس (موجود) ہے۔ نیکو کاروں کا یہی بدلہ ہے (سورۃ الزمر آیت ۳۶) لیکن عام طور سے جنتی اولاد کی خواہش نہیں کرے گا۔ تابعین کی ایک جماعت جن میں امام طاووسؒ، مجاہدؒ، ابراہیم نخعیؒ وغیرہ جیسے حضرات شامل ہیں نے یہ روایت نقل کی ہے کہ:

جنت میں اولاد نہیں ہوگی۔

جنت میں صغریٰ موت آئے گی اور نہ کبریٰ موت

نیز چھوٹی موت اور عام موت بڑی موت کہلاتی ہے۔

فرمان الہی ہے: (اور) پہلی دفعہ کے مرنے کے سوا (کہ مر چکے تھے، دوبارہ) موت کا حذرہ نہیں چکھیں گے۔ اور خدا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا (سورۃ الدخان آیت ۵۶)

جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے۔ ان کیلئے بہشت کے باغات کی مہمانی ہوں گے۔ ہمیشہ ان میں

۱۔ الترمذی: ۲۵۲۳۔ ابن ماجہ: ۳۳۳۸۔ مستد احمد: ۹/۳۔ ۲۔ تقدم تخريجه في السابق

۳۔ تقدم تخريجه في السابق

رہیں گے اور وہاں سے مکان بدلنا نہ چاہیں گے (سورۃ کہف آیتان ۱۰۷، ۱۰۸)

یعنی وہی ایسی عمدہ ترین رہائش ہوگی کہ وہ اس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا چاہیں گے۔ کیونکہ وہ اس میں کبھی تھکیں گے اور نہ اس سے اکتائیں گے۔ جبکہ اہل دنیا خواہ اچھی جگہ ہو لیکن بسا اوقات اکتا جاتے ہیں۔ جیسے کسی فصیح و ادیب شاعر کا شعر ہے۔ ترجمہ:

میں تو وہاں سے چلا آیا کیونکہ وہاں میرا دل سیاہ ہو چکا تھا اور نہ میں بغاوت کرنے والا نہیں ہوں۔ اور نہ کسی حال سے پلٹنے والا ہوں۔

اور پہلے موت کو ذبح کئے جانے والی روایت گزر چکی ہے جس میں ہے کہ ایک منادی ندا دے گا:

اے اہل جنت! اب ہمیشہ کیلئے یہیں رہنا ہے۔ موت کبھی نہیں آئے گی۔ اور اے اہل جہنم! اب تم کو بھی ہمیشہ کیلئے یہیں رہنا ہے۔ موت کبھی نہیں آئے گی۔ جو جہاں ہے وہی ہمیشہ رہے گا۔

مسند احمد میں یحییٰ بن آدم، حمزہ، ابو اسحاق، الاغر ابو مسلم کے سلسلہ سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اس کے ساتھ نداء دی جائے گی۔ تم پر لازم ہے کہ تم ہمیشہ زندہ رہو، کبھی نہ مرد۔ تمہارے لئے صحت و سلامتی رکھ دی گئی ہے اب تم کبھی بیمار نہ ہو گے۔ تم ہمیشہ نوجوان رہو گے کبھی بڑھا پانہ آئے گا۔ تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے کبھی کوئی سختی نہ آئے گی۔ راوی کہتے ہیں: ان چار چیزوں کے ساتھ اس کو خطاب کیا جائے گا۔

امام احمد فرماتے ہیں ہمیں عبدالرزاق نے فرمایا کہ حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں ہمیں ابو اسحاق نے الاغر کے حوالہ سے حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن ایک منادی پکارے گا: تمہارے لئے لکھ دیا گیا ہے کہ تم ہمیشہ زندہ رہو گے، کبھی نہ مرد گے۔ تمہارے لئے صحت و سلامتی رکھ دی گئی ہے اب تم کبھی بیمار نہ ہو گے۔ تم ہمیشہ نوجوان رہو گے کبھی بڑھا پانہ آئے گا۔ تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے کبھی کوئی سختی نہ آئے گی۔ راوی کہتے ہیں: ان چار چیزوں کے ساتھ اس کو خطاب کیا جائے گا۔ پھر کہا: کہ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(اس روز) منادی کر دی جائیگی تم ان اعمال کے صلے میں جو (دنیا میں) کرتے تھے اس بہشت کے مالک بنادینے لگے ہو (سورۃ الاعراف آیت ۳۳)۔

امام مسلم نے اس کو اسحاق بن راہویہ اور عبد بن حمید سے روایت کیا ہے اور ان دونوں بزرگوں نے عبدالرزاق سے روایت کیا ہے۔

اہل جنت کو کبھی نیند نہ آئے گی

حافظ ابو بکر بن مردویہ فرماتے ہیں ہمیں احمد بن القاسم بن صدقہ المصری نے مقدام بن داود، عبد اللہ بن المغیرہ سفیان الثوری، محمد بن المنکدر کے حوالہ سے فرمایا کہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نیند موت کی بہن ہے۔ لہذا اہل جنت کبھی نہ سوئیں گے۔

امام طبرانی نے اس کو مصعب بن ابراہیم، عن عمران بن الربیع الکوفی عن یحییٰ بن سعید الانصاری عن محمد بن المنکدر کے طریق سے یوں روایت کیا ہے کہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا:

کیا اہل جنت کو نیند آئے گی؟ فرمایا:

نیند موت کی بہن ہے۔ لہذا اہل جنت کو کبھی نیند نہ آئے گی۔

امام بیہقی نے بھی اس کو حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے۔ اس کے بعد امام بیہقی نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے (نیند کے متعلق) سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

موت نیند کی شریک ہے۔ اور جنت میں کوئی موت نہیں۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر جنتیوں کو سکون اور راحت کیسے نصیب ہوگی؟ فرمایا:

وہاں تھکاؤ کا نام نہیں۔ وہاں ہر کام میں راحت ہی راحت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل فرمایا:

(جنتی کہیں گے:) یہاں نہ تو ہم کو رنج پہنچے گا اور نہ ہمیں ٹکاوں ہی ہوگی۔ (سورۃ قاطر آیت ۳۵)

یہ روایت ضعیف الاسناد ہے۔

جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہونے سے متعلق فرمان الہی

فرمان الہی ہے: جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بنویں کر لگا اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے (سراسر) لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جس میں حلاوت ہی حلاوت ہے) اور (وہاں) ان کیلئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے۔ (سورۃ محمد ۱۵)

فرمان الہی ہے: خدا نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے بہشتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے اور بہشت ہائے جاودانی میں نفیس مکانات کا (وعدہ کیا ہے) اور خدا کی رضا مندی تو سب سے بڑھ کر نعمت ہے یہی بڑی کامیابی ہے (سورۃ توبہ آیت ۷۲)۔

۱۔ الترمذی فی کتاب صفة الجنة باب ماجاء فی خلود اهل الجنة واهل النار، الحديث: ۲۵۵۷۔

۲۔ المسلم فی کتاب الجنة ونعيمها، باب فی دوام نعيم اهل الجنة وقوله قوله تعالى (ونودوان تلکم الجنة اور تمشوہا بما کنتم تعملون) الحديث: ۵۷۸۶۔ مسند احمد: ۹۵/۳۔

۳۔ تقدم تخريجه فی السابق

۱۔ الطبرانی فی المعجم الاوسط ۹۲۳۔ مسند البزار: ۳۵۱۷۔ البعث والنشور للبيهقي: ۳۸۹۔

۲۔ الطبرانی فی المعجم الاوسط ۹۲۳۔ مسند البزار: ۳۵۱۷۔ البعث والنشور للبيهقي: ۳۸۹۔

۳۔ البعث والنشور للبيهقي: ۳۸۹۔

اللہ تعالیٰ کے اہل جنت سے ہمیشہ کیلئے راضی ہونے سے متعلق فرمان نبوی

زید بن اسلم، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند کے ساتھ ابوسعیدؓ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائیں گے اے اہل جنت وہ کہیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب، حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے کیا تم راضی ہو؟

وہ عرض کریں گے ہم کیوں راضی نہ ہوں حالانکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق میں آپ نے کسی اور کو نہیں دیا، حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے اس سے بھی اچھی چیز؟ عرض کریں گے اس سے اچھا کیا ہو سکتا ہے؟ فرمائیں گے آپ پر اپنی رضا اتاروں گا (اپنی رضا کا اعلان کرتا ہوں) اس کے بعد کبھی آپ سے ناراض نہیں ہوں گا۔ اسی سند سے مالک کی حدیث کو صحیحین میں بھی ذکر کیا گیا ہے۔

ابو بکر بزار نے فرمایا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب جنتی جنت میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں آپ کو اس سے اچھا عطا نہ کر دوں، وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب اس سے اچھا کیا ہو سکتا ہے؟ فرمائیں گے میری رضا سب سے بڑی ہے۔ یہ حدیث بخاری کی شرط پر ہے اور اس طریق سے ان کے علاوہ دیگر اصحاب کتب نے بیان نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت کو اور اہل جنت کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”جس روز وہ ان سے ملیں گے ان کا تحفہ (ان کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے“ (سورۃ الاحزاب ۴۴)

”پروردگار مہربان کی طرف سے سلام کہا جائیگا“ (سورۃ یس آیت ۵۸)

سنن ابن ماجہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اہل جنت نعمتوں کے مزے لوٹ رہے ہوں گے کہ اچانک ایک نور ظاہر ہوگا، وہ اوپر کودیکھیں گے تو رب تعالیٰ اپنی مہربانی سے اوپر کی جانب سے ان کو دیکھیں گے اور فرمائیں گے ”السلام علیکم یا اہل الجنۃ“ فرمایا ”اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے ”سلام قولاً من رب رحیم“ فرمایا پس اللہ تعالیٰ اہل جنت کو اور اہل جنت اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کسی دوسری جانب التفات نہیں کریں گے جب تک اللہ تعالیٰ ان کو اپنا دیدار کراتے رہیں گے۔ پھر حق تعالیٰ حجاب فرمائیں گے لیکن ان کا نور زور برکت ان کے اوپر ان کے گھروں میں بھی باقی رہے گی۔ یہی نبی نے اسی حدیث کو اسی طریق سے طویل بیان کیا ہے فرماتے ہیں۔

اہل جنت اپنی مجلس میں تشریف رکھتے ہوں گے کہ اچانک جنت کے دروازے پر ایک نور ظاہر ہوگا۔ وہ سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ حق تعالیٰ شانہ جلوہ فرما ہیں۔ فرمائیں گے! اے اہل جنت مانگو مجھ سے۔ عرض کریں گے! ہم آپ سے آپ کی رضا چاہتے ہیں۔ فرمائیں گے میری رضا کی وجہ سے آپ کو جنت ملی ہے اور میری رضا نے آپ

کو میری مہمان نوازی تک پہنچایا ہے۔ یہ میری داد و دہش کا وقت ہے لہذا مانگو۔ عرض کریں گے ہم مزید چاہتے ہیں تو ان کے سامنے سرخ یا قوت کے خوبصورت اونٹ لائے جائیں گے جن کے زمام سبز زمرہ اور سرخ یا قوت کے ہوں گے۔ پس اہل جنت ان پر سواری کریں گے۔ وہ اپنا قدم وہاں رکھیں گے جہاں تک ان کی نظر پہنچتی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے تو حور عین میں سے جوان لڑکیاں یہ کہتے ہوئے آئیں گی!

”ہم نرم ہیں ہم میں سختی نہیں آئے گی۔ ہمیں ہمیشہ زندہ رہنا ہے کبھی مرنا نہیں ہم ایسے لوگوں کی بیویاں ہیں جو مسلمان ہیں شریف ہیں۔

پھر ایک ہوا چلے گی جس کو منشرہ کہتے ہیں وہ ان کو جنت عدن لے چلے گی فرشتے کہیں گے اے ہمارے رب وہ لوگ آگئے بچوں کو خوش آمدید، ماننے والوں کو خوش آمدید، فرمایا پھر پردہ ہٹایا جائے گا پس وہ حق تعالیٰ شانہ کو دیکھیں گے اور رحمان کے نور کے مزے لیں گے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائیں گے ان کو تحفوں سمیت ان کے محلات کی طرف لوٹاؤ پھر وہ اس حال میں لوٹیں گے کہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے ”نزلنا من غفور رحیم“ یعنی بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔

اسی حدیث کو بیان کرنے کے بعد بیہی نے فرمایا ”اسی کتاب (کتاب الرزق) میں ایسی روایات گزری ہیں جو اس حدیث میں بیان شدہ مضمون کی تائید کرتی ہیں۔

ابوالمعالی جوینی نے از دہلی السمری میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ جب پردہ ہٹائیں گے اور اہل جنت کے لئے جلوہ افروز ہوں گے تو نہریں چل پڑیں گی، اور درختوں کے پتے بجنے لگیں گے اور تخت و محلات چرچانے لگیں گے، اور پھونکنے چشموں سے پتے پانی کی آواز آئے گی۔ ہوا خوب چلنے لگے گی۔ گھر اور محلات خالص مشک اور کافور سے مہکے لگیں گے۔ پرندے چچھانے لگیں گے اور حور عین نظارہ کریں گی۔

اس بات کا بیان کہ اہل جنت جمعہ کے دنوں میں حق تعالیٰ کا دیدار ایسی جگہوں

میں کریں گے جو خالص اس مقصد کے لئے تیار کی گئی ہوں گی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

”اس دن بہت سے چہرے چمکتے ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے (سورۃ القیامۃ

۲۲-۲۳)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے، تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے، تم انکے چہرے پر نعمتوں کی تازگی

دیکھ لو گے (سورۃ المطففین ۲۲-۲۳)

حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حدیث میں گزرا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو جنتیں ایسی ہیں کہ اس کا سب کچھ چاندی کا ہے۔ لوگوں اور دیدار رب میں جنت عدن میں کبریائی کی چادر حائل ہے (جس کی وجہ سے وہ دیدار نہیں کر سکتے) ایک اور حدیث میں ابن عمر سے مروی ہے کہ جنتوں میں اونچے درجے کا وہ ہے جو دن میں دو مرتبہ اللہ کا دیدار کرے (۱) صحیحین میں اس مضمون کا شاہد بھی ہے۔ قیامت کے دن مومنین کے دیدار اللہ عز و جل کے بیان میں جریر سے مرفوع روایت ہے۔ ”جیسے وہ سورج اور چاند کو دیکھتے ہیں۔ پھر اس کے بعد فرمایا،

پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا ”وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ“ اور اپنے رب کی پاکی بیان کیجئے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے“ اور صحیح بخاری میں ہے کہ تم اپنے رب کو کھلم کھلا دیکھو گے۔ (۲)

اس سیاق نے بتا دیا کہ دیدار عبادت کے اوقات میں ہوگا تو گویا اچھے لوگ صبح و شام رب کا دیدار کرتے ہیں۔ اور یہ بہت اونچا مرتبہ ہے۔ وہ اپنے تختوں اور صوفوں پر بیٹھے حق تعالیٰ کا ایسا دیدار کرتے ہیں جیسا کہ ایسی حالت میں چاند کو دیکھا جاتا ہے۔ عام جمعوں میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جیسا کہ جمعہ کے دن۔ کہ اس دن میں اہل جنت ایک کھلے میدان میں جمع ہو جاتے ہیں جو کہ سفید مشک کی ہوتی ہے۔ پھر وہ اپنے گھروں کے حساب سے بیٹھتے ہیں (جیسے گھر ملے ہیں جنت میں اس حساب سے اس وادی میں بھی منبر ملیں گے) بعض لوگ کے منبروں پر ہوں گے اور بعض سونے کے منبروں پر وغیرہ ذلک۔ پھر ان کے اوپر انعامات کی بارش ہوگی۔ ان کے سامنے خوان رکھے جائیں گے جن میں مختلف قسم کی اشیاء ہوں گی کھانے اور پینے کے لئے۔ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گذرا۔ پھر اس طرح مختلف قسم کے عطر استعمال کریں گے اور مختلف قسم کا کرام ہوگا کہ جس کا انہوں نے سوچا نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ تجلی فرمائیں گے اور ان میں سے ایک ایک سے گفتگو فرمائیں گے۔ جیسا کہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ عقرب ان احادیث کو ذکر کیا جائے گا۔

بعض علماء نے عورتوں کے بارے میں اختلاف نقل کیا ہے۔ کیا وہ بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گی جیسا کہ مرد کریں گے۔ کہا گیا کہ وہ دیدار نہیں کریں گی کیونکہ وہ خیموں میں محصور رہتی ہیں۔ اور کہا گیا وہ دیدار کریں گی کیونکہ خیموں میں دیدار سے کوئی مانع نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”نیک لوگ بہشت میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے دیدار کریں گے“ اور فرمایا ”وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بلاشبہ تم اپنے پروردگار عز و جل کو ایسا دیکھو گے جیسا کہ اس چاند کو دیکھتے ہو۔ دیدار میں کچھ شک نہیں کرتے ہو اگر تم سے ہو سکے تو طلوع و غروب سے قبل نماز پر موانعت کیا کرو“ اور یہ مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے۔ (۳)

بعض علماء نے تیسری بات بھی فرمائی ہے وہ یہ کہ عورتیں عید کے دنوں میں دیدار کریں گی۔ کیونکہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ تجلی عام فرمائیں گے تو وہ اس حال میں دیدار کریں گی دیگر احوال میں نہیں اس تیسرے مذہب کو ثابت کرنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”جن لوگوں نے نیکو کاری کی ان کے لئے بھلائی ہے اور مزید براں بھی“ (سورۃ یونس ۲۶) ایک جماعت

(۱) بخاری ۶۵۳۹-۶۵۴۰، مسلم ۲۲۳۵، بخاری ۴۳۳۵، ۴۳۳۶۔ (۲) بخاری ۵۵۴۳، مسلم ۱۴۳۲، ابوداؤد ۲۹۹۷

نے زیادت کی تفسیر دیدار الہی سے کی ہے۔ ان کے اسماء گرامی حضرت ابوبکر صدیقؓ، ابی بن کعب، کعب بن عجرۃ، حذیفہ بن یمان، ابو موسیٰ اشعری، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم، سعید بن مسیب، مجاہد، عکرمہ، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، عبد الرحمن بن سابط حسن، قتادہ، شحاک، سعدی، محمد بن اسحاق رحمہم اللہ تعالیٰ۔ ان کے علاوہ بھی سلف و خلف سے یہی تفسیر مروی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہتر ٹھکانا عطا فرمائیں۔

آخرت میں مومنین اپنے رب کا دیدار کریں گے اس کے بارے میں حدیث گزر چکی ہے۔ اس کو صحابی کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ ان میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کی لمبی حدیث گزر چکی ہے۔ اور ان میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ ان کی حدیث یعقوب بن سفیان روایت کرتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت ہر جمعہ کو رب کا دیدار کریں گے اور پھر پوری حدیث ذکر کریں جس میں یہ ہے کہ جب بھی (حق تعالیٰ شانہ) پردہ ہٹائیں گے تو گویا اس سے پہلے ان کو نہ دیکھا گیا ہوگا (۱)

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”ہمارے ہاں اور بھی بہت کچھ ہے“ (سورۃ ق ۳۵) اور اسی کو روایت کرنے والے صحابہ میں ابی بن کعب، انس بن مالک، بریدہ بن حصیب، جابر بن عبد اللہ، حذیفہ، زید بن ثابت، سلمان فارسی، ابوسعید، سعد بن مالک، بن سنان خدری، ابوامامہ باہلی، صہیب رومی، عبادة بن الصامت، عبد اللہ بن عباس، ابن عمر، عبد اللہ عمرو، ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس، عبد اللہ بن مسعود، عدی بن حاتم، عمار بن یاسر، عمارہ بن روبیعہ، ابوزرین عقیلی، ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

بہت سی احادیث ان میں گزر چکی ہیں، اور حسب مقام کچھ کا ذکر ان شاء اللہ آئے گا۔ اللہ ہی پر اعتماد اور توکل ہے۔

جمعہ کا دن یوم المزید ہے

امام احمد نے فرمایا (عفان، حماد بن مسلم، ثابت بنانی، عبد الرحمن بن ابی سلمہ) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”لِّلَّذِينَ احْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِيَادَةٌ“ یعنی نیکو کاروں کے لئے بھلائی ہے اور مزید برآں بھی (سورۃ یونس ۲۶) اور فرمایا جب اہل جنت کو جنت اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا اے اہل جنت اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ ایک وعدہ ہے جس کو وہ پورا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کہیں گے وہ کیا ہے؟ کیا ہمارے ترازوں کو وزن دار نہیں کیا گیا؟ کیا ہمارے چہروں کو چمکدار نہیں بنایا گیا؟ کیا ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا گیا؟ کیا ہمیں دوزخ سے دور نہیں کیا گیا؟ (یہ سب کچھ تو ہو گیا اب مزید کیا باقی ہے؟) فرمایا کہ پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا پس وہ اللہ کا دیدار کریں گے۔ پس اللہ کی قسم جنتیوں کے لئے اس سے پیاری کوئی نعمت نہیں ہوگی اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں (۱)

اور مسلم نے حماد بن مسلمہ کے طریق سے اس طرح روایت کیا ہے۔ عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا (ابوبکر القانی، ابوجہیمہ انجمی) بصرہ کے منبر پر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ

(۱) مسلم ۳۹-۴۰، ترمذی ۲۵۵۲، ابن ماجہ ۱۸۷

قیامت کے دن اصل جنت کی طرف ایک فرشتہ بھیجیں گے وہ کہے گا اے اصل جنت کیا اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا؟ تو اصل جنت اپنا جائزہ لیں گے تو دیکھیں گے کہ کپڑے ہیں، سامان آرائش، ہے بیویاں اور نہریں ہیں تو وہ کہیں گے کہ ہاں۔ فرشتہ کہے گا نہیں ابھی کچھ باقی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ”نیکو کاروں کے لئے بھلائی ہے اور مزید برآں بھی“ (سورۃ یونس ۲۶) سنو! بھلائی تو جنت ہے اور جس کو مزید فرمایا گیا ہے وہ ہے اللہ کا دیدار (۲) یہ روایت موقوف ہے۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اسی طریق سے یوں روایت کیا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک منادی (فرشتہ) کو بھیجے گا جو یہ آواز دے گا انکی ایسی آواز ہوگی جس کو تمام جنت والے سنیں گے وہ کہے گا اے اصل جنت اللہ تعالیٰ نے آپ سے حسنی (بھلائی) اور زیادہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ حسنی تو جنت ہے اور زیادہ دیدار الہی ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”الذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ“ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ حسنی جنت ہے اور زیادہ دیدار الہی ہے۔ (۳)

ابن جریر روایت کرتے ہیں (ابن حمید، ابراہیم بن مختار، ابن جریر، عطاء) حضرت کعب بن شمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ”الذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ“ کے بارے میں فرمایا کہ جن لوگوں نے اچھا عمل کیا ان کے لئے حسنی ہے اور وہ جنت ہے اور زیادہ (جس کا ذکر آیت میں ہے) اللہ کا دیدار ہے (طبری) حضرت امام شافعی اپنی مسند میں فرماتے ہیں (ابراہیم بن محمد، موسیٰ بن عبیدہ، ابواز ہر معاویہ بن اسحاق بن طلحہ، عبید، عمیر)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل ایک سفید آئینہ لے کر آئے جس میں ایک نقطہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ فرمایا جعد، اس کے ذریعے آپ کو اور آپ کی امت کو فضیلت دی گئی ہے اور دیگر لوگ اس میں آپ کے تابع ہیں۔ اس میں آپ کے لئے خیر ہے۔ اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو بھی آدمی اللہ سے خیر مانگے گا اللہ اس کو قبول فرمائیں گے اور وہ ہمارے ہاں یوم المزیہ کہلاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جبرئیل بتاؤ یہ یوم المزیہ کیا ہے؟ فرمایا کہ تیرے رب نے جنت الفردوس میں ایک بڑا میدان پیدا فرمایا ہے جس میں مشک کے ٹیلے ہیں۔ جب جعد کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ نزول فرماتے ہیں۔ اور ملائکہ کو نازل فرماتے ہیں۔ منبر کے نور ہوتے ہیں جس پر انبیاء کے بیٹھے کیلئے جگہیں ہوتی ہیں۔ ان منبروں کو سونے کی کرسیوں سے گھیرا گیا ہے۔ جس پر یا قوت اور زبرد جڑے ہوئے ہوتے ہیں ان پر شہداء اور صدیقین بیٹھیں گے۔ وہ انبیاء کے پیچھے ان ٹیلوں پر تشریف فرما ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں میں تمہارا رب ہوں۔ میں نے آپ سے کیا گیا وعدہ سچا کر دکھایا۔ مانگو میں دوں گا۔ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار ہم آپ کی رضا کے طلبگار ہیں۔ فرمائیں گے۔ میں تم سے راضی۔ اور یہ مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے۔

آپ کے لئے وہ کچھ جو آپ چاہو اور مزید بھی۔ اسی وجہ سے اہل جنت جعد کے دن کو پسند کرتے ہیں

(۱) مسلم ۴۴۸ مسند امام احمد ۳/۳۳۳ (۲) طبری ۵/۱۰۵ تفسیر سورہ یونس۔ (۳) طبری

کیونکہ اس دن میں ان کو خیر دیا جاتا ہے۔ اور یہ وہی دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) عرش پر جلوہ افروز ہوئے اور اسی میں آدم کو پیدا کیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ (۱) بزرگوار روایت کرتے ہیں (جعضم بن عبد اللہ، ابو طیبہ، عثمان بن عمیر) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

میرے پاس جبرئیل آئے ان کے ہاتھ میں ایک سفید آئینہ تھا جس میں ایک کالا نکتہ تھا۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! کیا ہے؟ جواب دیا یہ جعد ہے آپ کے رب کی آپ کو پیشکش۔ یہ آپ کے لئے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے عید ہے۔ آپ پہلے اور یہود و نصاریٰ آپ کے بعد۔ آپ نے پوچھا اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟ جواب دیا کہ ایک ایسی گھڑی کہ جس میں جو بھی مومن خیر کی دعا کرے گا رب تعالیٰ عطا فرمائیں گے اور اگر قسمت میں نہ لکھا ہو تو اس سے بہتر اس کے لئے قیامت میں ذخیرہ کر دیا جائے گا۔

اور اگر اس نے کسی بلا سے پناہ مانگی ہے اور وہ اس کے لئے لکھی جا چکی ہے تو اسے قیامت کے دن اس سے بڑی بلا سے پناہ میں رکھا جائے گا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں میں نے پوچھا یہ کالا نقطہ کیا ہے؟ جبرئیل نے کہا یہ قیامت ہے جو جعد کے دن قائم ہوگی۔ اور جعد کا دن ہمارے (ملائکہ کے) ہاں تمام دنوں کا سردار ہے اور آخرت میں ہم اس کو یوم المزیہ کہیں گے۔ پوچھا، یوم المزیہ کیا ہے؟ کہا اللہ تعالیٰ نے سفید مشک سے ایک وسیع وادی بنائی ہے۔ جعد کے دن حق تعالیٰ علیین سے نزول فرمائیں گے اور اپنی کرسی پر جلوہ فرما ہوں گے۔ کرسی کے ارد گرد نور کے منبر ہوں گے جس پر انبیاء تشریف فرما ہوں گے۔ منبروں کے گرد سونے کی کرسیاں ہوں گی جس پر صدیقین اور شہداء تشریف رکھیں گے پھر عام اہل جنت (مشک کے) ٹیلوں پر بیٹھیں گے۔ پھر رب تعالیٰ جلوہ افروز ہو کر دیدار کرائیں گے اور فرمائیں گے میں وہ ہوں کہ جس نے اپنی بات سچی کر دکھائی اور میں نے اپنی نعمتیں تم پر تمام فرمائیں۔ یہ میری کرامت کی جگہ ہے پس مجھ سے مانگو پھر وہ اتنا مانگیں گے کہ مزید ان کی رغبت ختم ہو جائیگی۔ پھر اس وقت وہ کچھ عطا فرمائیں گے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال گذرا۔ یہ دیدار اتنی دیر رہے گا جتنی دیر میں لوگ جعد سے واپس آتے ہیں۔ پھر حق تعالیٰ اپنی کرسی پر تشریف لے جاتے ہیں اور صدیقین اور شہداء بھی (اپنی اپنی جگہوں پر چلے جاتے ہیں) راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے ایسا ہی فرمایا۔ اور محلات والے اپنے محلات میں چلے جاتے ہیں جو سفید موتی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں یا سرخ یا قوت سے یا سبز زبرد سے۔ اس میں اس کے کمرے اور دروازے بھی ہوتے ہیں جس پر کشیدہ کاری کی گئی ہوتی ہے۔ اس میں پھلوں سے بوجھل درخت ہوتے ہیں۔ ان محلات میں ان کی بیویاں اور خادم ہوتے ہیں۔ اور وہ تمام نعمتوں سے زیادہ جعد کے محتاج ہوتے ہیں۔ تاکہ ان کی عزت میں اضافہ ہو اور دیدار سے فیض یاب ہوں اور اسی وجہ سے جعد کے دن کو یوم المزیہ کہا جاتا ہے۔ (۱) پھر بزرگوار نے فرمایا ہمیں کوئی ایسا شخص معلوم نہیں کہ جس نے اس حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس طریق مذکور پر نقل کیا ہو۔ ایسا ہی فرمایا۔ اور ہم نے اس حدیث کو زیادہ بن خیشم کے طریق سے روایت کیا ہے۔ پھر اسی سیاق سے حدیث کو مع طوالت ذکر کیا۔

اور حضرت امام شافعی کی روایت جو انہوں نے عبد اللہ بن عبید سے کی ہے پہلے گزر چکی ہے ہمیں راویوں کا

(۱) مسند امام شافعی ۳۱۰

اس (عثمان) کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض راوی تدلیس سے کام لیتے تھے تاکہ حقیقت حال کا پتہ نہ چلے اور یہ اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم اور مسند ابویعلیٰ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ (۲) اور حضرت انس سے روایت کے یہ اچھے طریق ہیں جو شاہد ہیں عثمان بن عمیر کی روایت کے لئے۔

حافظ ابو حسن اور دارقطنی نے کئی طریق سے بڑے اہتمام کے ساتھ اس حدیث کو بیان کیا ہے حافظ ضیاء فرماتے ہیں کہ ایک اچھے طریق سے بھی اس کو روایت کیا گیا ہے انس بن مالک سے، اور طبرانی نے احمد بن زبیر کے طریق سے اس کو روایت کیا ہے۔ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ سے بھی روایت کیا گیا ہے بزار کہتے ہیں (ابراہیم بن مبارک، قاسم بن مطیب، اعش۔ ابویعلیٰ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور یوم المزیہ کا ذکر کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ حاملین عرش (فرشتوں) کو حکم فرمائیں گے کہ پردے ہٹاؤ۔ تو اہل جنت حق تعالیٰ کا پہلا کلام یہ سنیں گے

”میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میری فرمانبرداری کی حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ تھا میرے رسولوں کی بات مانی اور میرے حکم کی تصدیق کی مجھ سے مانگو کیونکہ یہ یوم المزیہ ہے۔“

تو اہل جنت اس بات پر متفق ہو جائیں گے کہ ہم آپ سے راضی ہیں آپ بھی ہم سے راضی ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ جواباً فرمائیں گے جنت والو! اگر میں آپ سے راضی نہ ہوتا تو آپ کو اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا۔ یہ یوم المزیہ ہے پس مجھ سے مانگو۔ پس وہ ایک بات متفقہ طور پر کہیں گے اور وہ یہ کہ اے ہمارے رب ہمیں اپنا دیدار کرائیے پس اللہ تعالیٰ پردہ ہٹائیں گے اور اپنے بعض نور کے ساتھ تجلی فرمائیں گے وہ نور ایسا ہوگا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ نہ ہوتا کہ ہمیشہ زندگی ہے موت نہیں تو یہ نور ان کو جلا (کر ختم کر) دیتا۔ پھر ارشاد ہوگا اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ پس وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔ اور ہر سات دنوں میں ان کے لئے ایک دن (انعام و اکرام کا) ہوگا اور وہ جمعہ کا دن ہے (۴)

جنت کے بازار کا ذکر

(حافظ ابوبکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار عبدالحمید بن حبیب، اوزاعی، حسان بن عطیہ، سعید بن مسیب) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ملاقات جنت کے بازار میں کرائے (ہم جنت کے بازار میں جمع ہوں) میں نے پوچھا کیا جنت میں بازار ہے؟ فرمایا ہاں مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ جب اہل جنت اپنے اعمال کی بدولت جنت میں جائیں گے تو ان کو اجازت دی جائے گی جمعہ کے دن کے بقدر پس وہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ ان کے لئے مختلف قسم کے منبر رکھے جائیں گے نور کے، بعض نولہ کے، بعض زبرجد کے، بعض

(۱) مسند بزار ۱۹۱/۱۹۱۸ (۲) مسند ابویعلیٰ ۳۲۲۸/۳ (۳) طبرانی ۳۵ (۴) مسند بزار ۱۹۱۸/۱۹۱۸

یا قوت کے، بعض سونے کے اور بعض چاندی کے ہوں گے، اور ادنیٰ جنتی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر تشریف فرما ہوں گے۔ ان کو یہ خیال نہیں آئے گا کہ ان کی بیٹھک دیگر کی بیٹھک سے کم درجہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کہ ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کیا تم سورج اور چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ فرمایا ایسے ہی دیدار رب میں کوئی شک نہیں کرو گے اللہ تعالیٰ ہر کسی کے ساتھ کلام فرمائیں گے فرمائیں گے اے فلاں بن فلاں کیا تمہیں یاد ہے تم نے دنیا میں فلاں دن فلاں فلاں کام کئے تھے وہ کہے گا ہاں، کیا آپ نے میری مغفرت نہیں فرمائی؟ فرمائیں گے کیوں نہیں میری مغفرت ہی کی وجہ سے تو تو اس درجہ کو پہنچا ہے۔ فرمایا اسی اثنا میں اوپر سے ایک بدلی ان کو ڈھانپ لے گی اور ان کے اوپر ایسا عطر برسائے گی کہ اس کی سی خوشبو انہوں نے کبھی نہ سونگھی ہوگی۔ فرمایا پھر ہمارے رب تعالیٰ شانہ فرمائیں گے۔ جو کرامت (عزت) میں نے آپ کے لئے تیار کر رکھی ہے اس کی طرف جاؤ اور جو پسند ہو لے لو پھر وہ ایسے بازار پائیں گے جن کے گرد ملائکہ ہوں گے اور بازار میں ایسی چیزیں ہوں گی جن کو نہ کانوں نے سنا، نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ دلوں پر ان کا خیال گذرا۔ فرمایا پھر ہم جو چاہیں گے لایا جائے گا اور اس بازار میں خرید و فروخت نہیں۔ اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے۔ اونچے درجوں والے نچلے درجے والوں سے ملیں گے۔ تو ان کو ان کا لباس اور ان کی ہیئت پسند آئیگی (پس وہ آپس میں گفتگو شروع کریں گے) پس ان کی بات (جس کو انہوں نے شروع کیا تھا) ختم ہونے کو نہیں آئے گی کہ اس (کم درجہ والے) کی ہیئت اسے بھی اچھی ہو جائے گی اور اس سے اونچے درجے والے کو کم نہ ہوگا کیونکہ وہاں کسی کو غلٹین ہونا نہیں۔ فرمایا پھر ہم بیویاں ملیں گی تو کہیں گی ہمارے محبوب کو خوشی آمدید۔ آپ ایسی حالت میں تشریف لائے ہیں کہ آپ کا حسن و جمال اور خوشبو اس حالت سے بہتر ہے جس میں آپ ہمیں چھوڑ کر گئے تھے۔ ہم کہیں گے کہ ہم نے اپنے رب عزوجل کا دیدار کیا ان کی مجلس میں شریک ہوئے ہمیں ایسا ہی ہونا چاہئے۔ (۱) اس حدیث کو ابن ماجہ نے ذکر کیا اور ترمذی نے بھی (۲)

امام مسلم فرماتے ہیں (ابو عثمان سعید بن عبد الجبار، حماد بن سلمہ ثابت) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک بازار ہے ہر جمعہ کو اہل جنت وہاں جاتے ہیں پس شمال کی ہوا چلتی ہے اور ان کے چہروں اور کپڑوں کو لگتی ہے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوتا ہے وہ اپنے بیویوں کی طرف لوٹتے ہیں وہ کہتی ہیں خدا کی قسم تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہوا ہے۔ وہ کہیں گے واللہ آپ کے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہوا ہے (۳)

احمد نے بھی اس کو روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔ جنت میں ایک بازار ہے جس میں مشک کے ٹیلے ہیں اہل جنت جب وہاں نکلتے ہیں تو ہوا چلتی ہے۔ پھر پوری حدیث ذکر کی ہے (۴)

جنت کی زمین اور جنت کی خوشبو کی مہک

(ابوبکر بن شیبہ، عمرو، عطاء بن وراذ، سالم، ابوالحسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کی زمین سفید ہے اس کا صحن کافور کی چٹانوں کا بنا ہوا ہے۔ جس پر مشک نے احاطہ کیا ہے جیسا کہ ریت کے ٹیلے ہوتے ہیں۔ اس میں نہریں بہتی

(۱) السنۃ ۴۷۵ (۲) ابن ماجہ ۴۳۳۶، ترمذی ۲۵۳۹ (۳) مسلم ۷۰۷۷ (۴) مسند احمد ۲۸۵/۲۸۵

ہیں۔ اہل جنت وہاں جمع ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ رحمت کی ہوا بھیجتے ہیں۔ یہ ہوا مشک کی خوشبو کو پھیلا دیتی ہے۔ پس آدمی اپنی گھر والی کی طرف لوٹے گا اور اس کا حسن اور خوشبو پڑھ چکی ہوگی۔ بیوی کہے گی۔ میاں! آپ یہاں سے نکلے تو میں آپ کو چاہتی تھی اب تو میں آپ کو زیادہ چاہتی ہوں۔ (۱)

ترمذی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں۔ ہاں اس میں مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوتی ہیں۔ جو جس صورت کو چاہے گا اس میں داخل ہو جائے گا۔ (۲)

یہ حدیث غریب ہے جیسا کہ امام ترمذی نے بیان کیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آدمی آدمیوں کی صورت و شکل اور عورت عورتوں کی شکل و صورت میں داخل ہوتا پسند کرے گی۔ اور اس حدیث کی تشریح گذشتہ حدیث سے کی جائے گی جیسا کہ ”جنت کا بازار“ کے تحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کے معنی شکل ہیئت اور لباس بیان کئے گئے ہیں۔ حدیث یہ ہے

ایک بڑھیا لباس والا آئے گا اور اپنے سے کم درجہ والے سے ملاقات کرے گا۔ وہ کم درجے والا جب اس کے لباس و ہیئت کو دیکھے گا تو اسے اچھا لگے گا اب وہ بات کو ختم نہ کرچکے ہوں گے کہ اس پر اس سے بھی اچھی ہیئت آجائے گی اور یہ اس لئے ہوگا کہ جنت میں کوئی (کسی دوسرے کے رہنے اور بڑائی کی وجہ سے) غمگین نہیں ہوگا۔ (۳) اگر اس حدیث کے الفاظ محفوظ ہوں۔ حالانکہ ظاہر یہ لگتا ہے کہ الفاظ محفوظ نہیں۔ تو اس کے صرف عبد الرحمان بن اسحاق نے روایت کیا ہے اپنے والد مامون نعمان بن سعد اور شعبی سے اور ایک جماعت سے جن میں حفص بن غیاث عبد اللہ بن ادریس اور هشام ہیں۔

امام احمد اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ منکر ہے اور نعمان بن سعد کی روایت میں اس کی تکذیب کی۔ نیز یحییٰ بن معین، محمد بن سعد، یعقوب بن سفیان، بخاری، ابوداؤد، ابو حاتم، ابوزرعة، نسائی، ابو خزیمہ اور ابن عدی وغیرہ نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔ تخمیل میں میں نے اس پر تفصیلی کلام کیا ہے

اس جیسے آدمی کی روایت ناقابل قبول ہے جس کو صرف یہ روایت کرے خاص طور پر مذکورہ روایت، کیونکہ یہ بہت ہی منکر ہے۔ اس آدمی کی طرح تو سب سے بہترین حالت یہ ہے۔ کہ کچھ سنے اور سمجھ نہ سکے پوری طرح پھر اس مطلب کی تعبیر ایک ناقص عبارت سے کر دے اور اصل حدیث وہی ہے جس کو ہم نے ”جنت کا بازار“ کے تحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ذکر کیا ہے۔

اس کو ایک اور غریب طریق سے روایت کیا گیا ہے (محمد بن عبد اللہ حفصی، احمد بن محمد، محمد بن کثیر، جابر جعفی، ابو جعفر، علی بن حسین) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جگہ جمع تھے جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا۔ اے مسلمانوں کی جماعت! جنت میں بازار ہے جس میں نہ خرید ہے نہ فروخت ہاں کچھ صورتیں ہیں۔ جس کو جو بھی صورت مرد یا عورت کی پسند آجائے گی اس میں داخل ہو جائے گا۔ (۴)

جنت کی ہوا، اس کی خوشبو، اس کا پھیلنا، یہاں تک کہ وہ خوشبو کئی سال کی

مسافت تک سو گئی جا سکے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا ان کو سیدھا راستہ دکھائے گا اور ان کی حالت درست کرے گا اور ان کو داخل کرے گا ایسی جنت میں جس کو ان کے لئے خوشبوؤں سے مہکایا گیا ہے۔ (سورۃ محمد آیات ۴-۶)

بعض مفسرین نے ”عزّٰفہا لہم“ کو ”عرف“ یعنی خوشبو سے لیا ہے اور یوں تفسیر کی ہے ”طیبھا لہم“ یعنی ان کیلئے جنت کو خوشبوؤں سے مہکایا گیا ہے۔

(ابوداؤد طیالسی، شعبہ، حکم، مجاہد) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے غیر کی طرف نسبت بیان کی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سو گئے گا حالانکہ پچاس برس کی مسافت سے اس کی خوشبو سو گئی جاتی ہے (۱) اور مسند امام احمد میں ستر سال کا ذکر ہے (۲)

حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کا اپنے آپ کو ظاہر کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سو گئے گا حالانکہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ اور فرمایا جو مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

امام بخاری فرماتے ہیں (قیس بن جعفر، عبد الواحد بن زیاد، حسن بن عمر، مجاہد) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ذی کفّل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سو گئے گا حالانکہ چالیس سال کی مسافت کے بقدر جنت کی خوشبو پائی جاتی ہے۔ (۳) اور اس طرح ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے۔ (۴)

امام احمد فرماتے ہیں (اسماعیل بن محمد، ابراہیم المعقب، مروان بن معاویہ، حسن بن عمرو، مجاہد، جناد بن ابی امیہ) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اصل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا حالانکہ جنت کی خوشبو سال بھر کی مسافت کی مقدار پہنچتی ہے۔ (۵)

طبرانی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے بغیر حق کے کسی معابد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا اور جنت کی خوشبو ایک سال کی مسافت کی بقدر پائی جاتی ہے (۶) اور ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ستر سال کی روایت بھی نقل کی ہے۔ (۷)

عبد الرزاق فرماتے ہیں (معمر، قتادہ، حسن) حضرت ابو بکر (آنحضرت ﷺ) کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت تک پائی جاتی ہے۔ (۸)

سعید بن ابی عروبہ حضرت قتادہ سے پانچ سو سال روایت کرتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے بھی یونس بن عبید سے ایسی روایت کی ہے۔

حافظ ابو نعیم اصفہانی صفحہ ۱۱۲ میں روایت کرتے ہیں (ربیع بن بدور، یہ ضعیف ہے، ہارون بن ریاب، مجاہد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے (۱)
موطا امام مالک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ ایسی عورتیں جو بختی ہیں (پھر
بھی) نکلی رہتی ہیں (کپڑے ایسے ہوتے ہیں کہ اس کا ہونا نہ ہونا برابر، اس لئے نکلی رہتی ہیں) خود بھی مائل ہوتی ہیں
(مردوں کی طرف اور عروں کو اپنی طرف) مائل کرنے والی ہوتی ہیں ایسی عورتیں نہ تو جنت میں جائیگی اور نہ جنت
کی خوشبو پائیگی اور بلاشبہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔ (۲)
حافظ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن نافع نے حضرت مالک سے مرفوعاً اس کو روایت کیا ہے۔

طبرانی (محمد بن عبد اللہ حضری، محمد بن احمد بن طریف، محمد بن کثیر، جابر جعفی، ابو جعفر، محمد علی) حضرت جابر
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت کی مقدار میں پائی جاتی ہے
واللہ نافرمان (والدین کا) اور قطع رحمی کرنے والا اس کو نہیں پائے گا۔ (۳)

صحیحین میں ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جنگ احد کے دن حضرت انس بن خضر کے پاس سے
گزرے جب ان کو شہید کیا گیا تھا۔ تو زیادہ رنموں کی وجہ سے ان کو نہ پہچان سکے۔ ان کی بہن صرف ان کو انگلیوں
کے پوروں سے پہچان سکی۔ ان کو کچھ اور اسی رنم لگے تھے جن میں تلوار کی ضرب، نیزوں اور تیروں کے رنم تھے رضی
اللہ عنہ، اس موقع پر حضرت سعد نے فرمایا کہ انس رضی اللہ عنہ نے جنت کی خوشبو پائی (۴) حالانکہ وہ زمین میں تھے
اور خوشبو آسمانوں سے اوپر۔ الا یہ کہ کہا جائے کہ اس دن خوشبو مسلمانوں کے قریب آگئی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جنت کی روشنی اس کا حسن اس کے صحن کی خوبی اور صبح و شام اس کا خوبصورت منظر
اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اور جب تو دیکھے وہاں، تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی، اوپر کی پوشاک ان کی کپڑے ہیں باریک ریشم کے
سبز اور گڑھے اور ان کو پہنائے جائینگے نگین چاندی کے اور پلائے ان کو ان کا رب شراب، جو پاک کرے دل کو
(سورۃ الدھر ۲۰-۲۱)

اور فرمایا!

سدا ہا کریں ان میں خوب جگہ ہے ٹھہرنے کی اور خوب جگہ رہنے کی (سورۃ الفرقان ۷۶)

اور فرمایا!

تجھ کو یہ ملا ہے کہ نہ بھوکا ہو تو اس میں اور نہ ٹکا اور یہ کہ نہ پیاس کھینچے اور نہ دھوپ۔ (سورۃ طہ ۱۱۸-۱۱۹)

اور فرمایا نہیں دیکھتے وہاں دھوپ اور نہ ٹھنڈک۔ (سورۃ الدھر ۱۳)

ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں (سویہ بن سعید، عبد ربہ خنی)۔ ریمیل نے اپنے والد ساک کو یہ کہتے سنا کہ وہ
مدینہ منورہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ملے جب ان کی مینائی جا چکی تھی تو پوچھا اے ابن عباس
جنت کی زمین کیسی ہے۔ فرمایا وہ چاندی کے سفید مرمر سے ہے گویا کہ وہ آئینہ ہے۔ پوچھا اس کی روشنی؟ فرمایا ایسی
جیسے سورج طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے ہوتی ہے۔ ہاں نہ اس میں دھوپ ہے اور نہ ٹھہر۔

(۸) موطا امام مالک ۴۰۷ (۹) مستدرک حاکم ۱۲۶/۲ (۱۰)

ہم نے حدیث میں ذکر کیا جیسا کہ آئے گا ان شاء اللہ۔ ابن صیاد نے جو جنت کی مٹی کے بارے میں
سوال کیا اس میں بھی گزرا کہ وہ سفید ہے خالص مشک کی (مسلم حدیث ۷۸۰)

(احمد بن منصور، کثیر بن ہشام، ہشام بن زیاد، حبیب بن شہید، عطاء بن ابی رباح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت کو سفید پیدا
فرمایا اور سفیدی اللہ کا محبوب لباس ہے۔ پس زندوں کو سفید پہننا چاہئے۔ اور مردوں کو اسی میں کفن دو (۲)

پھر آپ ﷺ نے بکریاں چرانے والوں کو جمع کرنے کا حکم فرمایا جمع کئے گئے فرمایا جو بکریوں والا ہے اسے
چاہئے کہ اس میں سفید بکری ملائے پس ایک عورت آئی اور عرض کیا اے رسول اللہ! میں نے کالی بکریاں رکھ لی ہیں
ان کی افزائش نہیں ہوتی فرمایا ان کے ساتھ سفید بکری ملاؤ۔

(ابو بکر بزار، احمد بن فرج حمصی، عثمان بن سعید، محمد بن مہاجر، شحاک معافری، سلمان بن
موسیٰ، کریب) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کیا جنت کے لئے کوئی
تیاری کرنے والا نہیں؟ کیونکہ جنت کی کوئی مثال نہیں اور وہ خدا کی قسم چمکتا نور ہے بہکرا ریحان، مضبوط محلات، چلتی
بہتی نہریں، کپکپھل، خوبصورت خوبرو بیویاں، ہمیشہ رہنے کی جگہ میں، بہت سی پوشاک، سلامتی والے گھر میں
۔ میوے اور سرسبزی و شادابی، خوش باش و خوش خلق پڑوسی اور بیش بہا نعمتیں ایک عمدہ خوبصورت دلکش مقام (یہ سب
کچھ جنت میں) ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تیاری کرنے والے ہیں فرمایا کہو ان شاء اللہ لوگوں نے
کہا ان شاء اللہ (۱) پھر بزار نے کہا ہمیں اس حدیث کا صرف یہی طریق معلوم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے!

جنت کی سر زمین سفید ہے اس کا صحن کا فور کی چٹانوں کا بنا ہوا ہے۔ ارد گرد مشک نے احاطہ کیا ہوا ہے جیسے
ریت کے ٹیلے۔ اس میں چلتی نہریں ہیں۔ اہل جنت جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
رحمت کی ہوا بھیجتے ہیں وہ مشک کی خوشبو کو مہکاتی ہے۔ تو آدمی اس حالت میں واپس ہوتا ہے کہ وہ حسن اور خوشبو ترقی
حاصل کر چکا ہوتا ہے بیوی کہتی ہے میاں! آپ جب لکھے میں آپ پر فریفتہ تھی اب تو میں زیادہ فریفتہ ہوں (۲)

جنت کی چاہت کا حکم، اللہ کا اپنے بندوں کو اس کی ترغیب دینا اور ایک دوسرے

سے سبقت لے جانے کا حکم فرمانا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اللہ دار السلام (جنت) کی طرف بلاتا ہے (یونس ۲۵)

اور فرمایا

اور بڑھو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان اور زمین (کے برابر) ہے تیار کی

گئی ہے متقین کے لئے (ال عمران ۱۳۳)

(۱) مسلم ۱۳۸، ترمذی ۳۲۰۰ (۲) مستدرک حاکم ۱۲۷/۱

سبقت کرو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسی زمین و آسمان کی چوڑائی۔ تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر، یہ اللہ کا فضل ہے جیسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والے ہیں۔ (سورۃ الحديد ۲۱)

اور فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے اموال کو جنت کے بدلے خریدا ہے وہ اللہ کے راستہ

میں لڑتے ہیں (توبہ ۱۱۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرشتے رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے آپ سورہے تھے۔ بعض نے کہا کہ آپ سورہے ہیں اور بعض نے کہا آنکھ سوری ہے اور دل بیدار ہے۔ (پھر آپ کے بارے میں فرمانے لگے کہ) آپ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گھر بنایا پھر اس میں دعوت کی اور بلانے والے کو بھیجا پس جس نے بلانے والے کی بات مانی وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان میں سے کھایا۔

لوگوں نے اس کی تفسیر آنحضرت ﷺ کیلئے کی اور بعض نے کہا آپ سورہے ہیں بعض نے کہا آنکھ سوری ہے دل بیدار ہے۔ پس کہا گھر جنت ہے بلانے والے محمد (ﷺ) ہیں جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ (۱)

اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں

ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا جیسے جبرئیل میرے سر کی طرف اور میکائیل پاؤں کی طرف ہے۔ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے اس کی مثال بیان کرو اس نے کہا سنو! آپ کے کان سن لیں اور سمجھو تمہارا دل سمجھ لے آپ کی اور آپ کی امت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی بادشاہ نے گھر بنایا اور پھر اس (بڑے گھر) میں ایک مکان بنایا پھر دعوت کی۔ پھر ایک اپنی بیبیجا جو لوگوں کو بادشاہ کی دعوت کی طرف بلاتا ہے۔ بعض نے اپنی کی بات مانی اور بعض نہ مانی۔ پس اللہ تعالیٰ بادشاہ ہیں۔ اور اسلام گھر ہے اور جنت (گھر کے اندر کا) مکان ہے اور آپ اے محمد (ﷺ) اپنی ہیں۔ جو آپ کی بات مانے گا اسلام میں داخل ہوگا اور جو اسلام میں داخل ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو جنت میں داخل ہوگا وہ جنت کے پھل کھائے گا (۲)

ترمذی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے روایت کیا گیا ہے جس کو ترمذی نے صحیح قرار دیا۔ درمنثور میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آقا نے گھر بنایا اور دعوت کی اور ایک بلانے والے کو بھیجا۔ جس نے بلانے والے کی اطاعت کی گھر میں داخل ہوا اور دعوت کھائی اور آقا ان سے راضی ہوا، سنو! یہ آقا تو اللہ ہیں اور گھر اسلام ہے اور دعوت جنت ہے اور دعوت دینے والے محمد (ﷺ) ہیں (درمنثور ۳/۳۰۵)

جو آگ سے اللہ کی پناہ مانگے گا اللہ اس کو پناہ دیں گے اور جو جنت کا طلبگار ہوگا

(۱) ابن ماجہ ۳۳۳۲۔ (۲) درمنثور ۱۰/۵۳۱ (۳) بخاری ۷۲۸۱، ترمذی

۲۸۶۰۔ (۴) ترمذی ۲۸۶۰

اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے بشرطیکہ نیت صادق اور عمل صحیح ہو

مسند امام احمد میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی کسی بندہ نے آگ سے تین مرتبہ پناہ مانگی آگ نے کہا اے رب آپ کا فلاں بندہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے اس کو پناہ دیجئے اور جب بھی کوئی بندہ سات مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے جنت کہتی ہے اے رب آپ کے فلاں بندے نے مجھے مانگا ہے اس کو مجھ میں داخل کر دیجئے (۱)

ترمذی اور نسائی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی جنت کو تین مرتبہ مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ اسے جنت میں داخل فرما اور جو آگ سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو آگ کہتی ہے اے اللہ اس کو آگ سے پناہ دے (۲)

جنت اور دوزخ ایسے شفاعت کرنے والے ہیں جن کی شفاعت قبول کی گئی ہے حسن بن سفیان فرماتے ہیں (مقدی، عمر، یحییٰ بن عبید اللہ، عبید اللہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت کا سوال کثرت سے کیا کرو اور دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ یہ دونوں شفاعت کرنے والے ہیں ان کی شفاعت قبول کی گئی ہے۔ اور جب بندہ کثرت سے جنت کا سوال کرتا ہے جنت کہتی ہے اے رب آپ کے اس بندہ نے مجھے آپ سے مانگا ہے میرے اندر اس کا ٹھکانہ بنا اور آگ کہتی ہے اے رب آپ کے اس بندے نے مجھ سے آپ کی پناہ مانگی اس کو پناہ دے۔

اپنی طاقت بھر جنت کی طلب کرو اور اپنی طاقت بھر دوزخ سے بھاگو

ابوبکر شافعی فرماتے ہیں کہ کلیب بن حرب نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حتی الوسع جنت کی تلاش میں رہو اور حتی الوسع دوزخ سے بھاگو کیونکہ بلاشبہ جنت ایسی ہے کہ اس کو طلب کرنے والا نہیں سوتا اور دوزخ ایسی ہے کہ اس سے بھاگنے والا نہیں سوتا۔ آج آخرت کو ناگوار یوں نے اور دنیا کو شہوات نے گھیرا ہے لہذا یہ شہوات ہرگز تمہیں آخرت سے غافل نہ بنائے (۳)

جنت کو ناگوار یوں نے گھیرا ہے اور دوزخ کو شہوات نے گھیرا ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جنت کو ناگوار یوں اور دوزخ کو شہوات نے گھیرا ہے (۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جنت کو ناگوار یوں اور دوزخ کو

(۱) مسند احمد ۳/۱۱۷، مسند ابویعلیٰ ۱۱/۶۱۹۲۔ (۲) ترمذی ۲۵۷۷، نسائی ۱۵۵۳۶، ابن ماجہ ۳۳۳۰ (۳) طبرانی ۱۹/۲۰۰۔ (۴) مسلم ۶۱۰، ترمذی ۲۵۵۹۔

شہوات نے گھیرا ہے (۱)

اس کو صرف امام احمد نے روایت کیا۔ جید حسن ہے۔ کیونکہ اس کے شواہد موجود ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرئیل کو بھیجا اور فرمایا اس کو دیکھو اور وہ کچھ دیکھو جو میں نے اہل جنت کے لئے تیار کیا ہے۔ پس وہ آئے جنت اور اہل جنت کے لئے تیار کی گئی نعمتوں کو دیکھا اور کہا تیری عزت کی قسم جو بھی جنت کے بارے میں سنے گا وہ اس میں داخل ہوگا پھر حکم فرمایا تو جنت کو ناگوار یوں میں چھپایا گیا پھر اس کو دیکھنے کا حکم دیا جبرئیل جب گئے تو دیکھا کہ جنت کو ناگوار یوں میں چھپایا گیا ہے واپس ہو کر کہا آپ کی عزت کی قسم مجھے تو ڈر ہے کہ کوئی بھی ان ناگوار یوں سے نجات نہیں پائے گا (۲)

اس کو صرف احمد نے روایت کیا اس کی سند صحیح ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ عام طور پر انسان کو آگ میں داخل کرنے والی دو دھوکھلی چیزیں ہیں (۳) شرم گاہ اور منہ۔ اور اکثر جس کے ذریعے جنت میں جاتا ہے (دو چیزیں ہیں) تقویٰ اور اچھے اخلاق۔

یاد رکھو! دوزخ شہوات سے ڈھانپی گئی ہے اور اس کے اندر تمام تکلیف دہ چیزیں اور حشرات ہیں اور جنت ناگوار یوں سے ڈھانپی گئی ہے اور اس کے اندر ایسی خوشی اور لذت کی چیزیں ہیں جس کو نہ آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی دل پر اس کا خیال گذرا جس طرح کہ ہم اس کے بارے میں آیات و احادیث ذکر کر چکے ہیں۔ ان کی ہمیشہ نعمتوں اور دائمی لذتوں میں ایک وہ سرور ہے کہ ایسا سرور کبھی کانوں نے نہیں سنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

پس جو لوگ ایمان لائے اور بھلے کام کئے وہ جنت میں ہوں گے لذت و سرور سے بہرہ اندوز ہوں گے (سورۃ الروم ۱۵)

اور اعلیٰ عیسیٰ بن ابی کثیر سے نقل کرتے ہیں کہ جس سرور کا ذکر آیت شریفہ میں ہے اس سے مراد گانا ہے۔

اللہ کی جنت میں حور کا گیت

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جنت میں حور عین کے لئے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے وہ ایسی آوازوں سے گاتی ہیں کہ ایسی آوازیں کبھی لوگوں نے نہیں سنی ہوں گی وہ کہتی ہیں ہم سدا رہنے والیاں ہیں کبھی ختم ہونا نہیں ہم نرم و ملائم ہیں ہم میں کبھی سختی نہیں آئے گی۔ ہم راضی رہنے والیاں ہیں کبھی ناراض نہ ہوں گی۔ خوشخبری اس کے لئے جو ہمارا اور ہم اس کی ہیں (۴)

اس باب میں ابو ہریرہ، ابو سعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات منقول ہیں۔ نیز عبد اللہ بن ابی اونی، ابن عمر اور ابوامامہ رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہیں۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جنت میں ایک منہر ہے جس کی لمبائی جنت جتنی ہے

اس کے دونوں کناروں پر دو شیرائیں کنواریاں ایک دوسرے کے آسنے سانسے کھڑی رہتی ہیں ایسی آواز سے گاتی ہیں جس کو تمام مخلوق سنتے ہیں۔ ان کے خیال میں جنت میں اس جیسی کوئی لذت نہ ہوگی راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا اے ابو ہریرہ وہ کیا گارہی ہوں گی۔ فرمایا وہ اللہ سبحانہ کی بزرگی اور پاکیزگی کے گن گائیں گی ان شاء اللہ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑیں سونے کی اور شاخیں زبرجد اور لؤلؤ کی ہیں اس پر ہوا چلتی ہے تو اس کے پتے بجنے لگتے ہیں۔ سامعین نے اس سے زیادہ لذت والی چیز کبھی نہ سنی ہوگی (۲) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں گزرا ہے کہ ہوا اس کو حرکت دے گی تو دنیا میں موسیقی کی جتنی قسمیں تھیں ان سب کی آوازیں اس میں آئیں گی۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جنت میں حور عین گاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم خوب و حور ہیں ہمیں شریف خاوندوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (۳)

حضرت ابن ابی اونی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر آدمی کی شادی چار ہزار کنواریوں، آٹھ ہزار بے خاوند عورتوں (چاہے ان کے خاوند مر گئے ہوں یا انہوں نے شادی ہی نہ کی ہو) اور سو حوروں سے ہوگی ہر سات دنوں میں ایک مرتبہ وہ جمع ہوتی ہیں اور ایسی خوبصورت آوازوں سے گاتی ہیں کہ ایسی آوازیں مخلوق نے کبھی نہ سنی ہوگی (کہتی ہیں) ہم سدا رہنے والیاں ہیں فنا ہونے والیاں نہیں ہم زہر نہیں راضی رہنے والیاں ہیں نہ فنا ہونے والیاں ادھر مقیم ہیں یہاں سے جانے والیاں نہیں خوشخبری اس کے لئے جس کی ہم ہیں اور جو ہمارا ہے (۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اہل جنت کی بیویاں ان کے سامنے گاتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں ہمیں مرنا نہیں مامون ہیں کوئی خوف نہیں ٹھہری ہیں جانا نہیں۔ (۵)

حضرت ابوامامہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو بھی زندہ جنت میں جاتا ہے تو دو حور عین اس کے سر اور پاؤں کی طرف سے آتی ہیں اور خوبصورت آواز سے گاتی ہیں جس کو تمام انس و جن سنتے ہیں اور ان کا یہ گانا مزامیر شیطان نہیں۔ (۶)

ابن وہب فرماتے ہیں کہ مجھے سعید بن ابویوب نے بتایا کہ ایک قریشی آدمی نے ابن شہاب سے پوچھا کیا جنت میں گانا ہوگا کیونکہ مجھے گانا پسند ہے فرمایا ہاں خدا کی قسم جنت میں ایک درخت ہے جس کو لؤلؤ اور زبرجد نے اٹھایا ہے۔ اس کے نیچے دو شیزہ حوریں ہوتی ہیں جو قرآن کو حسن صوت سے پڑھتی ہیں۔ اور کہتی ہیں ہم نرم ہیں سخت نہیں ہوں گی ہم سدا زندہ ہیں ہم کو مرنا نہیں۔ جب درخت اسے سنتا ہے تو اس کے بعض حصے بعض سے بجنے لگتے ہیں۔ یہ لڑکیاں اس بجنے کی آواز کو پسند کریں گی پھر یہ معلوم نہ ہوگا کہ لڑکیوں کی آواز اچھی ہے یا درخت کی۔

ابن وہب فرماتے ہیں کہ ہمیں لیث نے خالد بن زید سے روایت کر کے بتایا کہ لڑکیاں اپنے خاوندوں کو گانا سنائیں گی اور کہیں گی ہم اچھی اور خوبصورت ہیں۔ شریف نوجوانوں کی بیویاں ہیں۔ ہم سدا رہنے والیاں ہیں ہم

نہیں مریں گی ہم ملائم ہیں سخت نہیں راضی ہیں خفا نہیں ہوں گی مقیم ہیں جائیں گی نہیں ان میں سے ایک کے سینہ میں لکھا ہوا ہوگا آپ میرے محبوب ہیں اور میں آپ کی محبوب میری آنکھوں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔

ابن مبارک کہتے ہیں مجھے اوزاعی نے سحی بن ابی کثیر سے روایت کر کے بتایا کہ حور عین جنت کے دروازوں کے ساتھ اپنے شوہروں کو ملتی ہیں تو کہتی ہیں کہ ہم نے آپ کا بہت انتظار کیا ہم راضی ہیں خفا نہیں ہوں گی اور مقیم ہیں جائیں گی نہیں سدا رہنے والیاں ہیں مریں گی نہیں۔ خوبصورت آوازوں کے ساتھ گائیں گی۔ حور اپنے شوہر سے کہے گی میں آپ کی آپ میرے محبوب۔ آپ کے علاوہ کسی کا ارادہ نہیں اور آپ کو چھوڑ کر کہیں جانا نہیں۔

(ابن ابی الدنیا، ابراہیم بن سعید، علی بن عاصم، سعید بن ابی سعید)

فرمایا کہ جنت میں سونے کے محلات ہوں گے جس کو لڑکھائے ہوئے ہونگے جب اہل جنت کوئی آواز سنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان محلات پر ہوا کو بھیجیں گے پس وہ ہر آواز لائے گی جو انہیں پسند ہو۔

حماد بن سلمہ فرماتے ہیں (ثابت بنانی، حجاج بن اسود، شہر بن حوشب) اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتے ہیں میرے بندے دنیا میں خوبصورت آواز کو پسند کرتے تھے لیکن میری وجہ سے اس کو چھوڑتے تھے۔ پس میرے بندوں کو سناؤ پس وہ جلیل، فصیح اور تکبیر کو ایسی خوبصورت آواز سے پڑھیں گے کہ ایسی آواز کبھی نہ سنی گئی ہوگی

ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں (داؤد بن عمر۔ عبد اللہ بن مبارک، مالک بن انس، محمد بن مسکنر)

جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے آپ کو بولوبول کی مجلسوں اور شیطانی موسیقی سے بچاتے تھے ان کو مشک کے باغات میں ٹھہراؤ پھر ملائکہ کو حکم ہوگا اس کو میری حمد اور پاکی سناؤ۔ (۱)

ابن ابی الدنیا فرماتے ہیں (دہم بن فضل قرشی، داؤد بن جراح، اوزاعی) مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ کی مخلوق میں اسرائیل سے زیادہ خوبصورت آواز والا کوئی نہیں۔ اللہ کے حکم سے وہ سنانا شروع فرمائیں گے پس وہ آسمان میں موجود ہر فرشتہ کی نماز کو توڑ دے گا جب تک اللہ چاہیں وہ اس حالت میں رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری عزت کی قسم اگر بندے میری بڑائی سے واقف ہوتے تو میرے غیر کی ہر گز عبادت نہ کرتے۔

مالک بن دینار وان لہ لزلفی و حسن مآب کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک اونچے منبر کا حکم دیا جائے گا وہ جنت میں رکھ دیا جائے گا۔ پھر آواز دی جائیگی اے داؤد اس آواز سے میری پاکی بیان کیجئے جس سے آپ دنیا میں میری پاکی بیان کیا کرتے تھے۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز بلند ہوگی جو تمام اہل جنت کو شامل ہوگی۔ پس اسی کو اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں وان لہ لزلفی و حسن مآب یعنی اور ان کے لئے ہے بڑا مرتبہ اور اچھا ٹھکانا (ص ۳۰)

جنت میں اللہ کے حضور جنتیوں کے لئے بعض جگہیں بنائی گئی ہیں جس میں وہ جمع ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوتے ہیں اور وہ کلام الہی کو سنتے ہیں اور جب وہ جلوہ افروز ہوتے ہیں تو سلام کرتے ہیں اس کو ہم نے "سلام قولاً من رب رحیم" کے تحت بیان کیا ہے اور اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث بھی گزر چکی ہے جس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتی ہر روز اللہ کے حضور حاضری دیتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن سناتے

ہیں اور ہر آدمی اس جگہ بیٹھا ہوگا جو اس کے بیٹھنے کے لئے متعین ہوگا۔ موتیوں کے منبروں یا قوت زبردستوں اور زبردستوں کے منبروں پر (حسب مرتبہ) بیٹھے ہوں گے۔ کسی چیز سے ان کی آنکھوں کو ایسی ٹھنڈک نہیں ملے گی جیسے اس (کلام اللہ کے سننے) سے، اور نہ انہوں نے کبھی اس سے اچھی چیز سنی ہوگی۔ پھر وہ اپنی اپنی جگہوں کو ٹھنڈی آنکھوں سے جاتے ہیں، اور اس طرح (اس مذکورہ دن کے بعد) کل کو بھی ان کی آنکھیں اس طرح ٹھنڈی ہوں گی۔ (۱)

ابو نعیم، ابو ہریرہ، اسامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اہل جنت صبح کو ایک کپڑے میں ہوتے ہیں اور شام کو دوسرے کپڑے میں جس طرح تم میں سے کوئی بادشاہ کی زیارت کے لئے صبح و شام جاتا ہے اس طرح اہل جنت بھی صبح و شام بارگاہ الہی میں حاضری دیتے ہیں ان کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے اور وہ اس کو جانتے ہیں۔ وہ اس گفتری سے واقف ہوتے ہیں جس میں اللہ کے حضور حاضری دینی ہے۔

جنت کے گھوڑے

ترمذی میں ہے کہ حضرت سلیمان اپنے باپ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ فرمایا (ہاں) جب اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں داخل کریں گے تو آپ جب گھوڑے پر سواری کرنا چاہیں گے تو آپ کو سرخ یا قوت کے ایک گھوڑے پر سواری کیا جائے گا وہ آپ کو وہاں لے اڑے گا جہاں آپ چاہیں گے۔

فرمایا اور ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا مجھے گھوڑے پسند ہیں کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جنت میں تیز ترین تیز رفتار عمدہ جسم والے گھوڑے اور اونٹ ہیں اہل جنت اس پر سواری ہو کر جہاں چاہیں گے ایک دوسرے کی زیارت کریں گے۔ (۲)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے گھوڑے پسند ہیں کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آپ کو جنت میں داخل کیا جائے گا تو آپ کے سامنے یا قوت کا ایک گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے آپ کو اس پر سواری کیا جائے گا پھر آپ جہاں چاہیں گے وہ آپ کو لے اڑے گا (۳)

ترمذی نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا کیونکہ کئی علماء نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ اور بخاری نے اس کو منکر کہا ہے۔

قرطبی فرماتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سب سے کم درجہ کا وہ شخص ہوگا جو سواری کرے گا اور اس کے ساتھ دس لاکھ خوبرو ہمیشہ رہنے والے لڑکے خام ہوں گے اس کی سواری سرخ یا قوت کا گھوڑا ہوگا جس کے پر سونے کے ہوں گے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی واذا دایت ثم..... الایۃ ترجمہ جب آپ وہاں دیکھیں تو دیکھیں نعمتیں اور سلطنت بڑی۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں عبد الرحمن بن زید اور حسن کے درمیان اتفاق ہے اور عبد الرحمن ضعیف بھی ہیں نیز حدیث مرسل ہے۔ (۴)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اہل جنت سفید اونٹوں پر سواری کریں گے گویا کہ

وہ یاقوت ہے جنت میں گھوڑوں اور اونٹوں کے سوا جانور نہیں۔ (مجمع الزوائد ۶/۲۶ کنز العمال ۳۵۲۳۳)

عبداللہ بن مبارک حمام سے وہ قتادہ سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنت میں عمدہ گھوڑے اور بہترین اونٹ ہیں اہل جنت اس پر سواری کریں گے۔

یہ الفاظ حصر پر دلالت نہیں کرتے جیسا کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے نیز وہ اس حدیث کے بھی معارض ہے جس کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بکری جنتی جانوروں میں سے ہے۔ (۱) اور یہ منکر ہے اور مسند بزار میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بکریوں سے بھلائی کرو اور تکلیف کو اس سے دور کرو کیونکہ وہ جنتی جانوروں میں سے ہے۔ (۲)

حضرت جابر بن عبداللہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جب اہل جنت جنت میں پہنچ جائیں گے تو ان کے ہاں سرخ یاقوت کے گھوڑے آئیں گے جس کے پر ہوں گے وہ پیشاب اور لید وغیرہ نہیں کرتے۔ یہ سوار ہو جائیں گے وہ ان کو جنت میں لے آئیں گے پس اللہ تعالیٰ جلوہ افروز ہوتے ہیں جب وہ دیدار کرتے ہیں تو سجدہ میں گر جاتے ہیں ارشاد ہوتا ہے سرائی اٹھائیے عمل والا دن نہیں یہ نعمتوں اور عزت کا دن ہے وہ سرائی اٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر خوشبوؤں کی بارش نازل فرماتے ہیں۔ پھر یہ سواریاں ان کو مشک کے ٹیلوں کی طرف لے جائیں گی اللہ تعالیٰ ان ٹیلوں پر ہوا بھیجیں گے۔ وہ مشک کو پھیلانے لگیں ان کے اوپر، تو وہ اس حالت میں گھروں کو واپس لوٹیں گے کہ ان کے بال مشک آلودہ نکھرے ہوئے ہوں گے۔ (۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد اقدس نقل کرتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے اوپر اور نیچے سے سونے کے گھوڑے نکلتے ہیں جس کے زین اور لگام موتیوں اور یاقوت کے ہوں گے وہ بول و براز نہیں کرتے۔ اس کے پر ہیں۔ وہ منجائے نظر پر قدم رکھتے ہیں۔ اہل جنت اس پر سواری کرتے ہیں وہ اس کو اڑالے جاتے ہیں جہاں وہ چاہتے ہیں نچلے درجے والے (جنتی) کہتے ہیں آپ کے بندے اس مرتبے کو کیسے پہنچے؟ ارشاد ہوتا ہے وہ رات کو نماز پڑھتے تھے تم سو تھے وہ روزہ رکھتے تھے تم کھاتے تھے وہ خرچ کرتے تھے تم بخل کرتے تھے وہ لڑتے تھے تم ڈرتے تھے۔ (۴)

اہل جنت کا ایک جگہ جمع ہونا۔ ایک دوسرے کی زیارت کرنا اور اچھے وبرے

اعمال کا تذکرہ کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

اور متوجہ ہوئے ایک دوسرے کی طرف پوچھتے ہوئے کہا ہم اس سے پہلے ڈرتے رہتے تھے اپنے اہل میں اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ہمارے اوپر اور ہمیں لو کہ عذاب سے بچایا، ہم اس سے پہلے اس کو پکارتے تھے بے شک وہی نیک سلوک والا مہربان ہے۔ (طور ۲۵-۲۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی نقل فرماتے ہیں جب اہل جنت جنت میں چلے جائیں گے اور بھائی (اور

دوست و احباب) ایک دوسرے (کی ملاقات) کے مشتاق ہو جائیں گے تو اس کا تخت اس کے تخت کے پاس چلا جائیگا۔ یہاں تک کہ وہ ایک جگہ میں مل جائیں گے ان میں سے ایک دوسرے سے کہے گا کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کب بخشا؟ اسی کا ساتھی کہے گا کہ ہم فلاں جگہ میں تھے اور اللہ کو پکارا پس اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی (۱)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے آپس میں متوجہ ہو کر، ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ بھلا آپ ایسی باتوں کا یقین کرتے ہیں بھلا جب ہم مرجائیں گے اور خاک اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو پھر بھی ہمیں جزا ملے گی (اس کہنے والے نے اپنے ساتھیوں سے) کہا کہ کیا تم جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو؟ (کہ وہ کس حال میں ہے) پھر وہ دیکھے گا تو اس کو جہنم کے بیچ میں دیکھے گا کہے گا خدا کی قسم تو مجھے ہلاکت میں ڈالنے والا تھا اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو میں (گناہ کی پاداش میں قید ہو کر سزا کے لئے) حاضر کئے جانے والوں میں سے ہوتا، بھلا ایسا نہیں ہے کہ ہمیں نہیں مرنا سوائے پہلی بار دنیا میں مرنے کے اور (یہ کہ) ہمیں عذاب نہیں دیا جائیگا بلاشبہ یہ بڑی کامیابی ہے اس جیسی کامیابی کیلئے جدوجہد کرنے والوں کو جدوجہد کرنی چاہئے۔ (الصافات ۵۰-۶۱)

یہ کامیابی جن و انس کو شامل ہے۔ یہ کہے گا کہ میرا ساتھی کفر کے دوسو ڈالہ تھا اور آخرت کے معاملے کو ناممکن بتاتا تھا۔ اللہ کی رحمت سے میں خلاصی پا گیا پھر اپنے ساتھیوں کو حکم دے گا کہ وہ آگ میں دیکھیں پھر اس کو دوزخ میں پڑا پائیں گے کہ عذاب ہو رہا ہے اس کو کس نجات پر وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (وہ جنتی کہے گا اپنے دوزخی ساتھی سے) خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کرتا اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا تو میں حاضر کئے جانے والوں میں سے ہوتا۔

پھر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کر کے وہ اللہ شکر ادا کرتا ہے۔ اور کہا کیا اب ہمیں پہلی بار مرنے کے سوا مرنا نہیں اور ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یعنی جنت میں داخل ہو کر اب ہم مرنے اور عذاب سے نجات پا گئے ہیں بلاشبہ یہ بڑی کامیابی ہے۔

اور ایسی کامیابی کیلئے محنت کرنے والوں کو محنت کرنی چاہئے۔ ہو سکتا ہے یہ اس جنتی کا کلام ہو اور ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے "اور اس میں آگے بڑھنے والوں کو بڑھنا چاہئے۔ (سورۃ المطففین ۲۶) اس کی بہت سی مثالیں ہیں بعض کو ہم نے تفسیر میں ذکر کر دیا ہے۔

بخاری کے شروع کتاب الایمان میں حضرت حارث بن سراق کی حدیث میں ہے جب اس سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا آپ نے کس حال میں صبح کی۔ جواب دیا اللہ پر حق ایمان کے ساتھ۔ پوچھا آپ کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ کہا میں نے اپنے آپ کو دنیا سے ہٹالیا، راتوں کو جاگا اور دن کو پیاسا رہا (روزہ رکھا) اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا میں اپنے رب کے عرش کو دیکھ رہا ہوں اور اہل جنت کو کہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور اہل جہنم کو

(دیکھ رہا ہوں) کہ ان کو عذاب ہو رہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک بندہ ہے جس کے دل کو اللہ پاک نے منور فرمایا ہے۔ (۱)

سلیمان بن مغیرہ حمید بن ہلال سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں اوپر درجے والا نچلے درجے والے کی زیارت کرے گا اور نچلے درجے والا اوپر والے کی زیارت نہ کر سکے گا۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔
۱۔ نچلے درجے والا اوپر کو جانے سکے گا وہ اس کا اہل نہیں۔

۲۔ وہ اس لئے اوپر نہ جائیں گے) تاکہ وہ غمگین نہ ہوں ان نعمتوں کو دیکھ کر جو ان کو حاصل نہیں ہیں۔ اور (قاعدہ یہ ہے کہ جنت میں غم نہیں۔ ایک حدیث مرفوعہ میں بھی اس طرح کا مضمون آیا ہے اور انہیں کچھ زیادتی بھی ہے چنانچہ طبرانی میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا جنتی باہم ملاقات کریں گے؟ فرمایا بڑے رتبے والے نچلے رتبے والوں کی زیارت کریں گے اور نچلے درجوں والے اونچے درجے والوں کی زیارت نہ کریں گے سوائے ان لوگوں کے جو ایک دوسرے سے اللہ کیلئے محبت کرتے تھے وہ جنت میں جہاں چاہیں گے اونٹوں پر سوار ہو کر جایا کریں گے۔ (۲)

شفی بن مانع رسول کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ جنت کی نعمتوں میں یہ بھی ہے کہ وہ سوار یوں اور غدہ اونٹوں پر ایک دوسرے کی ملاقاتیں کرتے ہیں اور جنت میں ان کے سامنے زین لگے ہوئے لگام شدہ گھوڑے لائے جائیں گے بول و براز سے پاک۔ وہ اس پر سواری کریں گے اور جہاں اللہ چاہیں گے پہنچ جائیں گے پھر بادل جیسی کوئی چیز آئے گی اس میں وہ کچھ ہوگا جس کو نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا پس وہ کہیں گے ہمارے اوپر برس، وہ برستی یہاں تک کہ ختم ہو پھر اللہ تعالیٰ ایسی ہوا بھیجتے ہیں جو تکلیف نہیں دیتی وہ مشک کے ٹیلوں کو ان کے دہنیں بائیں نکھیرتی ہے۔ یہ مشک ان کے گھوڑوں کے ماتھوں سروں اور جوڑوں میں پایا جاتا ہے اور ان میں سے ہر آدمی جو چاہے گا وہ اس کو بلا مشقت ملے گا مشک ان سے اور ان کے گھوڑوں سے مس ہو جائے گا اور اس کے علاوہ کپڑوں وغیرہ کو لگے گا پھر وہاں جائیں گے یہاں تک کہ وہاں پہنچیں گے جہاں اللہ کی مشیت ہوگی عورتیں ان میں سے بعض کو پکاریں گی اے اللہ کے بندے کیا آپ کو ہماری حاجت نہیں؟ وہ کہے گا تو کون ہے؟ کہے گی تمہاری بیوی اور محبوب، وہ کہے گا مجھے آپ کی جگہ معلوم نہیں تھی، وہ کہے گی کیا تجھے اللہ تعالیٰ کا فرمان معلوم نہیں؟

پس کسی نفس کو معلوم نہیں جو تیار کی گئی ہے ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک یہ بدلا ہے ان اعمال کا جو وہ کرتے تھے۔ (سورۃ السجدہ ۱۷) (۳)

وہ کہے گا کیوں نہیں میرے رب کی قسم، تو شاید وہ اس وقت کے بعد مشغول ہو، نہ التفات کرے گا اور نہ واپس ہوگا۔ اس کو اس عورت سے وہ نعمتیں اور عزتیں جس میں وہ ہے مشغول نہیں کرتیں۔
اور یہ حدیث مرسل ہے اور بہت غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اصل جنت عمدہ سفید اونٹوں پر سوار ہو کر ایک دوسرے کی زیارت کریں گے ان اونٹوں کے اوپر سونے کے کجاوے ہوں گے انکی ناک کی جڑوں پر مشک کا غبار ہوگا ان میں سے ایک کی لگام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا اور صور پھونکا جائے گا تو بیہوش ہو جائیں گے جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں مگر جسے اللہ چاہے۔ (الزمر ۶۸)

جواب دیا کہ وہ شہداء ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے ارد گرد سے اس حال میں انہیں اٹھائے گا کہ وہ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے ہونگے۔ ملائکہ ان کے سامنے محشر سے سفید یا قوت کی اونٹنیاں لائیں گے سونے کے کجاوے کے ساتھ۔ اس کے لگام باریک اور دینر (دونوں قسم کے) ریشم ہوں گے اور اس کے گدیلے ریشم کے ہوں گے اس کا قدم وہاں ہوگا جہاں تک نظر پہنچتی ہے۔ وہ جنت میں اپنے گھوڑوں پر چلتے ہیں اور تفریح کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں لے جاؤ تاکہ ہم دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خلائق کے درمیان کیسے فیصلے فرماتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان (شہداء) پر ہنستے ہیں اور جس پر اللہ ہنسے اس سے حساب نہیں ہوگا۔ (۱)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔
بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام طوبی ہے۔ اگر کوئی سوار عمدہ گھوڑے پر سفر کرے تو سوسال تک اس کے سایہ میں چلے اس کا ورق ہنر زرد ہے اور اس کے پھول زرد کپڑے ہیں اور اس کی ٹہنیاں باریک اور دینر ریشم ہیں اس کا پھل زیورات ہیں اور اس کا گوند زنجبیل اور شہد ہے۔ اور اس کی کنکریاں سرخ یا قوت اور ہنر زرد ہے اور مٹی اس کی مشک ہے اور اس کا گھاس ایسا زعفران ہے جس کی خوشبو بغیر جلائے کھیلتی ہے اور اس کا سایہ اہل جنت کی ایک مجلس ہے جس کو وہ پسند کرتے ہیں اور سب اس میں آپس میں باتیں کرتے ہیں، کسی دن باتوں کے دوران ملائکہ یا قوت کی اونٹنی جس میں روح ڈال دی گئی ہوگی لائیں گے جس کے لگام سونے کی زنجیریں ہوگی اس کے چہرے فانوس جیسے ہونگے اس کے اوپر کجاوے ہونگے جس کے تختے درو یا قوت کے ہوں گے اور لٹو و مرجان اس میں جڑے ہوں گے اس کا اندرونی حصہ زرد سونے کا ہوگا جس پر عبقری اور ار جوان (ایک پھول کا نام) چڑھائے گئے ہوں گے تو وہ ان اونٹیوں کو بٹھائیں گے اور ان سے کہیں گے کہ تمہارا رب تمہیں سلام کہتا ہے اور تمہیں زیارت کے لئے طلب کرتا ہے تاکہ وہ تمہیں دیکھے اور تم ان کو، اور تاکہ تم ان کو سلام کرو اور وہ تم کو اور تاکہ تم ان سے بات کرو اور وہ تمہیں اپنے وسیع فضل سے مزید عطا فرمائے وہ وسیع رحمت اور بڑے فضل والا ہے۔

پھر ہر کوئی اپنی سواری کی طرف جائیگا اور وہ ایک معتدل صف بنا کر جائیں گے کوئی کسی سے نہیں پھڑپھڑے گا۔ سواری کا کان سوار کے کان سے اور سواری کا گھٹنا سوار کے گھٹنے سے جدا نہیں ہوگا اور وہ جنت کے جس درخت سے بھی گزریں گے وہ انہیں اپنے پھلوں کا ٹھنڈے گا اور راستے سے ہٹ جائے گا تاکہ ان کی نظار خراب نہ ہو اور وہ کسی آدمی اور اس کے دوست کے درمیان آؤ نہ بنے۔ جب وہ دربار عالی میں پہنچیں گے تو رب کریم اپنے چہرہ مبارک سے پردہ ہٹائے گا اور عظیم بڑائی میں تجلی فرمائیں گے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار آپ سلام ہیں، آپ کی طرف سے سلامتی ہے، آپ کو جلال اور اکرام کا حق ہے۔ حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے میں سلام ہوں مجھ سے سلامتی ہے اور میرے لئے عظمت اور اکرام کا حق ہے۔ خوش آمدید میرے ان بندوں کو جنہوں نے میری وصیت کو محفوظ رکھا اور میرے حق کی رعایت کی اور مجھ سے دیکھے خائف رہے اور وہ ہر حال میں مجھ سے ڈرتے تھے۔ وہ کہیں گے آپ کی

عزت اور بلند مقام کی قسم ہم نے آپ کی کما حقہ قدر نہ کی اور آپ کا پورا حق آپ کو ادا نہ کیا ہمیں سجدہ کی اجازت دیتے۔ رب تعالیٰ فرمائیں گے میں نے عبادت کی مشقت آپ پر سے ہٹا دی ہے اور آپ کے بدن کو راحت دی ہے۔ آپ نے میرے لئے بہت اپنے بدن کو تھکا یا اور اپنے چہروں کو گرزا۔ اب آپ میری رحمت، کرامت اور راحت تک پہنچے ہو مانگو میں دوں گا تمنا کرو تمہاری تمنا میں پوری کروں گا۔ آج میں تمہیں تمہارے اعمال کی بقدر نہیں بلکہ اپنی رحمت، کرامت، شان اور عظمت کی بقدر دوں گا۔ پس ان کو ان کی تمنا میں، انعامات برابر ملتے رہیں گے یہاں تک کہ ان میں سب سے کم تمنا کرنے والے ابتدائے آفریش سے لے کر قیامت تک جتنی دنیا کی تمنا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم لوگوں نے تمنا میں کرنے کی اور اپنے حق سے کم پر راضی ہو گئے جو کچھ تم نے مانگا ہے اور تمنا کی ہے وہ تو ملے گا ہی اور میں نے تمہاری اولاد کو بھی آپ کے درجوں تک پہنچا دیا ہے۔ اور تم وہ بھی لے لو جس تک تمہاری تمنا میں نہ پہنچ سکیں (۱) (اللهم لعلنا من اهل الجنة)

اور یہ حدیث مرسل ہے ضعیف ہے غریب ہے اور اچھا حال اس کا یہ ہے کہ یہ کسی بزرگ کا کلام ہے اس کے کسی راوی کو وہم ہوا تو اس کو مرفوع بنایا حالانکہ ایسا نہیں واللہ اعلم۔

جنت کے متعلق ایک جامع باب اور مختلف احادیث

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ان کا اتباع کیا ایمان لا کر، ہم نے ان کی اولاد کو ان کے درجے تک پہنچا دیا اور کچھ کم نہ کیا ان کے اعمال میں سے۔ (الطور ۲۱)

اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد کے درجہ کو آباء کے درجے تک پہنچا دیں گے اگرچہ وہ (اولاد) ان کے بقدر اعمال نہ کر چکے ہوں آباء کے اعمال میں کمی نہیں ہوگی ان کو اور ان کے بیٹوں کو جمع کرنے کیلئے اس جنت میں جس کے آباء مستحق ہیں۔ نچلے درجہ والے کو اونچے درجے کے برابر کیا جائے گا تاکہ وہ اونچے درجے میں جمع ہوں اور ان کی آنکھیں جمع ہونے کی وجہ سے ٹھنڈی ہوں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مومن کی اولاد کو ان کے درجے تک پہنچایا جائے گا اگرچہ وہ اتنا عمل نہ کر چکے ہوں جتنا کہ ان کے آباء کر چکے ہیں اور یہ اس لئے ہوگا تاکہ آباء کی آنکھیں اپنی اولاد کو (اونچے درجے میں) دیکھ کر ٹھنڈی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھا "والذین آمنوا..... الآية۔"

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیروں میں ایسا ہی روایت کیا ہے حضرت ثوری سے۔ ابن جریر، عمرو، سعید، ابن عباس موقوف اور مسند بزار میں ہے قیس بن ربیع، عمرو، سعید بن ابی حمزہ عن رسول اللہ۔ اور اسی آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لوگ (جس کا آیت میں ذکر ہے) مومن کی اولاد ہونگے جو ایمان پر مریں گے پس اگر ان کے درجے ان کے آباء کے درجوں سے کم ہوں گے تو ان کو وہاں تک پہنچایا جائیگا اور اس کے لئے آباء کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (۲)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی جنت میں

جائے گا تو اپنے والدین بیوی اور اولاد کے بارے میں پوچھے گا (کہ وہ کہاں ہیں؟) اس سے کہا جائیگا کہ وہ آپ کے مرتبے تک نہ پہنچ سکے کہہ گا پروردگار میں نے تو عمل اپنے لئے اور ان کے لئے کیا تھا پس حکم ہوگا کہ ان کی اولاد کو ان کے درجے تک پہنچا دیا جائے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (والذین آمنوا واتبعنهم..... الآية) (۱)

عوفی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی اولاد ایمان پر مری اور انہوں نے میری اطاعت کی میں ان کو جنت میں ان کے آباء کے ہاں پہنچاؤں گا اور ان کی تاباں اولاد کو بھی ان کے ہاں پہنچایا جائے گا۔

ذریعہ کی تفسیر میں جو اقوال کہے گئے ہیں ان میں سے ایک ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "ان کی ذریت میں داؤد اور سلیمان ہیں" (انعام ۸۴)

اور فرمایا "اور ان لوگوں کی ذریت جن کو ہم نے نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار کرایا" (اسراء ۳) یہاں پر ذریت چھوٹوں اور بڑوں سب کو شامل ہے۔ اور عوفی نے جو تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بھی دونوں کو شامل ہے اور اسی کو واحدی نے اختیار کیا ہے۔ واللہ اعلم یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت ہے جو وہ اولاد پر آباء کے اعمال کی وجہ سے فرمائیں گے

آباء پر اللہ تعالیٰ کا فضل اولاد کے نیک اعمال کی وجہ سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیک آدمی کے درجہ جو جنت میں بلند فرماتے ہیں وہ عرض کرتا ہے اے رب! یہ مرتبہ مجھے کیسے ملا ارشاد ہوتا ہے آپ کے لئے آپ کے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب آدمی مرتا ہے تو تین کے علاوہ باقی (سب) اعمال بند ہو جاتے ہیں (۱- صدقہ جاریہ (۲- علم نافع (۳- نیک اولاد جو ان کے لئے دعا کرے (۳)

جنت و دوزخ موجود ہیں

اور جنت و دوزخ ابھی موجود ہیں اپنے اپنے ساتھیوں کے لئے تیار کی گئی ہیں جس طرح قرآن اور متواتر احادیث سے ثابت ہے اور یہ ان اہل سنت و الجماعت کا عقیدہ بھی ہے۔ جنہوں نے مضبوط حلقے کو تھام لیا ہے یعنی قیامت تک مشعل راہ سنت پر ہیں بخلاف ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ جنت اور دوزخ کو ابھی تک پیدا نہیں کیا گیا۔ قیامت کے دن پیدا کیا جائے گا اور یہ ان لوگوں کا قول ہے جو صحیحین اور مشہور و معروف کتب کی متفق علیہ احادیث پر مطلع نہیں جن کا رد ممکن نہیں شہرت اور تواتر کی وجہ سے۔ حالانکہ صحیحین میں ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات جنت و دوزخ کا مشاہدہ کیا (۴) اور ارشاد فرمایا کہ دوزخ نے رب تعالیٰ سے شکایت کی کہ اے رب میرے بعض

حصول نے بعض دیگر حصوں کو کھالیا (اللہ بچائے) پس اللہ تعالیٰ نے اس کو دوساں لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ایک سردی میں اور ایک گرمی میں۔ آپ (موسم سرما میں) جو زیادہ سخت سردی محسوس کرتے ہیں وہ دوزخ کی سردی میں سے ہے اور (موسم گرما میں) جو سخت گرمی محسوس کرتے ہیں وہ دوزخ کی گرمی میں سے ہے۔ جب گرمی کا موسم ہو تو نماز کو (کچھ موخر کر کے) ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ میں تکرار ہوگی دوزخ نے کہا کہ میرے لئے منکبیرین اور متجہرین کو خاص کیا گیا ہے جنت نے کہا کہ کیا وجہ ہے میرے اندر کمزور اور گرے پڑے لوگ آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا آپ میری رحمت ہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا آپ کے ذریعے ان پر رحم کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو میرے غصے کی جگہ ہے جسے چاہوں گا تیرے ذریعے عذاب دوں گا۔ آپ میں سے دونوں کو بھردیا جائے گا۔ پس آگ اس وقت تک نہ بھرے گی جب تک حق تعالیٰ شانہ اس میں اپنا قدم نہ رکھ لیں پس (جب اللہ تعالیٰ اپنا قدم مبارک رکھ لیں گے تو) وہ کہے گی۔ بس بس، اس وقت وہ بھر جائیگی اور اس کے بعض دیگر حصوں کی طرف سٹ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ مخلوق میں کسی پر ظلم نہ فرمائیں گے۔ اور ربی جنت تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نئی مخلوق پیدا فرمائیں گے۔ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دوزخ میں لوگوں کو ڈالا جاتا ہے اور وہ کہتی رہتی ہے آپ کی عزت و کرامت کی قسم اور ہے اور ہے۔ اور جنت میں خالی جگہ باقی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس خالی جگہ کیلئے نئی مخلوق پیدا فرمائیں گے اور خالی جگہ کو بھردیں گے۔ (۳)

اور ربی وہ حدیث جس کو امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوزخ کے لئے جس کو چاہیں گے پیدا فرمائیں گے اور وہ کہے گی ہل من مزید؟ (کیا مزید کچھ ہے؟) اس میں جو اشکال پیدا ہو رہا ہے اس کے جواب میں بعض حفاظ نے فرمایا ہے کہ یہ بعض روایوں کی غلطی ہے گویا کہ اشتباہ ہو گیا اور ایک لفظ کو دوسرے میں داخل کر کے اس حکم کو جنت سے دوزخ کی طرف منتقل کر دیا۔ واللہ اعلم

میں کہتا ہوں کہ اگر (غلطی نہ بھی ہوئی ہو اور حدیث کے الفاظ) محفوظ ہوں تو اس کا احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا امتحان لیتے ہوں جیسا کہ ان لوگوں کا امتحان لیں گے جن کے اوپر دنیا میں حجت قائم نہ ہوئی سو جو تا فرمائی کرے گا اس کو آگ میں اور جو اطاعت کرے گا اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”ہم جب تک کوئی رسول نہ بھیجیں عذاب نہیں دیتے“ (الاسراء ۱۵)

اور ارشاد ہے۔ ”بھیجا رسولوں کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے والے بنا کر، تاکہ لوگوں کے لئے ان رسولوں کے بعد اللہ پر کوئی حضرت نہ رہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ (سورۃ النساء ۱۶۵)

جنت والوں کی بعض صفات اور دوزخ والوں کی بعض صفات

سابق میں ہم اہل جنت کے بارے میں بیان کر چکے کہ کیسے جنت میں آئیں گے کیسے داخل ہوں گے اور

(۱) بخاری ۵۳۷، مسلم ۱۳۰۰، مستدرک امام احمد ۲/۲۳۸۔ (۲) بخاری ۳۸۵۰، مسلم ۳۱۰۴، مستدرک امام احمد ۲/۳۱۴۔ (۳) بخاری ۱۶۶۱، مسلم ۷۱۰۶، ترمذی

یہ کہ وہ ساتھ گزلبے اور سات گز چڑے ہوں گے اور یہ کہ ان کے چہروں پر بال نہ ہوں گے اور آنکھیں سرنگیں ہوں گی اور تینتیس سال جوانی کا زمانہ ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل جنت جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کے طول یعنی ساتھ گز اور یوسف علیہ السلام کے حسن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر یعنی ۳۳ سال اور حضرت محمد ﷺ کی زبان والی صفات کے ساتھ جائیں گے۔ (۱)

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اہل جنت کی زبان عربی ہوگی (۲) مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ ہر آدمی چاہے وہ زچگی میں مرا ہو (چھوٹی عمر میں) یا بوڑھا ہو کر (مرا ہو) اس کو ۳۰ سال اور ایک روایت کے مطابق ۳۳ سال کی عمر میں اٹھایا جائیگا اگر وہ جنتی ہیں تو حضرت یوسف علیہ السلام کی شکل و صورت اور حضرت ایوب علیہ السلام کے قلب اطہر کی صفت کے ساتھ اس حالت میں اٹھائے جائیں گے کہ چہرے پر داڑھی نہ ہوگی اور آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے ہوں گے اور اگر دوزخی ہے تو اس کو پہاڑ برابر موٹا کر دیا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے۔

ان کو اتنا موٹا کر دیا جائے گا کہ ان کے ہاتھ کی کھال چالیس گز ہوگی اور ان کی ایک داڑھ اچھڑ کے برابر (نحوذ باللہ من جھنم) (۳)

اور ثابت ہو چکا ہے کہ جنتی کھائیں گے پیئیں گے اور پاخانہ پیشاب کی حاجت نہ ہوگی البتہ ان کو ایسا پسینہ آئے جس سے خالص مشک کی سی بو آئے گی (جس کی وجہ سے پاخانہ کی ضرورت نہ پڑے گی) اور ان کے سانس اللہ کی تحریف اس کی پاکی اور بڑائی بیان کرتا ہے۔ (۴)

سب سے پہلی جماعت جنتیوں کی چاند جیسی ہوگی ان کے بعد والوں کی روشنی چمکتے ستارے کی شعاعوں جیسی ہوگی وہ جماع کریں گے اور نسل نہیں ہوگی ہاں مگر جو چاہیں گے وہ مریں گے نہیں سوسیں گے نہیں کیونکہ ان کی زندگی زیادہ لذتوں کی وجہ سے کمال تک پہنچ گئی ہے اور کھانوں کے بعد کھانے اور مشروبات پر مشروبات کے مزے لیں گے۔ جتنا بھی زمانہ گزرتا جائیگا ان کے حسن جمال، جوانی و قوت اور کمال میں اضافہ ہوتا جائیگا اور جنت ان کے لئے خوبصورتی و دلکشی اور روشنی اور ہر لحاظ سے خوبصورت ہوتی جائیگی اور وہ مزید رغبت کریں گے جنت میں اور ان کی جنت کی حرص بڑھے گی اس لئے جنت ان کو بہت عزیز ہوگی مزے والی ہوگی قیمتی اور لذیذ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ (جنت میں) سدا رہیں گے وہاں سے جانا نہیں چاہیں گے۔ (کہف ۱۰۸) (۵)

فصل

ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے رسول اللہ ﷺ ہیں اور امتوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والی امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) ہے اور اس امت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ امت جنت کے دو تہائی کے

(۱) تفسیر ابن کثیر حدیث ۳/۳۱۴، مجمع الزوائد ۱۰/۵۳ (۲) تہذیبی ۳۶۶۔ (۳) مسلم ۸۱، ابوداؤد ۳۷۷، مستدرک امام احمد ۳/۳۶۳

(۵) مستدرک امام احمد ۲/۳۷۳، مسند حمیدی ۱۱۳۳

برابر ہوگی جیسے کہ حدیث گزری ہے۔

اہل جنت کی ۱۲۰ صنف ہوں گی ۱۸۰ امت کی ہوں گی۔ (۱)

فقیر امیروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فقیر امیروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے اور وہ ۵۰۰ سال کے برابر ہے (۲)

اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے۔ اور ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔ اور طبرانی میں بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ایسا ہی نقل کیا گیا ہے۔ (۳) ترمذی نے ابوسعید سے مرفوعاً ایسا نقل کیا پھر اس کو حسن کہا۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے (۴) اور ترمذی نے بھی جابر بن عبد اللہ سے مرفوعاً ایسا نقل کیا ہے اور اس کو صحیح فرمایا ہے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسا نقل کرتے ہیں اور اس کو غریب کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ اگر اول (حدیث) محفوظ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ فقراء میں سے اول اور اغنیاء میں سے آخری شخص کے درمیان ۴۰ سال کا زمانہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی نقل فرماتے ہیں کہ میرے سامنے ان تینوں کو پیش کیا گیا جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے اور ان تینوں کو بھی جو سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے۔ جنتی تو یہ ہیں (۱) شہید (۲) وہ غلام جس کو غلامی نے اللہ کی اطاعت سے نہ روکا ہو (۳) اور وہ فقیر جس کے اہل و عیال ہوں اور وہ محنت ہو (سوال نہ کرتا ہو اور دیگر حرام ذرائع اختیار نہ کرتا ہو) اور جہنم میں داخل ہونے والے (۱) ظالم مسلط حاکم (۲) وہ غنی جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا (۳) اور فخر کرنے والا فقیر (۵) اور ترمذی نے اس کو ابن مبارک کی طریق سے روایت کیا ہے اور اس کو حسن کہا ہے۔ لیکن انہوں نے جہنم کے تین آدمیوں کا ذکر نہیں کیا۔

حماد بن شعیب حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں انصاف والا خرچ کرنے والا بادشاہ اور وہ آدمی جس کے دل میں ہر قرابت دار کے لئے رحم ہے اور عفت والا مسلمان اور اہل جہنم پانچ قسم کے لوگ ہیں وہ ضعیف جس کی کوئی عقل نہیں جو اس کو برائیوں اور بے حیائی کے کاموں سے روکے جو اپنے میں تابع ہو کر رہتے ہیں نہ اہل طلب کرتے ہیں اور نہ مال۔ اور وہ خائن جو معمولی طمع کی وجہ سے بھی خیانت کرے اور وہ آدمی جو صبح شام آپ کو آپ کے اہل و عیال کے بارے میں دھوکہ دیتا ہے۔ اور (پھر) بخل یا جھوٹ کو ذکر کیا اور بیہودہ اور بے حیا کو اس بکنے والا۔ (۶)

حارث بن وہب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں آپ کو اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر کمزور جس کو لوگ ضعیف سمجھتے ہیں اگر اللہ کی قسم کھائے تو اللہ اس کی قسم کو پورا فرما دے۔ کیا میں آپ کو جہنم والوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سختی کرنے والا تکبر کرنے والا جفا کرنے والا (۷)

(۱) ترمذی ۲۵۳۶، ابن ماجہ ۶۸۹، مسند احمد ۵/۳۳۷، (۲) ترمذی ۲۵۳۶، ابن ماجہ ۶۸۹، مسند احمد ۲/۳۳۳، (۳) ترمذی ۱۲۲۲۲، (۴) مسلم ۲۶۹، (۵) ترمذی ۲۳۵۵، مسند احمد ۲/۱۶۹، (۶) مسلم ۱۲۶، مسند احمد ۲/۱۶۲، (۷) مسلم ۶۳۳۹، بخاری ۲۶۵۱، مسند احمد ۲/۵۰۲، (۸) بخاری ۲۶۵۱، مسلم ۶۳۳۹

عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم والے ہر بد خلق سختی کرنے والے تکبر کرنے والے زیادہ جمع کرنے والے اور منع کرنے والے ہیں اور جنت والے مغلوب ضعیفاء ہیں (۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت وہ ہیں جنہوں نے لوگوں کے اچھے اوصاف سے اور اس سے اپنے کانوں کو بھریا اور دوزخ والے وہ ہیں جنہوں نے لوگوں کے برے اوصاف سنتے ہوئے اپنے کان بھرے۔ (۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو جنتیوں کے بارے میں بتاتا ہوں نبی، صدیق، شہید وہ جو اللہ کیلئے اپنے ایک بھائی کی زیارت کو ملک کے ایک کونے میں جاتا ہے۔ اور جنت کی عورتوں کے بارے میں تم کو بتاتا ہوں..... زیادہ بچے جننے والی، جب ان کا خاندان غصہ ہوتا ہے تو یہ اپنا ہاتھ ان پر رکھتی ہے اور کہتی ہے کہ جب تک تو راضی نہ ہو پلک نہیں جھپکوں گی۔ (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اہل جنت کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اکثریت ان میں فقراء کی ہے اور اہل جہنم کو دیکھا تو پتہ چلا کہ اکثریت اغنیاء کی ہے۔ (۲)

جنت میں جانے کے لئے اول جن کو پکارا جائے گا وہ اللہ کی تعریف بیان کرنے والے ہوں گے غمی و خوشی میں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ مرفوع حدیث گزر چکی ہے کہ سب سے پہلے جن کو جنت میں جانے کے لئے بلایا جائے گا وہ اللہ کی حمد کرنے والے ہوں گے خوشی اور غمی میں۔ (۳)

امت محمدیہ کی جنت میں اکثریت اور بلند درجے اور مرتبے

اس امت کی اکثریت ہوگی اور ان کے درجے بلند ہوں گے اور وہ پہلے داخل ہونے والے ہوں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرین کی صفت میں بیان فرمایا ہے۔

وہ بہت سے اگلے لوگوں میں ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں۔ (سورۃ الواقعة ۱۳-۱۴)

اور اہل عین کی صفت میں بیان فرمایا۔

وہ بہت سے اگلے لوگوں میں اور بہت سے پچھلے لوگوں میں ہوں گے۔ (سورۃ الباقہ ۳۹-۴۰)

اور صحیحین میں ہے۔

تمام زمانوں میں میرا زمانہ بہتر ہے پھر ان کے بعد والے پھر ان کے بعد والے پھر آسمان یا سورج کے نیچے ایسے لوگ ہوں گے جو نہ رمانیں گے اور پورا نہیں کریں گے اور حاضر ہوں گے لیکن ان کی گواہی نہیں لے جائے گی (ان پر اتنا اعتماد نہ ہوگا کہ وہ حق گواہی ادا کریں گے) خیانت کریں گے امانت داری نہیں کریں گے۔ (۴)

(۵) بخاری ۲۶۱۸، مسلم ۱۱۶، ترمذی ۲۶۵۰، (۶) مسند امام احمد ۲/۱۶۹، (۷) بوداودا ۲۵۲۱، مسند احمد ۱/۱۸۸، مجمع الزوائد

۳۱۲/۴، بخاری ۲۶۳۹، مسلم ۶۸۷۳، (۸) مستدرک حاکم ۱/۵۰۲، (۹) بخاری ۲۶۵۱، مسلم ۶۳۳۹

صحابہ کی پہلی جماعت اس امت کی بہترین جماعت ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ جو آپ میں سے اقتدار حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہئے کہ ان کی اقتداء کرے جو اس جہاں کو سدھار چکے ہیں اور وہ ہیں آپ کے صحابہ، سب سے زیادہ ایمان والے دل میں، اور سب سے عظیم علم کے لحاظ سے، اور بہت کم تکلف والے، وہ ایک ایسی قوم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت کیلئے اختیار کیا اور اپنے دین کی نصرت کیلئے ان کو چنا، ان کی قدر پہچانو اور ان کی اقتداء کرو کیونکہ وہ سیدھے راستے پر تھے۔

اس امت کی ایک بڑی تعداد بغیر حساب کے جنت میں جائیگی

گزر چکا ہے کہ اس امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور صحیح مسلم میں ہے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار جائیں گے اور احمد کی روایت میں ہے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار جائیں گے۔ اس کے بعد حدیث کے الفاظ اور طرق کو بیان کیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت جنت میں جائے گی وہ ستر ہزار ہوں گے ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے پس عکاشہ رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا اے رسول اللہ! دعا فرمائیے اللہ ان میں سے مجھے بھی کر دیں آپ نے ان کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد ایک انصاری کھڑے ہوئے اور کہا اے رسول اللہ! میرے لئے بھی دعا فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ اس دعا کو لے کر آپ سے سبقت لے گئے۔ (۱)

صحیحین میں حضرت بھل بن سعد کی روایت سے بھی ایسا نقل کیا گیا ہے

حضرت ابن عباس حضور ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میرے سامنے امتوں کو پیش کیا گیا میں نے ایک نبی دیکھا جن کے ساتھ کچھ آدمی تھے اور ایسا نبی بھی جن کے پاس ایک آدمی تھا، دو تھے اور ایسا نبی بھی دیکھا جن کیساتھ کوئی نبی بھی آدی نہیں تھا پھر میں نے ایک بڑے مجمع کو دیکھا گمان کیا کہ یہ میری امت ہے کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام کی امت ہے ہاں آپ افق کی طرف دیکھئے میں نے دیکھا تو ایک عظیم مجمع دیکھا تو مجھ سے کہا گیا یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار بھی ہیں جو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں جائیں گے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے یہ وہ لوگ ہیں جو نہ کان لگا کر دوسروں کی بات سنتے ہیں چپکے سے نہ بدقالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ تو عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، پھر راوی نے حدیث مکمل ذکر کر دی۔

(بخاری ۵۷۰۵، مسلم ۵۲۲)

اور مسلم میں محمد بن سیرین کے طریق سے حضرت عمران بن حصین سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب و عذاب کے جنت میں جائیں گے پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو نہ داغ لگاتے ہیں اور نہ بدقالی لیتے ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (مسلم ۵۲۲)

حضرت ابوامامہ آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے نہ ان سے حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر کوئی عذاب ہوگا۔ اور میرے رب عزوجل کی مٹھیوں میں سے تین مٹھی لوگ بھی جنت میں جائیں گے (ترمذی ۲۳۳۷، ابن ماجہ ۴۲۸، مسند احمد ۱۶/۴)

اور ابوبکر بن عاصم نے بھی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو ایسا نقل کیا پسند ذیل۔

ابوبکر بن عاصم۔ حمیم۔ ولید بن مسلم۔ صفوان بن عمرو۔ ابوسلیم بن عامر۔ ابوالیمان عامر بن عبداللہ۔ ابو امامہ۔ اور طبرانی نے عتبہ بن عبدالمطلب کی روایت سے ایسا نقل کیا ہے (۱) اور طبرانی نے ایک اور طریق سے اس کو ذکر کیا ہے اس میں تین مٹھیوں کا ذکر نہیں

جنت اور دوزخ موجود ہیں ان کو پیدا کیا جا چکا ہے نہ یہ کہ وہ تاہنوز وجود میں نہیں

آئے جیسا کہ بعض اہل باطل کا خیال ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔!

اور بڑھو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان اور زمین (کے برابر) ہے وہ تیار کی گئی ہے متقین کے لئے۔ (آل عمران ۱۳۳) اور فرمایا:

سبقت کرو آپ کے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے کہ آسمان اور زمین کی چوڑائی۔ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیدے اور اللہ بڑے فضل والے ہیں۔ (سورۃ الحدید ۲۱)

اور فرمایا "اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے" (آل عمران ۱۳۱)

اور آل فرعون کے بارے میں فرمایا "وہ صبح و شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں اور جب قیامت قائم ہوگی تو حکم دیا جائے گا کہ آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کر دو" (سورۃ غافر ۳۶)

اور فرمایا "پس کسی نفس کو معلوم نہیں جو چھپایا گیا ہے ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک، بدلا ان اعمال کا جو وہ کرتے تھے۔" (سورۃ سجدہ ۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل پر اس کا خیال گزرا۔ ذخیرہ ہے اس کے سوا جو تمہیں معلوم ہے۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی فلا تعلم نفس..... الا یہ۔ (۲)

صحیحین میں مالک کی روایت سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ تم میں سے جب کوئی مرتا ہے تو اسے

صبح و شام اپنا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں اس کا ٹھکانا، دوزخی ہے تو دوزخ میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے یہاں تک کہ قیامت میں اسے اٹھایا جائے۔ (۱)

صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہداء کی روجیں سبز پرندوں کے پونوں میں ہوتی ہیں۔ جنت میں جہاں چاہتی ہیں چلتی ہیں پھر عرش میں معلق فانوسوں میں آتی ہیں۔ (۲)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مومن کی روح جنت کے درختوں میں معلق پرندے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اپنے جسم میں لوٹا دے۔ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی منقول ہے جنت کا احاطہ ناگواریوں نے اور دوزخ کا احاطہ شہوات نے کر رکھا ہے۔ (۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جاؤ جنت کو دیکھو (۵)

اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو حکم دیا کہ بولو تو وہ بولی کہ مومن فلاح پا گئے۔ (۶)

حضور ابو سعید رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی نقل فرماتے ہیں کہ جنت و جہنم میں ٹکرا ہوئی۔ (۷)

صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ بخار جہنم کی گرمی میں سے ہے۔ (۸)

اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے جب گرمی زیادہ ہو جائے تو نماز سردی میں پڑھو کیونکہ سخت گرمی جہنم کی تپش میں سے ہے۔ (۹)

صحیحین میں ہے۔ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور نیز حدیث معراج میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات جنت و جہنم کا مشاہدہ فرمایا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور دیکھا ایک اور بار پرلی حد کی بیری کے ساتھ وہاں جنت المادی ہے (سورۃ النجم ۱۳-۱۵)

اور سدرۃ المنتہی (پرلی حد کی بیری) کی صفت میں فرمایا۔ اس کے جزوں میں سے دو نہریں ظاہر اور دو نہریں باطن نکلتی ہیں۔ اور دو باطن کی جنت میں ہیں۔ (۱۰) صحیحین میں ہے مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو دیکھا کہ لؤلؤ کی چٹائیں ہیں اور اس کی مٹی مشک ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔ میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ دیکھا کہ ایک نہر ہے جس کے دونوں طرف لؤلؤ ہیں جن کے درمیان خالی ہیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ جواب ملا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کو آپ کے رب نے عطا فرمایا ہے۔ (۱۱)

(۱) ترمذی ۱۲۳۳، ابن ماجہ ۳۲۸، مسند احمد ۱۶/۳ (۲) مجمع ۸/۵۲۰ (۳) بخاری ۷۷۷، مسلم ۶۰۶۵، ابن ماجہ ۳۲۲۸ (۴) بخاری ۹۱۳۷، مسلم ۱۴۰۷، نسائی ۲۰۷۱ (۵) مسلم ۵۸۲۲، ترمذی ۱۱۳۰۱، ابن ماجہ ۲۸۰۱ (۶) ترمذی ۱۶۲۱، نسائی ۲۰۷۲، مسند امام احمد ۳/۳۵۵ (۷) مسلم ۶۰۶۱، ترمذی ۲۵۵۹ (۸) بوداود ۳۷۳، مستدرک حاکم ۱/۲۷۲، مسند احمد ۲/۱۳۰۸ (۹) اتحاف ۵/۵۶۳ (۱۰) بخاری ۲۸۵۰، مسلم ۷۱۰۲ (۱۱) بخاری ۳۲۶۳، مسلم ۵۷۱۵

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب میں مذکور ہے کہ ﷺ نے فرمایا مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا تو میں نے ایک محل کے ساتھ ایک لڑکی کو وضو کرتے دیکھا پوچھا تو کس کے لئے ہے۔ جواب دیا عمر کے لئے پھر میں نے محل کے اندر جانا چاہا لیکن مجھے آپ کی غیرت یاد آئی یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کے معاملہ میں بھی غیرت کروں گا؟ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے جنت میں آپ کے پاؤں کی آہٹ سنی اپنے سامنے، اس لئے مجھے وہ عمل بتاؤ جو آپ نے اسلام میں کیا ہوا اور آپ کو اس کے بارے میں زیادہ امید (قبولیت کی) ہو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں اپنے اس عمل سے زیادہ امید دہندہ عمل نہیں پاتا کہ میں رات دن کے کسی حصے میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس سے کچھ نفع ضرور پڑھتا ہوں جتنا میرے مقدرمیں اللہ نے لکھ دیا ہو۔ اور (راوی کہتے ہیں کہ) آپ نے مجھے رمیصاء کے بارے میں بتایا کہ آپ نے اس کو جنت میں دیکھا ہے۔ (۲)

اور صلوة الکسوف کے دن بتایا کہ جنت اور دوزخ آپ کے سامنے پیش کئے گئے اور جنت آپ کے قریب ہو گئی اور آپ نے ارادہ کیا کہ انگوڑا کا ایک خوشہ لے لیں اور فرمایا اگر خوشہ لے لیتا تو تم لوگ رہتی دنیا تک اس میں سے کھاتے (متحدہ المعبود ۷۱، حلیۃ الاولیاء ۶/۶۸۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن لُحی (وہ جس نے عرب میں بت پرستی کی داغ بیل ڈال دی تھی) کو جہنم میں اپنی آنتوں کو گھسیٹتے ہوئے دیکھا۔ (۳)

ایک اور حدیث میں ہے میں نے جہنم میں صاحب معجن کو دیکھا۔ (معجن میڑھی لٹھی کو کہتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی تھا جسے کئے پاس میڑھی لٹھی ہوا کرتی تھی۔ وہ گزرگا رہوں میں بیٹھ جاتا اور گزرنے والوں کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر ان کے سامان میں سے کچے بعد دیگرے چیزیں نکالنا شروع کر دیا کرتا تھا کسی کو پتہ چلتا تو کہتا کہ بغیر ارادے کے لٹھی آپ کے سامان میں پھنس گئی۔ (۴)

اور فرمایا ایک عورت جہنم میں اس لئے گئی کہ اس نے بلی کو قید کر رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی نہ اسے کھلایا نہ چلایا اور نہ آزاد چھوڑا تاکہ وہ خود زمین کے پیداوار میں سے کھائے پئے۔ اور میں نے اسے دیکھا کہ آگ اسے جلا رہی ہے۔ (۵)

اور اس آدمی کے بارے میں بتایا جو کانٹے دار بنی کو راستے سے دور کرتا تھا فرمایا میں نے اس کو دیکھا کہ اس پر جنت میں سایہ کیا جا رہا ہے۔ اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظ میں مروی ہے۔

اور حضرت عثمان بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس میں اکثریت فقیروں کی تھی اور دوزخ کو دیکھا تو ان میں اکثریت غورتوں کی تھی۔ (۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد نبوی نقل کرتے ہیں کہ اگر تم وہ دیکھتے جو میں نے دیکھا ہے تو جہنم کم اور روتے زیادہ۔ کہا اے رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا جنت اور جہنم۔ (۷)

(۱) بخاری ۵۳۵، مسلم ۱۱۳۹ (۲) بخاری ۱۸۹۸، مسلم ۲۳۹۲ (۳) بخاری ۶۵۸۱، ترمذی ۳۳۶۰ (۴) بخاری ۵۲۲۷ (۵) بخاری ۱۱۳۹، مسلم ۱۱۳۹ (۶) بخاری ۶۲۷۲، مسلم ۷۱۲۲ (۷) مسند احمد ۳/۲۱۸

اور فرمایا۔ وضو کرنے والا جب وضو کے بعد تشهد پڑھتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں جس میں سے چاہے داخل ہو جائے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (حضور ﷺ کے صاحبزادے) ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا بلاشبہ جنت میں اس کے لئے ایک دو دروازے کھلے والی ہے۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مومنوں کی اولاد جنت میں ایک پہاڑی میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سارہ رضی اللہ عنہما ان کی کفالت کرتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن ان کو ان کے آباء کے حوالے کریں گے۔ (۲)

اور کعب نے بھی سفیان ثوری رحمہ اللہ سے ایسا نقل کیا ہے۔ اس میں احادیث بہت ہی زیادہ ہیں اکثر کو ہم نے ذکر کیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اور کہا ہم نے اے آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہو اور اس میں جہاں چاہو کھاؤ اور اس درخت کے قریب نہ جاؤ (سورۃ البقرۃ ۳۵)

جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہ جنت الملائی کا ذکر ہے اور ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ وہ زمین میں ایک جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پیدا کیا اور پھر وہاں سے نکالا۔ اور ہم نے قصہ آدم میں اس کو اس کتاب میں تفصیل سے ذکر کیا ہے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فقراء مہاجرین قیامت کے دن اغنیاء سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے۔ (۳)

اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے آدھان یعنی پانچ سو سال پہلے جائیں گے۔ (۴) میں کہتا ہوں اگر اس کے الفاظ محفوظ ہیں جیسا کہ ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے تو یہ قاصد (۵۰۰ سال) سب سے پہلے فقیر اور آخری غنی کے درمیان ہوگا اور چالیس سال سب سے آخری فقیر اور پہلے غنی کے درمیان ہوگا۔ واللہ اعلم۔

اور قرطبی نے اپنی کتاب تذکرہ میں اسی طرف اشارہ کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں اور یہ فقراء اور اغنیاء کے مختلف احوال کی وجہ سے ہوگا، ان کا اشارہ اس بات کی طرف ہے جس کو ہم ذکر کر چکے۔

زحری فرماتے ہیں کہ اہل جنت کا کلام عربی ہوگا اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ قیامت کے دن لوگ سریانی بولیں گے جب جنت میں جائیں گے تو عربی بولیں گے۔

کئی شوہر والی بیوی جنت میں اس کے ساتھ ہوگی جس کے اخلاق اچھے تھے

قرطبی نے تذکرہ میں امام مالک سے نقل کیا ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے شوہر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی شکایت لے آئیں تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ

(۱) بخاری ۶۳۳۹ مسلم ۶۸۷۳ (۲) مسلم ۱۱۲۱۳ نسائی ۱۳۶۲ (۳) بخاری ۱۳۸۲ مسند احمد ۴/۲۹۷ (۴) بیہقی ۲۳۱ مستدرک

حاکم ۲۸۸/۱ (۳) مسلم ۳۸۸۷ (۴) ترمذی ۲۳۵۳

نے فرمایا اے میری بیٹی صبر کرو کیونکہ زبیر اچھے آدمی ہیں اور ہو سکتا ہے وہ جنت میں تمہارا شوہر ہو (۱) اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو آدمی کسی عورت کے ساتھ کنوارے پن میں شادی کرے تو وہ جنت میں بھی اس سے شادی کرے گا۔ ابن عربی فرماتے ہیں یہ غریب حدیث ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورت آخری شوہر کے ساتھ ہوگی، اور یہ بھی آیا ہے کہ وہ سب سے زیادہ خوش خلق کے ساتھ ہوگی۔

حضرت حمید بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ عورت جس کے دو شوہر ہوں تو وہ جنت میں کس کے ساتھ ہوگی؟ فرمایا دنیا میں اس کے ساتھ جس کے اخلاق زیادہ اچھے تھے ان دونوں میں سے۔ پھر فرمایا اے ام حبیبہ کہ اچھے اخلاق نے دنیا و آخرت کی خیر کو حاصل کیا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔

تمت بحمد اللہ و عونہ

النهاية في الفتن والملاحم

حضور ﷺ کی تعہدات کے دو سیلو احکام شریعت یعنی حلال حرام، جائز ناجائز فرائض، واجبات، سنن اور امت مسلمہ کو آئندہ پیش آنے والے حالات قرب قیامت کے فتنوں، علامات قیامت اور قیامت کے بعد کے حالات ہیں۔ دوسرے پہلو کی طرف آپ نے اپنے ارشادات ”آئندہ زمانے میں فتنے تمہارے گھروں میں اس طرح اتریں گے جیسے بارش کے قطرے“ ”عنقریب اندھیری رات کی تاریکیوں کی طرح تاریک فتنے ہوں گے“ اور دیگر بے شمار احادیث میں اشارہ فرمایا ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ جنہیں تفسیر، حدیث و فقہ میں کمال حاصل تھا کی مشہور تصنیف ”البدایہ والنہایہ“ کا یہ آخری حصہ پہلی مرتبہ اردو ترجمہ کے ساتھ طبع ہوا ہے جس میں قرآن و احادیث کی روشنی میں ان تمام واقعات کو جمع فرمایا اور تمام فتنوں خواہ وہ سود، خیانت، شراب نوشی، رشوت، قطع رحمی، جھوٹ، قلم، بدکاری، نمازیں غارت کرنے، باپ کی نافرمانی، ماں سے بدسلوکی، ڈنکے، ناگہانی موت، لگانے، بھانے والی عورتوں اور آلات کے عام ہونے کی صورت میں ہوں یا شرعی سزائیں معطل کرنے، غیر مذہب کا بادشاہ بن جانے، قرآن کو غمہ سرائی کا ذریعہ بنانے، آخری لوگوں کا پہلوں پر لعن طعن کرنے، انصاف کہنے، عورتوں کا مردوں کی نقال اور مردوں کا عورتوں کی نقال ہونے اور مسلمانوں کے لئے قابل شرف اور موعظ نیک و عار چیزوں کا قابل فخر سمجھنے، تقلید انبیاء کے عام ہونے اور سرخ آمدھی، ولایت الارض، یا جوت مانجوت، سورج کا مغرب سے طلوع ہونے، خروج و جال، نزول عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں ہوں یا قیامت کے بعد کے حالات ہیں صراط، شفاعت، اہل جنت و اہل جہنم کے حالات، حساب کتاب، ابدان حق تعالیٰ غرض اس وار فانی سے جانے کے بعد صبح دوام زندگی تک کیا ہونے والا ہے ان تمام کے متعلق بہترین گفتگو فرمائی نیز احادیث کی روشنی میں مسلمانوں کے لئے ان فتنوں و جنگوں کے پُر فتن دور میں وہ لائحہ عمل و طریق کار بتائیں فرمایا جو ابدی نجات کا ضامن ہے۔

سلیس ترجمہ کے ساتھ اعلیٰ معیار پر کتاب آپ کے سامنے ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے لئے اس پُر فتن دور میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

Email: ishaat@pk.netsoftir.com



010-7147